PK
2167
D42
1885

نمبر	تخلص	نام			مقام					
[illegible]	[illegible]	[illegible]					زندہ	۰	۱۶	
	[illegible]	روشن لال			لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۶	
[illegible]	[illegible]	[illegible]					ایضاً	۵	۱۶	
	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]		ایضاً	۰	۱۶	
[illegible]	وفا	[illegible] بہاری	[illegible]	[illegible]	لکھنؤ		ایضاً	۳	۱۶	
[illegible]	وفا	[illegible]			کانپور		ایضاً	۳	۱۶	
[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]		ایضاً	۱۰	۱۶	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کلکتہ		ایضاً	۱	۱۶	
[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]		ایضاً	۳	۱۶	
[illegible]	یاس	[illegible]	[illegible]	[illegible]			ایضاً	۳	۱۶	اکاؤنٹینٹ [illegible]

فہرست کتب مصنفہ و مولفہ منشی دیبی پرشاد صاحب سرور [illegible]

ا - [illegible] قصہ بہرام و بہروز - ایک دلچسپ اور [illegible] قصہ [illegible] اطفال [illegible] علاوہ محصول [illegible]

۲ - [illegible] اخلاق [illegible] قیمت [illegible]

۳ - [illegible] تواریخ کے متعلق [illegible] مفصل [illegible] معتبر [illegible] صفحہ قیمت - ۵ ر

۴ - تاریخ [illegible]

[illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] خواب [illegible] واقعات [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] ۵ ر [illegible] تعلیم [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۲ آثار الشعرائے ہنود [illegible]

[illegible] ۱۵ [illegible]

[illegible] ۱۶ [illegible] التواریخ [illegible]

[illegible] ۱۸ [illegible]

[illegible]

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد اشعار	تعداد صفحہ	کیفیت
۱۰۰	گلزار	منشی کنہیا لعل	کنول لال بہار	کایتھ	لکھنؤ		حی القائم		۱۴	
۱۰۱	گلشن	راجہ جیالال بہادر		کایتھ	لکھنؤ		آنجہانی	۳	۱۴	
۱۰۲	گنگا	گنگا بشن		کایتھ ماتھر	جھالراپاٹن		ایضاً	۰	۱۴	
۱۰۳	گوہر	گیندن لال			بدایون	واسوخت گوہر شہر آشوب وغیرہ	حی القائم	۰	۱۴	
۱۰۴	لال	منشی نوب سنگھ			بھاگلپور		ایضاً	۱	۱۴	
۱۰۵	لچھمن	لچھمن پرشاد		کایتھ	لکھنؤ			۰	۱۴	
۱۰۶	لئیق	منشی شیوا رام		کایتھ	لکھنؤ			۰	۱۴	
۱۰۷	مادہو رام	مادہو رام			فرخ آباد		حی القائم	۶	۱۴	
۱۰۸	ماہر	لالہ سندر لال			میرٹھ		ایضاً	۲	۱۴	
۱۰۹	محب	اجودھیا پرشاد			لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۴	
۱۱۰	محو	منشی کالکا پرشاد		کایتھ	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۴	
۱۱۱	مدہوش	کنور سنگھ		کایتھ	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۴	
۱۱۲	مرشد	بابو فقیر چند			میرٹھ		ایضاً		۱۴	
۱۱۳	مست	کشن لال		کایتھ ماتھر	دہلی		آنجہانی	۰	۱۵	بھاکھا شعر بھی کہتے تھے
۱۱۴	مسکین	لالہ کنہیا لال	لچھمن پرشاد				زندہ	۴	۱۵	
۱۱۵	مشتاق	منوہر لال					ایضاً	۰	۱۵	
۱۱۶	مطلب	مہاراج سنگھ	دربار لال	کایتھ	دربھنگا		زندہ ہیں	۳	۱۵	
۱۱۷	معقول	جگیشر پرشاد					ایضاً	۱	۱۵	
۱۱۸	ممتاز	لالہ بہاری لال			لکھنؤ		ایضاً	۱	۱۵	
۱۱۹	منشی	بابو ذوالچند			بلند شہر		ایضاً	۴	۱۵	
۱۲۰	منشی	لالہ نرائن داس					ایضاً	۰	۱۵	
۱۲۱	مونس	شیو جی رام		برہمن	دہلی		ایضاً	۳	۱۵	
۱۲۲	ناز	نند لال			بلند شہر		ایضاً	۱	۱۵	
۱۲۳	ناز	بی بی مہراج			بنارس		ایضاً	۱	۱۵	
۱۲۴	نالاں	بہاری لال			لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۵	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد صفحہ	کیفیت
۷۵	خبیر	رائے جگل کشور	.	کایتھ	لکھنؤ		حی القائم	۷	۱۰	
۷۶	عاجز	منشی گردہاری لال	.	.	بدایون	مثنوی ائخرہ عشق	ایضاً	.	۱۱	
۷۷	عاشق	پنڈت شیو ناتھ	کاشی ناتھ	برہمن	جادرہ		ایضاً	۳	۱۱	دیوان ریاست ہین
۷۸	عاشق	سنت لال	.		فیض آباد		ایضاً	۵	۱۱	
۷۹	عزیز	منشی جعیت رائے			اٹک		ایضاً	۳	۱۱	
۸۰	عشرت	ٹہاکر گنگا بخش سنگہ			رام پور کلاں علاقہ لکھنؤ		ایضاً	۳	۱۱	
۸۱	عقیل	شیو پرشاد		کایتھ	لکھنؤ		ایضاً	۳	۱۱	
۸۲	عنایت	عنایت سنگہ تعلقدار بریلی			لکھنؤ		ایضاً	۸	۱۱	
۸۳	عیش	لالہ ذوق چند		کایتھ	لکھنؤ			.	۱۱	
۸۴	عیش	چہنبن لال		کایتھ بہٹناگر	اجمیر		حی القائم	.	۱۱	
۸۵	غم	منشی چونی لال			بدایون		ایضاً	.	۱۲	
۸۶	فتنہ	سادہو رام			نجیب پور		ایضاً	۴ بند	۱۲	
۸۷	فرقت	کنور کشن پرشاد			دہلی		ایضاً	۱	۱۲	
۸۸	فنون	منشی روپ چند		کایتھ	دہلی		ایضاً	.	۱۲	
۸۹	فطرت	لالہ بہاری لال	بابو کشن لال	کایتھ سری باستم	دربہنگا	نزہت تاریخ دربہنگا	ایضاً	۱۳	[illegible]	
۹۰	فلک	منشی چمن لال	رام سہائے	کایتھ	لکھنؤ		ایضاً	.	[illegible]	
۹۱	فوق	منشی ہرگوبند			ریوان		ایضاً	.	۱۳	
۹۲	فہیم	لالہ بہیکچند		کایتھ	لکھنؤ		ایضاً	.	۱۳	
۹۳	قالب	لالہ ارجن لال		کایتھ	لکھنؤ		ایضاً	.	۱۳	
۹۴	قناعت	منو لال		کایتھ	لکھنؤ		ایضاً		۱۳	
۹۵	قیافہ	منشی جے نرائن نیکام			مونگیر		ایضاً	۱۰	۱۳	
۹۶	قیس	رائے سیتل لال	رائے نند کمار بہادر				ایضاً	.	۱۳	
۹۷	کاتب	سرجو پرشاد			لکھنؤ		ایضاً		۱۳	
۹۸	کشور	پنڈت برج کشور		برہمن	دہلی		ایضاً	۱	۱۳	
۹۹	کلیم	مدن موہن لال			فرخ آباد		ایضاً	۲	۱۳	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد اشعار	تعداد صفحہ	کیفیت
۵۰	زخمی	منشی راج بہادر	۰	کایتھ	کانپور	۰	حی القائم	۳	۶	
۵۱	زیبا	اجودھیا پرشاد	۰	۰	شاہجہانپور	۰	ایضاً	۵	۶	
۵۲	سحر	منشی دیبی پرشاد	جنی لال	کایتھ سری باستب		خلاصہ منطق وغیرہ	ایضاً	۱۰	۶	
۵۳	سرشار	لالہ نرموہن لال			کانپور			۰	۷	
۵۴	سلیم	مدن موہن لال						۲	۷	
۵۵	سوسن	مہاراج کنور شیو درشن سنگھ			کانچ ضلع الہ آباد			۲	۷	
۵۶	سیماب	منشی دھر	اکبر پرشاد	کایتھ بھٹ ناگر	اجمیر	دیوان	حی القائم	۴۸	۷	
۵۷	شاد	بالمکند			گوپامئی	۰	ایضاً	۳	۹	
۵۸	شام	شام سندر سنگھ			راولپنڈی	۰	ایضاً	۱	۹	
۵۹	شبنم	بدری ناتھ	بابو جگن لال	کایتھ	دربھنگا	دیوان	ایضاً	۸	۹	
۶۰	شرار	پنڈت رام ناتھ	۰	برہمن	جھجھر		ایضاً	۲	۹	
۶۱	شرق	ٹھاکر جانکی سنگھ			شاہجہانپور	۰	ایضاً	۲	۹	
۶۲	شعلہ	لالہ گنپت رائے			شکوہ آباد		ایضاً	۳	۹	
۶۳	شفق	رام نراین			لکھنؤ		ایضاً	۳	۹	
۶۴	شکن	بال سروپ			سیرہٹہ		ایضاً	۴	۹	
۶۵	شمیم	شیو نراین			جالندھر	۰	ایضاً	۲	۱۰	
۶۶	شوق	پنڈت شیو نراین	۰	برہمن	جالندھر		ایضاً	۲	۱۰	
۶۷	شوق	پنڈت جگموہن		برہمن	اندور		ایضاً	۳	۱۰	
۶۸	شید	منشی کنور پرشاد	بالا پرشاد				ایضاً	۱	۱۰	
۶۹	شید	پنڈت شیو ناتھ	۰	برہمن	جاورہ	۰	ایضاً	۳	۱۰	عاشق جاورہ کی بھائی ہیں
۷۰	صادق	بالمکند برجھو نراین		۰	رانچی		ایضاً	۱	۱۰	
۷۱	صبر	راجہ راداہا کشن		کایتھ	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۰	
۷۲	صدق	لالہ چھنو لال	۰	کایتھ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۱۰	
۷۳	ضبط	بہاری سنگھ			شاہجہانپور		ایضاً	۲	۱۰	
۷۴	طپش	نند لال			اجیت پور		ایضاً	۱	۱۰	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد صفحہ	کیفیت
۲۵	جلیس	منشی رام سروپ	•	•	فرخ آباد	•	حی القایم	۲۴	۳	
۲۶	جنون	جسونت رائے	•	•	•	•	•	•	۴	
۲۷	جوش	پنڈت رام کشن	•	برہمن	رتلام	•	زندہ موجود	•	۴	
۲۸	جوہری	منشی سیو پرشاد	•	•	فرخ آباد	•	ایضاً	۲	۴	
۲۹	جمن	منشی ننگ لال	•	کایتھ	لکھنؤ	سنگاسن بتیسی منظوم	ایضاً	۸	۴	
۳۰	حشم	بابو سری پرشاد سنگھ	بابو رام	•	الٰہ آباد	•	موجود	۶	۴	
۳۱	حقیر	نند رام							۴	
۳۲	علم	رتن لال	•	کایتھ	لکھنؤ				۴	
۳۳	حلیم	بابو رائے عوض منوہر لال	•	•	بھوپال				۴	
۳۴	حیران	جگناتھ	-	کایتھ	لکھنؤ				۴	
۳۵	خادم	شیو دیال	•	-	لکھنؤ			۳	۵	
۳۶	خازن	رلا رام	•	•	ہوشیارپور	•		۲	۵	
۳۷	خرد	راجہ رام	•	•	لکھنؤ	•	موجود	•	۵	
۳۸	خضر	منشی بکال سہائے	لنگا سہائے	•	لکھنؤ	•	ایضاً	۴	۵	
۳۹	خلیفہ	لکھمی چند	•	برہمن گور	اجمیر	چھ دیوان و مرقع فیض وغیرہ	ایضاً	۶	۵	
۴۰	دانش	ہیرا لال	•	کایتھ	لکھنؤ	•	ایضاً	•	۵	
۴۱	دریا	نند لال	•	•	کوٹہ	•	ایضاً	۳۰	۵	
۴۲	دلبر	گوکل چند	•	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	•	ایضاً	•	۶	
۴۳	ذکا	پنڈت برج کشور	•	•	اندور	•	ایضاً	۱	۶	
۴۴	رسا	منشی بلدیو پرشاد	•	کایتھ	لکھنؤ	•	ایضاً	•	۶	
۴۵	رسا	منشی رام دیال	•	•	بدایوں	•	ایضاً	•	۶	
۴۶	رفعت	منولعل	•	کایتھ سری باستو	مرادآباد	•	ایضاً	۳	۶	
۴۷	رفیق	رگھوبنسی سہائے					ایضاً	۱	۶	
۴۸	روشن	روشن لال	منشی جگناتھ	کایتھ	لکھنؤ				۶	
۴۹	روغن	منشی جانکی پرشاد			لکھنؤ			۱	۶	

فہرست شعرای مندرجہ ضمیمہ تذکرۃ الشعرائے اردو۔

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	عدد صفحہ	کیفیت
۱	آرام	منشی رام پرشاد	:	.	.	.	حی القایم	۲	۱	
۲	آذین	لالہ بہاری لال ساہوکار	.	ساہوکار	فرخ آباد	.	″	۹	۱	
۳	اخگر	منشی جنی لال	.	کایتہ سری باستب	بدایون	.	.	.	۱	
۴	اصغر	مہابیر پرشاد	.	. .	شہر بھوپال	.	حی القایم	۴	۱	
۵	افسر	منشی جودھیا پرشاد	.	کایتہ	فرخ آباد	.	ایضاً	.	۲	خاندان راے ہمت راے دیوان ٹونک سے ہیں۔
۶	اکلیل	بھگوان سہاے	.	.	بلند شہر	.	ایضاً	۱	۲	
۷	الفت	الفت راے	.	.	اٹاوہ	.	ایضاً	۱	۲	
۸	انجم	لچھمن پرشاد	منشی رام سہاے	کایتہ	لکھنؤ	.	ایضاً	.	۲	
۹	امین	اتما سنگھ	.	.	سیالکوٹ	.	ایضاً	۱	۲	
۱۰	بال	لالہ بالکشن	سدا سکھ لال	کایتہ سکسینہ	علاقہ کول حال ٹونک	.	ایضاً	۱	۲	
۱۱	بقا	لالہ بالگوبند	.	کایتہ	لکھنؤ	.	ایضاً	.	۲	
۱۲	بندہ	امر چند	.	.	بہیر علاقہ پنجاب	.	ایضاً	.	۲	
۱۳	بہار	کنولال	.	کایتہ	لکھنؤ	.	ایضاً	.	۲	
۱۴	بہار	منشی نسیر سہاے	.	.	لکھنؤ	.	.	.	۲	
۱۵	بہجت	چرنجی لال	منشی شیتلال	کایتہ	لکھنؤ	.	.	.	۲	
۱۶	بیتاب	منشی شنکر لال	ایشری پرشاد	کایتہ	سکندر آباد حال اجمیر	دیوان	حی القایم	۹	۲	
۱۷	بیڈھب	لالہ پربھو دیال	.	.	دھلے	.	ایضاً	۱	۳	
۱۸		بکر داس	.	.	.	گیان گیتا	ایضاً	۴	۲	
۱۹	تارا	لالہ تارا چند	.	.	لاہور	حمد صفت شیو جی	ایضاً	دو بند	۳	
۲۰	تلا	لالہ تلا رام	.	.	میرٹھ	.	ایضاً	۳	۳	
۲۱	تمکین	پنڈت رام جی	.	برہمن	بدایون	.	ایضاً	.	۳	
۲۲	تمیز	لالہ ہزاری لال	.	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	.	ایضاً	.	۳	
۲۳	توقیر	منشی جنو جی	.	ایضاً	.	.	″	.	۳	
۲۴	تجر	منشی دودہ سیاہی لال	.	کایتہ	الہ آباد	استت مہادیو جی	ایضاً	۱ بند	۴	

نکہت تخلص لالہ مہاراج بخش - یہہ بھی مثل نالان کے شاگرد منشی شادی لال چمن کے ہین

نور تخلص روشن لال سکنہ لکھنو اور حال معلوم نہین -

نہال تخلص ٹھاکر نگین جبیل شیرین مقال کنور چندی سہاے لکھنوی -

زلفونکو جو وہ جھٹکے ہی ہین — عاشق سر کو پٹکے ہی ہین — دیکہا اونسی تو ہم خوشی سے — آنکہو کی طرح پہڑک ہی ہین

خوشبو پہیلی ہی گلرخون کی — پہولون کی طرح جہکے ہی ہین — دیکہین کیونکر نہی تب وصل — وہ شام ہی سی جہجک ہی ہین

ایک گل کی لئی نہال ہم بھی — بلبل کیطرح چہکے ہی ہین

وفا تخلص گردیال قوم کایتہ باشندہ لکھنو ماموں منشی شادی لال چمن اور حال معلوم نہین -

وفا تخلص منشی پیاری کشن خلف پنڈت نراین ناتھ رئیس لکھنو -

مین جو اوٹہا تو تیری ساتھ اوٹہینگی فتنے — اپنی محفل سے اوٹہا دو تو قیامت ہو مجکو — مین وفا ہون نکون کی وفا کہہ ایسا — جتنا چاہو کرو پامال جفا نام مجکو

وفادار کاناتھ صاحب ماسٹر کرائسٹ چرچ اسکول کانپور -

جب کہا ہجر مین سے حال برا ہے تو کہا — یون ہی رسوا سر بازار کرو تم مجکو — مجھسے بھی اور رقیبو سے بھی وعدہ کیا خوب — آپکی بات تو یہ آتا ہی بسم مجکو

ایسی رشک حور دل نری وحشی کا خلل ہین — حوران خلد سی بھی لبہایا نجائیگا

وکیل تخلص منشی برج لال نراین وکیل عدالت کسیا ایک خوش طبع اور نازک خیال شاعر ہین -

گشتے ہین ہم نری نزاکت کی — گل سے نازک ہین تختے تربت کی — بے بلائے وہ میرے گہر آئے — یہہ اثر ہین مری محبت کے

خواب مین شکوہ پری آیا — جاگ اوٹھے نصیب قسمت کے — یاد رہجائیگی ہمنا اونکی — دن گذر جائینگی محبت کی

مجھسے پہلے رقیب ہو تا قتل — گر نرے جا نتا شہادت کے — وحشت و یاس بیکسی ہمراہ — [illegible] غربت مین اٹھا [illegible]

ذکر سنکر وکیل کا بولے — وہ تو ہین آدمی قیامت کے — سیر آدل ضعیف بھی شغل کا [illegible] — جاتا رہا گر دم سے تو پایا نہ جائیگا

نیلی آنکہین جہکی رہتی ہین حیا کی سبب — اوٹہا دو پردہ نہ چہرے سے تم خدا کے لئے — نہین ہے وقت لا درتے گریہ اطفال — یہ ابتدا ہی مین روتی ہین انتہا کے لئے

ہجر تخلص لالہ شام سندر لال ولد لالہ تہرا پرشاد قوم کایتہ سکسینہ سکنہ قصبہ ہلکہنہ ضلع علیگڈہ بالفعل جودہ پور مین ہین -

جب شب فرقت مین گھبراتے ہین ہم — زلف کی مانند بل کہاتی ہین ہم

ہوش تخلص شیو نراین لال متوطن قصبہ چردل ضلع بہرایچ -

تیر مژہ نی سینہ ستان نگہہ اوڑا — تیغ ادا نی اونکی کیا ہی گلو بند — لاش عاشق پہ نہ گرلی کہا سن کر — ڈہونڈہ لیتے ہین بہانہ کوئی رونے کے لئے

چمن مین کس گل تر کی ہی آمد بلبل — کہ سرو ہاتھ اوٹھائی ہین سب دعا کی

یکتا تخلص پنڈت دیبی چند اکونٹنٹ آڈٹ مین قندہار اسٹیٹ ریلوے خلف بخشی دیبو داس -

شکوہ کیا جو جفا کا تو یون کہا — آئی نہین ہی تیری مہر لگلو پسند — بار خاطر ہو نہ انجان نہ جاوا — اپنی محفل سے اوٹھاتی ہو غیرت ہمکو

نہ دل لگی کا مزا کوچہ صنم کی ہوا — نہ چھیڑ دور ہی رہ تو مجکو ہمین خدا کی لئے

مست تخلص کشن لعل قوم کایتہ ماتھر باشندہ دہلی تخمیناً دس سال کا عرصہ ہوا کہ اونکا انتقال ہوگیا ذوق وغیرہ کے ہمعصر تھے اور بہاکا شعر بہی کہتے تھے مگر ہمکو اونکا کوی کلام نہین ملا۔

مسکین تخلص لالہ گنج بہاری لال خلف لالہ لچہمن پرشاد۔

لکھین گر وصف اوسکی قامت کے
نیا ستم ہی یہہ بھی قتل کرکے دکہاتا ہی
باندھین مضمون ہم قیامت کے
میری جنازہ پہ قاتل ملے سر وفا کیلئے
یاد آئے جو قامت جانان
دہان تنگ کا بوسہ لیا تو کہنے لگے
شور برپا کرین قیامت کے
بہت نہ تنگ کرو تم بہی خدا کیلئے

مشتاق تخلص منشی بنواری لال قوم کایتہ برادر ماموں زاد منشی شادی لال رنگین کے ہین اور شعر اردو فارسی کہتے ہین مگر ہم تک کوی شعر اونکا نہین پہونچا۔

مطلب تخلص منشی مہاراج سنگہہ خلف منشی درباری لال قوم کایتہ سری باستب باشندہ شہر دربہنگہ تلمیذ بابو بدری ناتھ شبنم جنکے یہہ اشعار غزل مرسلہ لالہ بہاری لال صاحب فطرت سے منتخب ہوئے۔

عمارت کی بنا ہم کیا کرین خاک
ثبات یکدم نہین ہی قصر تن کا
دہن میٹہا ہوا تیا بہی مطلب
ہمیشہ پڑھتے وہ رہتی ہین ہمسے
کیا جب وصف اوس شیرین دہن کا
گھمنڈ ہی اونکو اپنی بانکپن کا

مقتول تخلص جگیشر پرشاد اور حال معلوم نہین یہہ شعر اونکا ہے۔

کیا مقتول اچھی نے نگاہ تیر سے مجھکو
رہی گا حشر تک احسان میرا اوسکی گردن پر

ممتاز تخلص منشی پورن لال شاگرد احسان لکھنوی۔

نکالا کسنی بھا تیر پہلے سینے یا تمنے
ذرا تو کیجیے انصاف اب خدا کیلئے۔

ملتجی تخلص بابو ٹہاکر چند شاگرد اثر بلند شہری۔

دوستی مین تو یہہ غضب یہ ظلم
جز تمہین ہو کہون شیخ جی بتلادے کہ کیا حال
کونسے طرز ہین عداوت کے
نقشہ بتان آپنے دیکھی ہی مگر آج
بیوفاؤ نہ مرتی ہو ملتجی
عکس نگاہ یار اگر دیکہہ پائینگی
کام کرتی ہو کیون ندامت کی
تو سہی کوہ طور پہ جا پانچایگا

منشی تخلص لالہ نراین داس دہلوی اور حال معلوم نہین ہے۔

مونس تخلص شیو جی رام قوم برہمن ساکنہ دہلی شاگرد مرزا غالب صاحب دیوان۔

ایسی ہمین ہین بیٹھے ہین کسی ڈر کی ہم
چھوڑ گلی تیری کوچہ مین ابھی گئی آدم
یاد آیا معاملہ دل کا
کافی نگاہ لطف تیری ہے اگر ہے
گل کا بلبل سے کہی حال ہمین
تو مہربان ہین تو کوی مہربان نہین

ناز تخلص مہتاب لال بلند شہری۔

یہہ شب ہجر تری آگی چلی آتی ہے
دن پہر آتی ہین وہ روز کی گذر ہوا ہے

نازش تخلص بی بی دہراج صاحبہ ساکنہ بنارس۔

کیا خطا مجھ سے ہوی جو ہوی ہو بیزار
اپنی محفل سے وہ ہٹاتی ہی بت تم مجھکو

نالان تخلص پیارے لال ساکنہ لکھنؤ ایک شاعر شاگردان منشی شادی لال چمن سے ہین۔

عشق اوس طفل برہمن کا ہوا ہے جان کو ۔ اب جائے بیٹھا اسی بزار [illegible] ۔ کیا تپاک اس سنگدل کی جی کو جگر کا ہے ۔ راج لیتے ہاین رودانتون مین نرگس بیمار کی

گلزار تخلص منشی کندن لال خلف منشی کنولال تخلص بہار برادر ماموں زاد منشی شادی لال چمن سکے ہین اور شعرگوئی کا اچھا سلیقہ رکھتے ہین قوم کایتہ سکنہ لکھنو مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہین ملا۔

گلشن تخلص راجہ جیا لال صاحب بہادر قوم کایتہ باشندہ لکھنو ایک نامی شاعر امرائے لکھنو سے تھے افسوس کہ ملک عدم مین جا بسے اور اپنا نام باقی چھوڑ گئے۔ یہہ چند شعر اونکی طبع لطیف کے نتیجہ ہین۔

بیہ چشم و ابرو جو گل کے ہیں رہا ہمارے شوق باقی ۔ جو بو ہوتی تو دیکھا تہا یہہ غنچہ ہو کا ترے دہن کا ۔ جو یاد آیا وہ روے رنگین بہی ان آنکہونسے انگ خون
کہ ہوگیا ہے رگ گل تر ہر ایک تار اپنے پیرہن کا ۔ قد ہو کہا ہے عاشقی مین تو ہستی کو سمجہی ہستی ۔ عزیز رکہتا ہو جان شیرین تیغ نام تو نہ کوہکن کا

گنگا تخلص گنگا بشن جی کایتہ ماتہر باشندہ جیلو پاٹن شاعر ہندی اردو فارسی کے تھے بیادر مین نوکر تھے وہان ہی انتقال ہوا ہمکو کوئی شعر اونکا نہین ملا۔

گوہر تخلص منشی گیندن لال شاعران بدایون سے ایک سخنور شیرین مقال ہین واسوخت و مثنوی گوہر شب چراغ اور انشار معدن فیض اونکی تصنیف ہے۔

لالہ تخلص منشی نواب سنگہہ بہاگلپوری شاگرد شررعظیم آبادی۔

ہائے کس منہ سی یہ منہ اپنا اوہنین دکہلاؤن ۔ شرم عصیان سے یہہ کہتی ہے ندامت میری

لچھمن تخلص لچھمن پرشاد قوم کایتہ باشندہ لکھنو ایک موزون طبع شاعر ہین اور لچھمن تخلص کرتے ہین مگر ہمکو اونکا کوئی شعر نہین ملا

لیق تخلص منشی شیوارام برادر کلان منشی شادی لال چمن قوم کایتہ باشندہ لکھنو ایک اچھی شاعر و سنی ہین مگر ہمکو اونکا کلام نہین ملا

مادہو رام ساہوکار فرخ آبادی بہت خوش طبع شاعر منشی منیر کے شاگردون سے ہین

عید کی اونہین نکہون تو یہ فرمایا ہے ۔ شرم ہی نکلوائی پر اسنے دیکہہ لیا ۔ دیکہکر مجکو وہ شوخ جیسی یہ فرماتی ہین ۔ ایک سلامت رہی تو چاہنے والا میرا
ہنسی جو یہ کہا ہاتہین لعنت میری ہین ۔ گردن جہکا کے ناز سے بولی کہ جی اونہو ۔ چھپتے ہین خلد دشت کہتی ہے سکہی ۔ حضرت کدہر ہے دیہان تمہارا یہ گہر ہو
شکر ہی بعد میری یار نی اشنا کو کہا ۔ سچ تو ہی چاہتی ہو الاہنین ملتا کوی ۔ قتل کر زادہ شوخ کیا جانے ۔ ابہی کم سن ہی دل دہڑکتا ہے

ماسر تخلص لالہ سندر لال گورنمنٹ اسکول میرٹھہ مین طالب علم ہین اور کچہہ شوق سخن بہی کرتے ہین۔

تصور مین نیاز دنیا باہم دونون تہم ۔ امید وصل کی فقیر چکا باد دربان کر ۔ تصور ہی ترا ایجان کچہہ تو ہے ۔ کہ میری پاس تو رہتا ہی ہم ہمدم جان ہو کر

محب تخلص اجودہیا پرشاد باشندہ لکھنو قوم کایتہ ایک اچھی شاعر ہین مگر کوئی کلام اونکا ہمکو نہین ملا ورنہ نذر ناظرین کیا جاتا۔

محو تخلص منشی کالکا پرشاد سکنہ لکھنو قوم کایتہ شاگردان اصغر علیخان نسیم سے ایک خوش فکر شاعر ہین لیکن ہمکو کچہہ کلام اونکا نہین ملا

مدہوش تخلص کنور جی ہم زلف لالہ شادی لال چمن لکھنو کے کایتہون سے ایک اچھی شاعر ہین مگر یہہ تذکرہ اونکی کلام سے محروم رہا

مرشد تخلص بابو فقیر چند ساکن رجبن بازار میرٹھہ اور حال معلوم نہین اور نہ کلام ملا۔

مرگئی جو ٹیکی عاشق تو وہ ہنسکر بولے | شکر صد شکر کہ اچہا ہوا بیچا چہوٹا
لہ تو بیگا جاکر وہ فلک پر شب کو | سر جو رکہو گیا آپ یہ بوسہ دیکر
اونکی ہچکین سے کسی روز جو کنٹہا چہوٹا | کسی جو سائبان کہ دو لالیا چہوٹا

فلک تخلص منشی چہمن لال خلف منشی رام سہاے رونق برادر عمزاد شادی لال رنگین باشندہ لکہنو قوم کایتہ سل اپنے باپ کے شایق علم سخن کے ہین لیکن ہمکو کوئی شعر اونکا ہاتہ نہ آیا

فوق تخلص منشی ہرگوبند ملازم ریاست دیوان ۔

الہی کون آیا تہا سبھی ملک گلستان میں | اور اسی جہان ہی جو اسطرح کہا شور
شب وصل اوسنے ہمسے ہو چہی ضد ہاتہ لگانیکی | ہم ہی عشق پر بازان ہے وہ اپنی جوبن پر
جاؤن قربان اس شرارت کی | آتی ہی ہین سوال رخصت کی
 | پہنس گئی کس عذاب مین یارب

جلا ہاہا قبر مین بہیجے فوق ہے مد نظر شاید | نہی ہمراہ غیر ونکو جو وہ آئی ہین مقبر کی
نہین ہاتہ تیکو جو میری جو قدر دل ان اپنا | ہزاروں حسرتین ہر پہنچتی ہین مد کی
بوسہ زلف جو لیا بیسے | آئی پہر دن تمہاری شامت کے
ہم جہنم کی ہین نہ جنت کے |

فہیم تخلص لالہ بہوپچند قوم کایتہ سکنہ لکہنو شاگرد منشی شادی لال چمن ایک شاعر خوش فہم اور خوش فکر اپنے ہمسرو ینمین ہیں مگر حیف کہ یہہ تذکرہ اونکی کلام سے محروم رہا ۔

قالب تخلص لالہ رتن لال جو رشتہ مین منشی شادی لال چمن کے بہائی ہوتے ہین شاعران قوم کایتہ سے ایک استاد شاعر ہین لیکن اس تذکرہ کے لیے کوئی شعر اونکا نہین ملا ۔

قمر تخلص بالکرشن خلف منشی رادہے لال باشندہ لکہنو شاگرد ہنر دہلوی ۔

لب او سکے سرخ نزاکت سی ہوگئی نیلے | جو بوسہ خواب مین تصور دلربا کی لئے

قناعت منشی منو لعل جد ماجد لالہ شادی لال چمن کے ہین قوم کایتہ باشندہ لکہنو مگر ہمکو کچہہ کلام دستیاب نہوا صرف نام نامی کے درج تذکرہ کرنے پر اکتفا کیا گیا ۔

قیافہ تخلص منشی جی پرکاش نراین شاگرد اثر مونگیری ۔

دل کی لگی بجہے نہ خدایا یہ حشر تک | ازبس ہی مجکو عشق بت شعلہ و پسند

قیس تخلص راے نند لال خلف رشید راے نندکمار بہادر شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی اور حال معلوم نہین اور نہ کلام اونکا ملا ۔

کاتب تخلص سرجو پرشاد باشندہ لکہنو اور حال معلوم نہین مگر ایک تاریخ اونکی شنگاش تیسی منظوم منظور لالہ نگین لال جمن کے ہی

کشور تخلص پنڈت برج کشور سکنہ دہلی ہوا رہ مین داروغہ سایر ہین اور فارسی اردو مین شعر کہتے ہین ۔

کہتے ہین کہ کی زلف کو رخسار صنایر | گویا کہ آئینہ مین نمودار بال ہے

کلیم تخلص منشی مدن موہن لال تلمیذ صغیر فرخ آبادی ۔

یہ میرٹھ میں عیش سے چلتی نہیں ہے کبھروی اچھی ۔۔۔ اگر کج فہمی تمہاری راہ غم سیدہا دکھائیگی

غمؔ تخلص منشی چروننجی لال باشندہ بدایون شاگرد منشی دیبی پرشاد سحر بدایونی ہین اور حال معلوم نہیں ۔

فتنہؔ منشی سادھو رام اہلکار کورٹ نیچے پور اور اپنے وطن کے بند و شاعروئین سے ہین انکا ایک خمسہ خواجہ محمد یاور لکھنوی کی غزل پر دیکھا گیا اوسمین سے یہہ دو بند منتخب ہوئے ۔

ارادت سامنے کیتی تو فتنہ ہوئے کہ جہکو ۔۔۔ عباد تشکھی تجہی میرا کوئی ہو دامن ۔۔۔ الہی کیا کیفیت علیتی کہو کہ تبہی کی شکن ۔۔۔ شہادت نے قدم چوسے جہان کی منہ جبین گردن

قضا نے دستبوسی کی جب اوٹہا ہاتھہ قاتل کا

تراجی چاہیے جس سے کہ فلک سر پر احاطہ ہے ۔۔۔ نہ کچھ بلوار سوڑا اور نہ کچھ ہے تیغ خنجر ہی ۔۔۔ مگر ہان دست استعداد کبھی کبھی گذرا ہے ۔۔۔ یہ شمشیر تو قابل تڑپنیکی اجازت ہے

یہہ مرجائیگی جی ہان نہ نکلے حوصلہ دل کا

فرحتؔ تخلص کنور کشن پرشاد نام آور دہلی سے ایک اچھے شاعر ہین یہہ شعر اونکا رسالہ فغان دہلی سے لکھا گیا ۔

ہوئین یکبیک یہ اوداسیان وہ گل بیدہ گلستان ۔۔۔ یہہ کہان سے آگئی اب خزان نہ وہ باغ ہی نہ بہار ہے ۔

فسونؔ تخلص منشی روپچند شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی کایتہ صاحبان لکہنو سے ایک شیوا بیان اور خوش بیان منشی اور شاعر مشہور ہین مگر ہمکو اونکا کوئی کلام ہاتھہ نہ آیا ۔

فطرتؔ تخلص لالہ بہاری لال قوم کایتہ سری باستب بہار وداج گوتر وکیل عدالت منصفی ضلع دربھنگا ہین انکے دادا منشی ہرلال پہلے کلکٹری اور ججی ضلع ترہت کے سررشتہ دار رہے بعدہ مہاراجہ صاحب بہادر والی ریاست دربھنگا کی سرکار مین بعہدہ منشی گری سرفراز ہوی اور بابو جیکشن لال اونکی صاحبزادے جو حضرت فطرت کے والد تھے بعدہ منصفی مقرر ہوئے سمت ۱۹۴۳ فصلی مین اونہون نے انتقال فرمایا فطرت علاوہ وکالت منصفی کے نائب وکیل سرکار و آنریری مجسٹریٹ اور ممبر میونسپل کمیٹی بھی ہین اور بسبب موزونی طبیعت کی شعر بھی کہتے ہین اور اونکی بھائی بابو بدری ناتھہ شبنم تخلص بھی اچھے شاعر ہین ایک تواریخ ضلع ترہت فطرت صاحب نے بنائی ہے وہ چھپ ہی رہی ہے اور چند غزلین اونہون نے اپنی اور اپنے بھائی صاحب کی میری پاس بھیجی تھین اونمین سے یہہ چند شعر اونکی غزلون کے بطور یادگار کے یہان لکھی جاتی ہین ۔

ذوق ہی فرقت مین اے ساقی شراب ناب کا
کشتی جانکو خطر کچھہ بھی نہین سیلاب کا
آپکی دانتونکی الفت مین عرق آلہی چھپی
لکہدیا ایک لفظ منی نامہ مین سیماب کا

چاہیئے ابکی ارک کو کوفتہ سرخاب کا
سامنے غیر ذکی تاکا تو وہ فرمانے لگے
دیکھی جہنڈا شتابی ہو تو نکی آپ کا
خاکسار دشتی یہ پھری ہو جو اوجہ لوسنے ہی میل

بال اور ٹہی بحر فانی مین چلے جاتی ہین ہم
شوخیان چھبی نہین ہی یہ مقام آداب کا
لکھہ سکی جبدم نہ بیتابی کا مضمون نامہ بر
کیون نہو میرگمان خورشید عالم تاب کا

مثت العیب کی طرح ہی ہر دم زبان پر ۔۔۔ تمنا ہے یہی کچھہ ہم سے بولو
کرتا ہون بات جیت مین نام اسکا جلد ۔۔۔ قسم ہے ای بت تم کو خدا کی
نہ او بھو وصل مین صبح سحر تک ۔۔۔ نگاہ عشق بھی ہی دیگر فکر عاشق
قسم ہے آپکو زلف دوتا کی ۔۔۔ رکی دم تک ہی نہ دنیا کا بکھیڑا ہو

عابد پنڈت کیشو ناتھ معروف بموہن لال رئیس جاودرہ —

کہہ تو دیا ملیں گے مزہ لیتے ہیں آ کر قیس لئے
کوہکن نے اپنی محنت ہائے کیوں بیکار کی

عاجز تخلص منشی گردہاری لال بدایونی مصنف مثنوی شجرہ عشق شاعران بدایون سے تھا چہ شاعر سنے جاتے ہیں مگر اونکا کوئی کلام نہیں ملا۔

عاشق تخلص پنڈت شیوراج ناتھ دہلوی خلف پنڈت کاشی ناتھ دیوان ریاست جاودرہ —

ایک بوسہ پر تو ہمسے اسقدر تکرار کی
اور لپٹنا آئے ہم آغوش تجہی اغیار کے
کعبہ چھوڑا دیر چھوڑا خاک چھانی در بدر
عقبیں ہمسے ہو نکی اپنی مٹی خوار کی
حبیب سے دیکھا ہے آئینہ عاشق
خود وہ عاشق ہیں اپنی صورت کے

عاشق تخلص سیتل لال فیض آبادی شاگرد متخلص خیر آبادی

بیٹھے سمجھا کہ یہ ہی لگا انتہا ہے
بولی کس ناز سے وہ تیر اکلیجہ سمجھے
ساتھ حسرت کے کہیں وہ سکو بھی یار نہ لے
موت انکو بھی ہم اپنی مسیحا سمجھے
دم گلگشت جب اوسنے اوٹھایا چشم فتان کو
عجب حیرت کا عالم چھا گیا گلشن کے گلشن پر
نہیں دیتے ہو بوسہ خنجر ابرو کا گر مجکو
چھری ہی کہہ کے بسم اللہ پہیر و میری گردن پر
کسی شک چمن کے ناز کا کشتہ ہوا ہے وہ
چڑہائیں چادر گل بلبلیں عاشق کے مدفن پر

عزیز تخلص منشی جمعیت رائے سرشتہ دار محکمہ بندوبست تحصیل املگ —

تیغ ابرو کی بعوض میں گلا کاٹ لیا
ڈہونڈہ لیتی ہیں بہانہ کوئی ہو آئے
مرتے مرتے ہی لے لیا بوسہ
میں ہوں قربان یہ جرات کے
عندلیب کی ہے اوس جا پہ جہاں نوحہ ہائے گل
اپنی محفل سے اوٹھائی ہو عبث تم مجھکو

عشرت تخلص ٹھاکر گنگا بخش سنگہ تعلقدار رام پور کلاں دلسوان وغیرہ علاقہ لکھنؤ۔

اشارہ ہو چکے غیر دستی اوٹھ چلے انکے
ادہر بھی ایک نظر الضیم خدا کیلئے
گلہ وہ جور دل کا سنکر بگڑ گئی ہیں
جفا ہی سے لیے اور تو جفا کے لئے
سوال بوسہ یہ خاموش کیوں ہیں حضور
زبان سے کہیے تو کچھ ہاں نہیں خدا کیلئے
وہ حال سنکے بھی جب رحم کچھ نہیں کرتے
تو گوشہ نشین ہیں عبث ہم عدم کیلئے

عقیل تخلص منشی شیو پرشاد برادر ماموں زاد شادی لال چمن باشندہ لکھنؤ قوم کایتہ اچھے شاعر ہیں مگر ہمکو اونکا کوئی شعر نہیں ملا

عنایت تخلص کنور عنایت سنگہ رئیس لکھنؤ تعلقہ دار بریلی —

ہی تقاضا ذوق کی بھی طبیعت جدا جدا
بلبل کو ننگ گل ہی تو ہو نرگس کو ننگ
جب سے سنا کہ مہندی لگی ہی نہ آئینگے
بدلا ہوا ہی رنگ دل بیقرار کا
وہ سوز عشق شعلہ رخان کہ بعد مرگ
یہ داغ دل چراغ ہے گا مزار کا
جوتی جو اوس صنم کی پس پشت دیکھ لی
دہوکا ہو درخت پہ پھندلگی مار کا
یوں جو نزدیک بلاتی ہو کہ وہ کی تیغ
چشم بد دور ہم ابرو کا اشارا سمجھے
نہیں ہے سنج گرد پر پڑا ہو پاف جوتی کا
کسیکا خون ناحق یہ چڑہا ہی تیری گردن
یہ کس قاتل کی شوخی دیکھکر یہ خون بہا
نظر آتی ہی سرخی جو کل گرد ہی کی لپٹ
وہ کاکل شانہ پر لٹکی ہوا اوس تیکی آئے
عنایت جب نظر کی ہمتی مار یہ من

عیش تخلص فتح چند قوم کایتہ سکنہ لکھنؤ بس اتنا ہی معلوم ہے۔

عیش تخلص منشی چھٹن لال کایتہ بھٹناگر اجمیر میں بعہدہ آبپاشی ایک معزز عہدہ پر ملازم ہیں یہ شعر اونکا بڑی تلاش سے ملا

بیچین ہوتا دل بیتاب سنبھلنا | وہ پردہ گرا اور وہ جلوہ نظر آیا | گھر آپکا ہی خانہ دل پردہ ہی کس سے | ارمان کسی گوشہ مین کوئی کیا نکلا آیا

شمیم تخلص پنڈت شو نراین وکیل عدالت ضلع جالندھر۔

نزع کا میری سماں کی کسی جو کیا ذکر | کہتے لگ ہان آئی ہی ہمکو بھی خبر آج | دل کھول کی کیون نہ پئیں بادۂ گلفام | ساقی نے دیا کھول ہی میخانہ کا در آج

شوق پنڈت جگموہن ناتھ اندور مین رہتے ہین اور اشعار دل پسند کہتے ہین۔

یاس و اندوہ و حسرت و ارمان | ہین یہ میری رفیق علت کی | کرکے برباد مجھے شوق لو یہ اور سنو | آکی تربت پہ میری کہتی ہین وہ تم مجکو

| دمبول او ہی کیہ کیا کرتی سوہر شکوہ | ادھلا ہاتھ جو بنی کبھی عا کرلیے |

شیدا تخلص منشی گور پرشاد ابن منشی بالا پرشاد پیشکار مرحوم شاگرد ضیغم۔

ساقیا جھوم کے آج آیا ہی پھر ابر بہار | صدقے میخانہ کا دیدے لال کوئی خم مجکو

شیدا پنڈت شیو ناتھ تلمیذ نظام رئیس جاورہ برادر عاشق جاورہ۔

ہی خریدار وں کا مجمع تری دیدار آیا ہن | تو وہ یوسف ہے کہ تجھے حاجت بازار نہین | قبر سے نکلون گہ بیابان کفن کو کرکے چاک | بعد مردن یا وہ آئی ہٹ گر تری رفتار کی

ہاتھی ہر وصل ہوگا حشر مین اب | تم گئی جاؤ دن قیامت کے

صادق تخلص گھوری پرشاد ابن مختار راجگی۔

صبر تخلص راجہ رادھا کشن بہاری شادی لال چمن کے ہین اور شاعر شیوا زبان مگر ہمکو کوئی نتیجہ اونکی فکر سخن کا نہین ملا۔

صدق تخلص لالہ چھیدا لال قوم کایتہ سکنہ لکھنؤ محلہ نوبتہ خانہ منشی شادی لال چمن کی ہین اور سنا ہی کہ بڑے خوش فکر اور خوش سخن ہین الا ہمکو کوئی کلام اونکا دستیاب نہوا۔

ضبط تخلص بہاری سنگہ شاگرد فوق تھا نیسر پوری۔

طور بگڑا ہوئی نین رشک مسیح | آج تیری مریض فرقت کے | ضبط ہی شعر مین جو لیتے درد | ہین یہ ساری طفیل فرقت کے

قبر پر بھی سر آئی تو لیے غیر کو ساتھ | بعد مردن بھی جلاتی ہی تم مجکو | پھر کو قتل کیا ضبط مجھی چھوڑ دیا | پھر تھا ئے قد یہ بقتل ہین ترے مجکو

پھر ہین بد گمی ارمان کئی مین مدت سے | ادھر بھی ایک نظر الصنم خدا کے لیے | جو دیکھا دم مین بنرار و نئی دم مفا آگئے | قدم قضائی ستمگر تری ادا کے لیے

طیش تخلص مکند لال اجیت پوری شاگرد عیش۔ | کہا جو میں نے وفا کو تو ہنسکے فرمایا | جفا کو چھوڑ دین کیا ہم تری وفا کے لیے

ظہور تخلص رائے جوگل کشور داماد راجہ جیا لال صاحب بہادر شاگرد خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی شاعر ودین سے ہین اور یہ چند اشعار اخبار عالیہ سماچار سے نکلے جاتے ہین۔

سحر کی ہوا جو چلی کھل گئی دل اوپر | پتلیان آنکھ کی کہتی ہیں کہ پھر اودھر | آہ ہو دشت ختن ست ہین اسکی لوپر | وجد کرتی ہین جو چھوڑے تو اسی گیسو پر

کاہے کو سون نظر آتی ہی ہمین دل عشق | راستہ مانگ کا نکلا ہی سر گیسو پر | دل ہمارا ہی کہ بھونرا ہی کسی بار ہر کا | مست تا ہی گلستانین گلونکی بو پر

ترک عشق و مے و معشوق کرو آتش ظہور | چھپتا ہی منہ پہ بعیسی ہے سر لب ہو پر | جگر جلو نکا جو دریا مین الٹ دوں آنسو | لگے وہ آگ کہ پانی اوچھالدی آنسو

| ہو گمو کفن کے بہی فکر واجب ہے | کسی عزیز کو شاید بلال دی لا |

...ین کو کس بلا کی اشتہا ہی یا خدا لگتے | ہر دن لگی نپٹ بدسے ہر ایک کو خوف تھا | موت آتی ہی غیرونکو نہ کوئی بد دعا لگتی

...شاد تخلص لالہ بالمکند سکنہ گوبالی ایک اچھی شاعر ہین یہہ تین شعر ادنکے رسالہ پیام یار سے لیئے گئے۔

...ب فرقت مین حسرت دل نے | آنسو بہتے ہی یہ تری مدہت کے
کی ادھر توجہ ادھر فصل بہار آئی | گفتگو کرتے ہمین کس نا سزا کہتے ہین
اپنی نوبت بھی آتا ہی تبسم مجکو | سفت تکلیف نہ دیجیئے تکلم مجکو

...شام تخلص شیام سنگہ سکنہ راولپنڈی۔

یوسف سے کے سامنے تجھے بازار لیجلین | دیکھین تو کسکو ہووہ زرے اور دلپسند

شبنم تخلص بابو بدری ناتھ خلف بابو جیکشن لال مرحوم کایتہ سری باستو برادر منشی بہاری لال فطرت باشندہ
...میندار شہر دربھنگا ضلع ترہت ایک نازک خیال شاعر اور صاحب دیوان ہین اونکی تین چار غزلین اونکے بھائی نے بھیجی تھین
...از انجملہ یہہ شعر منتخب ہوئے۔

...م ہدود کیا ہوئی صورت تیری | ...ح ابرو سی دھمکا ہین یوہ یہ ہیے
دل ہی ہو تو یہ فدا جان نثار عارض | خوف جان کہتی ہنین عاشق بیمار عارض
بوسہ دینے کی اونسے تو کوئی رخ رنگین کسے | تب فراق ہجے جنسی سی پاس ہو کہ نہو
کہو دیا آپ سے خود تمنی وقار عارض | جو حال ہے یہ طبیعت اداس ہو کہ نہو

...بہ فراق مین جیتے وہ مسیح پاس نہین | ...پوچھو میرے دنیکا ماجرا
کسی سے کام نہین کوئی پاس ہو کہ نہو | کہ عمر اپنی اسی سین بسر ہوگئی
لیا نہ بوسہ کاکل سمجھ کے مار سیاہ | وہ یہہ کہہ کی گھر سے ہماری گئے
نشتر ہین سینہ پہ شبنم برابر اس ہو کہ نہو | اوٹھو جاگو شبنم سحر ہوگئی

...نثار تخلص پنڈت رام ناتھ ساکن جھجر ضلع رہتک۔

...شکر الله گسٹھ جلکے جو ہر شمشیر ہین | منتظر قاتل کی صحرا مین جیون نخچیر ہین | مجرم الفت فقط کیا ایک ہین ہم ہی بخدا | عشق گر ہی جرم تو سب قابل تعزیر ہین

شرق تخلص ٹھاکر جانکی سنگہ برادر ضبط شاگرد فرقت شاہجہانپوری

سائل وصل جب ہوا ادنسے | ہمسے حیلے کیئے نزاکت کے | یاد آئی مجکو ای شرق کسی کی ہنسی | برق نے بادل مین کہایا جو تبسم مجکو

شعلہ لالہ گنپت رائے رئیس شکوہ آباد اپنے شہر کے شاعرون مین سے ہین۔

...ہ شوخ ہی بھائی ہوا اپنا جگر آپ | اتنا تو میری آہ مین یارب اثر آئے | خنجر سے زبان کاٹ ہی لیتا ہی قاتل | شکوہ بھی کبھی میری زبان پر اگر آئے
جبہ کہین دستار کہین آپ کہین تھے | میخانہ مین اس شان سے زاہد نظر آئے

شفق تخلص رام نراین شاگرد دبیر لکھنوی۔

...پن پروانے لاکہون جسطرح ایک شمع روشن پر | فدا ہی یون زمانہ اس پری پیکر کے جوبن پر | اگر وعدہ ہے ہمسے خون بہادینے کا محشر مین
...ٹرک لی خون ہمارا ای ستمگر اپنے دامن پر | جلتا ہے سوز اشک سے خورشید کس لئے | ہان ہان ہمین ازل سے ہی دہ شمع دو بند

شکن تخلص منشی بال سروپ سکنہ میرٹھ۔ محمد مرتضی بیان کے شاگردون سے ہین اور خوب مزیدار شعر کہتے ہین۔

...ردہ مین رکھا تجکو تری تو حیا نے | پھر چشم سے کہیئے کہ تجھے کیا نظر آیا | کیا جہک کی کہا کہ نہین اور سرف ... | شاید دل پر پیچ کچھ اچھا نظر آیا

محشر میں ہو خدا کا دیدار
جو ہم سے نہ منہ چھپائے کوئی

یوں بھی جھنجھلا کی ہاتھ توڑیں
جو ہاتھ مجھے لگائے کوئی

لہ اس شعر میں ایک عجیب لطف یہہ ہی کہ کوئی لفظ غیر زبانکا نہیں آیا خالص ہندی لفظ ہیں اور ایسا بہت کم اتفاق ذرا میں ہوتا ہی

یہ بھی ایک جنگ زرگری ہے
روٹھی کوئی منائے کوئی

منہ آگئی منہ پھٹوں کی سیماب
ناحق کیوں منہ کی کھائے کوئی

حضرت عشق بد ہے کیوں ہو مرا نام نہیں
میں صنم کیش ہوں کچھ بندۂ اسلام نہیں

کار بد کا کبھی انجام نہ اچھا دیکھا
ہو گیا منہ فلک پیر کا کالا دیکھا

تیری بیمار کو اچھا جو نہ ہوتا دیکھا
کیا منہ لیکے گئی حضرت عیسیٰ دیکھا

اے ہولی ای بت کشمیر ہوا دل ٹھنڈا
کشتۂ ناز ترا ہو گیا ٹھنڈا دیکھا

لیکے دل عاشق دلخستہ کا کیا کیجے گا
بس چلو جائیے بھی مفت بدل جائیگا

دل لیا تو لی مرا بوسہ لیا میں نے ترا
تھا حساب دوستان در دل برابر ہو گیا

موتکو کیا موت آئی جو مجھے بھی نہیں
راہ میں قاتل سے اوسکا سامنا کیوں ہو گیا

سیاد تھا یا جسنے بچلو دیکھا اوسکو ترا
دیکھی پھر جنکو اچھا تھا برا ہو گیا

ای مسیحا حیات کتنی ہے
جیسے احسان لوں ترا ناحق

ہچکی آ کے کسی کو کچھ خبر پڑی
بھلا غریب یہاں میں آ کے خجل کے لئے

نہ کھجا جنبش ابرو کا سر مو لفتا
سیکڑوں پانی دہن اوتی جفا کے بدلے

کیدن سے بطور ہو سیماب میرا حال دل
آج پھر طور میں پانی جفا کی بدلے

رقص بسمل گرنہ دیکھا ہو تو آ دیکھ لو
سقف عشاق ہی قاتل مقام سیر ہے

میرا دل اوسپہ غیر پہ اوسکا دل
میں جیتا اوسپہ غیر پہ وہ مایل

فرقت میں تری مجھکو ہی جینے سے عار
ہے وصل کی امید پہ جینے کا مدار

ہے تیری فراق میں میرا ابتر حال
افسوس نہیں تجھکو ذرا اسکا خیال

کب تھا یہ زعم تمکو جو کچھ ہی آج
فی الواقع دیا تھا اسکو بھی رواج

کہلایا جو اوس سے حال ہے میرا تنگ
گرا تو سنبھالتی ہیں میرے نذر رنگ

رہتا ہر روز و شب ہوں میں بیتاب
بیکل رہتی ہی جیسے ماہی بی آب

دل دینا دل لگی نہیں ہے
ہاں جان پہ کھیل جائے کوئی

کہا ایکدن جو میں نے اونسے ایکجا تمہیں برتے
تو بولی آپ سمجھیں کونسا احسان کرتے ہیں

سر اوٹھایا بہت ہی تو نے تو ابجر زہر بن
تجھکو نیچا نہ دکھاؤں تو مرا نام نہیں

جب کیا اوس نے کا ایک آئینہ پیا دیکھا
عجب انداز سے کہنے لگا دیکھا دیکھا

راسے بیہانسا اودیا ندہا اودشکر بارا
تیر انداز عجب لف چلیپا دیکھا

اف نہ کی سکڑوں صدمے ہوئے تیر سینہ میں
کوئی فولاد کا ٹکڑا عوض دل ہوگا

اوسکی وابستگی زلفکو نہ ہو جیگا کبھی
اوٹ کی گردش گو لو یہ اصنوبر ہوگیا

نہ رہا اوس سے وسیلہ کوئی اب علم کا
اوڑ گئی باد صبا عنقا کبوتر ہو گیا

کیسی سنی جو ہمارے شرر فشان فریاد
کری پھر چرخ ستمگار عدن فریاد

اپنا دل تھا دیا ہمارے بختی
کیوں کہی کوئی دل دیا ناحق

حنائی بوسہ جو ہی سنبل لبکے لئے
وہ خون گیا لی ہی اینک اسی خطا کے لئے

حق ادا جنکا ہی کچھ ہم سے نہیں پایا ہمنے
کاش ہم پوچھتی اوس تمکو خدا کے بدلے

دل مشتاق ہو انتو نے نقصان ہی پہنچا ہمیں
بنیر آئی مقابل میں حبیب کی بدلے

پر پردہ تو نکی آنکھوں میں ہے لو تو بھرا کا جلوہ
سیہ بختی پہ دیکھا کیا کھلی تقدیر کا جلوہ

رباعیات

مجھ سی یہ آتی وہ ہے جو مثل غیر اوس سے
جو مرئے تو قطع ہوتی ہی امید
اس موقع پر یہ بات آتی ہی مثل
خمیازہ اسکا اب ہمیں پڑ کیونچی
کس استغنا سے اونسے ہے یہ جواب
اس نسبت اضطراب سے دنیا میں

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل
جینا دشوار مجھکو مرنا دشوار
نادانکی دوستی ہی جیکا جنجال
رنج ہی خود کردہ نہیں ہے علاج
تو سنگ است بجا خویشتن سنگ
مشہور ہوا ہوں میں بنام سیماب

ایضاً اشعار

جو اوسکی سی نہیں کہتی تو اوس بت سے ہی نہیں بنتی
بگڑتی ہے اگر ایمان سے کہتی خدا لگتی

نہیں ہوتی ہے سیری اسکے دل سے کہانی جاتی ہے

اونکی سوانح عمری کے متعلق معلوم ہوئی ہین اسلئی یہان یہ ذکر جز اونکا زیب رقم کیا جاتا ہے - انکی آبا و اجداد ہمیشہ ذی علم اور سرکاری عہدون سے مشرف رہے ہین انکی والد منشی جنی لال بھی شاعر تھے اور اخگر تخلص کرتے تھے اونہون نے بھی یہ فیض اونسی ہی پایا ہے انکی ولادت سنہ ۱۸۵۹ء مین واقع ہوئی چودہ برس کی عمر مین انہون نے مولوی طاہر الدین سے علم ادب کی کتب متداولہ پڑھین اور پھر علوم عقلی ریاضی اور طبعی وغیرہ مع فنون خوشنویسی کے مختلف اوستادون سے حاصل کئے اور اینک کتب ذیل تصنیف کر چکے ہین - خلاصۂ منطق - معیار البلاغت - معیار الاملا - نظم پروین - ارژنگ چین - رکاز الفیوض - تکمیل المساحت - مرآت العلوم - دیوان سحر سامری - داستان تحریر عشق و تقریر عشق - اور ان کتابون سے منشی صاحب کی نازک خیالی اور معنی آفرینی ظاہر ہے اور جو کلام ہے وہ سوز اور درد سے خالی نہین یہ چند شعر اونکی دیوان سے یہان لکھے جاتے ہین -

زینت عنوان ہی مضمون عالم کو ہوا	مطلع دیوان لکھون مطلع ہی خورشید کا	دیر مین ہے وہ ہی کعبہ مین اوسی کا ہے بیر	طالب نظارہ کو گر ہو سلیقہ دید کا
سنگ طفلان قبر کا سامان کافی ہے مرا	چاک ہو کر دامن صحرا کفن ہو جائیگا	سجدہ ہی جو ہو تو ہی عشق بتان کم سن	دل مضطر مرا بازیچہ طفلان ہوگا
واعظا عشق مین گناہ ہی کیا	عاشق اللہ ہے پیمبر کا	دنیا مین ایک ہی ہے ہم نے پی شراب	واعظ بہشت مین ہے یقین ہی ملی شراب
ہزار ہان رہ یار مین مر گئے	سفر مین ہوا یہ سقر کے طرح	ناوک آہ کا دیکھو تو ہماری پلہ	نہین نایاب ہین گرد ونکی پھر عشق راج
جاگا سونی سے تری حلقہ گیسو کا نصیب	بوسہ لیتا ہی تری کاکل کا بالا بنکر	بوسہ لب سے نہ منہ پھیرئے مرجاؤنگا	اتنا بیمار ہی پرہیز مسیحا بنکر
کیون پابند ہون اہل صفا خانہ زنجیر کے	نکلے گنتی دیکھا کبھی آئینہ کو باہر	سحر تعداد رنج نہو کوی شعر کا	تو زندگی ہی موت سخنور کیواسطے

سرشار تخلص لالہ مدن موہن لال خیر آبادی کانپور مین رہتے ہین اور سنا ہی اردو شعر اچھی کہتی ہین مگر ہمکو کوئی شعر اونکا نہین ملا

سلیم تخلص منشی مدن موہن لال شاگرد صفیر -

رکھدیتی ہین ناز سے ہی سر اونکی قدم پر	مغرور ہون کیونکر نہ صنم اور زیادہ	کہتا ہی سلیم اب تو شب وصل ہی یار	بیچین کریگی تجھی ہم اور زیادہ

سوسن تخلص مہاراج کنوار شیوداس سنگھ سکنہ موضع کاچو ضلع الہ آباد -

کعبہ مین دیکھا دیر مین جا کر کیا تلاش	ملتا نہین وہ شوخ ستمگر کہین دریغ	سوسن وہ یاد کیا کری تجکو جفا شعار	تاثیر تری آہ مین کچھ بھی نہین دریغ

سیماب تخلص لالہ بنی دہر ولد لالہ ایسری پرشاد باشندہ قدیم سکندرآباد ضلع بلند شہر حال اجمیر پہلے پولیس مین ایک اچھی عہدہ پر نوکر تھے اب پنشن لیکر خانہ نشین ہین اور شعر ابتدا عمر سے کہتے ہین اونکی مشق اب خوب بڑھ گئی ہے اونکی بڑی بہائی منشی شنکر لال بیتاب بھی اونکی خوشگوئی اور مضمون تراشی پر فخر کرتے ہین سال گذشتہ مین سیماب نے مجکو کسیقدر کلام اپنا منتخب کرکے دیا تہا اوسمین سے یہ چند اشعار یہان لکھی جاتے ہین اور ایک شعر اونکا پہلے ہی درج ہو چکا ہے انکی شعر مین محاورہ زیادہ ہین اور اس سے وہ زبان اردو کے طالبعلمونکی لئے بہت کچھ مفید ہو سکتی ہین - اور یہ صاحب بھی مثل اپنے بہائیونکی بڑے خلیق اور صاحب مروت ہین -

بہتر ہے کہ منہ نہ آئے کوئی	جو آئے نہ منہ تکے کوئی	جو اور کہین نہین لڑی آنکھ	پھر کیون آنکھیں چرائے کوئی

دلیر تخلص منشی گوکل چند شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی قوم کایتہ ساکن سکنہ لکہنؤ ہین مگر ہمکو کوی شعر اونکا ہنین ملا۔

ذکا تخلص پنڈت برج کشور اندور مین رہتے ہین اور حال معلوم نہین یہ شعر اونکا ہے۔

ہوگا طلوع قبر سے بہی مثل آفتاب ۔ زیر زمین یہ داغ چہپایا نجائیگا

رسا تخلص منشی مادہو پرشاد نبیرہ راجہ ستد جیت قوم کایتہ شاگرد منشی شادی لال چمن سوز وتان لکہنؤ سے ہین مگر کوی شعر اونکا ہنین ملا۔

رسا تخلص منشی رامدیال سخن سنجان شہر بدایون سے ہین لیکن ہمکو کوی کلام انکا دستیاب نہوا

رفعت تخلص منشی سنولال قوم کایتہ سری باستب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع مرادآباد ایک اچہی خاصی شاعر ہین اونکی تصنیفات سے ایک مثنوی جسکا نام مفید الدہر ہے مشتہر ہوی ہے اوسمین اونہون نے عجیب کام کیا ہے کہ مضامین پند ونصیحت کو عام زبان اردو مین بصنعت تجنیس قافیہ لکہا ہے اوسمین سے یہہ تین شعر جو عدل کی صفت مین ہین یہان لکہی جاتے ہین۔

عدل سی آپکو تہی مت کر	عدل سے آپ کو تہی مت کر	رہِ انصاف حشر کی ہل سر کر	رہِ انصاف مین فدا سر کر
	عدل کر عدل کر نہ کر بیداد	مخلصی ہی یہ حشر مین بیداد	

رفیق تخلص گہو بنسی سہای وکیل منصفی بانکہ شاگرد نوازش ہونگیری۔

بہولی سی ستم گری مجہی یاد کیا ہی ۔ کیا خوب سنائی مجہی فاصد نے خبر آج

روشن تخلص روشن لال خلف منشی جگناتہہ خوشتر مصنف رامائن نظم اردو باشندہ لکہنؤ قوم کایتہ۔

روشن تخلص منشی جانکی پرشاد شاگرد شگفتہ لکہنوی۔

رہگئی مٹ مٹ کی مثلِ نقشِ پا عشاق دہر ۔ ابتدا عشق یہہ تہی انتہا کچہہ بہی نہین

رحمی تخلص منشی راج بہادر کانپوری۔ انکا کلام کسیقدر تو پہلی بہی درج کیا گیا ہے اور کچہہ یہان پہر بطور قند مکرر کی لکہتے ہین

بہوکی تری دیدار کی جنبش تو نہین	کہا تیرے چلی غصہ و غم اور زیادہ	یاد آگئین پلکین تیرے مشتاق عدم کو	پر خار ہوی راہ عدم اور زیادہ
	مین اپنے سوا غیر کو کچہہ بہی تو نہ دیتا	ملتا جو مجہے یار کا غم اور زیادہ	

زیبا تخلص اجودہیا پرشاد شاگرد احسان شاعر شاہجہان پوری۔

وہ یہ کہتی ہین کہ آسان نہین ہی مرنا ہمقِ امین ہین ہی تو ای زیبا	مین یہ کہتا ہون کہ مرجاتی ہین مرنے والے جلوی ہین یار کی شرارت کی	بعد مردن جو داغ عشق کہلے آرزو تہی کہ یونہی کام نکلتا لیکن	نکلے پہول میری تربت کی غنچے کے بہیس مین پہچانگئی تم مجکو
	زیبا نگاہ یار جو دل کی طرف نہین	شاید نشانہ میرا اوڑا یا نہ جائے گا	

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد قوم کایتہ سری باستب ساکنہ شہر بدایون سب ڈپٹی انسپکٹر ایک نامی شخص اور عالی دماغ مصنفان اضلاع مغربی و شمالی سے ہین اگرچہ ہم انکی واسوخت کا کچہہ انتخاب پہلے لکہہ چکے ہین مگر چونکہ اب زیادہ حالات

خادم تخلص شیو دیال شاگرد بیہوش وکیل عدالت لکہنؤ

وصف لکھتا ہون اونکی صورتکی | میری مضمون ہین خیالتکی
کیا ہی اپنی نخیونکا وصل نے دلشاد | ادہر ہی ایک تطر الصنم خدا کی لئے
وعدۂ وصل اونکا آپہونچا | دن ہین نزدیک اب قیامت کی

خازن تخلص لالہ دلارام ہیڈ کلرک خزانہ ضلع ہوشیارپور۔

کوئی سفاک سے ہین آج گذرنیوالے | منزل شہر خموشانکی اوترنیوالی
اوسنی امید بر آریکی ہو کہو نکر صورت | کرکی نذرا ہین سو بار بگڑنیوالی

خرد تخلص راجہ رام شاگرد منشی شادی لال چمن شعراے لکہنؤ سے ایک اچھی شاعر ہین مگر ہمکو اونکا کلام نہین ملا۔

خضر تخلص منشی کالی سہائی خلف گنگا سہائے تحصیلدار لکہنؤ۔

فصل گل آئی چلین بلبلین گلزار نکو | شل ہے گل لئی گلگون قبا کیا کیا ہین
تو ہی صیاد رہا کردی گرفتارونکو | گلشن ایجاد کی ڈبلی ہوا کیا کیا ہین
بعد مدت ہین اوخواب جگا یا نکو الفت | انتظار وصل مین بودم تاہین تار نفس
یاد ہم خضر نہ بہولی سی ہوئی یارونکو | ورنہ روز کی شاتی ہی قضا کیا کیا ہین

خلیقہ تخلص لکہمی چند فوربتہ ماسٹر گورنمنٹ کالج منشی برانچ اسکول قوم برہمن پوکرنہ باشندہ اجمیر عرصہ دو سال سے شعر و سخن کا شوق کرتے ہین ہندی فارسی انگریزی اشتو مارواڑی عربی اور اردو مین شعر نظم کر لیتی ہین اور اپنی کو شاعر ہفت زبان بتاتی ہین ابتک چہہ دیوان تصنیف کر چکے ہین اور چند کتابین اور بہی بنائی ہین مثل مرقع فیض گنج خلوت گلشن خیالات و بہارستان لطایف دہڑا کی کلیف وغیرہ بیچند شعر اونہون نے اپنی تذکرہ مین درج ہونیکے واسطے لکہا دئی تھے۔

گلشن ہین کرتی پہرتی ہی باد بہار نالہ | قرین چشم ہین زلفین صنم کی
اسلئی دلین ہے دن لہی کو سنبہ نکلا | شاید ہوا سی ہی لگی کوی یار کی
کمند دمین ہو آہو کی خطا کی | پہر نہ یہہ ہوگا اسکا کوی بل ہوگا
خط جو نکلا و بال حسن ہوا | قطعہ زلف و عارض نگہ و خال و خط و ابرو چشم
ہونگی ہر غالچمن تہ تبسم ہی حلال | صبر ہی میری دل کہا یگا
شتاب مانگین گئے جو پہلا ہین کہ بدل ہوگا | وہ گل جو چمن ہین کبہی خندان ہوگا

خوش تخلص منشی کربا شنکر باشندہ بدایون منشی دیبی پرشاد سحر تخلص بدایونی کے شاگردون سے ہین اور اردو کی شاعری مین ایک اچہی دستگاہ رکہتی ہین۔

خوش تخلص لالہ گوپال سہائے سکسنہ لکہنؤ قوم کایتہ ایک اچہی شاعر ہین اور انکا تاریخی قطعہ شیو پران منظوم مصنفہ منشی شنکر لال فرحت مین درج ہے مگر ہمکو کوی شعر اونکا نہین ملا۔

دانش تخلص ہیرا لال قوم کایتہ باشندہ لکہنؤ اور حال معلوم نہوا انکی تصنیفات سے ایک قطعہ فارسی بابت تاریخ خاتمہ کتاب سنگاسن بتیسی نظم مصنفہ منشی رنگ لال چمن مین درج ہے۔

دریا تخلص نند لال محافظ دفتر راج کوٹہ۔ یہہ شعر اونکی رسالہ پیام یار سے لئی گئے۔

بجا ہی جسقدر و حریر ہو فرزانہ نرائیں | بہار تازہ خود دہقتہ ہوسی اونکو پہر
سیر احباب ہمتین ہانہ رہی کچہہ ہنبر ہوا | بہار آئی اوڈ دینگی خوب ہے پرزہ گریبانکی
ہزارون حسرتین سر پیٹتی ہین سر مدفن پر | جنونکو دست رس حاصل ہوئی جب دامن کی

قتل ہو کر ای ستم آرا شہید ناز تری
سب کسب گرانی ہین کہاں کر ٹھوکرین لوا کی
چادرین ہائین کفن کو زخم اشداکی
جو رہتی ہین ہاتھ مین جلبلین اونسی کو نچہ
ای جنون جلتی ہی اسکو تو دلبرین عدا
چہیڑ رنگی شب وصلین ہم اور زیادہ

جنون تخلص جسونت رای برادر حقیقی رای نندکمار صاحب بہادر مرحوم شاگرد نسیم دہلوی۔

جوش تخلص پنڈت رام کشن اسسٹنٹ ماسٹر انگلش کالج ملتان۔

غیر کو پاس بٹھاد تو بٹھاد لیکن
اپنی محفل سے اوٹھانی تو عبث ہم کو

جوہری تخلص منشی شیو پرشاد تلمیذ صفیر فرخ آبادی جوہریان سخن فرخ آباد سے ہین۔

جستجو کیا نزع مین ہو شربت دیدار کی
زہر ہوتی ہی دوا بگڑی ہی جو بیمار کی
کیون اٹھین انکی اکہو نسی بلین ہم مریض
کچہ رعایت چاہئی بیمار کو بیمار کی

چمن تخلص منشی رنگ لال باشندہ لکہنو ایک شاعر شیرین سخن اس زمانہ مین ہین قوم کایتہ شاگرد منشی رام سہای روتق انکی تصنیفات سے کتاب سنگھاسن بتیسی دیکھنے مین آئی عجب دلچسپ اور دلاویز نظم ہے اور یہ چند اشعار اوسکی دیباچہ سے منتخب ہوئی ان حضرت کا تمام خاندان حتی کہ رشتہ داران مادری بہی شوق شعر اور طبیعت موزون رکھتے ہین۔

الہی سبز کر میرے سخن کو
زبان گلبانگ حاسی ہو یکسر
بہار نیگران دی اس چمن کو
برنگ عندلیب نغمہ پرور
میری خامہ کو دی طوطی کی منقار
تری نکہت سی ہر گلمین ہے خوشبو
رہی تا حشر مین تیری شکر بار
تری قدرتسی بلبل ہی سخن گو

اشعار ساقی نامہ

ہو ا فصل گل ہے اتفاقی
خم گردون ہی نادیا مین ساقی
کہان مین اور کہان پہر تو ہی ساقی
رہی عالم مین تیرا دور باقی
عطا کر وہ شراب ارغوانی
شراب تلخ سی شیرین دہان کر
کر دی پیری مین وہ لطف جوانی
عنایت سی مجہی عندلیب البیان کر

حشمت تخلص بابو ہر پرشاد سنگھ بن بابو رام رتن سنگھ ابن بابو جانکی پرشاد سنگھ خلف بابو دیو کی نندن سنگھ صوبہ الہ آباد کے رئیس اور تعلقہ دار ہین بڑی عالی خاندان اور امیر ہین پرگنہ شیو رام ضلع الہ آباد کے تعلقہ دار ہین شاعر اچھے ہین طبیعت ذکی پائی ہے منشی دیو کی نندن صاحب ہنر نے کچہ غزلین اونکی بھیجی تہین اونمین سے یہ شعر منتخب کئی گئے۔

مدت ہوئی کہ پاس کوئی دلربا نہین
چنگ ہے چغانہ ہے مطرب خوش ترانہ ہو
عبث بڑ ہاؤ نہ تو قصور شلاد
حیرت مجہی ہی کسلئی آئی قضا نہین
محفل خسروانہ ہو حیف وہ زمانہ ہو
ذرا سنو تو سہی تم ذرا سنو تو سہی
صندل کی جا جبین پہ ملو اوسکی در کی خاک
کہان تو یار تہا ہو ٹہ پہ دہیان جسکا
بسان شمع ہے رشک سے جلتا ہے جگر اپنا
بس درد سر کی اسکی ہو کچہ دوا نہین
کسی کو اپنی کیونکر بلا سنو تو سہی
تری محفلین گر ای شمع دیوانہ آتا ہے

حقیر تخلص نند رام اور حال معلوم نہین۔

حلم تخلص لالہ رجن لال ماموں شادی لال جسن قوم کایتہ سکنہ لکہنو۔

حلیم تخلص لالہ ہو رائے عرف منوہر لال بھوپالی شاگرد تسنیم۔ اس سے زیادہ معلوم نہین۔

حیران تخلص منشی جگناتہ قوم کایتہ باشندہ لکہنو شاگرد نسیم دہلوی۔

یان جان عبث عذاب مین ہے
یون ہے تو خدا ایکسا سبھی کرتی ہے جو عجوا

رو بیٹھے کوئی ستائے کوئے
بُت بُت ہی ہے آخر کو خدا رہی کچھ ہے
خاک در جانانہ اسکی ہے شرف دین

سوگ کیا میری مرنیکی خوشی ہے اونکو
بوسہ کی طلب پر وہ لگی گالیان دینے
سونا ہی بنا ہے نکی ہی اکسیر مین تاثیر

رنجگی کرلی ہین وہ بزم عزا کی بدلے
امید تہی کچھ اور بلا اور ہی کچھ ہے

بیڈھب لالہ پربھودیال دہلوی شعراے زمانہ حال سے ہین یہ شعر اونکا ملا تہا سو درج کیا گیا۔

دی جلد کہین موت کو میری صدا الہی
قابو مین دل ہے نہ سنبھلتا ہی جگر آج

پیوکرداس۔ منصرم حضرات بریلی سے ہین انہون نے ایک کتاب گیان گیتا نام حال مین تصنیف کی ہے اور کریما کو بھی تضمین کرکے ایک ایک شعر کے اوپر تین تین شعر اپنے لگائے ہین پہلا بند اوسکا یہہ ہے۔

غضب ہی کہ انسان دنیا مین آ
پر اب بھی جو دنیا ہی چاہے ہوا

پریشان گناہون سی اپنے ہوا
تو سعدیکا یہہ شعر پڑہ پر ملا

وگرنہ یہہ تھا اشرف الانبیا
کریما ببخشای بر حال ما

ہنوتا نظر سے خدا کی جدا
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

تارا تخلص لالہ تاراچند لاہور مین رہتے ہین اور سوہن حلوا کی دوکان کرتے ہین اونکی تصنیف سے ایک خمسہ شیوجی مہاراج کی صفت مین اور چند شعر دیکھے گئے وہ یہان لکھی جاتی ہین۔ بند خمسہ۔

جہان مین دیوتا جتنی ہین اونمین نامور شیو ہین
بنا بیٹھے میری آنکھوں مین اب تو اپنا گھر شیو ہین

شیو ہو نکی قبلہ و کعبہ ہین اور سکی پدر شیو ہین
ادہر شیو ہین ادہر شیو ہین ادہر شیو ہین ادہر شیو ہین

جو نابینا ہین کہدے بھی اونہین نور نظر شیو ہین
اشعار

ملک الموت بھی آئی تو نپایگا مجھے
لاغری نی میری اتنا ہی کیا گم مجکو

آرزو مین دل آزردہ کی یاد آئین
گوش دل سے داد سے یار اکثر مجکو

تلا تخلص لالہ تلارام ساکن لال کرتی میرٹھ اچھی شاعر ہین اور یہہ شعر اونکی ذہانت اور طباعی کے گواہ ہین۔

غبار آلودہ بالون نے تمہارے ہی تم اوڑا
ملایا خاک مین ہمکو یہ ہے بن سنہ ہو کر
تو جب یہ انداز بانسی آتی کہنا کچھ نہ اے قاصد

کیا تہا عہد یکا پر اب انکار کی ٹہیری
کہین گی حال میرا حرف نامہ کی زبان ہو کر

شرر سے عدو کی جو ہوا انکار ملن ہو کر

تمکین تخلص پنڈت رام جی مل قافیہ سنجان بدایون سے ہین اور فارسی اکثر کہتے ہین۔

تمیز لالہ ہزاری لال قوم کایتہ سکنہ لکہنو شاگرد منشی شادی لال چمن۔

توقیر منشی جنوجی قوم کایتہ سکنہ لکہنو شاگرد نسیم دہلوی۔

ثمر تخلص منشی اودہ بہاری لال مدرس فارسی کایتہ پاٹ شالا الہ آباد انکی تصنیفات سے ایک مسدس مہادیوجی کی استت مین جسکا نام مہادیو چالیسی ہے دیکھا گیا اور یہہ بند اوسکا منتخب ہوا۔

آیا ہی بھولی ناتہہ تری در پہ خاکسار

امید ہے کہ نخل امل کا ہو بار دار
خادم ہون تیری در کا ہون سکی جانثار

خدمت مین آپکی ہی یہی عرض بار بار
میری خبر نہ بھولیی ای نادیہ سوار

میرے گنہ معاف ہون مین ہون گنہگار

جلیس تخلص منشی رام سروپ تلمیذ صفیر فرخ آبادی۔

سودا ہوا ہی جلسی مجھی لطف یار کا — بدلا ہوا ہی رنگ دل بیقرار کا
مقرر فاتحہ کو آئیگا وہ شعلہ رو آصغر
عرض حال دل بیتاب کو شکوات سمجھے — مدعا صاف تہا پر کیا کرین اولٹا سمجھے
ہنین پوچھتا شمع کا کچ جانی مدفن پر

افسر تخلص منشی اجودھیا پرشاد خاندان رای ہمت رای مختار المہام ریاست ٹونک سے ایک بڑے عالم و فاضل اور شاعر صاحب دیوان اردو فارسی کے ہین پہلے علاقہ پنجاب مین تحصیلدار تھے اور اب بسبب نابینائی کے فرخ آباد مین خانہ نشین ہین لیکن ہم کو کوی کلام اونکا دستیاب نہین ہوا۔

اکلیل تخلص بھگوان سہاے طالبعلم اسکول بلند شہر شاگرد ناز بلند شہری۔

وصل کا ہی عبث گمان تجکو — ہم تو عاشق ہین تیری صورت کے

الفت تخلص الفت رای نائب منشی ڈویزن مین پوری سکنہ اٹاوہ۔

ہم ملک عدم کا کرین ارادہ سفر آج — ملجای اگر یار کی آنیکی خبر آج

انجم تخلص لچھمن پرشاد خلف منشی رام سہاے تمنا برادر عمزاد لالہ شادی لال چمن کے ہین قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ انکا ایک قطعہ تاریخ الف لیلہ منظوم مین دیکھا گیا تہا اور کلام دیکھنے مین نہین آیا۔

ایمن تخلص گنگا سنگھ سیالکوٹی۔

دلبر نہو جب بر مین مجھی کیا نظر آئے — یارب مری دلدار کی جلدی خبر آئے

بال تخلص لالہ بالکشن ولد لالہ سداسکھ لعل باشندہ علاقہ کول جو بالفعل ٹونک مین رہتے ہین یہ شعر اونکی تازہ مشقی کے شعروں مین سے بعد اصلاح درج کیا گیا۔

لگا یا روگ جو اپنی غم عشق کیون بال — ابہی تو کھیل تماشہ کی تھی تمہارے دن

بقا تخلص لالہ بالگوبند قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ شاگرد منشی شادی لال چمن اور حال معلوم نہین صرف اسیقدر بنظر یادگار غنیمت سمجھکر لکھا گیا۔

بندہ تخلص امرچند مدرس ریاضی مدرسہ بھیرہ ضلع شاہپور علاقہ پنجاب اور حال معلوم نہین۔

بہار تخلص منشی کنولال رشتہ داران لالہ شادی لال چمن لکھنوی سے ہین۔

بہار تخلص منشی بشیشر سہاے شاگرد شادی لال چمن ہین قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ۔

بہجت تخلص جرونجی لال خلف منشی شیولال باشندہ محلہ نوبستہ لکھنؤ۔

بیتاب تخلص منشی شنکر لال خلف لالہ ایسری پرشاد سکندر آبادی حال مقیم اجمیر انکی شعر کچھہ پہلی بھی لکھی گئی ہین اور کچھہ پھر اب لکھے جاتے ہین جو اونہون نے سال گذشتہ مین مجھکو بمقام اجمیر دئی تھے۔

بلی سی وہ اب نہین ہنخواہش — مہ کی طلب پہ کہتی ہین لوگ
ائے کوئی نہ آئے کوئے — پہلے منہ دھو کے آئے کوئے
یارب ایسا بھی کوی دن ہو — گر دل ہی کوئی نہین چرایا
ہم روٹھہین اور منائے کوئے — پھر آنکھین کیون چرائے کوئے

ضمیمہ آثار الشعرای ہنود

جن حضرات کا کلام بعد اختتام کتاب کے ہمبہ پہونچا یا نام معلوم ہوا وہ اس ضمیمہ مین بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے اور جنکا کلام نہین ملا اونکے نام پر ہی اکتفا کیا گیا تاکہ یادگار رہے اور بروقت طبع مکرر بشرط دستیابی کلام بہی لکہدیا جاے گا۔

آرام تخلص منشی رام پرشاد ملازم راج چہبی پور شاگرد نوازش سونگیری۔

خود آئی ہین اب یکہنی کو عیسیٰ دوران	کیا خوب کیا ہی میری حالت نے اثر آج	دیکھی ہی تجلی جو کسی برق نگہ کی	قابو مین نہ دل ہی نہ سنبہلتا ہی جگر آج

آفرین تخلص لالہ بہاری لال ساہوکار فرخ آباد شاگرد صغیر اپنے شہر کے اچھے شاعرون مین سے ہین اور نازک نازک مضمون باندہتے ہین یہہ چند شعر اونکے جو پیام یار وغیرہ رسالجات سے منتخب کئے گئے تہے یہان درج کئے جاتے ہین۔

خود گلا کاٹ کی جانباز ہین مرنے والے	اور ہونگی وہ کوئی مرنے سی ڈرنے والے	صبح سی آج پریشان ہی کیون دل اپنا	کس پریزاد کی ہین بال بکھرنے والے
اعجاز مین آپ پہ سی اچھا نہین کوئی	بیمار ہی کہتی ہین مسیحا نہین کوئی	تم بدگمان سی میری دلکو نہ دیکھو	داغ غم فرقت مین سویدا نہین کوئی
حیلہ سی عیادت کی کسی روز چلی آؤ	بیمار کو کیا دیکھنی جاتا نہین کوئی	اک بلائی آسمانی داستان زلف ہے	اک قیامت ہی کہانی یار کی رفتار کی
میری گھر مین آج آیا ہی جو دلدار تق	چاندنی پہیلی ہوئی ہی جلوہ نما کی	مشتاق اذیت کی ہین ہم اور زیادہ	سیکھو کہین تم جفا کی ستم اور زیادہ
	ای آفرین اوس بتکی قدم لوتین آج ہم	بڑھ جای جو دونا ہی ستم اور زیادہ	

اخگر تخلص منشی چتی لال قوم کایتہ سری باستب باشندہ بدایون ایک آزاد وضع اور سادی چال کے مرد آدمی تہے منشی دیبی پرشاد سحر اون کے صاحبزادے ہین مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہین ملا۔

اصغر تخلص مہابیر پرشاد محافظ دفتر عدالت شہر بہوپال۔ یہہ شعرا اونکے طبع زاد ہین۔

خملۂ دانش و بینش۔ سرجوش میخانۂ آفرینش مجموعۂ کمالات انسانی مرات تجلیات یزدانی فیض بنیاد خوش قماش منشی دیبی پرشاد صاحب بشاش نائب سررشتہ دار محکمۂ اپیل اعلی راج جودہ پور ہین درحقیقت کتاب فیض مآب ہے اور انتخاب لاجواب ہے ایسی تالیف کا خیال آجتک کسیکو ہوا تھا تہین۔ بلکہ یکرسکے اصحاب دانش اور ارباب بینش جانتے ہین کہ تالیف ایسکا رنامۂ دانائی اور ترتیب اس نگارنامۂ عنائی ہین کسقدر تکلیف ہوی ہوگی سجران اولی الابصار سے امید ہی کہ بگوشۂ چشم التفات اس بیاض شکین سواد پر نظر فرماوین۔ راقم حروف کہ نا آشنائی انشا مین معترف ہی مختسان مصروف حسن بیان و مشغوف محاسن معانی سے کہ حسن انصاف مین موصوف ہین مترقب صنوف عطا بوقوف خطا و مترصد لوف احسان بتحسین موقوف امتحان ہے **قطعہ تاریخ سال فصلی**

بشاش بحر عقل نے لکھا جو تذکرہ
بیشک ہی کتاب نہایت عجیب ہے
فصلی جو سال کیلیے کرتا ہے فکر و فضر
آئی صدا یہ کان مین یہ نسخ عجیب ہے
ـسطرے چند دلپسند

از نتیجہ فکر بلند و طبع رسنی ہیو ند شاعر سخن پرور منشی لچھمی نراین صاحب آذر۔

لچھمی آفرین صد آفرین کہ آپ سے نے بہت بڑی کام کو انجام دیا ہے یہ عجیب تذکرہ مخزن الاشعار تالیف کیا ہے آجتک ایسا تذکرہ کسی نی نہین لکھا واہ واہ کیا ہمت کا کام کیا ہی گویا دنیا مین اپنا نام کیا ہے **قطعہ تاریخ**

مرتب ہوا تذکرہ شاعرون کا
میری دلکو از بس یہ مرغوب ہے
یہہ بشاش عاقل کی تالیف ہے
جسے دیکھکر رنج مجحوب ہے
یہہ ہی اوسکی تاریخ دلچسپ آذر
عجایب غرایب یہہ کیا خوب ہے

قطعہ تاریخ طبع از مجموعہ مکارم اخلاق شاعر شہرہ آفاق بہار گلاب سنگھہ صاحب مشتاق بانشندہ سیر کھہ۔

وہ لکھا تذکرہ یہ حضرت بشاش نی
دیکھکر کہتی ہین جسکو واہ واہ بیدار
ختم کا سنہ لکھا تو ای مشتاق یہ ازدی ہوش
کیا ہی زیبا ہی کلام ہندوان پر خرد۔ **ایضاً**
خوب لکھا یہہ تذکرہ واللہ
واہ بشاش تیری کیا کہنے
ایسا کوئی نظر نہین آیا
سیکڑون ہمنے تذکرہ دیکھے
اوسکی اتمام و طبع کی تاریخ
مجھسے مشتاق گر کوئی پوچھے
پڑھا یہہ مصرعہ از بہر ہشیار
نغمۂ بلبلان ہندی ہے
۱۲۹۹
ایضاً
لکھا تذکرہ شاعران ہنود
یہہ ایجاد بشاش کی ہی نئی
جو پوچھی کوئی مجھسے مشتاق کل
تو کہتا ہی مخزن شاعری
۱۳ ہجری

از شیخ شرف الدین صاحب ظہور شاگرد حضرت مشتاق جو فن شعر مین یکتا اور پر صاحب اخلاق ہین

تذکرہ لکھا عجب بشاش سے نے
قطعہ تاریخ از مصنف کتاب
پھر کھلا ہی امید کا گلزار
تذکرہ دوسرا ہوا تیار
خلد ہی اوسکی تازگی پہ نثار
اور سواد اوسکی شام زلف نگار
تیسرا نام مخزن الاشعار
بی کم و کاست کرتا ہی اظہار

ہندوؤن شاعروں کا اسمین حال ہے
بلبلو شکر ہے ہزار ہزار
فصل گل پھر چمن مین آئی
تذکرہ کیا ہے ایک گلشن ہے
ہی فصاحت کی آمتین کا طراز
تین ہین اسکی نام تاریخی
مخزن الشعر سی سن تالیف
نام سیوم سے ہے عیان **بشاشت**

سوچتا کیا ہی ظہور خستہ تو
آئی پھر باغ مین سخن کی بہار
پھر مئی عیش سی ہین سب سرشار
بلبلین نغمہ زن ہین چمن ہزار
ہی بلاغت کا طرۂ دستار
پر ہر ایک کا جدا جدا ہی شمار
ہی عیان شکل شمس نصف نہار
سال تاریخ ختم بے تکرار

لکھہ عجائب یا ہزار دو سال ہے
۱۳۰۰ ہجری
بار ور پھر ہوا ہی نخل مراد
لیجئے شاعران ہند و کا
ہی ارم اوسکی رنگ و بو پہ فدا
ہی بیاض اوسکی صبح عارض حور
مخزن الشعر مخزن الشعرا
۱۲۹۹
سال ترتیب مخزن الشعرا

تمام شد

یار کی آئینہ رخ کی تجلی دیکھو | صاف شیشہ کا گمان ہوتا ہے دیوار پر

یقین تخلص لالہ بلدیو سنگھہ صاحب دہلوی شاگرد حافظ غلام دستگیر مبین۔

کیا کہون فرقت کی شب کیونکر گذاری تجھ بن | دلبر صدمہ ہوتا تھا جو کچھ ستمگر ہوگیا | ہم نہ کہتے تھی تو سنتی ایک دن اپنا کہا | چار دن کی تو نی الفت انکی نادان یکی

تقریظ از تصنیف لطیف زبدہ شیرین زبانان ازل و ابد منشی شیخ فیض احمد صاحب طالبعلم مدرسہ ریاست ٹونک

موزونی الفاظ نظم حمد اوس ناظم مین ہے جسنے مطلع روشن آفتاب کو بیاض دن پر مرقوم اور مصرع برجستہ ہلال کو سواد شب پر منظوم فرمایا اوسکے آبیاری فیضان سے ہشت بہشت کو تازگی حاصل اور اوسکی سازگاری احسان سے نہ سپہر کو بلند آوازگی حاصل ہے۔ قطعات مہر تجلی قدرت اوسکی سے متجلی اور ابیات بروج تجلی صنعت اوسکی سے متجلی ہوئی سخن سخنوران فصاحت عنایت اوسکی سے موزون اور بیان زبان اوران اصابت ہدایت اوسکی سے بصواب مقرون۔ **قطعہ**

وہی صانع کہ اوسکی صنعت سے | ہوئی مصنوع آسمان و زمین | وہ کواکب کے نور سے روشن | ہر رخ گلرخان سے یہ رنگین

اور رنگینی معانی تار رسائم نعت اوس معجز بیان مین ہے کہ مجموعہ موجودات کا اوسکی نظم شریعت مین قافیہ دار انتظام ہوا اور دیوان کائنات رباعی چاریار اور منتخب اہل بیت اوسکی سے ردیف اختتام کو پہونچا۔ اور وجود جود افزا اوسکا ایک فرد ہے سحر کامل عروج و کمال مین اور اعجاز بیضا ضیا اوسکی ترکیب بند ہین سحر و افزون جمال سے **قطعہ**

وہی بانی کہ اوسکی فکرت سے | ہوا منظوم خمسہ ایمان | نظم حسان نے اوسکی برکت سے | پایا حسن نظام و استحسان

امابعد غنچہ گلشن نظیر گلچینان گلستان معانی اور چمن پیرایان بوستان سخندانی پر مخفی نہو کہ یہ ہیچمدان وہیچ میرز مرحومت حضرت صمد خاکسار فیض احمد ایک عرصہ بہت سے سیکھنے زبان انگریزی مین اسکول سرکاری شہر محمد آباد عرف ٹونک مین مصروف ہے مشفقی مخدومی منشی لالہ لچھمی نراین صاحب آذر تخلص ماسٹر درجہ اول انگریزی مدرسہ مذکور کی کہ یوم آغاز نوشتخواند اس نیازمند سے عنایت مشفقانہ اور الطاف محبانہ فرماتی ہین اور بوجہہ ہمسبقی کی اکثر بمقتضائے مہربانیونکی پڑہنے لکھنی مین مدد دیتی رہتی ہین فرمایا کہ میرے برادر معظم نے تذکرہ اردو شاعران ہنود کا تالیف فرمایا ہے اور اب جلد چھپنے والا ہے تو بھی ایک عبارت ایسی لکھہ کہ اوسکی ساتھہ مطبوع ہو اگرچہ اس ناچیز کو کوئی لیاقت ایسی نہین کہ اس تعمیل ارشاد کی قابل ہو لیکن بخیال اسکی کہ ارشاد دوست کی تعمیل ضروری ہے یہہ چند سطور پیش کرتا ہون۔ یہہ مجموعہ جمعیت آئین قوم شکین سے ایک سنبلستان ہے تسکین۔ اور یہہ ذخیرہ نضارت قرین منظوم رنگین سی ایک گلستان ہے بہار آفرین۔ نظم سازونکی لئی ساز۔ نثر طرازونکی واسطے طراز۔ حریفونکو حریف۔ شیرین تذکار اور ظریفونکو ظریف شیرین گفتار۔ اشعار غم ازدل برخار۔ نغم عنادل در گلزار۔ اشعار صفات محبوب مین قلم بذوالفقار علم۔ اور اعلام —— مدح معشوقین صفحہ دیبا رمعلم۔ سراپاے از عیب بری سراپاے دلبری صفت عشق شیرین تذکار نمکخوان گفتار —— بہترین اشعار عاشقانہ۔ خوشترین ناز محبوبانہ اوصاف روز وصال مسرت آثار فضا غمخانہ بہار منظومات قدرت سخن آفرین بلی سخن سزاوار آفرین جسکے مولف واقف دقایق سخنوری کاشف حقایق نکتہ پروری یہ تنشانی معنی آشنایان قدردان دانایان گوہر درج ہنروری اختر برج سخنوری نوبادہ نورسیدہ چمن فراست ثمر پیش رس نہال کیاست یہ حقیق

ہوش تخلص منشی تلک رام صاحب دیوان ملازم مطبع اودہ اخبار لکھنو

تسکین کیا ہو وعدۂ دیدار سے مجھے
دم بھر میں بھول جاؤ گی پھر یار مجھے

ہستی سے ملتی خوب علاج تنگ تلاش کی
ثابت ہو نہ اونکی کمر کا نشان مجھے

تڑپو لگا میں یہی ہائے دل آب کیطرح
دکھلائیں نہ کانگی وہ مچھلیاں مجھے

ہوشیار تخلص منشی کیول رام قوم کایتہ سکینہ سکنہ دہلی ولد سلطان سنگہہ بخشی افواج بیگم شمرو صاحب عربی اور فارسی علمون مین خوب ملکہ رکہتے ہین اور سیاق اسباق مین اپنی وقت کے اوستاد ہین اونکی تیزی طبیعت کی یہہ ایک عجب مثال منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص نے لکہی ہے کہ تخمیناً ۲۰ سال کا ذکر ہے کہ آپکو ناگری پڑہنے کا شوق اور ریاضی سیکہنے کا ذوق ہوا بندہ سے ناگری کی برن مالا یاد کی اور ماسٹر رام چندر صاحب سے حساب سیکہا شاید ایک ہفتہ گذرا ہوگا کہ حساب کے بہت سے قاعدے ناگری مین بہت خوشخط لکہکر لائے اور کہا کہ دیکہو اوستاد جی یہہ ہمنی لکہا ہے سبحان اللہ تیزی ذہن اسی کو کہتی ہین - یہہ صاحب ابتدا مین شمرو کی بیگم کی سرکار مین ملازم تہی اور پہر وہانکا روزگار چہوڑ کر معلمی کا پیشہ اختیار کیا اور دہلی کے بعض میرزادونکو اچہا پڑہایا بعدہ جیلخانہ کے قیدیونکی تعلیم کے لئے مقرر ہوئے ان بعد سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہوکر اپنا کام انجام دیتی رہے جب ضعیفی کے سبب سے مصائب دورہ کی تحمل نہو سکے تو ممالک مغربی اور شمالی کی افسران سررشتہ تعلیم نے قدر دانی سے اونکو مدرسہ چاندپور کا مدرس کر دیا چنانچہ اب اسی عہدہ پر مقرر ہین مین نے منشی درگا پرشاد صاحب سابق الذکر کی تحریک سے اونکو واسطے بہیجنے اپنی اشعار کے تکلیف دی تہی چنانچہ اوہون نے مہربانی کرکے اپنا بہی بہت سا فارسی کلام بہیجا اور چند شاعرونکا کلام بہی لکہا اونکی علمی استعداد اونکی تصنیفات سے ثابت ہوتی ہے چنانچہ ابتک قریب بیس کتابونکی تصنیف کر چکے ہین جو ہر علم اور ہر فن مثل طب حساب ہندسہ ہیئت عروض قافیہ بدیع بیان معانی قواعد فارسی و شعر و انشا وغیرہ مین ہین اور وہ میری رای ناقص مین باعتبار تصانیف قصیدہ اور نثر فواید علمیہ کے قوم کایتہ کے لئے بہی باعث فخر و افتخار ہین پرمیشر اونکو سلامت رکہی کہ ایسی ایسی اجلہ کرام کا وجود اس جز و زمان اور اس آرام طلب قوم مین غنیمت ہی اونکا فارسی کلام تو اول حصہ مین درج ہو چکا ہے اور اردو اشعار یہان لکہی جاتے ہین -

ملایا خاک مین دکہلا کے تونی قد بالا کو
ہہی کو سرو کو شمشاد کو عرعر کو طوبا کو

خراب چشم میگون ہو گیا ہے سلام اپنا
صراحی کو پیالہ کو سبو کو خم کو مینا کو

خط و زلف و قد و عارض نے تیری کر دیا مات
سمن کو سرو کو سنبل کو ریحان کو مطرا کو

ہیرا لعل ناظر سب جج کورٹ میرٹہہ مصنف مثنوی نشاط حسن - یہہ چند شعر اونکی کتاب مذکورہ سے منتخب ہوے -

شکر پروردگار ہر دم ہو
گو مہیا فزون ہو یا کم ہو

زندگی کا تو اعتبار نہین
ہان زمانہ کو کچھہ قرار نہین

چہا گیا کچہہ خمار سا مجہکو
آگیا انتشار سا مجہکو

یار تخلص کاشی رام اہلمد عدالت شاہجہان پور باشندہ بہالی شاگرد مقصود عالم مقصود -

چہپ گئی میری حال کی اخبار
تجہکو ای بیخبر خبر نہوی

یاس تخلص تن سکہہ رائے ابن رای بہیمی پرشاد قرابت دار راجہ الفت رای شاگرد مقصود -

اسقدر ہے نور بام پر صفائی یار پر
تار نظر کو کرتا کمر بند یار کا

دیکھکر عکس چاندنی ہو سایۂ دیوار
ہے کیا کرون نظر نہین آتی کمر مجھے

آتا نظر نہین کوئی جائے نظر مجھے
پیر نظر جو سیٹھ جانی ہے گرد

تبلائی یار کا جو نشان کرتے مجھے
تری قدم مین ہی کیا طاقت خرام نہین

ہمت تخلص لالہ امن ابن لالہ سیتارام باشندہ بہائی شاگرد مقصود عالم۔

مین وہ صدمہ فرقت سے ہی ہاید ستونز
ہو جیتی عمر گو ہوسری خبر کچھ ہی نہین

ہمت تخلص منشی بنسی دہر کایتہ سکسینہ لکھنو خاندان شیرالدولہ موید الملک مہاراجہ بالکرشن بہادر جسارت جنگ دیوان شاہ اودھ سے شاگرد منشی منیڈو لال زار کی ہین اور کوئی شاگرد رام دیال ناوم کی بتاتی ہین ایک دیوان اونکی تصنیف سی دیکھا گیا اور یہ چند شعر ہین

کیا بسینہ سی جو ہے یار تری ترگیسو
بار ہا آئی ہین اڑ اوڑ کی ہوا سے تک
شعلۂ عارض لو رکا دہوان سے ملجا
طرفہ اس حسن خداداد کی ہندو ہین گواہ

زہرہ دگلتی ہین یہ افعی سی ہی ڑ ہر گیسو
ہو گئی خیمہ جو نگی ہین باہر گیسو
کون کہتا ہی کہ کہتی ہین وہ سیر گیسو
مصحف سجتہ جب ورا ست ہین کالی گیسو

کہلگیا راز یہہ ہندو ہین بلا کی بحر
اس بت شوخ نی اب بندہ لیا جوڑا
کب شعبدہ کوئی ہو سکتا ہی بیان انداز
کیا حمی بال زبا نر ہی تری بجا مہ

آئی جیب ہر نشان بڑہ کی کمر پر گیسو
بنگئی مشک کا نافہ وہ معنبر گیسو
دہیان مین لائی نہین سانپ کا تر گیسو
ریشہ دیتا ہی دم وصف معنبر گیسو

ہنر تخلص بابو دیو کی نندن سابق اہلمد کلکٹری الہ آباد تھی بعدہ ریاست گوالیار مین سررشتہ دار صوبہ سبلگڈہ کی رہی اور ابکی بار مین اور الہ آباد مین ستی ہین اونہون نے بہی اس تذکرہ کی تالیف مین بندہ کو بہت مدد دی ہے رازق مطلق انکو جلد برسرکار کری یہ چند شعر اونکی اشعار سی جاو ہو نتے ہیں

نیند ملتفط نہین آنکہہ مین آنیدیتی
دشمن جو آپ ہی ہے تب فرقت کیسی

سید ہی بات تو نہی ہو جاتی ہو بہتر جہان
کیسو رخ مین اگر فرق نہ اتنا ہوتا

ہو گئی آپکی کیا جانئی عادت کیسی
کفر و اسلام مین کو سلح جھگڑا ہوتا

ہندی تخلص رای کنہیالال صاحب اگزیکٹو انجنیر بہادر لاہور جو ان نامی گرامی اشخاص اور علماء باکمال ملک پنجاب سے شمار کئے جلتے ہین اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرما چکے ہین۔ گلزار ہندی ۱ پند و نصیحت مین ۲ بندگی نامہ ۳ یادگار ہندی پیغمبرون بادشاہون حکیمون اور اوتارون کی حال مین ۴۔ اخلاق ہندی علم اخلاق مین ۵ مناجات ہندی ۶ رنجیت نامہ مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر مرحوم کی حالات مین۔ از انجملہ مناجات ہندی جو بطور دیوان انکی مضامین حمد و ثناء خالق ہو دوسرا آئین ہے ملاحظہ سے گذری اور یہہ چند شعر

ہی وجود جزو کل مین تری حلقہ نگاہ جود
کردیا ہی مجکو اوس نقاش نے

نیست اور ہستی مین ظاہر ہے نشان ایک
نقش لوح جا پہ نقش باجیب
ہین باندان سیکڑون موجود لیک

حضرت خالق نے ہندی پر بڑا احسان کیا
زیست کا مضمون جو تم ہو سوچتے
اوسکی وحدت مین نہین کرتی کلام

بخشکر تاج شرف اشرف الحیوان کیا
جانلو آخر کہ یہ ہوگا غلط

ہوش تخلص سوتی بہاری لال نام رئیس بیرہٹہ شاگرد ظہور۔

خون ٹپکتا ہو دیدۂ تر کا
نالہ نیزہ ہے اور دل غمناک

کہلا گنجینہ لعل احمر کا
بے حول ارغم کے لشکر کا
ہی کونسا وہ دن کہ نہین لب آہ پر

سوز مضمون سے ہوئی خاکستر
کیا کہون حال راز لب آہ ہوش
اور کونسی وہ شب ہے کہ شور و فغان نہین

فلک ہے بال و پر کبوتر کا۔
رنگ بگڑا ہے کیا مقدر کا

دل بیمار لیلی کیا کہین ہو لائی ہین حضور
برسون خیال مین نہین آتی تہین سبہی
تقصیر مین جو بوسہ لیلیا تہا ہمنے ہو گئی
کرتے ہین وہ دعوی خدائی کا یہ یکبار
مدتون سے وہ یونہی ٹالتی ہین وعدہ وصل
اوس شوخ حیا اپنی نکلتی ہی کہ جسکا
بہا گئی جو کرسی زمین غربت چھوڑ رشید
کسطرح سے ہو بسر ہمکو شکایت
قصر خیا نہین جو حبیب آئی مجہی نظر
حال کی ہیر کہانی سنکی بولی ناز سے

کہوئے ہوئے سے آج کچھہ پا جاتے ہین
صورت کبہی کبہی تو دکہا جاتے ہین
رہا ازردہ آتی بات پر وہ تند خو رن
خصلت بندہ نوازی تو صنم رکہتے نہین
شام ہوتی ہی تو کہتی ہین سحر ہونے دو
انداز تو کیلا ہو ذرا بانکی ادا ہو
جو تیلی ہی چلمین کے وہ سوجکی کرن ہو
ہو لئے ہم بہین الٹے زدی لے لو نہ ہین
رو یا لپٹ لپٹ کی کہی اشتباہ سے
ہی تو جھوٹا پر بہت دلچسپ افسانہ ہے

بیخود وہ یون ہین نشہ حسن شباب مین
کمر کا حال ہو ہرگز نہ عقدہ ہوگا وہ نسے
آمد پسند اپنی طبیعت بلا دہی
ایک ہی جلوہ ہے بتخانہ و کعبہ ہی مگر
عزت ہی شہنشاہ بہا ہمین ہی سر پر
یون تو ہین بسر انسان تو انسان ہے جسکے
آئی جب ہے کتابی کی برابر گیسو
ٹہکرا رہی ہو کاسہ سر گام گام پر
بیمزاج اکی تہا تو بیذرنیاں ہے ہو گئی
ہم تو کوی یار ہے باہر نہین رکہتی قدم

جسطرح ست ہو مین کیف شراب مین
رہی ہے مچھلے شباب دمین بیکھن پوری
مضمون شعر ہم نے کسی کے لئے گھڑے نہین
اتفاق سے آ گئے ہو وہ ہمین کچھ بن نہین
چھو ہو جائکی صدقہ مین ہما ہو
ہر بات مین لذت ہو طبیعت مین مزا ہو
لوگ سمجھ گئے ہو آج ہم پر گیسو
اٹکہیلیونکی چال چلو راہ سے
گالیاں دیتی ہین وہ ہر بار اٹھتی بیٹھتے
قیس جو صحرا مین تہا سے عجب دیوانہ ہے

مہر چند تخلص ہرچند کشور نبیرہ راجہ جوگل کشور عماید شہر دہلی سے تہے اونکا دیوان چہپ گیا ہے اور یہہ چند شعر اوسمین سے منتخب ہو کر یہان لکہے جاتے ہین ایسے شاعر موصوف کا سلیقہ شعر و جدت خیال عیان ہے۔

یا عین ہمہ جلوہ ہے جو اوس شمشاد کا
جام صہبائی لیا بوسہ لب ساغر کا جب
جب وہ کہاتی اکڑ کر چمن کے شعر بہم
یاد آئی بزم مین اوس مصحف رخسار کے
سرکشان پابندہ ام زنجیر رہتی ہین مدام
پشت آئینہ کا پارہ قتل پر دادہ ڈرا
جو پوچہا یار نے آنسو میرا اس چشم تر کو
آتش وحشت بہڑکی تو کیون شعلہ فشان
مر کے غم سے مین جہنا خنجر نی خون دل
ریختہ غم سے سلیمان کا جو اوترا
سینے پہنا یا جو کل ہار نی جوڑا بالا
بوسیون جو زرد پری دیکہہ کی حسن صبح
رخ پر [illegible]

سر دیہی قتل کو خنجر بنا جلاد کا
قلقل مینا سے نکلا غل بہار کا
دہیان دل مین آ گیا اوس دم خدا کی یاد کا
قلقل مینا ہی شافی ہو وہ قلقل ہو گیا
نقش خط ہا تہو کی ادا کی نہ پہنچی نام ہو
شمع کی عکس میر گرمی کا وہ عالم ہوا
دہان آستین بت پنج بنگیا یم کا
بادکش بادہ مینا سے دامن نم ہوا
مین ہو لیسکو خنجر وہ میر امین ہوا
گھر مین جب میرے پر دو کا دیدار اوترا
آ جنگ مجہسے اس لطف کا بدلا اوترا
کیا زمین پر کوئی گردونسی فرشتہ اوترا
پسنگ مہر ہو دشمن پر اک ذرہ میانا [illegible]

درد دل کو دمبدم ہو درس سحر یاد کا
بلبلونکو ہو گیا شوق اسیری خود بخود
سیل گریہ سے ملا باغ [illegible]
آستانہ کی اطاعت کج نہاد [illegible]
سیر صحبت سی ہو رم کہ آرمیم کو
رہیگا آہ دنیا مین بعد مرنے کی [illegible] غم کا
یکسونی دراق رقیب سی سوز غم کا
اب ترے اشک سے قاتل ترے خنجر کو دیے
خانہ دیدہ مین ہوا آباد نقش جلوہ گر
باغ دنیا مین نہین پایا کہا لو وہ حالت
مطلع صبح ملی [illegible] گو دوزخ
بزنگ مار جو در زمین پر [illegible]
پردہ ظلمات لپر سی ہین اوڑہنے لگی

مکتب سینہ مین پڑہتا ہے سبق فریاد کا
کیا رگ گل سے بنا ہی دام اوس صیاد کا
کہکشان سے چرخ پر ہر گذر پل ہو گیا
تیر کی تعظیم کو گوشہ کمان کا خم ہوا
واہ سینہ صورت نقش تن بند [illegible]
بنیگا خاک تربت سے بگولا ادہم کا
[illegible] در ولادت مین [illegible]
جو ہر شمشیر موج چشمہ جیحون ہوا
اندرون سفت پردہ نہین جا سکا
نہ تن گل سے کبہی شو بکو جامہ اوترا
مرغ دلکو مرے ایک چاک کا دانہ اوترا
ہو سنبل کو کیا سوا زیر نسیم
شمع نے تعجب چراغ بزم کو گل کر دیا

ہوگئی ہین وصل کی شب جیسے کچھ گستاخیان
ہم ملک عدم مین بہی گئی ڈہونڈہتی لیکر
جان بخشی کی بہلا کون ہے صورت وہی
جانب تربت اگر ہمی ال آتے آ جائیگا
مین نکل آیا ہون آگی قدس سے پیچہے نکلا
ایک آئینہ رخسار کا رہتا ہے نقود
کیون نہ سمجہون اونکو تیلا نور کا
قیامت تک ہتو نا بلبل شیراز بہہ گویا
کچھہ مزہ پڑ گیا ہے اونکو یہ جہہ سبب
قامت ہے از عشق کرون کسطرح بیان
کل نہین آتی مجکو دل مضطر کی سبب
عالم ہی کو نہین ہے کچھہ ہی یار پسند
تیری پسند کیا کہ تجہی ہی عدو پسند
حیران ہین پتنگ کہ دن کیسے اپنی جان
ہتہر جگہہ اسکی جو تا ہو تو خوب تہا
یہ جہو لگا روز حشر یہہ خلوت سے نکلین ور
لی چہیڑ چہاڑ ہمکو تو وہی نہین قرار
اونکی رخ سے ہو گئی بے نور شمع
پہلے بہہ ہو دلکا تہا نا سو اب ہلو
گر قسم لینا ہے لیجے مصحف رخسار کی
تیری عاشقکی بہی کرتی ہے تقدیر ایتک
سو گئے وہ بیٹہہ بہرکے قسمت کی بہہ ہے
صبح ہوتی ہی چلا وہ گل رہکو ستے
جو چلتے ہے ہمسا تک کرا وٹہتی ہا نکر
عارضی حسن نازان ہین عبث یہ مہوش

عمر بہر اتنی خطا پر مجھ سے وہ بد ظن ہا
عقدہ نہ ملا اونکی کمر کا نہ دہن کا
ہمکو زرات نظر بازی کا لیکا ٹہہرا
آئینہ اونکی مقابل آتے آتے آئیگا
عشق کی یہی پہلی منزل آتے آتے آئیگا
عالم ہی میرے سینہ مین آتش محلکا
زلف دود ہی چراغ طور کا
اگر باتین بنائے پردہ میرا کم سخن آتا
وصل کی شب وہ کیا کرتی ہین تیر آپ سے
مجہو سون کہ دل سے مرا دیکہ گمان بہت
دیکہہ پایک مجہے وہ زن توار آج
خود صورت آفرین جانکو ہی تو
میرے پسند دیکہہ کہ مجکو ہی تو پسند
مانند شمع تو بہی ہے ای شعلہ رو پسند
ملتا نہ آدمی کو دل آرزو پسند
جنت تجہی پسند ہے یا لکہنو پسند
معشوق اسلئے ہی ہمین تند خو پسند
کیا عجب محفل سے ہو کا نور شمع
وہ ابتدا کے داغ ہی پہر انتہا داغ
کیون پڑ رہا مین ہاتہہ اب ہم اپنا دراز طرف
وصلکی رات نہ آئے کوئی بد تر ایتکا
حاصل ہوا نہ وصل مین بد عا سے فی الحال
ٹہنڈی سانسین صفت باد سحر
لگا وہ سرمہ دنبالہ دار انکہون مین
رات بہر نور کا عالم ہے سحر کچھہ بہی نہین

راست وہ سفلہ نہین ستا پیادہ کیطرح
مصر مین اونکی زلیخانی لگائی قیمت
دیکہیا ہی گر شبلعہ وشنی کر لیتے
بجلی آشوق شتہات درفتہ پرتو جہے
ستارا جب کوئی ٹوٹا مدہ جرخہ آہکی
یاور ہو تو کچھہ دلکو تسلی ہو ہمارے
رخ دکہاو تم تو ہم ہی دیکہہ لین
اغیار کی ٹہٹکی نہ میری سنئے لینا
ہاتہہ کو ہاتہہ کسیکا نہ نظر آئیگا
کسی سے یارہ کے عاشق تو نہین ہو وہی
کبہی یہ باب جاتا ملک نہین ہو چین
پسج ہی یہ اپنی ہے یہ ہاہر پسند
وقت آخر وقت ہے اوٹہی نماز کا
آئی ہی نکلے نہ مرتہ اپنی بدن مین روح
جو ہمسے پوچہتی ہو یہہ ہم تمسے پوچہتے
یہ وضع یہہ لباس یہہ حسن یہ آن کہان
تدبیر اونکی وصلکی تو کر چکی بہت
اونکی استقبال کو جاتی ضرور
کہہ فرمانی ہے کہ تیرا اسطرح کہنچی شبیہ
محروم ہے وصل سے کہو گئے ایسے
امانت یہ ہی ایک پردہ نشین کی
اک دم بہی نہین ہم یاد خدا کرتے دن
ہمسے کیا بعد فنا بہی اون جہنکو
یہ جہو مجہسے مثل نکہت گل
مدتون دیر و حرم کی سیر کی

چال جیڑی ہو گئی جس وقت فرزین سو گیا
تیری بازار مین یوسف کا نہ سودا ٹہرا
کسی طرح کا دہن ہے کچھہ کلام آتا
فلک مین ہی ہے قاتل ہاتہے آتا آئیگا
قیامت ہے غضب ہے ٹوٹنا پر تین ندانکا
جہوٹا ہے تراوعدہ وصل آج بہی کل کہ
سنتے ہین قصہ کلیم و طور کا
ایک ٹہسکا محتاج ہی شیشہ میرے دلکا
میرا آنسو کا جہلکا ہون آج بہی
رات بہر کرتے ہو تم آہ و بکا کیا باعث
میری دعائین بہی ہین کہ وہ لی اثر کسطرح
رغبت تجہی رقیب سے ہمکو ہی تو پسند
ہے آپ تیغ یار سے ہمکو وضو پسند
ہمکو ازل کی روز سے ہی خوش گلو پسند
آتا تمہین بہی کوئی اگر خوبرو پسند
کیونکر ہمارے دلکو ہو لکہنو پسند
اب آزمائین جسمین ہے تقدیر چند روز
کیا کرے ہی پانو سے معذور شمع
سر ہو سوئے یار کے قاتل تہہ دامان کسطرف
کیا ذکر دہن کا نہ ملی اونکی کمر تک
نہین خم دل سے کہا نیکی قابل
کام رکہتی ہلی یعنی کچھہ اوس سے تو دکام
سبزہ قبر ہر آنکی جو چرتے ہین
مین تمہارے گلی کا ہاتہین
کچھہ دن تو نسے وارد مینخانہ ہون

رخسار کی بلائین جو لین وہ خفا ہوے
کیا کیا کیا نہ آپکی الفت نے میرے ساتھہ

خواہش ہی بعد مردن بھی ہی
افلاس گھیرتا ہے تو ہوتی ہے ہنر کی قدر
ساقی جو تیری ہاتھہ سے ہو دور آفتاب
صبر فرمائیے قسمت دل ذرا حسرت دل
حرف مطلب کو وہ سن سکے یہ فرمائے ہین
لوگ کاٹینگے گلا یا نکی ادا پر کیسے
جب کسے جانباز کی پڑ جائیگی تیر نظر
کہتے ہین عاشق ہجوم حال انکو دیکھکر
جا نکھین سے سی لین جلا دو شعلہ رو ہو
دوسرے در پہ ہے سوال حرام
سے بلائین جو اپنے ہاتھہ وہ لے
چودھوین شب کی چاندنی یہ مجھے
شیخ جی آئے شراب پیتے
آئینہ دیکھکر لیا منہ پھیر
کیون ہو فزون حسن تراش و خراش سے
یا تو نہین پھر حجاب سے کیا فائدہ حضور
بیان کس سے کرین اندوہ فرقت ہم جو سکا
نہ کہا یکا مزہ وہ ہمنہ پانکی دل لذت سے
جبکہ او بچا ہے تیرا آہ نکلتا ہون جا نگا
قصد کعبہ تھا دیر مین پہنچا
کعبہ بہتر ہے تھین جس میں کی ہی یار قریب
کہانی مین کہلائی ہین شیخ دولت دنیا
رنگ لیان دیتی ہین سر نرم و لاکہون

مصحف کو چھو کی مورد الزام ہوگیا
رسوا کیا خراب کیا دربدر کیا
ہے میری تربت پہ سایہ تاک کا
پیر سین لوگ کرتے ہین ماتم شباب کا
پڑ بچا اور لطف شب ماہتاب کا
وصل کا کوئی تو ہو جائیگا پہلو پیدا
کیجئے پہلے میرے دل لیہ تو قابو پیدا
قتل عالم ہوگا اس ترچھی نظر سے دیکھنا
ہو لیجاوگی یہ زودید نظر سے دیکھنا
اتنا ہو سور جلکر بہ جائے نجدان گیا ہو
لیجاؤ ہاں یہ آہٹہ آہٹہ انسو ہم مجھ کا
مین گدا ہون فقط ترے در کا
حور سے لون نہ جام کوثر کا
ہے گمان اونکی میلی چادر کا
ہو چکا خوف روز محشر کا
کر سکے سامنا نہ ہمسر کا
بہو لا بھلا وہ خوب شجر جو قلم ہوا
در پردہ جبکہ وصل کا اقرار ہو چکا
نہین معشوق کی چشم سے حد کم جو بانکا
حلاوت لیگیا نسبت کی عالم ہو کہ
آستانا ایک زیر آسمان ہو جائیگا
کسطرف دھیان تھا کدھر آیا
بتکدہ مین جاؤنگا تو برہمن چلیجائیگا
رہتا ہے تہ خاک سدا مال دلی کا
ملتا ہے صلہ مجکو میری کم سخنی کا

مین مر گیا جو ر لعین اونسے چھپایا جا
شاخ طوبی سمجھے ارمان بہشت
ہستی ہوس سے تو جھک جھک کے رکھہ قدم
نازان عبث ہین حسن و رزق پہ آپ آپ
لاون جو آپ اپنی لپٹین گلو بیان
عیب بیٹے کی بڑھی مشق پر اون انکھون کو
ہو سکا فی یہ کم شاعرونے باندھ لاکھہ
قتل کر کے مجکو وہ ہو لینگی سب سفاک ہن
اپنے مطلب کو تو وہ کرتا رہا دانائیان
گنہگار و تیہ اپنی گرد جلیگی تیز ہو کر
آئینہ میرے ہاتھہ سے دیکھو
کہین ایفا ہو وعدہ دیدار
کلٹے کہتا ہے گھر جدائین
ابر آیا ہے جھوم کر ساقی
ملگئی جان خاک مین اپنی
نا آشنا کہی سے ہین جو راستباز ہین
انحضرت مسیح کچھہ اپنی دوا کرو
ٹھہانی ہے اوس نے کرنی لڑائی و صالحین
بجا کہتی ہین کر عشق نصف عمر رہتے
غم سیری ہی سے ہوتی ہین فرحت بہا دم کہ
زنگ پر آئے تو دو اوس شوخ کا سلیمان
واسطہ گود یا پیمبر کا
کسطرح سے کھلین نرگس کی کلیان
تیر نکی دل سخت مین کچھہ نہ جگہہ کی
کون ہین جو جسکو کہتی ہین خلق تیری جفا

لو گل چراغ عمر سر شام ہو گیا
ہے یہ رتبہ آپ کی مسواک کا
باعث فنا کا ہی یہ او ہر ناحباب کا
ہی چلتی پھرتی چھاؤنی عالم شباب کا
تیار ہے فلک پہ ورق آفتاب کا
چشم آہو مین بھی کرتی ہین وہ آہو پیدا
نہو وصف کمر کا کوئی پہلو پیدا
نیمچہ کھلجائیگا اونکی کمر سے دیکھنا
جب میرے مطلب کا وقت آیا تو نادان ہوگیا
یقین ہوتا ہے دم چڑ ہیگا شمشیر جانانکا
دو ہے مجھے مرتبہ سکندر کا
منتظر ہون مین روز محشر کا
در پہ دھو کا ہے مجکو ارز در کا
آج ہو دور دور ساغر کا
کیا گیا اوس بت ستمگر کا
دیکھو کمان کی طرح کبھی تیر جھم ہو
اچھا تپ فراق کا بیمار ہو چکا
ہنگامہ ایک لعبہ پہ ہو یا ہو چکا
کیا کرلے ہین اس سے تذکرہ بزم جوانکا
جو دے مہلت فلک تو مجھے ماتم جوانیکا
پیری دیکھی گا اوسکو تو جوان ہو جائیگا
نہ میرا پھر کے نامہ بر آیا
اقرار ہی ہر گل کو تری گلبدنی کا
فرہاد اثر دیکھہ لیا کوہ کنی کا
ایک صورت پہ ہے بہار کا جوبن ہا

	صبا نے اوڑایا ہے انداز یار	چرا نے چہپایا ہے بدن کو چہلے	

ولی تخلص ولی رام قوم کایتہ سکنہ شاہ جہان آباد جو شاہزادہ دارا شکوہ کے منشیِ خاص تہے اور علم عربی فارسی اور ہندی مین مداخلت تمام سے کہتے تہے چنانچہ اونکے شعر ہر زبان مین ملتے ہین اور وہ صوفی صافی مذہب تہے اونکو اول شاعر اردو زبان کا حضرت جوہر نے لکہا ہے اور عجب نہین کہ ایسا ہی ہو کیونکہ اونکے کلام سے ابتدائی حالت اس شاعری کی معلوم ہوتی ہے اور جو ولی گجراتی موجد شعر اردو کا مشہور ہے سو اوسکا موجد ہونا تو تحقیقات سے ثابت نہین مگر وہ اول صاحب دیوان شاعر اس زبان کا ہو۔ ولی رام کے یہہ تین شعر بطور نمونہ کے لکہے جاتے ہین جو ڈہائی سو برس اول کی اردو کے ہین۔

تو مہمان آمدی اینجا شدی خود خانہ خاوند	تو اپنے آپ سے بہولا کسی کو نا پہچانا ہے
شراب سرخ می نوشی اجل کردی فراموشی	مردن کو دور مت سمجہو عجب یک بیانا ہے
قبا و چیرہ رنگین ہمہ از تیغ بکشایند	وہین گے کفن کی چادر جو تیرا خاص بانا ہے

دیبی تخلص شاعر شیرین مقال رنگین خیال منشی شیو پرشاد ولد رای سو بہارام دیبی خلف دیبی پرشاد قوم کایتہ سکسینہ سکنہ لکہنو جو ایک مدت سے مطبع منشی نول کشور کے منیجر ہین اور منشی صاحب بہی اونکو بہت عزیز رکہتے ہین کلام انکا بہت شستہ اور صاف ہے مضامین سے آمد کا جوش پیدا ہے آپ نے طبیعت ایسی شوخی زا پائی ہے کہ ہر شعر مین نئی بات نکالتے ہین اور کوئی بات چوچلے سے خالی نہین ہوتی زبان وہ شیرین کہ سنجہائیے اور سیدہی اتنی حسن بیان کا یہہ عالم کہ مطلب تصویر بنکر آگے آجاے اور پردہ مین نہ چہپے اونکے ہر ایک کلام مین نیا لطف اور نیا رنگ ہے اور اسی وجہ سے اونکے کلیات کا نام مرقع اورنگ ہے مجکو بہی اوسکی سیر کا اتفاق ہوا ہے اور اوس سے جو مینے انتخاب کیا ہے وہ یہہ لکہا جاتا ہے۔

ہمسے موزون ہو وصف رخ جانان کیا کیا	مطلع مہر ہے مطلع دیوان کیا کیا	شوق یار تو نکالا جہ حسرت مدارجلد	قبر مین ساتہ لئے جاتے ہین ارمان کیا کیا
سنکے افسانۂ شب ہجر کی اب یاد لقا	یاد آتا ہے وہ کہنا ترا ہان ہان کیا کیا	ظلم سے تیری یہ تنگ دستم ایجاد آیا	نالہ لب پہ میری کرتا ہوا فریاد آیا
انتقام اپنا نہ مین حشر مین بہی جا لیونگا	شرم آئیگی اگر سامنے جلاد آیا	تیر دلکو اندنون اک بت کا سودا ہو گیا	یہ تماشا دیکہئے کعبہ کلیسا ہو گیا
پڑتی ہی ہو اف سیر مین دیکہو پرچہ بلا	حسن نے شبدیز کو کیا خوب گہوڑا ہو گیا	او نکی آرائش سے ہو دیبی نکہرنکا دل	وان نہین لفظ بہار سایہ پڑنکا ہو گیا
ایک بوسہ کی اجازت بہی نہین ملتی ہے	کچہہ وظیفہ میرا ایجان مقرر نہوا	دکہائینگے بہلا کسطرح سے منہ دو تیغ غم ہم	فراق یار مین جینا ہو مجہ بد امت کا
جب دم نزع عیادت کو وہ لیکر آیا	نازکرتا ہوا دم بہی مرا لب پر آیا	چشم و گوش اسکے ہین تکو تو تیر رہے	دل میرا اوس ستم ایجاد پہ کیونکر آیا
دل مین ارمان تمنا کا تہا شاید جن	تیر آنکہو نسی لہو ہو مکرر آیا	بدن وپٹہ سے وہ رات بہر چہپاے رہے	یہ ٹہہری کہ مرا عتبار تک نہ رہا
جانے سے اونکے پہلے ہی جان حزین گئی	کو سفر تہا نامہ مرغ سحر نہ تہا	دریا مین وہ رقیب سے چہیٹے لڑا گئے	مین آشنا بحر محبت مگر نہ تہا

یہ نکتہ ہے وہ سادہ رو ہیں ابھی
بستے سر عدم ہستی کی ہیں یہ گمان
دہن سو نہیں ہے یہ بات کہ پردہ لب کے لئے
وہ پری تصور سے مضمون لکھے سر پہ کمر
سے ہماری چشم میں جلوہ کسی کے زلف کا
احسان کسیکا اوٹھا نہیں سکتے ہیں ضعیف
مر کے بعد بھی انکی روشنی قلب
حجاب بے خط عاشق نے رقم کرتے ہیں
دیدۂ یعقوب بینا جائے یوسف سے ہو
کاٹ کھایا تو نہیں ہے ملنے
تحریر کو کہنی ندو منہ عارض تعویذ ہے
دل نادان ہوا پھر لوٹ کسی پر دم
جو گفتگو ہو تو ہوا اپنی ابرو کی ساتھ
وصال میں بھی تو بن بگڑ وہ بگڑتا ہے
پسند آئی نہ اوسکو ہماری تنہائی
مصحف رخ خال سے نہیں مگر پرو
ہوا ہے دشمن جان یار جانی
عاشق ہوں ایک سخت ہی ناز کمر
ہے جو دل میں خیال ابرو کا
زلف پیچیدہ ایک عمر سے ہے
یار کا کل نے ڈسا چشم سیہ نے مارا
کھینچ جلکی ہو میان یار کی تیغ
نہ ہاگی خوف بدنامی سے عشاق
پھر ڈرے نہ جہاں میں کہیں ہو
یہ سرخی ہے جو اونکو دست پا تک

کوئی اونکی خط میں جو نقطہ نہیں
تیری کمر ہے مجھسے سو ناتوان کہاں
ہتی بنی ہی خنجر بران جراحت نہیں
سیر ہے اور تنگ نائی سے بیرون نہیں
کیا جڑی ہی پھر سے اک کالی پری جیسا نہیں
ہم کیا سمجھے کہ خواہش ظل ہما کریں
آئینہ سا لگتا ہے ہمار مزار میں
تو زبان خامہ کی ہلی ہے قلم کرتے ہیں
اوسکے ڈورے سے مگر رشتہ ہے اسکی تار کو
بوسہ کے لینے پہ جھنجلاتے ہو
یہاں سے ہوتا ہے الفت جب مکدر آئینہ
کاٹنی پھر پڑی سر سے کسی تلوار کی راہ
کبھی ہمسے کوئی بات آپ ہو کی ساتھ
ابھی کیسے نبہے یار تند خو کی ساتھ
ہمیشہ رکھا ہمیں اونسے آرزو کی ساتھ
نقطہ سنگ جب لگا مصحف کی کیلئے سے
مجھے کاٹ کے مار اسعین سے نے
ہیں مو بہی اوڑاتی ہر گھڑی مجکو ستاتا ہے
آہ لب پہ دلگار آتی ہے
سبزہ خط نئی عبارت ہے
دیکھوں اب معجزہ لب کو کیا ہوتا ہے
سو قلم میں لعل ح اگر تیری بہزاد ہے
نہ بگڑی آڑ مردن سے سپر کی
وفائیں ہماری جفا میں کہنے کے
تو پھر معلوم سر سبزی حنا کی

نالہ کرتا ہوں یار سے ہٹ آہ برق
سنت کش جو نہوگا تیر اسکا ول
دیر تک جو سا اسکے کی دہان زخم سے
عاشق جانباز کو عارض کا بوسہ دیجئے
بوسہ رخ صنم کا زلین نے وضو کبھی
مانا مژہ نکی لٹ مچی وصل یار میں
ہیں اسکے شور سے میرا اینک پھر میں کان
دکھا ایک ہو کر آئینہ میں ہے نہیں عکس
لب شیریں سے وہ گالی عدو کو
دیکھا اشک سے خالی کہیں یہ چشم گریان کو
مجکو حیرت ہے کہو کیونکر رہتا تیرے خیال
چھپی ہی دلمیں اسکا ذکی مژگان
بگڑتا تھا کا کیسا زبان بگڑتا ہے
مژہ چھری دے نگہہ تیر تیغ ابرو میں
خط نکلنے پر بھی سر بستہ رہا مضمون خط
جو عطر گل میں ہے بعینہ ناز بو کی
لالہ لکھا جو ترے انکھ کو سوسن نے کہا
غمزہ کرتی بہار آئی ہے
خانہ دل میں ہے خیال صنم
دکھاتا رہا آئینہ مہتاب
لال ہیں بیر بہٹی سے تر دست و پا
دو تین جام اور بھی دے سکندر کی سخن
زبان کھنی فضل الہی سے شیرین
نہ مانیگا کبھی بندہ کی وہ بات
رہا قبضہ میں ہر ایک تیر قامت

بہا گل پر بہار روتا ہوں
اونکی دہن نہیں ہے تو پھر زبان نہیں
آتیک باقی نہیں فاتحہ پڑھیں کہاں ہیں
تام لبید کبھی بجا نجان اجاتی نہیں
دامن کا پاس جائے ہم پارسا کریں
لذت جو عشق کی ہے وہ ہے انتظار میں
پہنچا ہے ہمارا خواب کسکو کنار میں
احوال بلک یہ کہتے ہیں ہم معدیل ہو
کبھی تو زہر میں میٹھا ملا دو
ستارو نسے پھر اوکھا ہمیشہ برج میں انکو
رات پھر اونکا مقابل ماہ جبیں تاز دن آئینہ
سمجھتے ہم ہیں گل سے خار غمزہ
وہ نرم رد ہے سخت گفتگو کی ساتھ
لڑائی کون کرے ایسے جنگجو کی ساتھ
شرح بھی لکھی گئی پر متن میں وقت ہے
یہ کھیل ہے مگر اوس نازنین نے
اسپہ نرگس کی طرح پھر ابھی ایک صاد ہے
ہنسے پھولونکا آتی ہے
یہ وہ کعبہ ہے جسمیں مورت ہے
سحر تک وہ گیسو بدلتے ہیں
کہیں سر سبز یہاں جنا ہوتا ہے
آنکھوں میں ساقیا ابھی پانی حمام ہے
ڈلی ہی مٹھائیکی ہر بات میں
خدا کا حکم جو کافر نہ ملنے
کمان ابرو میں تیر چڑھا کی

وقار اور بھی پہلو ہی آ رات تھوڑی ہے
سرمہ جو کیا رنگ مکدر ہوتی وہ چشم
کبھی ساتھ نالی کی رو ئین جو ہم
یار کی چشم سخنگو کی یہ موزونی ہے
سودائے زلف یار نے کافر کیا مجھے
داخل گردن یہ پھندا نو نہین آ یکو
پس وفا ہی آفت ہی کچھ نہ کچھ تھا
بیت موزون میری لکھو ارونکی یاد مین
دامن مین لانے لگے چھپا ملانہ مین
گلچین کے ساتھ ہے صبا بلبلو
سے بلا کی طرح خیال زلف
قاردنگی مرگ سی یہ معما ہوا ہی حل
مسجد الگ بنائینگے ہم فراست کے
یہان سے رنج معیشت وہان سے ورد گناہ
سنتے ہین ترے جلوہ گلشن فردوس کا
نگار فرما گی وہ محتاج غنچہ گلزار
اپنے ہی ہو سے جسم یہ دیکھ نہین سکا
گنگ سوسن انہے دل لالہ نرگس چشم بند
بخت ہو تقدیر ہو جو پھر گئے
دل ہمارا صنم ستاتے ہین
مانند حباب گھر بنا کر
فقط سرشک سے ہے قدر دیدۂ نمناک
قید ہستی مین عدم کو وہ گمر کہتے ہین
ساقی ہنسے وہ شوخ تو پھر مجکو یاد سے
جب چلے تم یہ نقل ٹھیری غلط

نرکھو شاہد معنی کو تم اسی کر ڈٹ
پرہیز سی بگڑ گیا بیمار کا مزاج
نہ گرجے نہ برسے سحاب اسطرح
ہین چھیدے دلین مژہ تیر اژدر طرح
سارے جہان سے ہیچ ہے ہندوستان پسند
کیون وہ کمر پسند ہو کیون وہ دہان پسند
کہلا یہ راز جو دیکھے مزار تعویذ
مصرعہ برجستہ سو جہا قد بالا دیکھکر
ہر چند ڈھونڈا مرگئے سارے پلنگ پر
بگڑی ہوا چمنکی ہے دودا نے صبا چھوڑ کر
میرے سیر پر سوار ایکے برس
جی لیکے جائیگا مرض لادوائے حرص
رکھین گے یار اپنے شعر و کلک سے نقص
نہ کوئی شاد یہان نہ ہی یہان محظوظ
باغبان کا موسم گل مین سلے کیونکر دماغ
اتنا ہی آبرو تیغ ستمگار مین فرق
انکھو مین چھا گئے ہے بہار زلف دوتا کا رنگ
تیرے آگے آئے چاندنی تک اپنا کسلئے پہول
موت ہو جو یان نہین ہے آتے تم
سخت کافر ہین کعبہ ڈہاتے ہین
ایک دم مین بگاڑ ڈالا سارا بن
جو چاہا خشک ہو کلک اوسکی جا کر دی
ظاہری جسم مین پوشیدہ کمر کہتے ہین
تریاق ہوکہ زہر ہلاہل جو جام مین
کسکا ثانی نہین قاری مین

گیا نہ تہا چہیلنے کو سبزہ عارض کا غم
دور پہنچا ہے تو عشاق سے کچھ ہے مانع
تکلف کو تکلیف بس ہی چکے
سرخی چشم دوست خ و لب سے یار کے
ناز اوسکا ہی چلین تو نیاز اپنا طرح تو
یہ اک جہان نون ہی چلتی پہرتی سو ہے
ختم ہی عالم فریبی حسن تیری ختم
رہگیا پانی دیسے اوڑہکے ہاتھ یہ اپنا وفادار
ہتی ہی ضد یار کہ ہتی ہی اپنی ہٹ
قارون تو لیگیا گر اس عہد کی بخیل
وردگو یکسر میری سر کی تلاش
زاغ کمانکو تیر کا ہرگز نہین ہے سہم
وہ منڈاتی نہین خط عارض
جلنا جو تہا نصیب مین مرنیکی بعد بھی
ہی یہی لطف کے صحبت سے ہم حضور مین
سینت سوت کہا ہوا قفی کا برا ہوتا ہے
کسکو ہین درماندگان خلقکی غمخواریان
آج گو جیتے ہو سمجھے جہب ہو
تکلف برطرف ایجا تعالم اب دیبا ہے
یہن کر ہم قباے عریانی
ہے نام اسی کا نفی و اثبات
تمہاری تیغ کا ہم آپ جاتے ہین
ہر زمان قید مکان سے ہین آزادی ہے
موزون ہوہی جو صف مژگان کمر کستے
گر ہی اساس شی طغیانی سیل بہا

رکھا جنون نے پیری مرہم زنگار عبث
ورنہ بچو چلے اوس شوخ کی تصویر کہنچ
صنم وصل مین ہے حجاب اسطرح
تولا جو گل کا رنگ تو کم نکلا چار سیر
وہ ہے وہان پسند تو یہ ہے یہان پسند
پہر اس دولت حسن پر کیا گھمنڈ
گل کا بدلا رنگ بلبل کو غش آیا دیکھکر
ورنہ تہا کچھہ اور دلمین اوسکو تنہا دیکھکر
ہوتی ہین آج آزر نیاری پلنگ پر
جائینگے اپنا اپنا یہ سب خرابہ چھوڑ کر
اور نہ مرکو ہے تو پتھر کی تلاش
کہتکے چلین کرتے ہین نیاے آشنا حرم
ہین مٹاتے مگر خدا کا خط
جبرلی سے ڈالتی ہین تیر غمگسار سمجھ
ہم ہون تو مسفکی طرف تم ہو اونکی کدھر
زلف آنی ندوا ایجا نجہان عنقریب تک
تیر رلاتا ہے نہین کوئی کہنی مفلس کے بچلے
محشر کو دیکھون کہان جاتے ہو تم
جہا کو ہم سمجھے لو اوجرد سی ہم سلیتی ہیز
پیرہن مین تہہ نہین سماتے ہین
موجود کبھی کبھی فنا ہون
نہ آپ جاؤ نہ خدا انکی جا کرے
نکہت گل کی رو تیغ و نیہ پہر لہو
عنقا کی نہ تھی خبر کبھی سے سرادام مین
نکہت نے سر زمین سے باندھا جا گلی یا غم

اونہون نے آخرکار ترک روزگار کرکے اضلاع مراد آباد بجنور اور بدایون مین تعلقہ خریدا جسکو اب تک برکت اور ترقی ہوتی جاتی ہے اونکے فرزند اقبال مند راے بردامن کشن نے ۱۸۵۷ع کے غدر مین اپنی دانائی اور تجربہ کاری سے سرکار انگریزی کو کامل فایدہ اپنے سچی خیر خواہی اور تابعداری کا پہونچایا جسکے صلہ مین اونکو تین ہزار روپیہ جمع کی زمینداری پیشگاہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے بموجب پروانہ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۶۰ع کے عطا ہوئے اور اب اونکے صاحبزادہ بلند ارادہ یعنے حضرت وقار کو سرکار فیض آثار سے راجہ کا خطاب بھی ملگیا ہے اور یہہ صاحب بڑے عالی حوصلہ اور صاحب ہمت ہین اونکے عجیب عجیب خارق عادات سننے مین آتے ہین اور شعر بھی باوجود نومشقی کے خوب کہتے ہین اونہون نے اپنا پہلا دیوان خود میرے پاس ۱۸۸۴ع مین بھیجا تہا جس سے مندرجہ ذیل اشعار منتخب ہوکر درج صحیفہ ہذا کئے گئے۔

دیر و حرم مین جلوۂ قدرت ہے اوسکا
زلف شبگون نے دل دشمن کو گھیرا ہے مگر
سودائے چشم یار مین لکا کہا ہے کہ اغ
لگا ہے جو گیسو تو بل کہاتے ہے کہیں زلف
وہ یہہ کہتی ہین کہ تنگ آتی ہے جی سے بلبلی
ان ہنتو نکی اگر زبان ہوتی
اگر غنچہ جسکا کہا بلبلون نے
روی رنگین کے مقابل لالہ داغی ہو
عرق جسم یار تہا کہ شہاب
ضعیف جسم صنم نے مجھکی کیا ہے
وقار نقل سی میری ہو غیر کو فیض
ہے اگر زلف پریشان نزد دل اللیل
بوسہ کا کل جو مانگا تو کہا تو شرما
دیکہا جی بھر کے نہ دل کہولکے ہاتھ سے سنکر
کیا قیامت ہے ہی رقیبا کا ہی چال جگر
گرنہ پی ای محتسب تو تمی مگر تو ہتا
وہ ترک آج آئے تو بر سو نمین آئے

زنار سبحہ مین ہنین فرق ایک تار کا
ہی قبلہ بہت کعبہ پرزنہ ہو کفار کا
نو خستہ زدہ تہا مست بتا ہو سو ابتہا
دل جو کلہو کا ہی یہ آیا جدہر سر آیا
تو سلد فرقہ عشاقین بد نام ہا
دعوی کر بیٹہے خدائی کا
یہہ سوئی کا ہے ڈہونڈ ا کسیکا
پوست بائی کا جمشین آج کہینچا جائیگا
ہوکے گلرنگ بر مین اوترا
برنگ سایہ مین اوٹہ کر کبھی کہڑا نہو
کہ بڈی کہاتے سے اوکبھی ہما نہوا
سوہ شمس کی تفسیر ہے چہرا تیرا
جب کہا کچھہ ادہر تو لے کیا از گیا
خواب مین بہی جو بلایا تو ایسا بہاگا
فتنہ خیز جسے دیکھہ اولٹا بہاگا
ڈہا سکی کیا قلعۂ اسلام جلوہ بہر آئے
کرہ رفتار رفتار قیامت

مین ہین کیا یکہ ہو کا فرودنیدار کا
چشم ساقی جوم لی کل است فغا
فریاد میری سنتی ہی وہ بام پر آیا
بڑہ کے ہی پاس یہانتک کہ تیری پر بر
چاند سے منہ کا بوسہ لیلونگا
دہان جل گیا آج فقر ہیکا
قد جو بوٹا سا کسیکا جلوہ دیکہا
جب کفن کی تنی ملی پوشاک
گہو جگر مین گبنی بسی کا چہا نین ہا
یہہ پانا اگی بہون ملتی ہی تو بہو جانا
مرنے پر بہی محو ہو نکی ہین داغ جگر
دہوپ جہان تک ہو فرش کا لوگو نکو گمان
اوسکی لپتا نکو جو پکڑ آئینی تو وہ منہ سرا
ناتوان کیا کوئی جہیلے جو کڑ دد ٹی
ہول سے سودہی بیار امتحان
سوہین یان خدایہ کرکے نظر
لپٹ کی سوئیگا وہ خط تو امانگی جرح

ہیبت بخچہ کہا ہے کا فر و دیندار کا
کام ہمسی عین غفلت مین ہے اہشیار کا
اللہ یہہ نالہ مین کہانسے اثر آیا
سوائے گریہ کوئی چشم تر ہنین آتا
پہول توڑونگا آج جا سنبرین کا
نہی جا نبہ یان کچھہ بگڑا کسیکا
دیکہکر سرو نونہال باغ شرملا نیلگا
تب مرا جائیگہ کہین اوترا
ملا سرا یک سے وہ بیت برایک کا ہوا
مین کٹ بڑا کہ گرد و نبہ زلزلہ تہا
یہہ نہین وہ مہر رخ جنکو کہین جا ئیگا
جسجگہہ عکس پڑے اپنی عشا برا
پہول ہی پایا یا منہ پہلے پہل ہی نہ اگیا
آیا وہ حسن جوانی یہہ تو سایا بہاگا
اپنا معشوق بہی بلوائیگا
دلمین کچھہ اور نشک نہ لائیں آپ
مرا زمانہ اگر لیگیا کبھی کروٹ

وقا تخلص لالہ شنکر لال الہ آبادی۔

زہی نہ میری پاس نئے جانا دل کے / یا ہے فقط بجا جہان نام خدا کا
جینک گئی ہی جانی جاتی تیری بدنیو / لازم ہے رہے ورد زبان نام خدا کا

وقار تخلص بخشی نوندراے شاگرد منشی سیدو لال مرحوم متخلص راز کایتہ سکسینہ قدیم باشندہ لکہنو اکثر کتب انکی تصنیفات سے ہین مہاراجہ لالجی بہادر جبرنیل کے بہائی او رماموں زاد بہائی راجہ الفت راے بہادر بخشی الممالک سلطنت اودہ کے ہین نہایت خلیق وکار براراور اب پنشن وار انگریزی ہین لکہنو کی خوش قدری و خوش پوشی اور خوش وضعی انکی ایجاد ہے۔

نظر دل نے مہروش نے گرایا کہان مجھے / نیچا دکھا رہا ہے فقط آسمان مجھے
گر ہون غبار راہ کہین ہو نہ ہوان مجھے / سمجھے فلک زمین مین آسمان مجھے

عیسی نے بھی خوب کیا معجزہ عیان / منہ کو چھپایا دیکے یہ مردہ جہان مجھے
کھٹکا مٹی قریب کا ہے مین نہال ہون / کھٹکے ہے مین بندہ ہی جو کہین باغبان مجھے

اولتا اگر ہے روتی ہین سب مجھے دیکھکر / زردی ملی ہے صفت زعفران مجھے
مین بھی ملونگا جھک کے جو تم اب سیار ہو / تم نے بنایا تیر تمہین ہے کمان مجھے

کہلاؤن مہر گر تو ابھی کندہ قبر ہو / خواہش جو نام کی ہو کرین سنگسار مجھے
تھرا چلی ہین آنکھین ہے تہہ مین تہہ مین / کیا مشکل ہے بتا کہ عشق بتان مجھے

ہے یاد ملکہ در دل وہ غبار خط / کرتی ہی گرد گردش کلہ دان مجھے
اس نور مین وہ بھی ہے خجستہ اشت تیغ / آنکھین دکھلا ہی ترا ابیا سیان مجھے

دکھا کمر یہ ہاتھہ جو جاے ہم آغوشی / بوسہ کی تذکرہ مین کہا بادہان مجھے
آنکھون سے پوچھ لو نہین سوتا ہون رات بہر / تحقیق کر لو دل سے ہو شغل فغان مجھے

وحشت بلند پایہ ہی فتادگی مین ہے / تخت رواں ہے دشت مین ریگ روان مجھے
جاتا نہین ہے بر سے جلد ہو کر جانجان / آتا نظر ہی تفرقہ جسم جان مجھے

موسم فراق کا ہے سر سبز ہین زخم تن / دکھلا رہی ہے لطف بہاران خزان مجھے
قاتل سے لب ہو گئی زیادتی تری / مچھلی کی طرح ہے جو چلاتی تپان مجھے

ہوتا ہو وقار زم سخن مین سر افروع / دیتا ہے رنگ شمع خدا گر زبان مجھے
تا فرع بہر عارض ہین سر گیسو / دولت حسن ہین بیان نہفر گیسو

کھینچکر شانہ پہنچا ہی یا شانہ تک / وہ پری کیون اوڑی آتو ہے گیسو
کالی بلیا کی گھٹا دم مین سیہ رہ ہو گئے / تم کرو غسل ابھی رسانگے گوہر گیسو

چاہ عنبر بچا ہین زہ خوس خمسہ / بار بار اسکو کیا کرتی ہین سر گیسو
پھول سو کبھی بنادینگی گر نہو لونکو / مشک سے دینگی بسا سے ترا نگو گیسو

مشکو جو بلائی مجھی ساقی نی شراب / ہو گئی عکس فگن کیا سر سلغو گیسو
حشر مین پوچھینگے جب حال سیہ کاریکا / بخطا ہونگا دکھا کر وہ معنبر گیسو

نکلنے چاہتی کس مار گزیدہ کے لئے / عرق رخسے ہوی آئی گھونگر گیسو
شمع گر ہو تری ہمسر تو دہون مین اوڑ جا / ہی دہون شمع کی سر پر تری سر گیسو

بل بہت کرتی تہی سب ہو گئی سر تابی / باندہی شانے طانی بل دیکے برابر گیسو
مشک نافہ ابھی بنجاپگا غنچہ تر الک / الٹ ہی کر دینگی ہو کر عطر گیسو

ترہو گئی مسی تری لبکی شراب سے / حیران ہون آب بہک گئی نقاب سے

وقار تخلص راجہ کشن کمار خلف راے پردامن کشن رئیس مراد آباد قوم کایتہ سری باستب تعلقہ دار اضلاع مراد آباد و بداؤن وغیرہ ہین انکے مورث اعلی کو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے سرفراز فرمایا اور عہدہ وکالت پر مراد آباد مین امتیاز بخشا اوسوقت سے مراد آباد مین قیام ہوا انکے جد امجد لالہ آتما رام نواب آصف الدولہ بہادر کے عہد مین خدمت جلیلہ نیابت چکلہ داری چودہ محال بجنور پر سربلند ہوئے اور جب روہیلکہنڈ کا ملک نواب سعادت علیخان بہادر نے کمپنی انگریز بہادر کو دیدیا تو راے موصوف کو عہدہ منشی عدالت دیوانی پر کہ اوسوقت یہہ بھی عہدہ نہایت درجہ کا تہا سرفراز فرمایا۔

والہ تخلص فیض آباد کے ہندوون سے ایک شخص کا ہے اور وہ دہلی مین بھی گئے تہے ۔

اعجاز لب سے اوسکا دم عیسی بھی کم نہین ۔ وہ پنجہ سیمین ید بیضا سے کم نہین
معدوم کو کیونکر کوئی ثابت کرے واللہ ۔ مضمون کمر یار کا عنقا سے کم نہین

وحدت تخلص جمعیت راے قوم کایتہ سکنہ میرٹھ ۔

ہر دم ہے عندلیب کو ابعزم نالگی ۔ فصل بہار آئی ہوا اوسکو ہوا لگی

وحشی تخلص کشمیری ناتھ ولد گوپی ناتھ دہلوی ۔

جو سر اوٹھاتی تہی کبھی کی ہمارے ۔ اب وہ بھی پہرا کرتی ہین تہ تہ اوپر گرد تیغ

وحشی تخلص لالہ کنہیا لال قوم کایتہ خلف لالہ منگل سین نوجوان طرحدار خوش گفتار رشتہ داروں حکیم سکھانند رقم تخلص سے ہین تعلیم دہلی کے مشن اسکول مین پائی اور پہر شاخ مدرسہ گورنمنٹ مین فارسی کی مدرسی کی اب منیجر ریلوے مین ملازم ہین شعر کی اصلاح چند روز منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص سے لی ہتی یہہ شعر اونکا ہے ۔

شب فراق کو کاٹی ہین ہم ستارے گن ۔ جو تو پہر آئی تو پیارے پہرین ہمارے دن

وحشی تخلص پنڈت کشمیری ناتھ ساکن دہلی ایک غزل انکے صاحبزادہ بشیشر ناتھ بصیر تخلص نے بہیجی تہی اوس مین سے یہہ چند شعر منتخب ہوے ۔

ہم اپنے جوش چشم تر کو دیکھتے ہین ۔ حباب سان فلک فتنہ گر کو دیکھتے ہین
کہان کا خوف کسی انس او کیسی جا ۔ یہہ گلعذار فقط اپنے زر کو دیکھتے ہین
یہ جوش آتا ہے عنقا کی باندہ لائین پر ۔ کبھی بہار جو موے کمر کو دیکھتے ہین

وصف تخلص بنی مادہو ابن مولچند شاگرد مقصود عالم ۔

ایک شب بھی تو میری گہر مین آ کر رہگیا ۔ داغ یہہ دل مین پڑا ای ماہ پیکر رہگیا

وصفی تخلص لالہ سوبہا رام ولد دیبی پرشاد باشندہ لکہنؤ قوم کایتہ سکینہ والد منشی شیو پرشاد دہی منیجر کارخانہ

امید وصل مین تیری کٹی تو بیس اپنا ۔ مٹا یا کچھ نہ قسمت کا لکھا آگو مٹن اپنا
دل الفت اوس دم ہے کہلتا ہے بگل ۔ جو ہنسکر بات کرتا ہے کبھی غنچہ دہن اپنا
نہین ممکن ہے زیر بنت کشش بہی ہم غیر وصفی ۔ سلائین سوزن عیسی سے کب چاک کفن اپنا

وفا تخلص راجہ نول راے اجہانی قوم کایتہ سکینہ نواب صفدر جنگ منصور علیخان بہادر وزیر محمد شاہ بادشاہ کے دیوان تہے اور جب وزیر موصوف نے روہیلون کا ملک فتح کیا تو اونکو وہان صوبہ دار رکھا تہا ۱۱۶۲ھ مین روہیلون نے متفق ہوکر اونکے اوپر لشکر کشی کی اور وہ بہادری کے ساتھ اونکا مقابلہ کرکے اپنے ولی نعمت کی بندگی مین کام آئے فارسی اور اردو مین شعر کہتے ہے چنانچہ دونون زبانون مین صاحب دیوان گذرے ہین اونکے چہوٹے بھائی گلاب راے امیر الامرا نواب نجیب خان بہادر کے دیوان تہے ۔

بکھرا کے کوئی زلف کو لوٹی ہے جو آ دل ۔ پہر آہ کسطرح ملے پھر سراغ دل
کہنی لگا وہ سنکی میر نالہ و فغان ۔ یارب خبا رہیگا یہہ بیمار کب تلک

نہال تخلص لالہ چندی سہائے خلف راجہ جیا لال ساکنہ میرٹھہ یہہ شعر اونکا گلدستہ شعرائے میرٹھہ سے اخذ کیا

خالق نے بنایا ہے نہال اونکو وہ لسان / شاعر سبھی ہیں پر کی اوڑا جاتے ہیں جوق

نہال چند ساکنہ لاہور اونکی تصنیفات سے قصہ گل بکاولی یادگار ہے اور یہہ چند شعر اوس سے منتخب ہوئے۔

سینہ میں سرنگ تو لگا کر / گو سیر ہوا نہ تو یہ مانا

دل مفت میں لیگیا چرا کر / اس شہد کا پر مزا تو جانا

دیکھا نہیں گو نگاہ بھر کر / جو نقد تھا اوسکو لیگیا ہے

پر آنکھہ پڑی ضرور لب پر / صندوق فقط یہاں پڑا ہے

نیاز تخلص لالہ راجا رام این جگناتھہ باشندہ بھگونت نگر۔

بھولکر بھی نہیں کرتا کبھی یاد مجھے / کرد یا اوسکی فراموشی نے برباد مجھے

نسیان تخلص منشی ماتا پرشاد خلف منشی پورنچند قوم کایتہ شاگرد منشی جنگ بہادر دیال فرحت نوجوان رنگین ادا و رنگین طبیعت ہین — ہمری اور شعر بھی کہتے ہین اونہون نے الف لیلہ فسانہ عجائب کو بول چال مین نظم فرمایا ہے —

وہ بیٹھی میری بغل میں منہ چھپائے / کہیں رہتی نہیں مژگان لال الفت سے / دونون آنکھون کا آپنے دلمین بہانا

جھکے دیدے ہوئے سہمے ہوئے کہتا ہوئے / درس مہر و قواعد صفین جما ہوئے / دیکھتی ایک گھر بن دیہا رہین

جسمین کسکی سلامتی کا اہتمام ہے / چشم بد دور اب ہم اپنے زار ہین / آبلہ سے خار کو کرتے ہین دور

کہ ہر روش پہ چنا ہے ہر جگا ہوئے / وہ ہمارے طالب دیدار ہین / ہاتھہ اپنے پاؤنکی مختار ہین

کاٹ دیتی ہین وہ ہماری بات / تیغ کی سی زبان پائی ہے

نیم چند مصنف گل و صنوبر اور حال معلوم نہین ہوا اور یہہ چند شعر اونکے قصہ مذکور سے لکھے گئے۔

جی نہین لگتا کہین سیر سراپا کیجے / چاک پیراہن کو اپنے تابدامان کیجے

لب لال گلبرگ یا قند ہے / زبان جسکے اوصاف مین بند ہے

واصف تخلص لالہ لال سنگہہ ساکنہ میرٹھہ شاگرد فائق یہہ شعر اونکا گلدستہ شعرائے میرٹھہ نمبر ۱ سے لیا ہے

نزدیک تھا جو اوسنے آ کے وہ یک نفس / گھبرا کے جان تن سے نکل جائے آج

واصف تخلص لال سنگہہ برادر اکبر ٹھاکر گلاب سنگہہ مشتاق رڑکی مین رہتے ہین نقشہ کشی اور طب کے علم سے ماہر ہین وہان اونسے بہت لوگونکو فیض ہے کیونکہ بیمارون کو دوا مفت اپنے پاس سے تقسیم کرتے ہین اور مشق سخن کا مظفر حسین فائق سے لیا ہے یہہ چند شعر اونکے حضرت مشتاق نے بہیجے تہے سو یہان درج کئے جاتے ہین —

بجز ذبح صیاد کیا جانتا ہے / چھری کی تو جوہر گلا جانتا ہے

سمجھتا ہے صلوٰۃ کا لیکو عاشق / تری کوستی کو دعا جانتا ہے

میری خرچ کو دیکھہ کہتی ہے خلقت / کہ واصف تو کچھہ کیمیا جانتا ہے

اور پھرتی تھی جو اوکی گردش نے یمن گیا ہے / خدا بخشی اوسکو وضع جو الم کو نہین اوڑھتا

زاہد بھول عبادت کیسے ہوسہ نہ تو / کارخانہ ہین عنایت کے عبادت کیسے

واصل تخلص درگا پرشاد خلف لالہ گنگا پرشاد متوطن کول مقیم فتحگڈہ —

واصل اب دینی کیا ہمین تسلیم امید / ہر وقت دیکھتی ہین وہ بری نگاہ سے

ہو اجازت تو ذرا لیجے دم سایہ مین	تیری دیوار کی ابہو چلی ہم سایہ مین	تڑپون ہون دیکہنی کو وقت آخری ہے	وہ آئے آیا نہ آئی یار وبلا تو دیکہو
بستان نقش قدم یان کا جسم بیٹہا	اوٹہی ہے کب وہ اوٹہائی سے تو ہزار اوٹہا	اپنے ہاتہون سے ملکے مہندی تم	عبث کرتے ہو پائمال ہمین
تاو کہاتا ہے دیکہکر شب و روز	زلف کا تیرے بال بال ہمین	خیر ہے کیونکہ کے آپ نہ تہا	آج آپکا احتمال ہمین -
گر مٹانی سے کہین نقش نگین مٹجائے	تو نوشتہ بہی میری لوح جبین کا مٹجائے	آشنائی تجہہ سے کی کیا تجہہ یاد آئی	دوستی میری ہی آخر دشمن جانی ہوئی
نتہہ کی حلقہ کا دیکہکر عالم	ناک مین آرہا ہے دم میرا	ہے تو ہم نہ پہرے پاس فلاسی آنے	جو کیا تمنے سو تم یاد خدا سی اپنے
	جیسے چاہے ہو دل اپنا قیامت خوبصورت ہے	پری ہے حور ہے تصویر ہے محبوب صورت ہے	

نشاط تخلص لالا اجودہیا پرشاد فرخ آبادی خلف لالہ ایشری پرشاد -

قلق و یاس غم و رنج و الم درد و بلا	اور کیا عشق سے ہاتہہ اے دل ناکام آیا

نشاط تخلص رائے تلجا پرشاد حیدرآبادی خزانچی تہے اور اصلاح شعر کی میان فیض سے لی چنانچہ یہہ شعر اونکا ہے

محو بتان ہون مین کسی لیلی کو یاد ہے	صحرا وطن ہوا نہ مجہی گہر سی ننگ ہے

نشاط تخلص بابو ہرگوبند سہائے -

کیا اوہتین میرا گلہ یاد آیا	شکر ہے تجہہ تو بہلا یاد آیا	چاندنی برق ہوئی شب جو ہمین	خندہ ماہلقا یاد آیا
	بت بے مہر شب فرقت مین	یاد آیا تو خفا یاد آیا	

نصرت لالہ گوبند رائے کایتہ دہلوی شاگرد نصیر -

کمر کا خیال اوسکے جب آگیا	تو سب نے کہا یہہ عدم کو چلا

نصیر تخلص ارجن سنگہہ ولد بدہ سنگہہ داروغہ توپخانہ راجہ سمتہر شاگرد محمد عسکری انخگر مقیم فرخ آباد -

یہہ کالی گہٹا ہے اندہیری رات ہے	کیا ہجر مین تڑپاتی ہین ساتہ آتے ہین

نظیر تخلص پنڈت گنپت رائے شاگرد نصیر -

کیا زرد ہوئین غم کے آزار سے آنکہین	ہم چشم ہین ایک نرگس بیمار سے آنکہین

نگہت تخلص منشی ماتا پرشاد لکہنوی برادر منشی رام دسہائے تمنا ایک اچہے شاعر ہین مگر انکا کلام سوائے ایک قطعہ تاریخ کے جو گلزار فرہنگ مصنفہ حضرت تمنا مین درج ہے ہمارے دیکہنے مین نہ آیا -

نور تخلص منشی دہرن لالہ ہرچند قوم بقال سکنہ پونہ ضلع میوات شاگرد منشی درگا پرشاد صاحب نادر یہہ حضرت بزازے کی دوکان کرتے ہین اور یہہ چند شعر اونکے طبعزاد بمدح حکام سررشتہ تعلیم ہین -

نام والا کر دان مین کیا اوٹہا	جانتے ہین سبہی صغار و کبار	آپ فرمانروائے ہند ہوے	زیر فرمان سب ہوے سردار
	راز باکی جو تہے خفی و جلی	دل انور پہ کہل گئی یکبار	

منت دلا کسیکی نہ اصلا اوٹھائیے
مرجائیے نہ ناز مسیحا اوٹھائیے

کسکا حجاب کسکی حیا اور کہانکی شرم
پردہ سے ہاتھہ ہاتھہ سے پردہ اوٹھائیے

مثنوی گلزار نسیم سے —

گل کا جو الم چمن چمن ہے
یون بلبل خار نعرہ زن ہے

گلچین نے وہ پھول جب اڑایا
اور غنچۂ صبح کھل کھلایا

وہ سبزۂ باغ خواب آرام
یعنی وہ بکاولی گل اندام

جاگی مرغ سحر کے غل سے
اوٹھی نکہت سی فرش گل سے

منہ دہونے جو آنکھہ ملتی آئی
پر آب شدہ چشم حوض پائی

دیکھا تو وہ گل ہوا ہوا تھا
کچھہ اور ہی گل کھلا ہوا تھا

گھبرائی کہ ہین کدہر گیا گل
جھنجلائی کہ کون دیگیا جل

ہے ہے مرا پھول لیگیا کون
ہے ہے مجھے خار دیگیا کون

ہاتھہ اوسپہ اگر پڑا نہین ہے
بو ہوگئے تو گل اڑا نہین ہے

نرگس تو دکھا کدہر گیا گل
سوسن تو بتا کدہر گیا گل

سنبل مرا تازیانہ لانا
شمشاد انہین سولی پر چڑہانا

تہرائین خواصین صورت بید
ایک ایک سے پوچھنے لگی بھید

نرگس نے نگاہ بازیان کین
سوسن نے زبان درازیان کین

بتا ہی پتہ کو جب نپایا
کہنے لگی کیا ہوا خدایا

اپنو مین سے پھول لیگیا کون
بیگانہ تھا سبزہ کے سوا کون

شبنم کے سوا چرانے والا
اوپر کا تھا کون آنے والا

جس کف مین وہ گل ہو داغ ہو جائے
جس گھر مین ہو گل چراغ ہو جائے

بولی وہ بکاولی کہ افسوس
غفلت سے یہ پھول پڑ گئی اوس

انکہو لستی ہے نرگس میرا تھا
پتلی وہی چشم حوض کا تھا

نام وسکا صبا نہ لیتی تھی مین
اوس گل کو ہوا نہ دیتی تھی مین

گلچین کا جو ہاے ہاتھہ ٹوٹا
غنچہ سے بھی منہ سی کچھہ نہ پھوٹا

او خار ترا پڑا نہ چنگل
مشکین کسلین تو نے سنبل

او باد صبا ہوا نہ بتلا
خوشبو ہی سنگھا پتا نہ بتلا

بلبل تو چہک اگر خبر ہے
گل تو ہی مہک بتا کدہر ہے

لرزاں تھی زمین یہ دیکھہ کہرام
تھی سبزہ سے راست موے اندام

اونگلی لب جو پہ رکھہ کے شمشاد
تھا دم بخود اوسکی سنکے فریاد

جو نخل تھا سو چمن کہڑا تھا
جو برگ تھا ہاتھہ مل رہا تھا

رنگ اوسکا غرض لگا بدلنے
گلبرگ کف لگی وہ ملنے

بدلی کی انگوٹھی فرنیلی پائی
دست آویز اوسکی ہاتھہ آئی

خاتم تھی نام کی نشانی
انسانکی دست برد جانی

ہاتھونکو ملا کہا کہ ہیہات
خاتم بھی بدل گیا ہی بدذات

جسنے مجھے ہاتھہ ہے لگایا
وہ ہاتھہ لگے کہین خدایا

عریان مجھے دیکھہ گیا ہے
کھال اوسکے جو کھنچے سزا ہے

یہ کہہ کے جنون ہو غضبناک
خون روئی لباس کو کیا چاک

گل کا سا لہو بھرا گریبان
سبزہ کا سا تار تار دامان

دکھلا کے لہا سمن پری کو
اب چین کہان بکاولی کو

تھی بسکہ غبار سے بھری وہ
آندھی سی اوٹھی ہوا ہوئی وہ

کہتی تھی پری کہ اوڑ کے جاتی
گلچین کا کہین پتا لگاتی

ہر باغ مین پھولتی پھری وہ
ہر شاخ پہ جھولتی پھری وہ

جس تختہ مین مثل باد جاتی
اوس رنگ کی گل کی بو نپاتی

بیوقت کسیکو کچھہ ملا ہے
پتہ کہین حکم بن ہلا ہے

نشاط تخلص لسیری سنگھہ عرف بسنت سنگھہ کا یتہ فرزند سندر داس متصدی دفتر خالصہ شریفہ بادشاہی دلی شاگرد نشاط

کوئی تڑپے ہے مار چشم کا اور کوئی تفنگ کا
تری کوچہ مین ہے گرم آج ہنگامہ قیامت کا

پاؤن تک دسترس کہان ہے نشاط
ہاتھہ سے ہاتھہ لگ نہین سکتا

نسیم تخلص پنڈت دیا شنکر کشمیری اَجہانی ولد گنگا پرشاد ایک جوان رعنا خطہ مردم خیز لکہنو سے تہے انہون نے عنفوان شباب مین خواجہ حیدر علی آتش کی صحبت سے فکر سخن شروع کی اور اوسی تازہ مشقی کے عالم مین مثنوی گلزار نسیم لکہی جو لاجواب واقع ہوی ہے کیونکہ ایک ایک شعر اوسکا مرصع ہے خیال کی تازگی مضمون کی باریکی زبان کی پاکیزگی کلام کی تازگی تلازمہ کی رعایت الفاظ کی بندش معنی کی ندرت اوسکے ایک ایک مصرعہ پر ختم ہے اور پہر لطف یہہ ہے کہ بحر چہوٹی سخن مختصر اور مطلب وسمین ایک جہان کا بہر دیا ہے گویا دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے اکثر تعصب پسند آدمی اوسکی نسبت باتین بنایا کرتے ہین مگر جب اونسے یہہ کہا جاتا ہے کہ مثل اوسکی کسی عمدہ اور لطیف کلام کی نشاندہی اردو کی زبان مین کرین تو پہر شرم کے مارے پانی پہرتی ہین اس کے سواے ایک یہہ بحث بہی اور چلی جاتی ہے کہ کوئی تو یہہ کہتا ہے کہ میر حسن کی مثنوی بدر منیر بہتر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ گلزار نسیم کو اوسپر ترجیح ہے اور بعض بعض اصحاب دونوہی کو لاجواب بتلاتے ہین مگر مرزا غالب نے جو راے اس بارہ مین دی ہے وہ بہت اچہی ہے انصاف یہہ ہے کہ خوب انصاف کی کہی ہے یعنی کسی نے غالب سے پوچہا تہا کہ دونو مین کون بہتر ہے تو اونہون نے فرمایا کہ مثنوی میر حسن فصاحت است و گلزار نسیم بلاغت ہرچند کہ یہہ مثنوی شہرہ عام ہو گئی ہے اور کوئی ایسا ہوگا کہ جو اوسے نہ جانتا ہو لیکن پہر بہی ہم کچہہ شعر اوسکے اپنے تذکرہ کی زینت کے لئے درج کئے بغیر نہین رہ سکتے۔ لوگ کہتے ہین کہ اس مثنوی کا شہرہ مصنف کی زندگی مین ہی ہو گیا تہا اور بلکہ اوس سے مصنف کو نظر لگ گئی اور وہ عین نوجوانی مین دنیا سے چلدیا یہہ بات ظاہر مین تو ایک مبالغہ کی معلوم ہوتی ہے مگر باطناً اس سے ایک قسم کی ہمدردی اوس یوسف مصر حسن معنی کی جوانمرگی ہی سی پائی جاتی ہے اور علاوہ اوسکے تذکرون کے لکہنے والون نے بہی اونکی بیوقت موت کا اکثر اظہار تاسف کیا ہے اور جو لے مرزا قادر بخش صابر تخلص شاہزادہ دہلی مصنف تذکرہ گلستان سخن کی اونکے اور اونکے کاردست بستہ کی بابت ہے وہ ہم یہان لکہتے ہین ،، ہو بذا نسیم پنڈت دیا شنکر کشمیری نوجوان خوش ترکیب حسن خلق اور جمال ظاہر سے بہرہ مند تہا اگرچہ خود نسیم تہا لیکن پاے فکر اوسکا نسیم سے دو قدم آگے رہتا تہا اکیس بائیس برس ہوئے کہ اونیس بیس برس کی عمر مین مثل نسیم و صبا کے دنیا سے گذر گیا ایک مثنوی گلزار نسیم نام قصہ گل بکاولی مین فصاحت و بلاغت و بلندی معنی کے ساتہہ اوس سے یادگار ہے ،،

غزلیات نسیم

ذلت ہے جو پہیلائیے پیش لغیر ہاتہ
جیسے کہون اوسے کہ ہون مت گرفتہ
خورشید کو بیچہ ہے اشارے مہ کہ غلط
ساقی باقی جو کچہہ ہو لے لے
سیلے مین لے نسیجے بنایا

یارب کبہی ہاتہ کا پیوست گریباں ہتہ
وہ سنگی جہل ہو جو کہین لاؤ اوبر ہاتہ
اللہ کبہی جاب کو اوٹہا وقت سحر ہاتہ
باقی ساقی شراب دیدے
مجنون مجکو خطاب دیدے

کیا زر دہا ہاتہ لگا سیم غر کو
پنجہ کر ہی خون رشید سے ابرو کی پلکین
ساقی قدح شراب دیدے
اوس بت سے نہین سوال کچہہ اور
اوس گل سے نسیم رہنین مانگ

دل ہاتہ سے لیجاتا ہی جو دزدیدہ نظر ہاتہ
فرقت کی شب آئی جو دامان سحر ہاتہ
مہتاب مین آفتاب دیدے
اپنے منہہ سے جواب دیدے
جو چاہئے وہ بیحساب دیدے

نے بہیجی تہین اونمین سے ایک یہہ ہے ۔

قمار عشق مین بازی لگاکر ۔ مین کہیلونگا صنم سے آج چوسر
اگر جیتا ہوا عالم مین ممتاز ۔ وگر ہارا خدا ہے جان او سر

نثار تخلص منشی سدا سکہہ خلف ستیل پرشاد باشندہ دہلی قوم کایتہ مقیم الہ آباد شاگرد سودا صاحب دواوین اردو و فارسی دہہا کہا و مثنوی گذری اور ایک واسوخت بہی کہا ہے منشی کستوری لال سابق منصف قنوج ان کے پوتے ہین ۔

ہمارا ہی دل جب ہمارا نہین ہے ۔ تو شکوہ ہمین کچھ تمہارا نہین ہے
کانون نے سنا جو کچھ انکہون نے کیا جو جا ۔ انکہون نے جو کچھ دیکہا تو دلکو بتلا
زیادہ دلی اپنی اور اونکی بیکاری ۔ اور اپنی بے ظلمی اور اونکی خفگانی
ہجر مین عشقکی سوزش کا بیان کیا کیجے ۔ شرح و تفصیل مین قاصر زبان کیا کیجے
لقب جبکا دل ہو وہی گہر خدا کا ۔ یہہ کعبہ تو ہونکا سنوارا نہین ہے
دیر سے ہو یکدل ہم صفت ہو ہو ۔ ناحق تہین کیا کہتے تم اہی کرم فرما
یکطرف گلہ شکوہ یکطرف ملامت ہے ۔ لوگونکی مذمت سے کیا سخت ندامت ہے
دلکو سمجہایا بہت آہ نہ سنا کیا کیجے ۔ تمکو معلوم ہے اب یاد وہ نہ ملا کیا کیجے

نجات تخلص شنکر سروپ ابن لالہ رام سروپ متوطن کرادلی ضلع مین پوری مالک و مہتمم مطبع لکشا واقعہ فتحگڈہ ۔

مہربان مجہہ پر وہ خورشید سیا ہوگیا ۔ آج روشن میری قسمت کا ستارا ہوگیا
ہوگیا طول بہت مرض الم زار بیکا ۔ لاد و دوا درد ہوا عشق کی بیماری کا
عشق جانکاہ ترا من بچنین دانستم ۔ این بیان قدر تو ای عاقبت دین آرام

نسبت تخلص منشی بکہتاتہہ پرشاد متوطن شاہ آباد شاگرد مقصود عالم مقصود ۔

استخوان ہر ایک سے غم سے جلکر رہ گیا ۔ شمع کی مانند دل آتش سے پگہلکر رہ گیا
یہہ مرقع ہی کسی کی حسرت دیدار کا ۔ انکہین وا عاشقکی ہین اور دم نکلکر رہ گیا

نسیم تخلص مرزا راجہ کیدار ناتہہ بہادر نبیرہ راجہ رام ناتہہ بہادر ایک ستین سے تھے جو شاہی عزیزون مین شمار کیئے جاتے تھے اور پیشکاری نظامت دربار بادشاہی کی باپ دادون سے اونکے یہان چلے آتی تہی اور یہہ عزیز بہی مثل اپنے دیگر اعزہ کے شاعر تہے اور اس فن مین سعادت یار خان رنگین سے اونہون نے مشورہ لیا تہا عرصہ قریب ستر برس کے ہوا ہوگا کہ وہ مثل نسیم کے باغ جہان سے گذر گئے ۔

قتل ہا ہو نسیم تیرے عاشق زار ہوا ۔ درد کروٹ کا تہا خوب ہے اودہر ہوا
ہی جب سے چہپا ہے دل آرام ہمارا ۔ پاتا ہی نہین تب سے دل آرام ہمارا
مستی ملی لب دندان یار کی یکسر نکلے ہین ۔ تعجب ہے کہ تارے ابر مین کیونکر نکلے ہین

نسیم تخلص پنڈت پرتہی ناتہہ اکبر آبادی ۔

رہی ہے سینہ سے آہ چشم اشکبار مین موج ۔ نکلے ہے اہ دلا کسکے ہتھیار مین موج
لگائینگے نہ وہ چہاتی سے ہمکو یاد رہے چشم ۔ مچل رہی ہے یہ کیون سینہ فگار مین موج
ہوا کا دام مین آنا محال تہا کیونکر ۔ ہنسی ہے حلقہ گیسوئے مشکبار مین موج
کسیکو دیکہتے منظور ہو جو خار مین موج ۔ نو آکے دیکہے یہان تیرے شمشیر ارمین موج
نہ رہی اونہ رہی اختیار جی نکلا ۔ کسیکے ہوتی نہین سیر کی اختیار مین موج
خضر ملے اوسی جسکو کہ تونے قتل کیا ۔ بجا ہے آب ہے کیا تیغ آبدار مین موج
نسیم باغ مین جاتے گردہ جانجہان ۔ ہر ایک گلمین رنگ جاتا ہر ایک خار مین موج

قضا کی اردو زبان کے بڑے اوستاد پرگو تھے۔

ناز تخلص منون لال ایک طفل نوخیز قوم کہتری شاگرد دوست اور ہمسایہ منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص کا تھا جو نوجوانی مین ہی راہی ملک بقا ہوا یہہ دو شعر اوسکے ہین۔

مین بندہ ممنون احسان تمہارا ؏ برا مانو مجہہ سے نہ صاحب خدارا

مین مرتا ہون اللہ نگہبان تمہارا ؏ تم اس نازمکا اپنے انداز دیکھو

ناصح تخلص چہاجو رام برہمن ساکنہ قصبہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ جو قصبہ مذکور کے مدرسہ مین مدرس ہین شاگرد منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص۔

ایام نوبہار ہین ہون سبکو مبارک ؏ ہولی پہلے اشجار ہین ہون سبکو مبارک

ناطق تخلص جگناتہہ فرخ آبادی خلف لالہ لالجی اور حال معلوم نہوا۔

جبتلک خانۂ دل درست آباد نہو ؏ عمر بہر خلطہ عشاق کبہی شاد نہو

ناظم تخلص پنڈت شیو پرشاد ولد پنڈت نانک چند باشندہ لکہنو شاگرد امانت۔

مانی نے جب بنائی پری دلربا کی تہہ ؏ دل چاک چاک ہوگیا نازک کیطرح سے

نازان ہوا خود انکہو نسے اپنی لگاکے ؏ حب سے پڑا صنم تری زلف دوتا کی تہہ

ٹکڑے کیا قلق سے گریبان کو غیر نے ؏ ادہن بادشاہ حسن کے پہر کردن شاہ

دامن لیا جو یار کا مینے بڑہا کی ہاتہہ ؏ اجاے سلطنت ہی اگرچہ گدا کی ہاتہہ

لٹکائی جاہا چاہئے اوسی رسیان گلے ؏ جوئی دل حزین کی ہے زلف دوتا کی

ناظم تخلص درگاپرشاد ولد چہوٹی لال باشندہ شمس آباد۔

جو اوسکی کاکل میں خجکی ہین شیدا ؏ اوہنین کیا کام ہی شام سحر

ناظم تخلص پنڈت کامتاپرشاد منتظم راج بہرت پور ابن پنڈت بدری ناتہہ لکہنوی۔

دہکیلا ہر ایک سنگ سمندر کی طوفان ؏ باقی مجہی حسرت کچہہ ای دیدہ تر ادہ

نالان تخلص دولہ رائے بن پہجن لال قوم مہاجن ساکنہ پونہانہ جو دوکانداری کرتے ہین شاگرد منشی درگاپرشاد نادر تخلص

اپنی عداسی کردن یک یک قتل ؏ اگر مجہی نالان قدرت دی خدا

نالان تخلص منولال کہتری ساکن شاہجہان آباد

کہتی ہین تیری گلیمین ایک جوان مار گیا ؏ دیکہو تو ای بیخبر جاکہ کہین نالان نہو

نامی تخلص لالہ سوہن لال کایتہ باشندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر دہلوی۔

دامن سے اوسکی جہاڑ سی جو میکر تر گرد ؏ آئی یہ بو کہ ہوگئی تو گلاب گرد

نامی تخلص منشی بدری داس ابن نہال چند کہتری اول اول سرکاری نوکری مدرسی وغیرہ اور اتالیقی بعض رئیس زادگان دہلی کرکے اب پشمینہ کی دلالی کرتے ہین عمر ساٹہہ سے اوپر ہے انکی چند عیدیان منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص

کہ سخن سے بڑہ کر کوئی یادگار زمانہ نہین ہو سکتا ہے۔ یہہ ابتک قریب چالیس پچاس کتابون کے لکہہ چکے ہین ازانجملہ مطلع المصادر و مطلع الصیغہ و مطلع العروض و مطلع القوافی و مطلع البلاغت و مطلع الالقاب الآداب و مطلع المناجات و شجرہ عبرت گذار یعنی نسب نامہ خاندان تیموریہ تو فارسی زبان مین ہین ازانجملہ شجرہ اور پہلے اور پانچوین مطلع کا لُبِّ لباب بنام مطلع العلوم چہپ چکا ہے اور مطلع الحساب کئی حصون مین اور رسالہ حسابیہ مسمی بسوالات عجیبہ معہ قواعد غریبہ اور جغرافیہ و تین حصہ جبر و مقابلہ وغیرہ کئی رسالہ زبان اردو مین تصنیف کئے ہین اخلاق ناصری کا خلاصہ کیا اور اسکو معہ ترجمہ اردو فرہنگ لغات کے چہپوا دیا دکن کے شاعرون کا تذکرہ بنام گلدستہ نادر الافکار اور شاعرہ عورتون کے دو تذکرہ ایک چمن انداز اور دوسرا گلشن ناز تیار کئے اور چہپوائے قصہ ممتاز کا لب لباب بہی اپنی عبارت مین قلمبند کرکے چہپوا دیا شطرنج کا رسالہ مسمی بہشت نغمہ لکہکر طبع کرایا اور کئی کتابون کو اردو سے ناگری مین ترجمہ کیا۔ گلٹ کے فن مین اکسیر نادر ایک سالہ بہت اچہا لکہا ہے کچہہ تو چہپ گیا ہے اور کچہہ چہپ رہا ہے۔ ترجمہ نویسی کی طاقت اونکی اس شعر سے ظاہر ہے جو حافظ کے شعر کا ترجمہ ہے **شعر** تو سجادہ کو می سے رنگ اگر پیر مغان کہدے ۔ کہ سالک باخبر ہوتا ہے راہ و رسم منزل کا۔ کسی شارح کا قول ہے کہ حافظ نے اس شعر مین یہہ معما باندہا تہا کہ سجادہ اور می کے عدد جمع کئے تو دونو کے عدد (حبیب الله دابین) کے عددون کی برابر ہوگئے گویا سالک نے یہہ وظیفہ بتایا تہا کہ مصلے کو مے سے بہگونا کہا بس اس ترجمہ سے بہی یہہ ہی معما بدستور حاصل ہو سکتا ہے۔

انہون نے علم ادب فارسی معہ عروض و قوافی کے مولوی امام بخش صہبائی سے حاصل کیا تہا شعر کی اصلاح کبہی منشی عزت سنگہہ عیش اور کبہی حافظ غلام رسول نابینا ویران اور کبہی مرزا قربان علی بیگ سالک وغیرہ چند اوستادون سے لی انکی نظم و نثر کے نمونہ بہی میرے پاس پہونچے ازانجملہ اردو اشعار یہہ ہین۔

اسی ہین مین عقل شعر اوزنگ ہے
جو چاہو دل لگی اپنی اسیکی سیر کرو
واہ وا ایجان جانان واہ وا
ہی نرالی طرز کا اپنا کلام
بندہ لی وام ہون یارو سنو
جوانی ساری نادانی مین گذری

بیت معنی مین ہین گنتی ہی ماند
جہان کا حال پہر لے کتابی گہر ز
کیا بتا ہا عہد و پیمان واہ وا
دین و دنیا سے نہین مجکو کام
رم رہاتے تین اپنے دام رام
جو باقی تہی پشیمانی مین گذری

اپنی قول و فعل پر کر تو نگاہ
گر اٹہو دی بیم ہجران اور امید وصال
شکوہ نہ غیر کا نہ گلا اپنے کا ہمے
ایک فقط اوس ذات کا ہے آسرا
اُج رنگین شیشیان سے جو جُنی ہین طاقین
رہی پیری سو نومیدی مین گذری

کیا کہا تہا کیا کیا عیا حیف
پہر بغلین کیون لاہوئی قمر بند ارکان
پہر نا پڑا ہے آپ ہی اپنا کیا مجہے
اور کا لیتا نہین ہرگز مین نام
نسل انکی لعل و گوہر ہین کہان آفاقین
نزع کی رات حیرانی مین گذری

نادر تخلص گنگا سنگہہ سکنہ لکہنو شاگرد میر حسن

قاصد تو اس بہانہ سے اوس پاس جائیو
یہہ کیسا خط ہے مجکو ذرا پڑہ سنائیو

نادم تخلص رام دیال برادر حقیقی منشی میڈو لعل زار کایتہ سکسینہ لکہنوی شاگرد و قایم مقام اپنے بہائی کے تہے حال ہین

عزیز و شاہد اہلِ نظر ہے ؛ جدہر دیکہا وہی وہ جلوہ گر ہے ؛ وہی ہر جا وہی ہر رنگ مین ہے ؛ گلو مین بو ہے آتش سنگ مین ہے

نادر تخلص زبدہ محبان نادر العصر منشی درگا پرشاد خلف منشی متارام ناتوان تخلص قوم کہتری باشندہ دہلی یہہ صاحب سمت ۱۹۰۹ مین رکہہ پنچمی یعنی بہادون وودم سودہی کو پیدا ہوئے انہون نے اپنا زایچہ بہی معہ حکلمات کے کتاب تشریح طالع نامہ مین بزبان فارسی چہپوایا ہے ۔ انکے بزرگ نادر شاہ کے فتنہ مین سرہند سے دہلی مین وارد ہو کر ملازم سرکار شاہی ہوئے چنانچہ اکبر بادشاہ ثانی کے زمانہ تک دس ۱۰ روپیہ ماہانہ بطور پنشن اونکو ملتا رہا اور پہر انکی والد کی بے پروائی سے بند ہو گیا انکے والد انکو تین برس کا چہوڑ کر لکہنو کو چلے گئے اور آٹہہ برس بعد پہر آئے تو اوہون نے اوس وقت تک کچہہ علمی لیاقت پیدا نہین کی تہی اور لہو و لعب مین مشغول رہتے تہے اسلئے انہون نے ناراض ہو کر انکو تار کشی پر بٹہا دیا تا کہ دستکاری سیکہہ جاوین مگر ہنرہی طالع نے انکو تار کشی سے نوشتخواند کے سلسلہ تک کہینچا اور شدہ شدہ انشاء ابو الفضل تک پڑہہ کر پادریون کے مدرسہ مین داخل ہو گئے جہان مانیٹر مقرر ہو کر کچہہ حساب سیکہا مگر مدرس کی لیاقت علمی اپنے سے کم دیکہکر گورنمنٹ کالج کی دوم فارسی جماعت مین جا شامل ہوئے وہان تین چار برس مین اول جماعت تک کی فارسی اور ریاضی کی تحصیل کی اور کچہہ عربی اور ناگری بہی پڑہی اور بعد ازان پیمایش تختہ اور پرنٹر سیکہہ کر رہتک کے ضلع مین پٹواریون کے معلم مقرر ہوے اور بعد غدر ۱۸۵۹ع مین مدرس تحصیلی ہو کر ضلع گوڑگانوہ مین رہے وہان سے ضلع دہلی مین بدلی کرا کر شاخ مدرسہ کے فارسی مدرس ہو گئے ۱۸۶۲ع مین مدرسہ تعلیم المعلمین عرف دستور التعلیم مین مدرس حساب مقرر ہوے اور پہر مدرس ریاضی رہے ۱۸۶۷ع مین مصحح کتب ہو کر لاہور کے سرکاری چہاپہ خانہ مین گئے اور ۱۸۷۵ع مین مدرس ریاضی ہو کر دہلی مین چلے آئے اور کچہہ عرصہ تک اوس منصب پر ممتاز رہ پچاس روپیہ مقرر رہ کر کی کہولی جو اب تک جاری ہے اور کتابون کے شغل مین اپنی اوقات بسر کرتے ہین راقم سے اور اونسے اسی تذکرہ کے باعث خط و کتابت شروع ہوی جب مین نے ماہ مارچ ۱۸۸۵ع مین انکا اشتہار چہپوایا تہا تو نادر صاحب نے خود مجکو خط لکہہ کر اپنا اور چند احباب کا کلام بہیجا اور پہر ایک نیم ہلث اپنی تصنیفات کا بہیجکر مجکو زیر بار احسان فرمایا اور جب سے اب تک ہمیشہ خط و کتابت اور ترسیل حالات و اشعار شعراء دہلی وغیرہ سے یاد و شاد فرماتے رہتے ہین اور مجہہ سے زیادہ اونکو خیال اس تذکرہ کی تیاری کا ہے دو بار میری ملاقات بہی دہلی مین اونسے ہوئی ہے آدمی بہت باوضع اور یار شاطر ہین اور آزادانہ گذر کرتے ہین ۔ القصہ یہہ صاحب جہان رہے نیکنام رہے ترقی پاتے رہے انعام لیتے رہے حکام اور افسرون کو خوش رکہا ماتحتون کو راضی کیا سرکار کا کام دیانت اور امانت کے ساتہہ اچہی طرح انجام دیا اور حاکمون سے حسن کارگذاری کی سندین لین انہون نے اب تک باوجودیکہ پچاس برس کی عمر ہو گئی ہے مجرد عمر بسر کی ہے اور زن و فرزند کیطرف میل نہین کیا ہے اور اپنے زادہ ہاے طبع بدیع کو اولاد سے کم نہین سمجہا ہے اور اپنی تصنیفات کے ذریعہ سے بہی اپنا نام اور ذکر خیر کا باقی رہنا خیال فرمایا ہے اور حقیقت مین یہہ فہم اونکا بہت درست ہے

پہلے پہلے تو نواب خدابخش خان والی جہرکا فیروز پور وغیرہ اور بیگم شمرو اور نواب حسام الدین حیدر خان و نیفدار شاہ اودہ وغیرہ کی ہندوستانی سرکارون مین اہلکار رہے پہر انگریزی سرکار مین پرمٹ کی محرری کی لاہور مین دیوانی کے اظہار نویس رہے اینالہ مین پیشکار کورٹ آف وارڈس ہوئے غدر کے بعد دہلی مین ڈاکخانہ کی محرری کی انجام کار تارک روزگار ہو کر خانہ نشین ہو گئے اور اس عالم مین انکے فرزند رشید منشی درگاپرشاد نادر نے انکی خدمت گذاری کی قریب سمت ۱۹۲۵ کے انکا انجام بخیر ہوا آپکی طبیعت بہت موزون اور ذکی تہی شعر کی اصلاح کسی سے نلی اور اسپر بہی شعر بہت صاف کہتے تہے ساٹہہ ستر نظم اور نثر کتابین فارسی اردو اور بہاکہا اور ناگری مین ایسی یادگار ہین جیسے اوہیا تم را آماین و شیو پران کے بہوتر کہنڈ کا ترجمہ فارسی نثر مین اور پہر انہین دونون کا ترجمہ نظم بہاشا مین اسم اسکند بہاگوت کا اور سنگہاسن بتیسی کا ترجمہ اردو نظم مین بہارستان اور نگارستان گلستان اور بوستان کے جواب مین اور ایک دیوان دو سو غزلون کا انکے نادر العصر فرزند منشی درگاپرشاد صاحب نے پانچ سات رسالہ تو اپنے باپ کی تصنیفات سے چہپوا دیئے ہین اور باقیماندہ کا ارادہ کر رہے ہین خدا راست لادے ایک رسالہ مرات المسایل عقاید ہنود و دہرم مین مین نے بہی آپکی تالیفات سے دیکہا ہے جو نادر صاحب نے اپنی تصنیفات کے ہمراہ میرے لئے بطور تحفہ بہیجا تہا یہہ چند شعر انکی تصنیفات سے جو ہمکو پہونچے درج تذکرہ کئے جاتے ہین ۔

نصیحت تلخ ہے ہرگز نہ کیجے	اگر زر پاس ہو تو سیکو دیجے	نہ دیجے دل کسیکو تا مقدور	دیا ہو نا توان تو پہیر لیجے

سنگہاسن بتیسی کے ترجمہ سے

سو مت ماد ہو انل اوسی شہر مین	بجا تا تہا بین آکے اس شہر مین	جسے سنکے بیہوش ہوتے ہے سب	بہائم بہی بیہوش ہوتے تہے سب
	جسے سنکے لہراتا دریا بخود	بیابان سنسان تہا بخود	

شعر اوس غزل کا جو عکس یا تبدیل کی صنعت مین ہے یعنی جسکے چارون ارکان کو اولٹ پلٹ کر پڑہ سکتے ہین ۔

	ای رشک آفتاب اوٹہا دو ذرا نقاب	ہمکو نہین ہے تاب تجلی کہان حجاب	

نادان تخلص منشی کامتا پرشاد خلف منشی دیواری لال رئیس قصبہ داود گنج ضلع ایٹہ قوم کایتہ سکسینہ ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوئے پندرہوین برس مکتب سے اوٹہکر گوالیار گئے اور نوکر ہو گئے چنانچہ اب سرکار عالیجاہ مہاراجہ کے دربار اور ایک رئیس اعظم بہرولکی بہا کلشمیر جنگ بہادر کے یہان بخدمت اتالیقی ممتاز ہین اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین ۔ مخمس کریما ۔ انشاے نطق فارسی ۔ ہفت گل قواعد فارسی مین ۔ بہارستان نادان ترجمہ مثنوی نیرنگ عشق ۔ اردو مین ۔ اور کچہہ ریاضی بہی جانتے ہین شعر کیطرف توجہ کم ہے مگر مضمون خوب خوب لکہتے ہین جو ہندوستان کے نامی گرامی اخبارات مثل اودہ اخبار وغیرہ مین چہپا کرتے ہین یہہ چند شعر انکی ترجمہ مثنوی غنیمت یعنے نیرنگ عشق سے ہین

سیکنی کا یہ رنگ ہے اوس بن	موج ہے ساغر شراب مین سانپ	اوسکی زلف سیہ کی حسرت مین	ہے نگہہ دیدۂ پرآب مین سانپ
زلف پہرتی ہی چشم گریان مین	جیسے پہرتا ہی کہین آب مین سانپ	زلف شبرنگ کی تصور مین	ہے نفس سینۂ کباب مین سانپ
شرم سے دود آہ سوزان کے	کیچلی سے ہوا حجاب مین سانپ	کون ظالم ہے خیمہ زن دل مین	نظر آتا ہے ہر طناب مین سانپ
بزم مین آہ لیے رخ جانان	دل کو ہر تار ہے رباب مین سانپ	دل جگر دود آہ سے ہین پر	ہوتی ہین خانہ خراب مین سانپ
کسکے کاکل کا وصف ہے مرقوم	ہوئی ہر سطر ہے کتاب مین سانپ	مرگئے ہم شمیم گیسو سے	تہا نہان آہ شکنا مین سانپ
جان کو اپنی تیری چین جبین	ہوگئی حالت عتاب مین سانپ	آبلہ دل کا ہوگیا پر دود	ہے عجب جسم ہین حباب مین سانپ
حسرت زلف جو لکھی مہجور	خط کے آیا میری جواب مین سانپ	ٹہوکر لگی جو پانی نگارین یار کی	مثل عقیق ہوگئی لوح مزار کی
	کب چین خاک مین ہے دل بیقرار سے	ہی برق جلوہ گر میری تربت غبار سے	

مہجور تخلص رائے بلاقی چند متوطن میرٹھ انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ ختم کتاب مثنوی مخزن العشق منشی تلسی رام عزیز سلطان پوری مین دیکہا گیا

مہجور تخلص منشی جہاولال شاگرد موجی رام یہہ دو شعر انکے گلدستہ شعرائے میرٹھ نمبر ۲۲ سے منتخب ہوئے۔

یقین ہی قتل عدو کا اوٹھا گئی گرما	ہوئے ہین کہان کہے ہمارے گلو میان محفوظ	ہنسے ہنسگیا ایسا دندان جانان لکا حنا	پہر یہ ملے انگھہ سے موہیکا پانی وقت گریہ

مہر تخلص منشی مہر چند متوطن فرخ آباد۔ انکا تخلص منشی بہی تہا اس سببسے کلام انکا نہ ملا تخلص منشی لکہا گیا

مینوش تخلص منشی شیو سہاے خلف منشی دیبی پرشاد عزیز شاگرد نثار اللہ خان فراق۔

جالی کی انگیا تری دیکھ کے رشک پری	ہاتھ ملے سطح محرم اسرار نے	عرش سے بالا تہا گہر کی کرسی ہوگئی	سقف گردون کی تمہاری چہت سے ہمسر ہوگئی
ہین نگینے نور سے کیسے غیرت الماس ماہ	برج ماہی آپکی بازو کی مچھلی ہوگئی	گہر بستی تہا ہین آگہر سبز نخلستان ہوگیا	اس چمن کے گرد مہندی کی ٹٹی ہوگئی

ناتوان تخلص منشی بنسارام ولد منشی لکہپت رائے خلف رائے نرسی رام قوم کہتری سرہندی چہبتی باشندہ دہلی جو طفلی مین ہی یتیم ہوگئے تہے مگر اپنے دادا رائے ہردی رام کے ظل تربیت مین ایسی پرورش پائی کہ علم ہندی اور فارسی مین بخوبی روشن سواد ہوگئے اونکے دادا بڑے عالی ہمت اور فہمیدہ بزرگوار تہے اوہنون نے اپنے دست و بازو کی کمائیون سے اپنے بیٹا بیٹون اور پوتون کی اٹہارہ شادیان کین وہ ہندوستانی سرکارون مین معزز علاقون پر ممتاز رہے علم سیاق مین اوستاد زمانہ تہے حکایت ایسی کہتے تہے کہ باوجود کاروبار ملازمی کے ایک ع یہہ روز کی کتاب نویسی کرتے تہے اور فارسی شعر بہی کہتے تہے چنانچہ اونکے پرپوتی منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص لکہتے ہین کہ اوہنون نے ایک مثنوی فارسی سکندر نامہ کی زمین مین شمرو کی بیگم کی تعریف مین لکہی تہی الا آب وہ میرے پاس موجود نہین ہے ورنہ اوسکا نمونہ بہی لکہدیتا ”۔ ان رائے صاحب نے سنہ ۹ء ۱۸ مین ۹۶ برس کی عمر مین رحلت فرمائی اور دو کان یہہ ایک وہ چاہ پختہ کے اپنے پس ماندون کے لئے باقی چہوڑی منشی بنسارام ناتوان اوسکے وارث ہوئے یہہ صاحب

آپ پریزاد نبات کہیے	پر نہ کبھی ہم سے اوڑائے کہیے	ایک ہی بیمار نہ اچھا ہوا	آپ مسیحا ہین ہولت کہیے

موجی تخلص موجی رام خلف دیوان چہتر پت ملازم نواب حسین علیخان بہادر پسر نواب سعادت علیخان بہادر باشندہ لکہنو کایتہ سری باستب قانون گوئی قصبہ سانڈہی شاگرد غلام ہمدانی مصحفی بڑے بزرگوار اور خوش فکر تہے سات دیوان اردو اور فارسی انکی تصنیف سے ہین۔

ہی گردسی آہر جو غریب لوٹنکی یاد	شبنم دہلا رہی نسیم چمنکی یادن	چہوٹ ہزار مرتبہ شیرین دہنکی یاد	دو چار بوسہ گر لب شکر شکن کے آین
آیا نہ ہٹہیک رہین ہائے کوئی کیا آ	مرنیکے بعد بہی رہے یا ہر کفنکی یاد	آئی جاوسکی آنی سی گلشن مین فصل گل	بلبل نے چوم چوم لیے گلبدنکی یادن
وحشت نے دونکی شادہ بہرا ہی جو کر	جایئن اوکہر کہین نہ غزال ختنکی یاد	جاونگا تیشہ لیکی سو بیستون گ	ہٹہیرینگی سانپ مری کب کو بکن کے یاد
مانی نہ ایک یار سحر تک شب جمال	بیار سر نیاز تہا اور سمن کے یادن	کہولی جو وستی زلف گرہ گیر کی سن	زاہد کی ہاتہ باندہ لیتی برہمنکی یادن
	محشر کی دن وسیلہ شفاعتکا ہو مجہے	موجی جو ہاتہ آئین حسین حسنکی یادن	

موزون تخلص مہاراجہ رام زاین عظیم آبادی نایب صوبہ عظیم آباد شاگرد شیخ علی حزین نواب قاسم خان ناظم بنگالہ کے عہد مین بڑے نامی گرامی امیر اور حاکم صوبہ پٹنہ کے تھے اکثر فارسی کہتے تھے اور اردو کم انکا مفصل حال اول جلد مین حوالہ قلم ہو چکا ہے اخیر مین نواب قاسم خان نے ظلم سے اونکو دریاے گنگ مین ڈبو دیا تہا۔

ابر ہوگا تو خجالت سیتی پانی پانی	مت مقابل ہو مرے دیدۂ خونبار کے ساتھ

موزون تخلص چہتر سنگہہ کایتہ دہلوی نبیرۂ منشی مادہو رام صاحب انشاء مشہور۔

بیت ابرو کو ترے دیکہہ کے اے مطلع حسن	جو ترے کوچہ سے نکلا سو غزلخوان نکلا

موہن تخلص پنڈت موہن لال قوم برہمن سورج دہن سکنۂ دہلی حال مقیم گوالیار اپنے کو ذوق کا شاگرد بتاتے ہین یہہ شعر اونکا منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص کے تذکرہ نادر الاذکار کی تقریظ سے لکہا گیا۔

دیکہہ موہن اسکو با چشم بہار	غیرت گلزار ہے یہہ تذکرہ

مہاراج تخلص راجہ ہلاس راے نواب حشمت خان کے دیوان تھے۔

شکہر کو جو دیکہا گیا تکو ترے	رہتا ہی کہلا دیدۂ مہتاب فلک

مہجور تخلص منشی شیو پرشاد متوفی پنڈت کشمیری باشندہ دہلی زمانہ غدر ۱۸۵۷ع مین رزیڈنٹی راجپوتانہ کے میر منشی تھے اور آخر کار اوسی عہدہ مین جان بحق ہوئے آدمی بہت قابل اور سنجیدہ تھے اونکے بہتیجے پنڈت شو نراین جی عرصہ سے جودہپور مین مصاحب راج ہین اور اونکے بیٹے پنڈت برجناتہ اب منتظم سایرات راج میواڑ ہین اور لیاقت اونکی علم عربی و فارسی مین اول درجہ ہے۔

نظر آنکہ پیچ و تاب مین سانپ	ہی وہ گیسو میری حساب مین سانپ	کسکی زلف سیاہ دیکہی ہے	رشک سے ہے جو پیچ و تاب مین سانپ

گیا گہو دریائے چمن سے گذر	نہ مقصد کا پر ہاتہہ آیا گہر	ہوئی آتش جنگ افروختہ	ہوا خانہ آشتی سوختہ
	چہپا گرد لشکر سے رخسار روز	نہان ہوگیا مہر گیتی فروز	

منتشی تخلص بنا یک پرشاد سررشتہ دار محکمہ سول جج لکہنؤ باشندہ بنارس طبیعت رسا ذہن عالی خداداد رکہتے ہین چند سال ہوئے کہ آپ نے سند وکالت حاصل کی۔

اوس قمر نے جو پریشان کئے گیسو	ہوگئی دہر مین ہم طالع اختر گیسو	روز روشن کیلئے شب کا بہی ہونا ہے ضرور	اسلئے خلق ہوئے ہونگی برابر گیسو
کان اوس شوخ کی بہر دل نہ عجب کیا ایدل	گوش جانانہ کی زینت سے ہوئی گوہر گیسو	نیک ظلمات یہہ تہا عارض جانان ہو تجہے	رکہتی ہین بخت سا تسلسل سکندر گیسو

منتشی تخلص منشی کندن لال قوم کایتہ سکینہ سکندرآباد غزلین انکی منشی دیوکی نندن ہنر تخلص نے تذکرہ ہذا کیواسطے بہیجی تہین اونمین سے یہہ شعر منتخب ہوئے۔

چلتے ہین اوٹہاکے ہوئے دامن ادا سے	سایہ کی توقع نہ رہی بال ہما سے	ہر روز تہ لوح جبین تہی ہلال اور قمر	ہم جنس دو نو ہم نشین تہی ہلال اور قمر
	محراب کہچوائی ہے تصور اپنی یار نے	اس عقل پر صد آفرین تہی ہلال اور قمر	

منعم تخلص موہن لال شاگرد شاہ نصیر بیشتر فارسی کہتے تہے۔

کہین کیا ہے دلا آج قد یار نظر	کچہہ قیامت کے سے آتی ہین جو آثار نظر	وان اشارہ ابرو مطلع ہلالی ہاے	ہے یہ آہ کا مصرعہ مقطع فغانی ہاے

منعم تخلص مکند لال قوم کایتہ شاگرد پنڈت نراین داس ضمیر تخلص پروانہ نویس محکمہ صدر صدوری دہلی۔

	ہو جسدم خرامان وہ پری پیکر گلشن کا	ہر ایک گل کہہ رہی تہی کر رہا تہا جو چمن تہا	

موجد تخلص منشی کالکا پرشاد خلف منشی بہگوان دین باشندہ لکہنؤ علوم ضروریہ سے آگاہ تہے عربی اور فارسی زبانین خاصی دستگاہ رکہتے تہے ناظم و ناثر بہی اچہے تہے اردو اور فارسی شعر خوب کہتے تہے اونکی ولادت سنہ ۱۸۳۶ء مین ہوئی تہی اور انتقال ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۶۹ء کو مرض خناق سے ہوا اوایل مین سلطنت اودہ کے ایک معزز اہلکار تہے آخر مین مطبع اودہ اخبار کے چند سال خوشنویس رہے خوش نویسی مین یکتا تہے چنانچہ اونکے خط کی چہپی ہوئی کتابین بڑی قدر اور قیمت سے فروخت ہوتی ہین سنہ ۱۸۶۶ء مین مین نے اونسے ملاقات کی تہی جب کہ وہ ٹونک مین نواب محمد علیخان کے لئے مطبع نول کشور سے ایک کل چہاپہ کی لیکر آئے تھے اور وہان اونہین دنون مین صاحبزادہ احمد علیخان رونق تخلص کے مکان پر مشاعرہ ہوا تہا اوسمین اونہون نے اپنی غزل پڑہی تہی دہلی کے مشہور شاعر تو ربہی اوس مشاعرہ مین موجود تھے اونہون نے اونکی بول چال اور بندش مضمون کو بہت پسند کیا تہا اور پہر موجد نے ایک فارسی قصیدہ بہی پڑہا تہا جو نواب صاحب کے لئے عید کی مبارکباد مین لکہا تہا اوسکے اشعار بہی بہت پر مضمون اور بامزہ تہے اونکی غزل سے مجکو دو شعر یاد رہے تہے سو یہان لکہتا ہون اور باقی تحقیقات اونکی معلوم نہین ہوئی تہی کہ ایک خط مین نے منشی نول کشور صاحب کو لکہکر دریافت حال کیا تہا اشعار موجد یہہ ہین۔

ملک تخلص بابو جگنناتہہ پرشاد رئیس کلکتہ شاگرد میر باسط علی محوی۔

دلپہ ایک سانپ سا لہرا گیا اوہ — زلف جانا کی صبا لیکی جو بو آئی ہے

منتظر تخلص پنڈت شیو ناتہہ خلف رشید دیوان شنکر ناتہہ رئیس لاہور۔

تری آئینہ کو کیونکر چور پیکر توڑ دے — ہان اگر ملجائے تو دست سکندر توڑ دے
چشم گریان کے بدولت خون ہے مجہہ مین کہان — حضرت فصاد بس کیجے بہ نشتر توڑ دے
توڑتا ہی اگر میرا دل مضطر تو چیر — عاشق گفتار ہون کچہہ منہ سے کہکر توڑ دے

جسطرح توڑا ہی تو نی محتسب جام شراب — دلمین آتا ہے کہ تیرا کاسۂ سر توڑ دے
تری دل شکنی کا ڈر مانع ہی ناز مزاج — ورنہ گر ہین ذرا تو ترا خنجر توڑ دے
اپنی دل شکنی کی لذت منتظر یاد آگئی — رد پر دلبل کے جب جانا گل تر توڑ دے

منشی تخلص منشی مہر چند متوطن فرخ آباد خوش نویس آگرہ لکہنو مقامات مختلفہ مین تحصیلدار رہے ہین اور تذکرہ سخن شعرا مین انکا تخلص مہر لکہا ہے۔

ای کمان ابرو جہان جاتا ہون مین آنکہ — پہونچتا ہی ایکدم مین پاس تیر لگا
یہ تو اپنی خوابمین ہی پر نہ آئی آرزو — ہم خیال وصل جانان میں تیر باندہ گئے

نیند آگئی ابرو کی تصور سے جو مجکو — تہا خوابمین کہینچے ہوئے تلوار کوئی آ
نرگین چشم کی بیمار کی لی جلد خبر — بولتا ہی نہین کہتی ہین پڑی دیکہو

منشی تخلص عجائب رام انجہانی مقیم مرشد آباد شاگرد قدرت اللہ خان قدرت۔

تیری دل سے گرہ کینہ کی جب کہو لے — غوطہ گر مار سکے آب گہر مین ناخن

منشی تخلص موہنچند قوم کایتہ ماتہر شاگرد شاہ نصیر ملازم قدیم شاہ عالم بادشاہ دہلی صاحب دیوان گذرے ہین اور اہنون نے شمشیر خانی اور شاہنامہ فردوسی کا ترجمہ اردو نظم مین کیا ہے از انجملہ شمشیر خانی کا ترجمہ بنام شاہنامہ اردو بہت مشہور ہے اور ایک کتاب سام نامہ بہی اونکی تصنیف سے ہے انکا انتقال ۱۲۳۲ھ مین ہوا۔

چشم ہی قہر بلا زلف قیامت قامت — اسلئی لوگ ہین آفت جان کہتے
بلبل اوس چمک کا کب گل کے سایہ تلے — محو کاکل جا کے سنبل کے سایہ کے تلے
مین افتادہ یا رب سر خاک ہون — ستمدیدۂ دور افلاک ہون
وہ چار آئینہ ہر دم وہ رشک ماہ ہو — پر اک نگاہ سے شرمندہ مین گاہ ہو

خواہش نہین کہ ہاتہہ میرے سیم و زر لگے — یہہ آرزو ہی سینہ سے دلکے جگر لگے
زیر مژگان چشم مینا فزای رشک لختہ دل — ایک دو دم کا ہے وہ ملجلکے سیاہ آتے
عشق کب آے دل پر رنج و محن چہوٹی ہے — پر یہہ سوجہی ہے کوئی دنین دمن چہوٹی ہے
کبہی یان سے ہون آزاد ایسے مین ہین — تمہارے پاس نوع ہین گرچہ ہم قفس مین ہین

زخم ہنستا ہے تری بسمل کا — کہ تری تیغ کارگر ہنوئی

غزل

او نہاد و یار و تم اپنے دلسے خیال زلف و رخ جانا نکا — ہنو پریشان کہ او نکا ہر ایک ہی وبال جانکا
غو فسکہ ہر وحید رو مان ہے یہ فیض چشم گہر فشانکا — نہ کیونکر اشک اب مین کو پکڑی نکلکی اس چشم کی سرا سے
غم و خوشی کیون نہو وہی یکسان دلا میں فرستہ فیضان ہین — کہ سر د مانند کچہہ خوشی یان بہار کی ہی نہ غم خزانکا
براز گہری جو میرا دامن نو کچہہ ہی احسان آسمانکا — مقام آخر کو خاک ہی ہے عدم کے یار دمساز انکا
کہون مین سرو لیسان بہ جنون سودا کے راہبر انکا — ہون مین مجنون صفت نکیونکر سو بیابان دد

در مذمت ذو الفقار خان

ای ذو الفقار خان کہ تیرتہ زبانہی — خوف خدا سے ڈر تم آسمان سے ڈر

از شاہنامہ

ابھی آئی ہو ابھی کہتی ہو رخصت رخصت　|　اور ابھی جاتے کہان بیٹھو لو دم بھر جانا

مضطر تخلص پنڈت رام نراین ابن پنڈت شیو پرشاد تحصیلدار علیگڈہ ساکنہ دہلی۔

پہلو مین ہین یار تو کب جا ہے تن مین　|　کیا فایدہ ہوتی ہی جو مضطر بیرا سے

مضطر تخلص پنڈت کنہیا لال پسر پنڈت کشن نراین ساکن دہلی محلہ املی۔

خنجر ای جلاد لے فولاد کا　|　سخت جانی وقت ہی امداد کا

مضطر تخلص کنور سین لکہنوی تحصیلدار پرگنہ ڈبائی ضلع بلندشہر شاگرد مصحفی۔

خلل انداز وفا کون نا غماز ہوا　|　کہ جواب خط مضطر قلم انداز ہوا

سوز جگر کو دیدہ پرنم کو دیکہیی　|　ان آفتون کو دیکہیی اور ہم کو دیکہیی

ابھی سے بیقراری ہے تو ہمنے　|　دل مضطر مقرر رات کاٹی

مغموم تخلص لالہ رام جس لکہنوی۔

کب ہین زندگی گوارا ہو　|　جب ترا غیر سے اشارا ہو

زیست ہو تب جب اوسکا یان ہو گذر　|　یا وہان اپنا ہی گذارا ہو

بہولکر یاد دل ڈراتا ہی مجہی جون فیل مست　|　دلکا بچنا ساقیا اسوقت تیری ہاتھ ہے

مفتون تخلص پنڈت لچھمی نراین ابن پنڈت گوردہن داس متوطن فرخ آباد شاگرد غالب۔

سامری آخر اسیر دام الفت ہوگیا　|　چشم فتان نین تری جادو کا سر کہلا

دیکھو دہان یار کمر پر نظر کرو　|　کیسا جواب ہے دہن لاجواب کا

اب جا کی ناز خاک کے ڈہیر پر نہ کیجے　|　زندہ ہا نہین کوئی عاشق جہانکا

مفتون تلاش می مین پیرا ہون جو دود　|　ہر آبلہ ہی پانو کا شیشہ شراب کا

مفتون تخلص لالہ رگہوبر دیال ابن پربہو دیال متوطن فرخ آباد۔

کہ بعد مرگ آکے جنازہ اوٹہائینگے　|　جب زندگی مین آ نہ پوچھی خبر کبھی

مقبول تخلص جیسکہرای فرمان نویس سلطانی خوش نویس لاثانی ولد چنی لال وطن بزرگون کا مراد آباد ہے مقیم لکہنو محلہ نولستہ صاحب دیوان شاگرد منشی میڈہو لال زار۔

دیکہنی پاوٗن اگر اوس گل بیخار کا رخ　|　تا دم مرگ نہ دیکہون کسی گلزار کا رخ

لوگ روتی ہین قضا پہ کہڑی ہنستی ہے　|　زعفرانی ہو جب سے تری بیمار کا رخ

مست کیونکر نہ ہمیشہ رہی مقبول اپنا　|　دیکہتا ہے وہ مدام اوس بت میخوار کا رخ

کل قضا آئی تو وعدہ دید آیا آج　|　دیکہہ لینے دی مجھی پہر خدا یار کا رخ

بخت برگشتہ ہوا لیا جو لگا پیچ　|　دین برگشتہ ہوا اوس شوخ کی بلوا کا رخ

الہی کس سے ہوئے دو چار دل میرا　|　طپان ہے سینہ مین سیماب وار دل میرا

بہت کہلائیگا گل گرچہ خون سلا ہے　|　دکہائیگا الہی کیا کیا بہار دل میرا

مقبول تخلص جگیشہر پرشاد تحصیلدار ایمنولنسیل رایچی۔

حبیب اودہ کہتی ہین میری بات پہ یون کہتی ہین　|　مینے کیا تمسے کہا تم تو کہو کیا سمجھے

مقبول تخلص منشی چہوٹے لال مالک و مہتمم مطبع بوستان العاشقین شہر لکہنو۔

مشتاق تخلص لالہ بہاری لال بن دل سکھہ رائے شاگرد مجذوب مقیم فتحگڈہ

ئنہ تحیر سے اپنا تکتا ہے	آئینہ کو بھی ایک تکتا ہے	جھٹکے دیکر نہ بال سلجھاؤ	زلف پیچان میں دل اٹکتا ہے
	جلد آؤ کہ کلبۂ مشتاق	چشم روزن سے راہ تکتا ہے	

مشتاق تخلص لالہ بہاری لال راقم اکمل الاخبار دہلی ولد لالہ بن بہادن لال باشندہ دہلی شاگرد مرزا غالب

ون تیری سا بہہ دم میں دشمن کا بٹہیا	وہ غرض ہے کہ اوٹہایا نجائیگا	ہوگا اثر جو دلمیں تو خود جائینگے	مشتاق ہم سے عشق چہپایا نجائیگا
	جہاں جا بگے وہاں انگہ اٹہیاں ہونگی	یہاں پہیلائی ہے ہستی کہانی کی	

مشتاق تخلص ٹہاکر گلاب سنگہہ متوطن بیواڑہ علاقہ اودہ جودوڑ کی کالج میں انگریزی کا علم تحصیل کرنیکے بعد عرصہ بیس سال سے سررشتہ نہر جمن میں ملازم ہیں اور آجکل دہلے سے دریا پور تک کے سب اوورسیر ہیں شعر کا شغل حکیم غلام مولی قلق کی صحبت سے ہم پہونچایا اور بقول منشی درگا پرشاد صاحب نادر بدیہہ گوئی میں بھی قادر ہیں اور دس پانچ شاگرد بھی موجود۔

جان جو دامنگیر ہونگے ہزار رونگے	تماشا دیکھنا آساں نہیں ہے رقص بسمل کا	ہوگے مشتاق اوس ستمگر کا	دل نے رکہا نہیں کسی گہر کا
یہ تیرے در پہ جبہہ سائی کی	مٹ گیا سب لکہا مقدر کا	سبزہ آنے سے اوسکے حیران ہیں	کہ خزاں ہے بہار کی صورت
ہیں جو ہونگی ہوس ہاتی ہے تو نسنکر ہے	ہی لب معشوق سینہ میں ہے آکر تیر آج	کس کس سے بیکسی کی کیا تیر سا حیف	ہو نیکو آیا ابر ہمارے مزار پر

مشہور تخلص پنڈت رادہا کشن دہلوی شاگرد حافظ قطب الدین مشیر۔

فلاس میں بھی دل غنی علی لبتہ	واغونکی درم اور رنج زرد زر ہے	کس سے ہے عیادتکی تمنا تمہیں مشہور	جو جاینگا ہو دشمن اوسی کیا کام ہے
ندر اپنا ہو بانہ جہاں میں گرچہ سرجائے	بنایا تجہا اگر دست قدرت نے ہلال کا	تجہی ہی زاہد اکیا ہوگی جنت	نہیں بندہ میں کیا یکسر خدا ہے
آشیاں بنایاتہ چند خار لیکر	تیری نظر میں گلچین گلکا ہی کہنا ہم	کہ ہر کو آشیاں لیکر اوڑ گیا ہے خیر سے مشہور	ادہر بجلی بنایا میں ادہر گلچین گلستان

مشہور تخلص بریلی کے کایتہ صاحبونسے ایک حضرت ہے باوجودیکہ تخلص مشہور ہیں مگر اوکا حال بلکہ نام تک مشہور نہیں

	خوشی سے کہو نہ آئی مشہور بغلمیں کاہم	ملیکا یار سے آج پہر بار دیر لگی ہیں	

مشفق تخلص راجہ جادو کشن بہادر رئیس کلکتہ شاگرد مولوی ظہور النبی مخزون صاحب دیوان۔

خستگان جاگتے ہیں قربان اوس فتنہ کا	ہی قیامت کا گمان سب کو قد دلدار پر	نیند تو آتی نہیں جو خواب میں دیکھیں ہمیں	حیف آتا ہی مجہی اس بلا بیدار پر

مصاحب تخلص پنڈت مصاحب رام ابن پنڈت روپ چند سکنہ دہلی۔

	راز دل فاش ہوگیا ظالم	آہ سوزاں وچشم پر نم سے	

مضطرب تخلص دوارکا پرشاد قوم کایتہ سکنہ لکہنو شاگرد محمد عیسی تنہا۔

	تری عدوں پر آئے دم شماری	بہت اختر شماری کرچکے ہیں	

مضطر تخلص لالہ ارمینے پرشاد ابن بنسی لال فرخ آبادی شاگرد امداد حسین صغیر۔

مدہوش تخلص لالہ ایشری پرشاد مترجم پوتھی گوپی چند۔

پیالا پیکر وحدت کا تماشا دیکھنے کیا / چلا ہی مدہوش وصلت کا اگرچہ ہے مزا ماہی

مروت تخلص پنڈت کشمیری پاس کرن عرف ناتھو جی ولد پنڈت بستی رام دکھنی باشندہ لکھنؤ شاگرد امانت

جب مجھے یہ چھوڑ لیتی ہیں ہنسی کو ٹال کے / دیتی ہیں جو ن بہار حنا کے کہا تہا
ادس نسکن کا ہو نہیں زمانہ میں معتقد / تو وہی ہیں جسنے لا کے گہر میں خدا کی تا تہا
بڑپی شال ہی آب نہ حشر / دریا جو دیکھا پیر آشنا کی تہا
دل ہاتہوں تہہ یوسف ثانی کی لیلیا / آیا نہ خاک بہی بہی باز لجا کی تاتہا
دل بہتی حلقہ کا ٹہوکر لگا کی پانو / کرتی ہیں جن رنگ حنا کا دکہایا تہا
نورا جو گل یہ چمن میں کلائی لچک گئے / نازک ہیں ہیں ایسے پیر نگین ادا کی تاتہا
خود جام ہی جو منہ سے لگا پیر تو جام / ہمکو وہ ہی حلال جو دیجی لگا کی تہا
مدت سے دانت تہا جو سگ کوے یار کا / آئی نہ ایک بہی پیر پڑی ہما کی تاتہا
چہپا نہ ان تہی سے مروت لگا کی دل / غرت میری حال تو رفتہ سا کی تہا

مریخ تخلص جانکی پرشاد ابن جگل کشور سکنہ فرخ آباد وارد لکھنؤ شاگرد نواب عاشور علی خان بہادر۔

نظر آتے ہیں اگر آنکھی ہمارا آنکھیں / کاوش غم سی بہا کی ہیں جو شب تار آنکھیں
نظر آتی ہیں جو ہمیں یار کی بیمار آنکھیں / ملک الموت کی کہیں کہ دہیں چار آنکھیں
چشم روزن سی ڈراتا ہو جو سر بار آنکھیں / دیکھ او خانہ نشین نکلیں در دیوار آنکھیں
شعلہ عارض جانانہ کا نظارہ ہوا / سینک لیتی ہو کبھی طالب دیدار آنکھیں
جسکو دیکھا اوسے دیوانہ بنایا تو نی / اوپری زاد نرالی ہیں ترے خونخوار آنکھیں
شوق دیدار سے لوگ آتی ہیں اور کہتی ہیں / کو بستی رو نکلتی ہیں دو چار آنکھیں
عشق صیاد و کا بہار رنگ بہ لیجائیگا / تیلی سیلی نہ دکہایا کرو سرکار آنکھیں
کر اوس کنی باندہی جو سفلہ کر / ڈرہی ہیں کتی دستی سر بازار آنکھیں
ٹکٹکی لگ گئی مریخ ادہر دیکھو تو / اسکی فرقت میں ہوئیں نقش بدیوار آنکھیں

مست تخلص قوم کہتری ساکن گوجرانوالہ ضلع پنجاب

گرہ کا کل کی ہیں نقش خم کی نیچے / سیٹے ناگن ہے لیے بیضے شکم کی نیچے
دخل کیا جسم کی بو قاتل جو نخوا ہیں ہو / لاکہوں مردہ ہوں پڑے جسکی قدم کی نیچے

مسرت تخلص عوض رائے اور حال معلوم نہیں۔

مسرت تخلص شنکر ناتھ کایتہ شاگرد نصیر دہلوی۔

ذرا و صبر سے دل سی روان اوٹہ رہا سینہ سے / کدہر یہ قافلہ جاتا ہے یارو لو خبر دیکھو

مسرور تخلص گردہاری لال حیدر آبادی شاگرد فیض۔

شاکر ہوں اپنی حصہ پہ مسرور روز و شب / خنجر سے مجھکو کام نہ نشتر سے ہے غرض

مشتاق تخلص ٹھاکر ادہاکشن ساکن سرجن نگر ضلع مراد آباد ٹھاکر گلاب سنگھ مشتاق کے استاد ہیں

ہم ہیں عاشق اوس بت زنجیر زلف کے / جسپہ پڑتی ہے نظر آفاق کی

مشتاق تخلص منشی رام غلام ساکن شاگرد خادم

چاک داماں کیوں نہ ہوں تنگ دل اندوہ ماہ رو / ہے گلے کا ہار جیتے جی گریباں کی طرح
زاہد اپنی فکر میں ہے رند اپنی ذکر میں / میں تو ہوں مشتاق مشتاق حسیناں کیطرح

معشوق ہین یا نکی ساکہ جفا پرست
ای دل وداعاتو انکو کہہ ہین آشنا پرست

مجروح تخلص لالہ دوارکا پرشاد وکیل خلف چودہری بختاور لعل متوطن فرخ آباد۔

ملک الموت بہی کیا سمجہا عاشق مجروح
جو ہمین بہیجا ہے اب تک کوئی پیغام مجہے

مجنون تخلص لالہ شنکر لعل ولد دونندی لال باشندہ فرخ آباد۔

اپنی مجنوں نسی تو ای غیرت لیلے الجہا
تیری فرقت مین کہان تک وہ پریشان ہو

محبوب تخلص منشی محبوب سنگہہ خلف گلاب سنگہہ کہتری دہلوی علم مجلسی کے اوستاد ہین اور باوجود سن سال ۶۵ برس کے ہنوز جوان معلوم ہوتے ہین اور مختارکاری کرتے ہین اور شعر بہی کبہی کبہی کہتے ہین چنانچہ یہ شعر اونکا ہے

اپنے دہ حجابکو دلسی اوٹہادیا
مجنون ہے ہین ہم تجہی لیلی بنادیا

محروم تخلص لالہ انگدرائے فرخ آبادی۔

سمجہہ محروم مجہہ لیلی ہوا عہد شباب آخر
کبہی یاد آئیگا یہ سن یہ عالم جوانی کا

مخلص تخلص انندرام دہلوی وکیل عماد الدولہ محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین تہے بیشتر فارسی کہتے تہے اور کبہی کبہی اردو بہی چنانچہ یہہ شعر اونکا ہے۔

آتا ہی سحر اوٹہہ تیری برابر یکو
کیا دن لگے ہین دیکہو خورشید خاور کو

مخلص تخلص بابو منشی دہرا وستاد منشی رام نراین شفیق۔

مداری لال مصنف اندرسبہا عرف بزم سلیمان ساکنہ لکہنؤ یہ اشعار انکی کتاب کورسی منتخب کئی گئے

جب سے وہ لیگیا میرے دلکو لگا لگا کر
چہاتی پکڑکی بیٹہی ہین کہوکی ہائے
کیا کیا دکہائے دیکہئے آگی مداریلال
قابو مین ہیچ گیا ہے یہہ تیرے آدل

اوسکو بہی بتی ہاتہہ سے کہو بیٹہے
بنکر فقیر جسکے لئے چہوڑ گہر چلے

مدہوش تخلص منشی کنور جی صاحب لکہنوی خلف منشی برج لال قوم کایتہ سکینہ علم فارسی مین خوب مہارت رکہتی ہین اور شعر اردو بہی کہتے ہین چنانچہ اونکا دیوان موسومہ بہارستان فصاحت تیار ہے اور کلام پاکیزہ اور پر مضمون فن شاعری مین منشی میٹہو لال کے شاگرد ہین۔

ہمنے عدہ کرکے پہر نہ کی دم مین آگیا
غیر حسد مگر گیا ہو تجہا میرے کوئی یار مین
الصنم فرق آتی تعی اوس قسم مین آگیا
وہ ہلو فی النار مین باغ ارم مین آگیا
دیکہین کہین ست جو اوس ساقی سرشار کو
مرگیا عشق دہان تنگ مین دلدار کے
رشک سے خط خیالت جام جم مین آگیا
شوق مین عشقا کی مین ملک عدم مین آگیا

مدہوش تخلص پنڈت رامجیداس خلف پنڈت گلاب سنگہہ قوم گوڑ برہمن ریختی کہتے ہین اور شعر کی اصلاح منشی درگا پرشاد صاحب نادر سے لی ہے یہہ چند شعر انکے منشی صاحب ممدوح کے مرسلہ ہین۔

گو یوسف کنعانی بہی یکتا ای حسین تہا
پر دیکہو میرے یار کو ایسا وہ کہین تہا
ہمکو تو فقط عشق زلیخا کا یقین تہا
کیون جی جی کہو کیسا مرا ماہ جبین تہا

شاعر ہین اور مثنوی ہر دول نامہ انکی تصنیف سے دیکھنے مین آئی بہت پاکیزہ کلام ہے ۔

فراقِ جاناں مین ہی فسانہ حجاب لیکے گیا رنگی
نثار فرقت سے مست ہے دل شراب لیکے گیا رنگی

خود اپنا از بر ہے دفترِ غم کتاب لیکے گیا رنگی
گدا ہی کوئی تو امیدوار نگاہِ لطفت

یہ بزمِ جاناں بانگ ساقی مرزا انکا نہ جرعہ ساقی
سوال وصل اور بوسہ گاہی جواب لیکے گیا رنگی

لئیق تخلص منشی لالتا پرشاد سررشتہ دار محکمہ کمسیریٹ آگرہ صاحب دیوان مثنوی جواب گلشن نو بہار کہتے ہین

نہین ڈرتا کسی سے یہین ایک قادر مطلق
ہوئے کہد قدم ہو گے کسیکو تا بہ بخت
پہیلکا یا تو سوئے مین وہ زیر کف حیف
مین وہ بیکس ہون سیہ کاسہ کو مانند حباب

عدو گر سیکڑون ہوئے ہین دسا ہاتھ بیٹا
سیکڑون افتادہ افتادہ ہے غافل ترپا
اوٹھا نا ہاتھ سے تھا کبھی جھکے بار گل
چاک سیر لئی سانس نے اور تو چاکے

آنکر دنیا مین یارب ہوا حاصل ہمکو
آئی جو ملکِ عدم سے یہ ہوا تر جھونکا
یہ سر پر لا دہ جب تند خو ہو جائیگا
ہر بشر کو چاہیے غافل نہ یکدم بھی رہے

لوٹ عصیان سے ہمارا ہاتھ ہی دامن بھی گیا
لیگئے بار گنہ تا وہ گدا بالا سر
حشر برپا او سکھی پھر حاضر ہونگا
فائدہ انکا جو کچھ چاہو خبردار نہین

لئیق منشی رام سروپ شاگرد فائز بنارسی ۔

رات ہم صبح شب وصلت کو ہی سمجھا کئے
رخ چمکتا تھا تمہارا ماہ تابان کی طرح

ہمنے باندھا بجا مضمون چشم سرمگین
ہے زمین اپنی سخن کی بھی ہا کی طرح

مایل تخلص لالہ لالتا پرشاد ولد ایسری پرشاد قوم کایتھ باشندہ لکھنؤ شاگرد مولا داد خان مہر انکی بول چال بہت اچھی ہے

سحر ہی یا زہر قاتل یار آنکھ
بعد مرنیکے جو آئے قبر پر
شب جدائی گئی یا نہین

زیست کیونکر ہو کہ ہو خونخوار آنکھ
کھولدین ہم سنکی نام یار آنکھ
دیکھتی ہین کھول کر سو بار آنکھ

سونے سے تسکین ہوتی ہی ذرا
کروٹین کیا کیا بدلتی ہین پڑے
وہ تو مایل غیر پر مایل ہوئے

جسم بھر مین ہی فقط غمخوار آنکھ
رات بھر لگتی نہین اب یار آنکھ
اب چرا جاتی ہین ہم لاچار آنکھ

مبتلا تخلص لالہ چندی سہائے باشندہ پرتاب گڈہ ضلع امروہہ سررشتہ دار آبکاری الہ آباد ۔

عاشق نہ ہون زلف گرہ گیر نہین
یا دو دحشت کو یہ حاجت زنجیر نہین

اوڑ گیا ہے اثر جذب محبت یارب
یا میر ےنالہ جانکاہ مین تاثیر نہین

مبتہج تخلص لالہ ملوک چند اور حال معلوم نہین ۔

سفر کی چلنیکا جب دل نے اضطراب کیا
نکلکے آنکھوں سے آنسو نے پا تراب کیا

متہرا ناتھہ تخلص لالہ متہرا ناتھہ سکنہ متہرا ۔

نطاہر گرچہ رغبت تو نہ ہو باطن میں لذت سے
بدل ہم چاہتے دنیا کو گر اسمین بقا ہوتا

محبت کی عدت مین متہرا ناتھہ آجا
نہ سد راہ گر ہزن یہ چرخ ہیچ ہاتا

متہو تخلص لالہ متہو لال سکنہ متہرا ۔

ہوس گر ہم کرین آب بقا کی شو نیتا
سکندر ہم نہین جو خضر اپنا رہنما ہو

نہ کوئی پوچھتا ہی بات بگڑ مین سایہ ہی ہو
بنی کا اسجہا مین دیکھا سکو آشنا ہو

مجذوب تخلص لالہ گوری شنکر فرخ آبادی پیشکار تحصیل ترارہ خلف خیراتی لعل ۔

نرغ ہو کر دیا بوسہ فن کا
ہونی دانت آج کہنی اس مرے

مجروح تخلص منشی کشن چند کشمیری مقیم لکھنؤ شاگرد مرزا جان جانان مظہر ۔

گوہر تخلص پنڈت پربہی ناتہہ ایک غزل انکی گلدستہ شعرا ے میرٹہہ مین دیکہی تہی اوسمین سے یہہ شعر منتخب ہوا

محراب بیت ابروسی کہتا ہو بار بار ۔۔۔ کعبہ کہ ہے قبلہ عالم تمام شب

گوہر تخلص منشی گیندن لال بدایونی یہ تاریخ تصنیف مثنوی قیافہ دیبی پرشاد سحر کی اونکی تصنیف سے ہے

ہاتف نی معًا کہا یہہ گوہر ۔۔۔ مرغوب دل ہے سال ہجری

گوہر تخلص منشی موتی لعل قوم کہتری شاگرد جواہر سنگہہ جوہر تخلص لایق خوش فکر فصیح البیان ہے اونہون نے ایک مسدس کسیکے فارسی شعر پر اولٹ کر اوسی کی ردمین کہا ہے اوسمین سے ایک بند لضرورت تذکرہ لکہا جاتا ہے

محفل لے تہذیب ہے وہ اہل کین ۔۔۔ دشمن فنا ہل دنیا خصم دین
سب یہ لعنت جو کہی ہے خود لعین ۔۔۔ شعر کسکا ہے سنا یتی کہین
اہل دنیا چہ کہین چہ مہین ۔۔۔ لعنت اللہ علیہم اجمعین

گوہر یار تخلص منشی رام سیوک میر منشی العام کمشنری ملک مالی حیدر آباد دکن شعر اردو فارسی کہتے ہین ۔

بہت سے دیکہنے والونکا خون گردن پر ہے ۔۔۔ تہار کشتہ بیداد کی کفنی کیا

لالہ تخلص لالہ بہوانی پرشاد باشندہ دہلی داد سخن کی مذمت مین کہتے ہین ۔

شعر ہمتی کا سلیقہ ہے نہین کچہہ بہی ہنر
جنگلو مین شہرت کا دعوا ہی قہر خدا
وصل اوس گل پیرہن کا جب میسر ہو گیا

طرز یہہ ہے طرح سی بس سبکو ظاہر ہو گیا
وحشت فطری ہم تہی ہو دا ہی سر کا گیا
مین خوشی سی کہ بہول کر چہا یا ہے سر ہو گیا

اور یہہ منہ چڑہتی ہین شاعر دنکی خود بہت
ہو نہ دو سودا ہو تو فقدہ ہے اسکا علاج
آجکل اچہی کی کسکو ہے جناب تمیز

ہو گیا ثابت کہ خبطا دنکو متعد ہو گیا
مصرعہ مصرعہ لالا اپنا لوک نشتر ہو گیا
جسنے دو تک بہی ملا ئی وہ بہی شاعر ہو گیا

جب سے دہلی لکہنو اجڑ ہی خلد کی شان ۔۔۔ تب سے ہر غول بیابانی سخنور ہو گیا

لالہ تخلص منشی اننتی پرشاد حیدر آبادی شاگرد فیض یہہ شعر اونکا تذکرہ نادر الاذکار منشی درگا پرشاد صاحب سے لیا گیا

جان ہر تیر نگہ کو وہ غم کو دیکہہ ۔۔۔ ماتمی تقصویر ہی فرہاد کی

لایق تخلص لالہ رام پرشاد ساکن متہرا

مجہی جو ذبح کر دیا وہ قاتل اہا ہی تیغ سے ۔۔۔ معاذ اللہ نہ پہر مین شاکی جور و جفا ہوتا

لطیف تخلص لالہ شیو سہاے خلف دیوی پرشاد باشندہ فرخ آباد ۔

دیوانہ عشق کا نہین سنتا کسیکی بات ۔۔۔ ناصح کی بات خاک اوسی سود مند ہو

لطیف تخلص دولت سنگہہ قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر شعر گوئی مین قدیم مشاق تہے عرصہ قریب پچاس برس کے ہوا کہ دار فانی سے رحلت کر گئے یہہ شعر اونکا ہے ۔

کوئی کہتا تہا قصہ مجنون کا ۔۔۔ مین اوسی اپنا ماجرا سمجہا

لوذعی تخلص منشی بہگوان دیال عرف کاک بہسنڈ قوم کایتہہ سری باستپ فارسی اور اردو مین ایک شیوا زبان

مین اونہون نے کبھی اپنے شاعر ہونیکا اظہار نکیا بعد مرنیکے معلوم ہوا کہ وہ شعر بھی کہتے تھے مگر اسوقت کوئی کلام اونکا نہین ملتا ناچار جو تاریخ اونہون نے واسوخت تسنیم کی لکھی تھی اوسکی یہان نقل کرنے پر ہی کفایت کی گئی اور وہ یہہ ہے اور اوس سے اونکی خوش فکری اور نازک خیالی ظاہر ہے۔

واسوخت تسنیم نے جو لکھا ۔ صنعت سی نہین ہے حرف خالی
بے ریب یہہ قابل ثنا ہے ۔ افسون سے کلام سب بھرا ہے
کیونکر نہ کباب مرغ دل ہو ۔ ہو کیون نہ مجھے ہوائے تاریخ
پر سوز و گداز ماجرا ہے ۔ کیا بھول بھار مین کھلا ہے
تصنیف کا حال جی لگا کر ۔ کہدو کہ یہہ باغ پر فضا ہے ۱۲۹۰

گلزار تخلص لالہ جگن ناتھ شاگرد خیراتی لال شگفتہ مولد و مسکن لکھنو۔

آپکو کبھی انکار رہا تو بخوف ۔ بوسے لیلونگا مین خسار کے بکر گیسو
دزدقانی اسی کہتی ہین کہ خود سلک تقت ۔ اپنی دامن سے لگانی لگی گوہر گیسو
کانین حال دل زار سنا دیتے ہین ۔ ہو گئی شان خدا سے ہین ہمسر گیسو

گلشن رائے تخلص باسم جو ذسپرنٹنڈنٹ آف ویجس تحصیل حصار خاص ضلع پنجاب نکی ایک چھوٹی سی کتاب موسوم بہ گل باغ مطبوعہ ۱۲۹۱ھ رائے ایسچند صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع حصار جج اسمال کاز کورٹ ضلع اجمیر کی تعریف مین دستیاب ہوئی تھی اوسمین سے یہہ ایک بند پسند ہو کر قلمبند ہوا۔

گر گدا طالب ہو زر کا اونکی در پر آنکر ۔ اوسکی دامن کو زر و گوہر سے بھر دین بیقدر
پھر نہو حاجت اوسے دریوزگی کی عمر بھر ۔ اونکی بخشش سے ایک عالم ہے لال
بخشش و جود و کرم کا اونکی کیا حال بیان ۔ فہم ناقص مین نہ آتی ہے اونکی عز و شان

گلشن تخلص اسعد ہیرا لال نبیرہ راجہ بعلجی بخشی فوج سلطانی لکھنو۔

بیخودی مین یہہ عجب لطف ملا ہے دلکو ۔ جو تری مست ہین وہ مستی ہین تیرے بے نیاز

گنیشی لال قوم ڈہوسنر ولد رام کشن سکنہ ریواڑی مہتمم مطبع افتاب عالمتاب۔ انہون نے ایک کتاب جیون کلی ایک نام ۱۲۷۸ھ مین بنائی ہے جسمین ہندو اور مسلمان بادشاہون کی تاریخ لکھکر قوم ڈہوسنر کو برہمن ثابت کیا ہے یہہ شعر اونکا اوسمین سے بطور یادگار رکھا گیا۔

ہی مگر یہہ سر سے خواب خیال ۔ بھول اسیر نہ اے گنیشی لال

گنیشی لال قوم ڈہوسنر مہتمم اخبار جلوہ طور میرٹھ پہلے بلند شہر مین انکا مطبع تھا۔

سیکڑوں مین حق نے کسکی کی ایک ہا چھپ ۔ استراحت مین گیا تھا یہ وہ ہا نکر ہا چھپ
می بہا چھینا ہی چھپ ساغر بھی مینجوار چھپ ۔ جلسے ہیں خلق چھپ یعار چھپ بازار چھپ
بزم مین کس طرح چھپکا بند رہا ہی سا بر گ ۔ چھپ نہین یہ گنیشی لال ہے وہ چھپ رہین
چنگ چھپ ہو چنگ چھپ فانوس کی تابہ چھپ ۔ گو جہان ہو چھپ چھپ مہتمم اخبار چھپ

گنگا تخلص گنگا پرشاد بن گنیشی لال کہتری مقیم لاہور شاگرد تبسیر۔

ملی بوسہ حسینون زندہ جاوید ہو جاوے ۔ لب جانانہ کر آگی ہم نہ تھے کبھی آب بچلیونز

کشتہ تخلص جگت نراین کشمیری دہلوی مقیم لاہور کچہہ عرصہ اونکے انتقال کو ہوا۔

ہمارے قتل پہ قاتل کمر کسی کیونکر حضور بادشہ عشق غمزہ و عشوہ	وہ ڈھونڈھتا ہی خود اپنی کمر کو دامن سے ہمارے واسطے گر عجز و انکسار کرین	ہمارے اشک چمن ہار ہر مین ہیں گر بلبل یقین ہے کہ ہائی غم فراق سے ہو	ورق گلو کی تر گل سے زرنگار کرین بقول شیخ کہ جو چاہین اہلکار کرین

کشن تخلص بابو کشن چندر گہوش نواسہ راجہ تیکشن بہادر باشندہ کلکتہ۔

	صدف اپنے گوہر کو بے آب سمجھے	یہ دندان تمہاری دہن مین جو دیکھے	

کنور تخلص راجہ روپ کشن بہادر ولد راجہ راج کشن بہادر رئیس کلکتہ صاحب دیوان ہین۔

شیدا ہی عشق مین ترے دل شیخ و شاب کا	قائل تہی ہی ہر دم مین تری ہی حجاب کا	نہ پوچھو گذری ہے جو مجھپہ بیقرار رات	مثال شمع کٹی روتی ساری رات

کنور تخلص کنور جگر ورنی سنگہہ باشندہ اکبرآباد ولد راجہ بہگوان سنگہہ راجہ تخلص۔

دریا بہی کرتی ہین ہم جو رستا ہے	خاموش ہین کچہہ نہین سکتی ہین بات سے	پروانہ مطلب ہے نہ کچہہ جور جفا سے	شیدائی ہین دیوانہ ہین اونکے دل و جان سے

کوکب تخلص رائے مکند رائے سکنہ حیدرآباد شاگرد فیض۔

	رشک ہین داغ دل اپنے سینہ پہ سحر	کوکب کو چرخ کب ہی اختر سے غرض	

گرداب تخلص رام چرن اور حال معلوم نہین۔

بہاگیا بلبل گلشن کو وہ پیار اعارض ہنسکے وہ شوخ یہ کہتا ہے کہ منہ نہ لو	گل سے بہتر ہی کہین یار تمہار اعارض کبہی ہوگی ہے جو چہوتا ہون وہ یار اعارض	گل رعنا کیطرح سے ہوہین وہ سرخ و سفید دسترس جب نہو جاتا ہے ہم کہل گئے	کبہی چہوتی ہین جو اوس گلکا قضا رعارض چہولیا دست تصور سے تمہار اعارض
	بوسہ دیتا ہین جو اب تب مسلین وہ	گہاٹ پر آنکی کرتا ہے کنار اعارض	

گلزار تخلص لالہ جگنناتہہ۔

گلچین تخلص منشی لعل چند قوم کایتہ ماتہر آل نیپالیہ سکنہ جودہپور جو سرشتہ دار محکمہ سرشتہ اضلاع تغیر ریاست جودہپور ہے تہے اور ابہی دو سال قبل اونہون نے انتقال کیا ہے بہت لایق اور با علم آدمی اپنے خاندانمین ہتے اونکا خاندان اس ریاست مین منشیون کا خاندان مشہور ہے کیونکہ منشی گری کا عہدہ قریب عرصہ دو سو سال سے اون کے خاندان مین چلا آتا ہے اور چالیس پچاس برس پہلے صرف ایک یہہ ہی خاندان مقام ریاست مارواڑ مین فارسی خوان مشہور تہا اس خاندان مین بڑے بڑے لایق آدمی ہوئے ہین چنانچہ منشی جتی لال اور ہیرالال کو تو مین نے بہی دیکہا ہے افسوس کہ جتی لال کا تو سال گذشتہ مین انتقال ہوگیا وہ بڑے پابند اپنے دہرم کرم کے تہے اور دن رات مین دو تین پہر سے زیادہ عرصہ تک پوجا کیا کرتے تہے اونکا ادب اس راج کے تمام بڑے بڑے آدمی کرتے تہے اور اونکے صلاح کو مانتے تہے اور منشی ہیرالال بہت دنون تک محکمہ رزیڈنسی راجپوتانہ مین ریاست کیطرف سے وکیل رہے ہین اور اب محکمہ دیوانی سرداران کے حاکم ہین بہت باخلق اور ملنسار آدمی ہین منشی لالچند انکے چچازاد بہائیون مین سے تہے اکثر میری تصنیفات کو پسند کیا کرتے تہے مگر زندگی

سرکشی سے تہک کے جو بیٹھا اپنے گہر
غفلت سجہا ئیگی مجہی ایذائے حشر نے
شاید خزان چمن سے گئی آگئی بہار
وید اردخت رز کو کوی حیلہ چاہیے
قطرہ پسینے کی تری چین جبین پہ ہین
کب ہو ہیں حریف دانہ خال سخن یہ جنبش
لون مول نہ تجہکو بک کے اونسی بہی بلانہ

جگر کی کوٹہی ہوگیا پر امکان مجھے
ادہر بنی ندیا گور سے خواب گران مجھے
آتا ہے باغ ہانغ نظر باغبان مجھے
کرنی پڑی ہے بیعت پیر مغان مجھے
تارے دکہار ہا ہے خط کہکشان مجھے
جلکی مین بیتا ہے عبث آسمان مجھے
یوسف گران ہے بار نہین تو گران مجھے

ہو ئے لے جو یا تمہین وہ ہوگئی جفا
دو مین بہرا ہے مثل غبار نکے دود آہ
کیف تیز تہے تری ابرو کا بل گہٹا
کب بوسہ دہن سے لب خشک تر ہوئے
سمجھا فلک کو کوچہ قاتل کی ہر زمین
مانگو لگا بوسہ کہہ سنا مین وہ گالیان
یار جہان مین رہ کی شگفتہ ہو دل

پہولونکا توڑنا نہ بہلا باغبان مجھے
اوڑ جائیگا فلک یہ لیکر دہوان مجھے
کمزور اگر نظر آئی کمان ہے مجھے
پیا سا دہ ہون ملا بہی اندہا کنوان مجھے
دریا ئے خون ہوئی شفق آسمان مجھے
اونکو دہن خدا نے دیا ہے زبان مجھے
کنج قفس سے تنگ ملا آشیان مجھے

کیا شعر کہے ہم جگر کہا نے قدر ہے
ملتا نہین جہان مین کوئی قدرداں مجھے

قدیم تخلص لالہ جواہر لال شاگرد نسیم دہلوی ساکن لکہنو محرر اول سررشتہ تعلیم ضلع کہیڑی۔

چہو تو سکتے ہی نہین اچہی ستمگر گیسو
سوتی ہوتی کی گرجاتی ہین گذر جاتی ہین

دیکھتی دیکھتی مرجاتے ہین اژدر گیسو
کار الماس کرین صورت نشتر گیسو

چوٹ جس دل پہ پڑی توڑ دیا سر اوسکا
بال ہوتمین جو پڑجائے تماشا ہو جائے

نام کو بال ہین پر کیسی ہین بہتر گیسو
یان بڑہا دیتا ہے بہر رتبہ گوہر گیسو

بازیگر شب لگا لی تو تماشا کیا ہے
کہیلتے ہین میرے سینہ پہ جگر پر گیسو

قیصر تخلص گوری شنکر ابن من بہاون لال کایتہ دہلوی شاگرد منشی کنور سین عزیز چہوٹے بہائی بہار یلعل مشتاق کے ہین۔

ایک دو دنکی زندگی کے لئے
کیون کسینی بہلا برائی کی

قیصر تخلص رائے سری کرشن چند مالک مطبع قیصر المطابع لکہنو۔

یہ ادنی معجزہ ہے مصحف رخسار جانانکا
یکسون مشکل ہو تہا بیٹہا بیمار ہجر انکا

ثنا خوانکی فصاحت اور بلاغت بڑہتی جاتی ہے
کہ ہا ہاگہٹتی جاتی ہے نقابت بڑہتی جاتی ہے

دہوئیں آتا ہے اکثر ہم شہیدونکے مزار پر
نہا کر دد کبر سی جو بدلگاتے جاتے ہو

خدا کا شکر ہے وہ شہادت بڑہتی جاتی ہے
یہ قیصر کیون طبیعت مین نفاست بڑہتی جاتی ہے

کامل تخلص پنڈت مہا کرداس کشمیری وکیل عدالت۔

پلٹ کر جو دیکہا سر راہ اوسنے
لگا تیر ایک ناز کشتی جگر پر

کامل تخلص لالہ منولال خلف سادہو رام وکیل شاگرد دیوان بیاکرشن صاحب ہجان قدیم باشندہ لکہنو۔

آئیگی کوئی بلا عالم بلندی ہین
بڑہکی خورشید سے ہے پرتو عارض اسکا
کسنی لپٹا کی کیا پیار بتاو سحر

آتی ہین پیش نظر خواب مین اکثر گیسو
خشک کرتا ہی عبث وہ سپین لٹ گیسو
بال بکہرے ہین پریشان ہر کمو بگیسو

نکہت گل سے پریشان دل ملتا اپنا ہے
کوئی بگڑے تمہین کیا واسطہ کیا مطلب ہے
یو زبانی تو نہ مانین گے کسیکا کہنا

کہولدے باغ مین للہ معنبر گیسو
بیٹہو تم شوق سے ایجان بنا کر گیسو
تیری گیسو سے دکہا دے کوئی بہتر گیسو

کاسثی تخلص لالہ کاشی پرشاد اہلمد کلیات کلکٹری انکی ایک غزل لالہ دیوکی نندن صاحب ہنر نے بہیجی تہی اسمین یہ اشعار

لحد مین جا کہتی کس سے بہلا دیدا نیلے
نہین ممکن کہ اودس جا پہ ہوکا کبہی ہوگا
خبر جاتا ہی مشکل جا ہوگا قیام اپنا
الہی سطرح فرقت مین وقت اپنا بسر ہوگا

سرجی ذباد و ری کا ... ٹکر — لکھہ فصا ایک غزل اوسکا مطلع ہے

ہین دربان رگوش ہتفرِ گیسو — دوسر اجلیسے ہو گیسو کے برابر گیسو

سب لوٹا کئی سینہ پہ ترے سلکی رات — جھومتی ہین جو برابر ہندسیہ سیتو کلی

ایک جا ابھی بنایا کئی سب لیے گیسو — چشم سیگونکی بیاکرتے ہین سیاہ گیسو

ظالمو حیلہ شیطان سے کر خوف ضرور — مثل ضحاک کی ہون دوش یہ اژدر گیسو

غیرمن حسنرو کے حمد سے یہہ کتاب ۱۲۶۳ ہجری مین تصنیف ہوئی ہے

بنا کر یک کتاب دلنشین — محتاکی لعلم وعقل و بنش

لکھا دیباچہ لوح جبین کو — ہنین ہی فہم جسکا نکتہ بین کو

فقیر منشی کولا پرشاد خوشنویس۔

خواہش تری دختر رزکی نہی فقیر — جبسے در ساقی کو زر دیکھا

فقیر تخلص منشی اندرمن۔

فگار تخلص پنڈت دیاشنکر جو ۱۲۹۹ھ مین اسسٹنٹ کمشنر بلرام پور اودہ کے تھے کلام اونکا بہت دلپذیر اور دلچسپ ہے

دن رات گفتگو ہے شراب کباب کی — کیو نکر نہ دماغ عرش پہ ہو

آتا جو ہنین ہے دل سے منظور — جب دیکھا ہے وہ مصحف رخ چوم لیلا ہے

کیا موہنہ لگون نے یار کی صحبت خرابی کی — خورشید بھی اونکا مشتری ہے

صندل ہی گھسا خدا ایسی ہے — یہ پاس ہے ملت کا یہ معنی ہین ادب کے

لغزش نگہہ کو ہے یہ صفائی بدن کی ہے — جائے سخن ہنین ہے یہ تنگی دہن کی ہے

لینا ہے دل بہرا ہی عشق یار سے — دیدیتی ہین نقد جان ہزار و ن

ساقی ہی کے عاشق ہین کچھ نہ عجب کے — عالم ہے دیکھا رخ پر نور سے روشن

باقی جگہہ ہنین ہے عذاب فنا نکی — وہ بت بھی غضب کا ہی قرمشی ہے

ہم لوٹتی پھرتی ہین ستر قدرت رب کے — تم روز کی خورشید ہو تم ماہ ہو شب کے

فہیم تخلص پنڈت سندرلال ولد پنڈت بدری ناتھہ ساکنہ لکھنو مقیم کانپور شاگرد اسمعیل حسین منیر۔

عارض تابہ اونکی گیسو ہلی بار بار زلف — زنجیر توڑتی ہے جنون نسل کی غضب کیا

نرگس کے پہول بالو مین کبھی لگو گل — شبو کی پھول کہلگئی کہولی جو کمی زلف

ہی باغ حسن کے لئے ابر بہار زلف — شانہ سے دیس کی ہوئی تار تار زلف

بحالی صاف شاخ گل انتظار زلف — صحن چمن مین ہوگئی شام بہار زلف

بالو مین خط جو گرد دہن آگیا نظر — دکھلا چکی سواد عدم بار بار زلف

خوشبوئے زلف حور کی ہے رخ نسیم مین — سنبل کا بوجھہ اٹھہ ہنین سکتے ہاتھ سے

ڈوبی ہوئی ہی عطر لطافت مین اسقدر — شانہ سے بال ایک سیاہ ہوے آہ فہیم

صحن چمن مین کسکی ہوئی مشکبار زلف — رخسار پہ فرط نزاکت سے بار زلف

لگل رہی ہے موج شمیم بہار زلف — قسمت سے میرے بیچ جو لے مستعار زلف

فیض تخلص پنڈت کرپاکشن کشمیری موزونان لکھنو سے ہین۔

لوٹتی خون مین تہ خاک سے بسمل کر — دیکھتا کیا تڑپنے کو جو قاتل آکر

قدیر منشی براتی لال باشندہ لکھنو اور حال معلوم ہنین مگر شعر خوب مزیدار کہتے ہین۔

جلدی لحد مین چہوڑ کے عمر رواں مجھے — اسکی روا ردین ہین جو جا و لگا گلا

اچھا کوئین مین ڈالگیا کاروان مجھے — دو ڈا کی ماڈالیگی عمر روان مجھے

ایذا عذاب کو سے ہی ہر زمان مجھے — سوغات بہیجتا ہین سگ کوی یار کو

آیا نظر زمین سے ملے آسمان مجھے — ملتے اگر ہما کی کہین استخوان مجھے

کون پہچان مرا حال پریشان ہے مجھے — ہان جو سمجھی تو تیری کاکل پرخم ہے مجھے
حل کسیسی ہو عقدۂ پیچیدۂ زلف — اس معمے کو جو سمجھے تو فقط ہم سمجھے
دخل کب تھا وہ ناموس میں اغیار کا ہو — راز محرم کا ہمارا دل محرم سمجھے
ترا زخمی کبھی منت کش جراح نہو — سبزۂ خط کو جو زنگار کا مرہم سمجھے
ہو گئی اک دانہ گندم سے خرابی کیا کیا — ہائے پہلی سے نہ یہہ حضرت آدم سمجھے
سنگ اسود کا ہو تل یہ گمان اے فرحت — رخ کو کعبہ وہ ہین یار کو زمزم سمجھے

فرحت تخلص پنڈت دیبی پرشاد ولد ٹھاکر پرشاد قوم کشمیری باشندہ لکھنؤ شاگرد امانت۔

کر بد دعا تو شوق سی مجکو اوٹھا کے ہاتھ — عزت ہے میری آپکا دعدہ نکلے ہاتھ
ملتا ہون رو کی خون کف افسوس اندر ہاتھ — دکھلا دا کی حد ابتر رنگین ادا کی ہاتھ
مہندی سے جب لہو کی سوئیگی ہو گئی — ای سمن عجب ہین تری کیمیا کا ہاتھ

فروغ تخلص نند کشور لال کایتھ سری باستب ساکن قدیم ریاست بلرام پور خاص مدرس انگریزی وارد مدرسہ بلرام پور شاگرد سید آقا حسن معروف میرن تخلص نامی مصنف کتاب گلشن فیض جسمین سوانح عمری راجہ بہوجکی از روی کتاب بہوج پربند سارے کے لکھے ہین اور اوسمین سے یہہ چند شعر بطور نمونہ بضرورت تذکرہ کے لکھے گئے یہ کتاب سنہ ۹ ہجری مین بنی اور چھپی ہے

اگر جلتے تو سے پر قطرہ آب — پرے فی الفور وہ ہو جاے نایاب
گر ائین گر وہی قطرہ کنول پر — نمایان آپ ہو وہ مثل گوہر
اگر بطن صدف مین جاے وہ آب — بنے بی شبہ وہ لولوی خوشاب
وہی پانی ہی از روی حقیقت — جدا ہی ہر جگہہ تاثیر صحبت

فریاد تخلص صاحب رای اجہالی ولد سندر رای قوم کایتھ لکھنوی شاگرد میر محمدی سوز۔

غم جب سے ہوا ہی یار دل کا — کوئی نہین غمگسار دل کا
جس یاد میں مر دو دل بیتاب تھے — گوشہ مرقد مین آغوش یاد ہو گیا

فصیح تخلص پنڈت سکہن لال خلف تیجے لال فرخ آبادی شاگرد امداد حسین صفیر تخلص۔

سمجہو نہ یار عاشق زلف دوتا مجھے — دنیا مین بس بلاسے بچائے خدا مجھے

فصیح تخلص بچو لال سکنہ بلرام پور علاقہ اودہ انکی ایک تقریظ رسالہ گلشن فیض مصنفہ نند کشور لال فروغ مین دیکھی گئی اوسکے سوا اور کچھہ کلام اونکا مسموع نہوا۔

فضا تخلص ہتی گو بند پرشاد لکھنوی گلزار فضا عروس فضا و بوستان اردو منظوم و شیرین خسرو اردو انکی تصنیف سے ہین یہ بہی نامی شعرای لکھنؤ سے ہین اور انکی کلام سے سخن کی آئینہ عیان ہے اور مضامین اکثر نئی اور رنگین باندہتے ہین

ضعف نے زور کسی طرحکا چلنے نہ دیا — جوش وحشت کا کچہہ ارمان نکلنے نہ دیا
اوٹھہ چلا ہجر دشنا ہو کے مگر خیر ہوئی — نازکی نی اوسے دو گام بہی چلنے نہ دیا
وعدۂ وصل وہ گل کر ہی چکا تہا لیکن — دہن تنگ نے کچہہ منہ سے نکلنے نہ دیا
پڑ تو نکو بہی یہ الفت ہے کہ مجہہ جی چھٹے — پانو پڑکر بہی نہ النسے نکلنے نہ دیا
سنکے اشعار فضا بزم میں بولے احباب — اسقدر لطف کسیکی بہی غزل نے نہ دیا
تمنا دیکہون نہ جو مے اوس گلبدن کی یاد مین — گر رہا تہا نہ شاخ گل مین نقش شاخ سمن کی یاد مین
ای شمع حسن عشق مین تیرے ضعیف ہے — اوٹہتی نہین ہین اس سے کہ کاہنے سے لنگی یاد مین
زنار زلف یار کا پاتین کہین پتا — اسلام بیچ ڈالتے ہین برہمن کی یاد مین
بیمار ہی ہمکنار نہ اکبار وہ ہوا — سو بار ہم پڑی بت بیمان شکن کی یاد مین
دہ چشم مست یار اگر دیکھ لی کبھی — نقش قدم نہ ہو اونہین بہر بری کی یاد مین
گر یون فضا کو آئیگا نہ یم سنگی تہہ — چہولیگا ایک روز وہ دیوانہ سنگ یاد مین
تجکو پریاں اوڑا کہین لیجائین نہ — دوش دہ بر تیری نظر آتی ہین دگر یو

بشارے تمہ زبان سے نکلے
مطلع گوری سنگل
رام چندر رام رام سے ہو
اے دل یاد بھگوتی مین رہ
مطلع سنکت چالیسی
مدد کی پر محل ہیبت دیوتا کہنے لگی جی جی
دلو مین بھگت شیو مین شکت گویا وہین گویا نے
نیستر کے دلین مہر و الفت و عادات او خو ہو کر
عیان مردم حقیقت یہان مثال نور مردم ہو

ہر ہر لب انس و جان سے نکلے
دو ورد آئمہ سمائی دل مین
سکل آرام رام رام سے ہو
مطلع لنبو سہتہ نام ۔
نشکار او سکو جس سے ہی نہید جلتمہ ہو
نمس تسی نمس تسی نمس تسی نمس تسی
سمائے الغرض ہر رنگ مین شکلین سمائے
صفت مین آفتاب او سمو تو نہین ہر روکو
نہین خطا پر کہین مخفی کہین پیدا کہین ہو

ہر ہر مجھے یاد حسر سحر ہو
ہوا دنگ شنوائی دل مین
مطلع پدم پران ۔
اونگ لنبر الش آتما دیو
پی قبل ستمگاران جو دیر دیو درہے
تو نے پیدا کین پیدا ادرانا وین وہ ناتی
نمس تسی نمس تسی نمس تسی نمس تسی
نظر مین نکی رہنا زبانین گفتگو ہو کر
غبار معصیت گرد خطا دہو کے قلزم ہو

شیو شیو کا نقش فی الحجر ہو
مطلع رگمنی سنگل ۔
اونگ لنبن بشنائی نمہ کہہ
سہر یانگ مہاتما مہادیو
سجا جب غل کہا ہی گا یہ گام رحم سے
تو منہ دو مین طاقت ہے توانا مین تو انا ہی
بسے تازگی ہو کر چمنین گلین لیو ہو کر
نمس تسی نمس تسی نمس تسی نمس تسی
تہین تم ہو تہین تم ہو تہین تم ہو تہین تم ہو

نمس تسی نمس تسی نمس تسی نمس تسی

یہہ چند شعر رامائن کے داستان شکست کمان سے ہین ۔

قریب قوس پہونچی جب سیر رام
ہوا آثار محشر مچگیا شور
بدن مین دیوتا پہولی جزو کل
ہمراہ جلیسان حسب آئین
پسینے نے یہ زیور پر جلا کی
ہوئی شادان دل ناشاد ہو

عدم سی دامن غیر الیا تہا م
چہپے گوشون مین مرغ و ماہی ہو
تو کی اوج فلک سے بارش گل
جناب جانکی محفل مین آئین
ہوی بو موتیو مین موتیا کی
مچا شور مبارک باد ہر سو

دہنک کو توڑ کر پہینکا زمین پر
پرندونکی اوڑی ہاتہونکی توتے
پہڑک جنک سیتا ہوئین شاد
لباس نو عروسی زینت بر
جناب رام کے پاس آئی الحال
سپہ داروں نے جب دیکہا یہ عالم

اندہیرا چہا گیا عرش برین پر
یکایک جہونک آندہی دریا کی سوتے
خوشی سے خانہ خاطر تہا آباد
بسا عطر و گلاب و مشک و عنبر
پہنا دی پہولکر پہولونکی جیمال
خزان آسا چمن سے گر گئی رنم

غزلیات فرحت

سنا ہو آپ ذکر عاشق ناشاد کرتی ہین
اوتراتی ہین پریان مقامونکی شیشو مین
نہین معشوق و عاشق سے اپنی فعل سے غافل
کتر کر نوچکر پر توڑ کر باندہکر فرحت
دہن رخسار کے بوسے ہون کیا قیمت
لب ہی ہرین شیرین ہی کہ پہیکا ہی کہ تیز
زلف و لب ہر مین قید مین کہہ و شیشہ کہ

خدا کے شکر کہ مجھے بہولے کو یاد کرتی ہین
نہین معلوم کیا جلوہ یہ آدم زاد کرتی ہین
وہ مجنون ہاتھکو ہم وحشت کو آباد کرتی ہین
وہ مرغان چمنکو قید سے آزاد کرتی ہین
چاشنی دیکہون کس کے لبون مین تو کہو
میوہ بوسہ عنب کا مزہ لبون کو کہون
سوگہہ لون القہ لون چکہون مزہ لون کہون

عروس گل کی مہندی آج ہی کیا سحر گلشن
رواہی ہو بہت کچھ بلبلین امن نرگس کے
جو لکہتا ہون مین وصف خم جانان کا لگ سے
قصہ ہجر بتان ہم نشینون سے کہون
سلسبیل و ہر یک کی پوچہو نہ خبر
زر دل قلب گہ خالص ہے الہی معلوم
راز دل کسکو ہو خبر کانون کان

کہ مرغان چمن شور مبارکباد کرتی ہین
یہ مجنون کا دعوی کو یاد کرتی ہین
تو آہو آکی عین آنکہون سے سیر داد کرتی ہین
تہام تن منتظر ہون دلکو ستہا لون کی کرتی
ہاتھ منہ دہو کر صنوبر لون نہالون کہون
دیکہون جان نہ لون تو تاب نہ کہا لون کہون
فرحت لغیا گو حق ... [illegible]

فرحت تخلص لالہ کشور چند سکنہ متہرا شاگرد منشی ہرگوبند خورم تخلص۔

جو اوسکی ہاتہہ سی تیر جفا جہیٹا ہوتا | لگا ہوتا لگا ہوتا لگا ہوتا لگا ہوتا

فرحت تخلص منشی شنکر دیال قوم کایتہ سکسینہ سکنہ لکہنو یہ بہی ہندوؤن مین بڑی شاعر شیرین زبان ہین اور کئی عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کر چکے ہین اونکی نظم مین ایک لطف خاص ہے اوسمین فصاحت اور بلاغت دونو موجود ہین اور صنایع بدایع مزید برآن لفظونکی چستی اور قافیون کی درستی جو اونکی اشعار مین دیکہی جاتی ہے اوسکی تعریف کہنے مین نہین آتی گویا سخن کا دریا جوش مار رہا ہے اوس سے جو موج اوٹہتی ہے وہ معانی کے شاہوار موتیون کا مینہہ برساجاتی ہے اور پہر لطف یہہ ہے مختصر اور مطلب سے پُرہے مضمون عالی اور خیال نازک بندش چست ردیف و قافیہ سے درست فضول درزوایہ سی خالی ہے سب خوبیون پر فایق جو ایک خوبی اونکی تصنیفات مین ہے وہ یہہ ہی کہ بہت بڑا حصہ اونکی کلام کا مبنی حقایق پر مبنی ہی اور اوسنی اہل عالم کو طرح طرح کے فیض و فایدہ پہونچتے ہین اور اسی سبب سے مندرجہ ذیل کتابین اونکی مقبول طبایع خاص و عام ہوگئی ہین ۱۔ رامایین منظوم ۲۔ پریم ساگر منظوم ۳۔ جانکی بنجے منظوم ۴۔ شیو پران منظوم ۵۔ ادہیت رامایین ۶۔ گنیش پران گوری منگل ۷۔ سکہہ جالیسی ۸۔ پدم پران ۹۔ شبو سہنسر نام ۱۰۔ اس پوتہی مین یہہ لطف ہی کہ ہزار نام منضبط ہین اور صرف ناموں سے ہی شعر موزون ہین برائے بیت یا زاید موزونی شعر کی غرض سے ایک لفظ بہی نہین اگر موزون کرکے پڑہو تو نظم ہے ورنہ معلوم ہوتا ہے کہ نثر ہے جیسا کہ آئندہ نمونہ سے معلوم ہوگا غرض یہ حضرت بڑی صاحب تصنیف اور اپنے وقت کے اوستاد ہین انکے باپ دادے قصبہ بہوگانو ضلع مین پوری کے قانون گو تہے انکے دادا منشی جہان سنگہہ نے فرخ آباد مین بود و باش اختیار کی اور اونکی باپ منشی پورن چند مدت العمر لکہنو کے نوابون اور شیعون کی سرکار مین عہدہ ہاے جلیلہ پر سرفراز رہے انہون نے لکہنو مین ہوش سنبہالا اور اسوقت تک ۴۲ سال کی عمر ہے لکہنو مین مقیم ہین اور مطبع امریکن مشن لکہنو مین بعہدہ منصرمی مطبع سنگی عرصہ دراز سے نوکر ہین اردو فارسی انگریزی و ہندی وغیرہ سے واقفیت ہے شعر و سخن مین دو تین اوستادون سے تلمذ رہا ہندی کلام انکا مثل ٹہمری ہولی دہر پد وغیرہ مشہور ہے چنانچہ کتاب نغمہ دلکش حصہ اول و دوم مین جو کہ کلام شعرا کا مجموعہ ہے بہت کچہہ چہپا ہے اکثر اونکی چیزون مین یہہ منتخب ہے کہ ایک سطر فارسی اور ایک اردو اور ایک انگریزی ایک بہاشا ہے اور باوجود مختلف زبانونکی گانی مین پوری اور صحیح اوترتی ہین اونکی ہر ایک کتاب کا ایک ایک مطلع ذیل مین لکہا جاتا ہے جو مثل صنعت براعت الاستہلال کی نہایت کتاب کا

مطلع رامایین ۔
نثار بہگوتی بارِ سخن ہے
کہین سم دست بستہ ہم مہادیو
مطلع جانکی بنجے ۔

زبان پر ہر نفس ہے رام کا نام
ریاضِ شاعری بنتی آرپن ہے
مطلع پریم ساگر ۔
دہرتی ہمدمین ہو دل ایک بسر

منورا مو منورا مو منورا م
شیو پران ۔
ہری ہر روش سی ہو شاخ قلم
کہ ستیارام سی ہے جان کی خیر

مطلع ادہیت رامایین
ہر ایک دم ہی دم آدم مہادیو
نئی گل کہلائی پہلے و مبدم
مطلع گنیش پران ۔

بعض تذکرہ والے لکھتے ہین کہ وہ قوم سے مغل تہا اور فدای بیگ نام سودائی اوسکی ہجو رکیک لکھی ہے اور اوسنے مراد آباد مین وفات پائی اشعار اوس کے لیے ہین ۔

گر تیغ نگہ سے تو کرے وار فلک پر
آوازہ پہر گشتہ نہ دیوار نہ در سے
ابرو کی تیغ سے تری سوچ کے در ہوے

چلجائی فرشتو مین ہے یلو وہ ملک پر
سایکی طرح ہم نہ ادہر کے نہ اودہر کے
پہرا ہی اپنا منہ یہ سپر کو دہر ہوے
یہ سرو نہین باغ مین ہے آہ کسو کی

بعد مرنیکی بہٹکتا ہون تیرے خاک منوز
آنسو نہین ہین ڈبڈبے ہین آنکہ بہر ہوے
خشم پر آب ہے اور سینہ جگر جلتا ہے
نرگس نہین تکتا ہی چمن آہ کسو کی

ساتہ پہرتی ہی مری گردش افلاک ہنوز
موتی ہین آبدار صدف مین گہر ہوے
کیا قیامت ہے کہ برسات مین گہر جلتا ہے

فدوی لالہ سیوک رام وکیل عدالت دیوانی شہر عظیم آباد پٹنہ ۔

جنکو نہ چین ہو وہی آرام پائے دل — یہ ہر کس امید پر کوئی تجہسے لگائے دل
اور ہر کہ بائی دو دیتہ ہی اپنی آنکہی — ایکدن تو گشت سینہ عزیزان ہیں ہنر

فراقی تخلص پریم کشور بیرہ راجہ جگل کشور بادفروش دہلی کے احوال اونکا سب جانتے ہین اور وہ ترک تعلق کرکے فقرا عالم میں

ہو گئین آنکہین گلابی روتی روتے — گلابی کی نہ دیکہی شکل افسوس

فرح تخلص چھیدے بدری داس خلف چھیدے کنج لال شاگرد اندر من فقیر

گوشہ گیری نے زمانہ مین مرا نام کیا — باعث شہرت عالم ہو عنقا کو

فرحت تخلص لچہن پرشاد قوم کایتہ سکنہ دہلی خلف گوبند پرشاد نبیرہ راجہ کنول نین بہادر شاگرد قطب الدین مشیر بعض شاگرد مومن بتاتے ہین ۔

تازہ تازہ لطف ہی صحرا نوردی مین — ہر سر پر باد ہو کا تلو مین چبہا خار کا
یارو جبتک مجہ اپنا خط آئے — اور دو چار خط لکہو بیٹہے

فرحت تخلص لالہ نینا نند وکیل عدالت منصفی الہ آباد ۔

پہولا ہی لالہ گلشن سینہ مین داغ — افسوس اس بہار مین وہ یہ چمن مین نہ

فرحت تخلص پنڈت کیدار ناتہ عرف کالکا پرشاد ولد بستی رام دکہنی باشندہ لکہنو شاگرد امانت ۔

کیون قاصد نے دیر یہ کیا ہی خبر جو — اوس گل کو خط مین شکل سے ہم ٹک بہیجا تہا
کب وہ دیکہین آئینگے لوس شوخی قدم — ہم سے ہمین پوچہتے ہین بعد کہا تہا
الوو فرحت وصال مین ستان یار کی — بہو نچاد لا کہا اپنی کہان ہیں دو بارہ

فرحت تخلص پنڈت اندر پرشاد شاگرد رشید مولوی مقرب علیخان زار انکا کلام بہت فصیح اور بلیغ ہے ۔

آزاد تیری سینہ مین کینہ نہین کہتے — نکہت ہی نزاکت سے لطافت ہے مگر حیف
جس سینہ مین کینہ ہو وہ سینہ نہین کہتے — ایک کو وفا یہ گل رعنا نہین کہتے
ہو جاتے ہین دریا محبت کے وہی پار — نقصان بہلا عشق کا کیا سو کو معالج
گو نرگس و گل نام کو جو ہین پہ فرحت — گو چشم تو دیدہ بینا نہین کہتے
تنکے کا ہی جو لو کو سہارا نہین کہتے — اس درد کی درمان تو مسیحا نہین کہتے

اس پر میری ترغیب دیگر شعرگوئی پر راغب کیا آخر بفضل الٰہی سے صاحب دیوان ہوگئی ہیں ان صاحب سے راقم نے بھی دہلی میں حضرت نادر کے مکان پر انشاد رشا کیا ہے اور یہہ شعر اونکے ہیں۔

دل عاشق کا یہ سویدا ہے / لب جاناں پہ کام کیا تل کا
جسکی لوح مزار ہو لرزان / وہی مدفن ہی تیری بلبل کا

سمجھہ یہ ناصح نادان کہ تجھہ کو حسرت ہے / چلی جو دشت میں ہم چھوڑ کر مکان اپنا
تجھے قسم ہے جو بیٹھیں خاک ہم جب تک / نہ چھوڑ بیٹھیو یہ آسمان اپنا

تم اور گو فاتحہ کو یہ کہاں نصیب / ہو لوں سے کم نہیں نہ بچی پتھر مزار کا
ابھی مسیحا جو دم نزع ہی آئی قریب / میں بچوں موں لسی اور رشک سے رقیب مر جائے

وہ علتیں غیر کو ہی کہ جسکو نہیں زوال / وہ درد یان بلا کہ نہیں جز قضا علاج
پھر عیادت آئی ہو اغیار کو لئے / مجھہ نیم جان کا آپنے اچھا کیا علاج

کیا خاک ہوگا دیدۂ خونبار کا علاج / کستے کیا ہے نرگس بیمار کا علاج
میں ہوں مریض نرگس بیمار کا رہی / بیمار کسطرح کرے بیمار کا علاج

کسطرح چین آے بیگانہ فراق میں دیکھئے / ہوں ساتھہ یہ بیچارہ دل پر اضطراب آج
کل اوس گلی میں کیا نہ اوٹھائی ہیں ذلتیں / کہتا ہے جو منہ کی کیوں دل آزردہ کر آج

بیتاب دل تو رہتا ہے جانا ہے نکلی / ایسی نکالتی کو ہی آزار کیطرح
ہماری جان کی یہ سب ہیں دشمن / عدو ہو یار ہو یا آسمان ہو

ستاتا اسقدر ہے پیر گردون / قیامت ہو اگر یہ نوجوان ہو
سنی گا حال دل ماتمی کیونکر / جسے ناز و ادا اپکی گران ہو

کاٹا ہی ایک پہاڑ شب انتظار کا / فرہاد جیسے کو یہ میرا ہی کام ہے

فارغ تخلص مکند سنگھہ سکنہ دہلی شاگرد حاتم آخر عمر میں مسلمان ہوگئی بریلی میں رہتے تھے صاحب دیوان گذرے ہیں

دور سے کچھہ بھی چین چین ہو تو لیجے / تاکہ کچھہ کہہ سکون بلبل کہاں ہے
جلا ہے سینہ میں دل شمع وار ساری رات / بہا ہے آنکھوں سے اشکوں کا تار ساری رات

فارغ پنڈت منی لال چند سال پہلے ریاست پٹیالہ واقع پنجاب میں طالب علم جماعت اول تھے بالفعل مدارس میں

ہوا گو اندلون او دستو سا جہان اپنا / نہیں پر مہربان ہمپہ یہ ترا مہربان اپنا
عزیزو ہم بھلا دنیا سے کیا لیجائینگے آخر / غنیمت ہے اگر رہ جائے کچھہ نام و نشان اپنا

جو دلبر ساتھہ ہے تو آستین سے ہم چھپانے / یہی ہے کہ راز دل ہو سب عیان اپنا
عدم میں بھی خدا کا تو نہ موجود تھا فارغ / یہاں آنی سے ہے مقصود دید ارتبان اپنا

فائز تخلص منشی بختاور سنگھہ خلف مہر مداس ہوطن دہلی سررشتہ دار فوجداری فرخ آباد۔

کیوں نہ ہو ای فائز قسمت کا ستارا اوج پر / وصل کا اوس مہ لقا نے آج کو وعدہ کیا
ہزار قامت رعنا کی پا شکل آئی / مگر یہ حال کہاں سرو جویبار میں ہے

رنگتی سکنہ ہم صورت تمہارے دیکھکر / حضرت نظارہ نے تصویر کا نقشہ کیا
دیکھہ لو ناحق ستانیکا نتیجہ ہے خراب / نیچی انکھین ہمنے کر لین تمنے جب شکوہ کیا

فدا تخلص بھی رام سکنہ دہلی شاگرد سودا۔

ستم رسیدہ جسکا کہ اب نشان باقی ہے / نہوں دریغ تہ کیونکر کہ ان باقی ہے
کہا جو میں نے کہ میں دل تو کر چکا ہوں فدا / تو ہنسکی بولی ابھی تجھہ میں جان باقی ہے

فدا تخلص پنڈت دیا ندان نام کشمیری سکنہ اکبرآباد در ۱۲۸۰ ہجری میں مہاراجہ بلونت سنگھہ بنارسی کی مشاعرہ میں جایا کرتے تھے اور شعر خوب کہتے تھے ازانجملہ ایک یہہ شعر ہے جو منشی درگا پرشاد صاحب نادر سے ملا۔

وہ ہے ہمیں اپنی بیت یا غنچہ ابنی غنچہ / خوب کیوں کی کریں کہ نعرہ زن ہم ہی ہیں

فدائی مکند لال لاہوری قوم بقال مقیم دہلی ملازم نواب ضابطہ خان شاگرد صابر علی صابر مسلمان ہوگیا تھا اوس

بسمل و مشکل و میر تراب علی عادل اونکی شاگردون سے ہین ایک دیوان اور ایک مثنوی ہر سوز اون سی یادگار ہے۔

بیمار عشق کی نہ دوا ہو طبیب سے
مرجائے یا جئے کوئی اپنی نصیب سے
انصاف کر تمارا ہا جو یہ جو رقیبہ ملو کرتا
اوٹھی بکڑ نہ کسی میر عشق خوار کی ہا

ابھیسا ہو گا نہ کوئی یار وفا یعاقبل
کہ میری خاک سے بھی بو وفا آتی ہا

غالب تخلص لالہ خوشی رام ولد منشی گنیشی لال قوم ڈہوسنر مہتمم اخبار جلوہ طور میرٹھ۔

آغوش تصور ہی مین آجا دم آخر
یہ بھی کوئی شوخی کا ہی انداز ستمگر
حسرت دل عزیز کی اب کچھ تو بر آئے
جب آئے میرے پاس بعزم سفر آئے
ظاہر ہے کہ ہی ختم زندگی ہین فرصت
سو وا تھا کسکی قامت محشر خرام کا
ہم گلشن ہستی مین اگر نہ شہر آئے
جلوہ ہے سرو کا جو ہمارے غبار مین

ناصح تمہارے وعظ و نصیحت کو مانتا
پر کیا کرون کہ دل ہی ہمین اختیار مین

غبار تخلص منشی کنہیا لال ابن منشی مشتاق رائے باشندہ ضلع بلند شہر۔

دیکھئے کیا آفت تازہ ہمارے سر آئے
اب تو عشق و جنون مین سچ ریا ہم

غریب تخلص لالہ تاراچند بہادر لکھنوی انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ راماین فرحت مطبوعہ سمت ۱۹۲۲ مین دیکھا گیا۔

غلام تخلص راجہ گوپال ناتھ خلف مرزا راجہ رام ناتھ بہادر ذرہ تخلص جو شاہ عالم بادشاہ کی مقرب تھے اوسی رعایت سے غلام تخلص کرتے تھے بڑے نامی اور خاندانی شخص دہلی مین گذرے ہین۔

جو ہمیشہ کہو ہم ہون غلام و خوش رہو
نہ لین واللہ نار وز قیامت سیر کرے
خط دے کہ نہ گوش پر آواز ہین قاصد
مژدہ تو ہمین یار کی آنیکا سنا دے

غمنا تخلص کنور رائے بہارے لال خلف راجہ بہادر سنگھ این راجہ صاحب ام این کے جو پورن چند دہلوی کا یتہ سکسینہ برادر عمزاد و ہم خاندان و ہم عمر حضرت جوہر لکھنوی کی ہین اور شعر گوئی کا سلیقہ خوب رکھتے ہین چنانچہ یہ مطلع اونکا ہے

لکھا جو حال گریہ چشم پر آب کا
کاغذ بنا ہی کاغذ ابر سحاب کا

غم تخلص مہتاب سنگھ قوم کایتہ شاگرد شاہ نصیر اول بادشاہی سرکار مین بعلاقہ بخشی گری ملازم تھی پہر ترک روزگار کرکے لاہور مین گئی اور وہان مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کی امیرون مین سے کسی میر کی رفاقت کی اور وہین اپنی ملک عدم ہوئے

طاقت اوٹھنے کی نہین ہے ورنہ مین بھی صبا
یکقطرہ می مین ہمیشہ ساقی ہی در گذر
تھا تیری یاد چمن کیا دشت و کوہ بنا
ورنہ ہر ایک کو تو لی سبکو سبکو دیے
ایکدن کیا غم کی حالیہ الفت سے گر نظر
ناخنکی بی خار دیتا ہمین غم
اپنا نہین ہے خوب سینا ناخن کا
جنی گلونکا عتین سو رنگ بو دے

شیا نخبر ہی تا او جس سے ہی
تلا کی سر کو بلبل ناشاد مرگئی

غمگین تخلص منشی بنارسی داس خلف منشی کشن لال ابن منشی خوشوقت رائی شوقی قوم کہتری باشندہ دہلی شاگرد مرزا قربان علی بیگ سالک جو بادریون کی مدرسہ اور شہری مکتب کی مدرسے اور احتان ریلوی کے انجینرنگ کی منشی کرکے اب خانہ نشین ہین منشی درگا پرشاد نادر تخلص نے بندہ کو لکھا تھا کہ ایکدن اس نوجوان خوش اندام اور عاشق مزاج نے اوایل مین ایکروز سر بازار چلتے چلتے یہہ شعر موزون کیا

ڈہونڈھتی لامکان کو جاتی ہین
اس مکان سے مکین نے کوچ کیا

منہ سرخ ہے ابرو ہین چڑہی ہوئے ہین تیور ‌ آتی ہو نظر تم مجہی کچہہ آج خفا سے
جان آگئی ہماری محبت کی لبون پر ‌ اب فائدہ کچہہ ہوگا دوا سے نہ دعا سے

عمدہ تخلص لالہ جنتا رام کشمیری برادر راجہ دیا رام پنڈت مقیم دہلی شاگرد انعام اللہ خان یقین۔

پہیرنا ہوت پر جلت ہمین پہولونکی چادر ‌ کہ ہے نعش پہ وہ مرغ گلا بدم پہنچیگا
خراب مجکو نکر جان آشنا کہکر ‌ برا کرے کسو سے کوئی بہلا کہکر

عندلیب تخلص لالہ گوبند سنگھہ دہلوی مصنف قصہ نغمہ عندلیب شاگرد میر حسینخان بسمل بالفعل کلکتہ مین رہتے ہین۔

عرش سے فرش تلک کون سے اقلا ملکا ‌ جسطرف جا کے نظر جلوہ اوسکا پایا

عیاش تخلص جیالی رام کایتہ باشندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر۔

جام ہے ہاتہہ مین او شیشہ ہی ہی بغل ‌ نہین عیاش کو اب غم خزان آئی جو

عیاش تخلص رگہبر نارائن مولف چمنستان بہار شاگرد نواب عاشور علیخان بہادر۔

کل میان صبح سے یان آئیگا ‌ شام تک پہر کہین چلا جائیگا

علیق تخلص جوالا پرشاد ہلمد پولیس فرخ آباد بن لالہ کالکا پرشاد۔

کچہہ دور نہین عمر سی جہیل جو آئینہ ‌ بیٹہا ہین جا لاکہ ہی کیا انہین آنا
اسکی قسمت کا خدا جانی سنا ہمنے ‌ ماہرو آپ کہان انکو مہمان ہے
سلسلہ گیسوے جانانکا جو ہین چہٹا ‌ ہتکڑی ہاتہہ مین ہے پانو مین زنجیر ہے

عیش تخلص رای عزت سنگھہ دہلوی قوم کایتہ اول دفتر خالصہ شریفہ بادشاہ دہلی مین منشی اور بعدہ پروانہ نویس کچہری کلکٹری ضلع دہلی مین رہے مرد خوش خلق علوم ضروری سے آگاہ اور فنون سخنوری مین صاحب دستگاہ تہے فارسی مین اصلاح مولوی امام بخش صہبائی سے لی اور اردو کلام شاہ نصیر کو دکہایا مگر غدر کی بعد ایک مسلمان عورت سی دل لگا کر مذہب کہو بیٹہی اور پہر نوکری بہی خاطر خواہ نہ ملی آبکاری کی مخبری کرتے کرتے مر گئے یہہ چند شعر اونکے ہین۔

جان و دل ہرعزم ہی اوس چشم پر آزار کا ‌ دیکہکر ہنسی کو دل جلتا ہے جون بیمار کا
رہی جبتک کہ تیری تہا زمین شور محشر کا ‌ اٹہی گی کیا فلک پر ایک نگاہ یار اونچی ہے
نہو پست و بلند دہر سے غافل تو اسی منعم ‌ کہیں نیچے کہیں پر راہ ہموار اونچی ہے

عیش تخلص منشی پیارے لال سہارنپوری شاگرد معتم۔

دیکہتی غیر مجہی یاد دل ناشاد آیا ‌ جانکنی سنکی میری پوچہنے فرہاد آیا
کسیکو جان سے اونکو نہ بہا ہماری بات ‌ کہ جان جائے نجائے مگر ہماری بات
ہتو تم اس ہتونی پر توبہ ہو ‌ ہنو وہ دن کہ حسن فن تم خدا ہو
شہر خوبان سے ہوا مین مجہہ غائب ‌ مجہہ پہ احسان ہے تمہارے خنجر خونخوار کا
کہا نہیں کہان جو رہین کہنی کو ‌ شاگرد میری صاحب یہ دور کی باتین
لیگئی شب جو شبنم لف بہر اہین ‌ مجہسے کیون اولجہی ہے شانہ وہ صبا تہی تمہارا

غافل تخلص راے سنگھہ دہلوی حساب دانی مین یکتا ہے۔

وصف کرتا ہی اون لبونکا جب ‌ غافل اوسوقت لعل اوگلتا ہے

غافل تخلص نہال سنگھہ سکنہ مراد آباد مقیم آگرہ صاحب اکسیر تہے اور آگرہ کی بہت سی آدمیونکو اونسی فیض پہنچا تہا میان

عازم ملک بقا ہوئی اونہون نے سعدی کی گلستان کا حاشیہ اردو مین لکہا ہی اور ایک شعر اونکا حضرت نادری نے لکہا ہی

بزم عشاق مین تو کیون تحقیق تدبیر رنج　　یا نکو طول کہ دقت تقصیر رنج کہنچ

عزیز تخلص رام سہائے قوم کایتہ سری باستب ساکن لکہنو راجہ بلاس رای کی عزیزون ہی مولوی احسان اللہ ممتاز کی شاگرد تہی اور مشاقی نظم و نثر فارسی مین بقول حضرت جوہر اپنی اوستادسی بڑہکر شاید رکہتی تہی مگر ہمکو کوی کلام اونکا نہین ملا۔

عزیز تخلص منشی ملسی رام سلطانپوری انکی بنائی ہوئی ایک مثنوی مخزن العشق نام مطبع کوہ نور لاہور مین سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین چہپی ہے نظر سے گذری اور یہہ چند شعر اوس سے منتخب ہوے۔

ایک درویش ہو حق آگاہ　　نام رکہتا تہا اپنا بالا شاہ
طبع آزاد مرد بالا ہتا　　نام مین جوہر دو بالا ہتا
باغ عالم مین سرو سا آزاد　　نام مولا زبانہ ازبر یاد
کام رکہتا تہا عشقبازی سے　　کیا حقیقی سے کیا مجازی سے
شوق تہا اوسکو روے دلکش سے　　شاد ہوتا تہا صورت خوش سے
عشق نے دلمین اضطرابی کی　　خانۂ صبر کی خرابی کی
تہا فقیر لکا یہی ایک لٹکا　　دلکو کہتا تہا عشق سے اٹکا

عشاق تخلص اگلے زمانہ کے ہندو شاعرون سے ایک صاحب کا ہے۔

سر سبز خط سی اور ہو حسن یار کا　　آخر خزان نے کچہہ نہ اوکہاڑا بہار کا

عشرت تخلص پنڈت ہوشیار سنگہہ برہمن قنوجیہ ساکن میرٹہہ سنہ ۱۲۸۶ ہجری مین اونہون نے دو ایک غزلین لکہی تہین اور حکیم غلام مولی قلق سے اصلاح لی تہی پیشتر امانت دیوانی و قانون گوئی و نقشہ نویسی وغیرہ کی نوکریان کی ہین مگر اب انگریزی دواون کی دوکان میرٹہہ مین کرتے ہین۔ یہہ شعر اونکا گلاب سنگہہ مشتاق نے بہیجا تہا۔

ایک حصہ مین فقط کب ہے ہمارا ساقی　　پی جائین جم کی جم ہم وہ بادہ خوار ہین

عشق تخلص برج موہن لال پسر لالہ جوالا پرشاد کایتہ سکینہ سکنہ لوٹک۔

اے عاشقو ہمین کوئی کچہہ نہین دل　　ڈہونڈہتے ہین اسکو خضر و سکندر کہان
ڈہونڈہنگے رہ رہ کے تو تر کہان　　اب جا یتے ہمکو لب یار سی ملا

عطارد تخلص راجہ بالکرشن اور حال معلوم نہوا ایک مثلث اونکا حضرت ظفر کی غزل پر دیکہنی مین آیا تہا اوسکی چند بند ہیہ ہین

تمہاری عاشقی مین نفع سمجہی یار نقصانکو　　جلایا آپ ہی ضبط کرکی آہ سوزان کو　　جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو
بہت حیران ہوا ایک ہی خانہ دل اپنا ہین ہزارہا　　جگہہ کسکو دون لین رہا تہو نسلیقہ کا　　کٹار یکو چہریکو پانک کو خنجر کو پیکان کو
کریگا کون پہر اب مین بہارے آہ دل جوئی　　ہو جیسے تو ہی اپنی سامنے پہلا یہہ کیا کرتے　　ہوا کو ابر کو گل کو چمن کو صحن بستان کو

علم تخلص منشی چندی سہائے خلف لالہ ٹہاکر پرشاد ساکن الہ آباد محرر بندوبست ضلع غازیپور انکی ایک غزل گلشن دیوکی نندن صاحب نے میرے پاس بہیجی تہی اوسمین سے یہہ شعر منتخب ہوے۔

اوس یار دیدہ حسن کا کیا حصل ہمکو　　سلطان ہی مخاطب کہین گی تجہکو　　وہ ہی ترک تعریف بس کام نکلی اکبار　　رہ جائینگی مضمون لکہو مہر و نگار ساسے

منشی مٹھو لال زار دہلوی کے شاگرد تھے۔

عاقل تخلص لالہ مکھن لال اہلمد عدالت کلکٹری ضلع الہ آباد

بے نشانی اس چمن سے ہے نشان عندلیب شبنم عشقا ہے جو آبستان عندلیب
ہو گلستان جہاں میں عاقل شیرین سخن
ہم صفیر و ہم نوا ہمداستان عندلیب

عبرت تخلص دولت رام قوم کایتہ ابن رای ہیرا لال ساکن شاہجہان آباد محلہ کوچہ بلاقی مرد معقول متقدی پیشہ شاہ نصیر و شیخ ابراہیم ذوق کے شاگردوں میں تھے ۱۲۸۹ہجری میں انکا انتقال ہوا شاہ نصیر کے نواسہ عبد الغنی بشیر نے عبرت جنیہ تاریخ لکھی ہے۔

سخت جانی تو نئی شہرہ شد کیا قاتل کو
ہر دم صبا سے ہی طلب بوے زلف یار

وقت کشتن پھر گیا منہ یار کی تلوار کا
لڑتی ہیں پاتا تھا یہ اب تو ہوا ہے ہم

رو سیاہ ہے گو اوٹھائی بہتی ہیں بہت
کون ہے وہ پر رو کہ جسپی تم عبرت

لیک ما شد نگین نام پیا دنیا ہو گیا
دیکھی دل السی نہ بہرتی ہے جو لوائی

عزیز تخلص بھکھاری لال ایک خوش باش اور خوش معاش شخص خواجہ میر درد کی شاگردوں میں سے ۱۱۹۶ ہجری میں الہ آباد میں رہتے تھے۔

بات اب امتحان پر آئی
آرام وصل و ہجر میں یکسان نہیں ہمیں
ایسا ہے لعل لب کا تری یار رنگ سرخ

قصہ کوتاہ جان پر آئی
یوں ہی ہمیشہ طرب ہی رشک ملال تھی
یاقوت جسکی آگی لگی پاک سنگ سرخ
جو دم کہ او لٹتا ہی ڈوبی تیر ہوائی

ملیں کیونکر بھلا اوس غنچہ طفل ادا سے
اب ہجر میں تو حسرت دیدار لی ہے جی
کرے نہ یار اگر دل کو صاف کینہ سے
جو سانس کہ بلٹی ہے شور برچھی آگی

کہ سوتے سو لئے جو چونکی ہے تعبیر خواب کی
جب وصل تھا تو کشتۂ تیغ نگاہ تھی
عزیز موت بھلی پھر تو ایسی جینے سے

عزیز تخلص شیو ناتھ دہلی کے مہاجنوں سے تھے۔

لیا دل اک نگہ میں دلربائی سکو کہتی ہیں
کیا بیگانہ سب سے آشنائی سکو کہتی ہیں

عزیز تخلص مہاراج سنگھ قوم کایتہ شاگرد شاہ نصیر انہوں نے اپنی اوستاد کی متفرق کلام کو جمع کرکے کتاب کی صورت پر مرتب کیا اور خود بھی شعر اچھا کہتے تھے۔

اٹھو ایک اشک طوفان کہاں تک روئیں تم
ہوا نہ معاف وہ آئینہ رو کبھی ہم سے
جام مے گلرنگ سے واقف نہیں شاید

اشک کا ہر قطرہ اب تار دکن جیحون ہوا
سنہ ہمارا بطرف سے اوسی غبار رہا
غنچہ کی طرح بہتی ہیں چمن میں جگر اپنا
ضعف ہر رگ تن جسکی ہو تار ستار

اوس بن کا ذکر جو آئے اپنے موج نسیم
پہلی ہی کشتہ تھی ہم اوس نگہ مخمور کے
لیکے نقد دل کبھی جو ایک بوسہ بھی
کیونکہ لیتے بہی نہ بیار اوٹھی دیر سے

غنچہ لالہ سحر کہا نیکو جو افیون ہوا
قسمت کا داور یہ سو کا دو بار ہوا
ای عزیز اوس مفت پر سے کس طرح اپنے

عزیز تخلص دیبی پرشاد بن لچھمن لال باشندہ شاہجہان آباد مقیم فتحگڑہ۔

آتا ہی یہی شام جلا میں سے آنکھ ہم
ہر داغ دل چراغ ہے شب ہائے تار کا

عزیز تخلص منشی کنور سین خلف منشی مدہی لال کایتہ دہلوی شاگرد ذوق مدرسہ دہلی میں مدرس تھے اور ۱۲۸۱ ہجری میں

کام نظامت کا شروع کیا اور کونسل موقوف ہوکر خلق ایک حکم کی جاری ہونی سے آسودہ ہوگئی لیکن مہاراجہ کلیان سنگھہ نے راجہ خیالی رام سے باوجود ظہور ایسی خیر خواہی کے بہی ناخوش ہوکر نواب گورنر جنرل بہادر کو شکایت کی عرضیان بہیجین مگر نواب اپنے وقت کی ارسطو تہی اور راجہ خیالی رام کی عقل اور سمجہہ دیکہہ چکے تہے اسلئے اونہون نے مہاراجہ کی تحریر کا خیال نکر کے اونکی نیابت کا اور تمام کامونکی مدار المہامی کا خلعت راجہ خیالی رام کو بہیجدیا اور اونکی ذریعہ سی عرصہ تک صوبہ بہار مین مہاراجہ کی مہاراجگی قایم رہی یہہ مہاراجہ علم وفضل اور کئی زبانونکی مہارت مین بڑی لایق اور صاحب استعداد تہے چنانچہ ہر زبان مین صاحب دیوان ہین اور مثل اپنے باپ کی وہ بہی شوق تعمیر آبادی اور رفاہ عام کا رکہتی تہی چنانچہ قصبہ بکرم جسکو نواب قاسم خان ناظم بنگال نے ویران کرایا تہا مہاراجہ نے اپنی عہد مین پہر آباد کیا اور علم کو بہی اونہون نے ترقی دی تہی اور یہ بہی سنا ہے کہ چند کتابین بہی اونہون نے تصنیف کی ہین لیکن راقم کے دیکہنی مین ایک بہی نہین آئی اور نہ کوئی کلام باوجود تلاش کے بہم پہونچا تب ناچار یہی ایک شعر جو تذکرہ سراپا سخن سے ملا تہا تبرکاً یہان درج کیا جاتا ہے

مچا ہا ہے جگر پر خنجر کا سا شور پہلو مین	اگر دیکہا ہے یہ حال دل نجوم پہلو مین	

عاشق تخلص گہمنڈی لال خلف منشی کیول کشن قوم کایتہ سکنہ شہر حصار ملازم ریاست جی پور ایک ذی استعداد منشی اور شاعر ہین اور زیادہ تر فارسی کلام کہتے ہین۔

عاصی تخلص گہنشام رائے ولد منشی مول چند مصنف شاہنامہ اردو قوم کایتہ ماتہر شاگرد شاہ نصیر صاحب دیوان غدر کے بعد انکا انتقال ہوگیا فی البدیہہ شعر کہتے تہے انکے صاحبزادہ منشی لعل بہی شاعر ہین۔

تری گلی کی شوخی سدا آباد جون مجنون	صدائے خانہ زنجیر سی ویرانہ رکہو ہین	تک آپ اپنی ابروی خم کو دیکہئے	تیغ دو دم کو دیکہئی اور بکو دیکہئے
فوارکا سا حوصلا اتنا نہ رکہتی تنگ	جلوہ پہیر ہی پاتے ہین گر پہر اوچہل کی	تری شوخی نظر آتی ہین چشم غزالہ سی	دبا تہا ہاتہ دل سی شہر بین پایا بائی

عاصی تخلص لالہ سالگ رام ناظر عدالت فوجداری لکہنو۔

ہنسا گئی وہ قلقل شیشی اور مین پہر	بسان شمع رہا اشکبار صحبت مین	

عاصی تخلص منشی جمعیت رائے نائب سررشتہ دار عدالت فوجداری فرخ آباد خلف لالہ کیسر داس باشندہ اوگر پور

پابند رنج رشک کیونکر ہو دل مرا	آئی ہو آئینہ غیر سی منہ نقاب کے	

عاصی منشی مہتاب رائے ملازم مطبع اودہ اخبار لکہنو۔

الله ری مرتبہ تری کشتہ کی استخوان	لینی وفتتی آئے کہان سے کہان مجہے	دلمین سراغ نور رخ یار کا ملا	مدتکی بعد آیا نظر لامکان مجہے
رکہتا ہون دوست سے سگ کوی یار کو	مرغوب تر ہے ہی سو استخوان تجہے	بس دیکہی یہ عاشق و معشوق مین سے فرق	بوسہ کے بدلی دیتی ہین گالیان مجہے

عاصی تخلص منشی طوطا رام قوم کایتہ سکسینہ شاہی میر منشیون کی قدیم خاندان سے ہین جو دہلی سے لکہنو مین آیا اور علم وفضل مین مامور رہا یہ صاحب بڑی خوش فکر اور خوش گو زبان فارسی اور اردو کی تہی اور صاحب دیوان

تین دفعہ بنارس سے غلہ خرید کر لایا کرین چنانچہ جب غلہ عظیم آباد مین پہونچتا تہا تو محتاج آدمیونکو خرید کی نرخ پر بلا حساب اخراجات کے فروخت کرتے تہی اور جو لوگ خرید نہین سکتی تہی اونکو تین چار جگہہ مثل باغون احاطہ وار وغیرہ کی اندر قیدیونکی طرح محفوظ رکہکر ہر جگہہ علیحدہ عملہ معہ داروغہ اور پیادون وغیرہ کی مقرر کردیا تہا جو اون لوگونکو پختہ اور خام طعام معہ ظروف گلی و ہیزم سوختنی و افیم تمباکو اور بہنگ کی تقسیم کیا کرتے تہے اور ہر ایک کو کچہہ کچہہ کوڑیان بہی اس غرض سے دیا کرتے تہے کہ جو ضروری چیزین خریدنی ہو خرید لیا کرین یہ حال دیکہکر انگریز اور ولندیزی بہی ایک ایک احاطہ مین مسکینونکو ٹہراکر کہانا کہلایا کرتی تہی اور اسطرح سے بہت سی مخلوق ہلاکت سی بچگئی اور مرشد آباد مین اسطور کا کوئی کام کسی سی نہین بن آیا اور ہر سال ولایتی میوے میوہ فروشون کی ذریعہ سے منگواکر انگریزون اور بنگالہ کی رئیسون کیواسطے بہیجا کرتے تہے اور دو تین بار عظیم آباد کے مشہور اور بڑی آدمیونکو بہی دیتے تہی اور جب دیکہا کہ اس صورت مین عام لوگ محروم رہجاتی ہین تو کچہہ روپیہ معمول سے سوائے میوہ فروشونکو مقرر کردیا کہ وہ اسکا بہی میوہ لاکر بازار مین واجب قیمت پر بیچا کرتے تہے اور جو بکنے سے باقی رہجاتا تہا اوسکو وہ خرید لیتی تہے تاکہ میوہ فروشونکا نقصان اور خرید و فروخت بازار کا باب بند نہو پہر چند اشخاص قوم مرائی کو جو لاہور اور شاہجہان آباد مین مشہور میوہ فروش اور پہلدار درختونکی لگانے والے تہے روپیہ بہیجکر بلایا اور عظیم آباد مین ٹہراکر حکم دیا کہ یہان جو زمین جس میوہ کی لائق دیکہین اوسکو بووین اور اس کشتکاری سے جو میوہ پیدا ہوتا تہا مہاراجہ صاحب اوسکو عام آدمیونکی واسطی بہیجتے تہے مورخ لکہتا ہے کہ انگور خوب اور نیشکر نہایت بلیا اور بالیدہ اور شاہجہان آباد کے کیلے اونکی عہد سے عظیم آباد مین جاری ہوئے اور اب افراط بازارون مین فروخت ہوتے ہین انگور خوش مزہ بہی کبہی روپیہ کا تین سیر کبہی ڈہائی سیر اور کبہی ڈیڑہ سیر باغون سے ہاتہہ آتا ہے -،،

مہاراجہ کا انتقال ہوا جب نواب گورنر جنرل بنارس مین تہی وہان سے کوچ کرکے عظیم آباد مین آئے اور اپنی بدنامی رفع کرنیکیواسطے کہ ،، تا نباشد اہی کینہ مطعون مردم نگردد ،، مہاراجہ کلیان سنگہہ کو عین شباب مین اوسکے باپ کے کامون پر مامور فرمایا اور جاگیرات درماہہ بدستور بحال رکہکر اوسپر کچہہ اضافہ مہاراجہ متوفی کی رانی صاحبہ کی لئیے بہی ازدیاد کیا مگر پچیس ہزار روپیہ درماہہ نظامت کا اختیار اونسی موقوف کرکے کونسل والونکو دیا مگر مہاراجہ کلیان رائے مثل اپنے باپ کے ضابط جبر درس اور معاملہ فہم نہ تہے اور اس سبب سے کونسل والے اونکی اوپر غالب ہوگئی اور وہ کونسل مین کچہہ اختیار نہین رکہتی تہے چند سال بعد سنہ ۱۱۹۲ مین راجہ خیالی رام نے جو اول مصاحب مہاراجہ شتاب رائے کی تہے اور بعدہ مستر ہتنگ صاحب کلان کو بہی عظیم آباد کی پاس رہتے تہے نواب گورنر جنرل بہادر کی پاس کلکتہ مین پہونچکر صوبہ کی ابتری اور عملہ فوجدار کی تعدی و رعایا کی پریشانی کا حال اس حسن تقریر او طلاقت لسانی سے بیان کیا کہ نواب گورنر بہادر نے اونکے تمام معروضات کو منظور کیا کہ صوبہ بہار کا کل اختیار اونکو دیدیا اور اونہون نے بنظر حقوق مہاراجہ شتاب رائے اور تائید مہاراجہ کلیان سنگہہ کی مدار المہامی کی سند مہاراجہ موصوف کی نام لکہوائی اور سنہ ۱۱۹۵ مین کلکتہ پہونچکر مہاراجہ کی اتفاق سے

ایکہزار روپیہ اپنی ایک معتبر کے ہاتھہ اوسکے گہر بہجدئے ایک دفعہ ایک شخص مہاراج کے جان پہچان والوںمین سے جواب رائی
رایان ناگرمل دیوان خالصہ بادشاہ ہندوستانکے مقربوںمین داخل تہا گیا جی کے جاترکیکو عظیم آباد مین آیا اوسنے رخصت
کیوقت رای رایان سے کہ جو بڑے بڑے امیرون وزیرون سے برابری کا درجہ رکہتا تہا ایک سفارشی خط مہاراجکی نامکا چاہا ناگرملنے
کہا کہ وہ تمکو بہی جانتے ہین اور خالی مردمی سے نہین ہین اور اسبات کو ہماری فرقہ کے لوگ موجب اجر اور ثواب کا جانتے ہین
سو تمہاری نسبت کوئی قصور نکرینگے اور میرا لکہنا شاید اس بارہ مین کچہہ خلل ڈالے کیونکہ جو القاب مین اونکے درجہ کی رعایت
کیجاوے تو میرا نفس قبول نہین کرتا اور جو اونکی بہائی درجہ کی بموجب لکہا جاوے تو اونکا نفس گوارا نکریگا اور رنجیدہ ہوجاینگے
کیونکہ اب اونکا سر آسمان سے باتین کرتا ہے چونکہ مہاراجہ شتاب رای ہر ملک اور ہر شہر کے حکام و اعیان کا حال دریافت کرنی مین
مثل ہوشیار سرداراکی نہایت مبالغہ رکہتے تہے اور جابجا ہر ایک بڑے آدمی کی رازدار کو معقول درماہہ اور سالیانہ مقرر
کرکے اسبات کی اوپر مامور کر رکہا تہا کہ جو کوئی بات یا خبر کہ لایق تحریر یا اطلاع کے ہوا کرے بیکم و کاست لکہکر اونکی
وکیلونکی حوالہ کردیا کرین اور اسوجہ سے ہر جگہہ کی خبر صحیح اور درست اونکی پاس پہونچا کرتی تہی ویسے ہی یہ خبر بہی بعینہ اونکو
پہونچگئی تہی اور جب وہ شخص آیا تو بعد ملاقات مہاراجہ نے کہا کہ آپ جیسا شخص تشریف لاوے اور رای رایان صاحب کے
دو کلمہ سے بہی یاد نفرماوین بڑے تعجب کی بات ہی اوسنی جواب دیا کہ مجکو بہی آپکی خدمت مین نیاز حاصل تہا کچہہ حاجت
اوسکی نہتی شتاب رای نے کہا یون نہین ہے چونکہ وہ بہی مرد ہوشیار تہا اسلئے سمجہہ گیا کہ یہ اصل مطلب سے واقف ہین اور بولا کہ مہاراجکو
خود ظاہر ہے کچہہ حاجت استفسار کی نہین ہے مہاراجکے بعض مصاحب مثل راجہ خیالی رام و میر قوام الدین خان جو حاضر تہی اس
معمہ کو نسمجہے اور اوسکے جانیکے بعد مہاراج سے پوچہنے لگی تب مہاراجنے وہ سب حال جو اخبار سے معلوم ہوا تہا اونسے ذکر کیا اور
کہا کہ اسکا تدارک بہی مین بخوبی کرونگا اس بات کو بہی کوئی نسمجہا کہ کیا کرینگے خیر جبکہ وہ شخص رخصت ہوا مہاراجنے اوسکے
لایق اوسکی تواضع کرکے ناگرمل دیوان کے نام باوجودیکہ اسسے کسی قسم کی غرض اور امید نہین تہی عرضی کمال ادب اور فروتنی کے
ساتہہ لکہی اور ہدیہ تحفے دس ہزار روپیہ سی زیادہ کی قیمت کے مثل عطر اگر و اقمشہ لباس سفید مخصوص بنگالہ دیا تہی دانت
کے پایہ پلنگ فرنگی گہڑیان بلور کی شمعدان و بڑے بڑے آئینہ اور دوسرے نوادر اشیا چین اور فرنگ کے اوسی شخص کے
ساتہہ بہیجے ناگرمل مہاراجکی گفتگو سنکر اور وہ سلوک دیکہکر عرق انفعال مین غرق ہوگیا اور بہت سی عذرخواہی لکہی اور اپنی
محفلونمین مہاراجکی تعریف و صفت کرکے کہا کرتا تہا کہ اس عزیز نے فرط ہوشیاری اور تمیز سے باوجود بعد مسافت کی ہمکو
بیغایت خجالتین دین۔ ایام بلاے قحط و غلا مین جو اواخر ۱۲۰۸ ہجری سے اواسط ۱۲۰۹ ہجری تک سختی
کے ساتہہ پہیلی ہوئی تہی مہاراجہ شتاب رای نی مساعی جمیلہ اور کوششین مسکینونکے واسطے عمل مین لاکر عاجزون اور مصیبت زدونکی بخوبی
غمگساری کی تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جس سال مین کہ یہ بلا حادث ہوئی بنارس مین کسیقدر ارزانی غلہ کی تہی مہاراجنے
تیس۳۰ ہزار روپیہ اس کام کیواسطی مقرر کرکے فرمایا کہ جو کشتیان کہ ملوکی ہین اور جو کہ ملاحونکی نوکر ہین وہ ایک مہینی مین

زادون سے نہایت تواضع اور فروتنی کے ساتھہ گذر کرتے تھے اور ہر شخص کا مطلب شروع التماس مین معلوم کرکے جو
پورا کردینے کا لایق ہوتا تہا اوسہولت اور آسانی کے ساتھہ پورا کردیتے تھے ورنہ عذر شیرین کہہ کر سایل کو راضی کرلیتے
تھے اور باوجود کثرت کاروبار کے ہرایک آدمی سے دوپہر دن اور دوپہر رات تک گفتگو اور سوال وجواب کیا
کرتے تھے اور کوئی عرض حاجت مین چاہے کتنی ہی تکرار کرتا مگر وہ دل تنگ نہوتے تھے اور کبھی کوئی سخت یا فحش کلمہ
کسینے اونکی زبان سے نہین سنا اور باوجود خود رسی اور ہرچیز کی قدر وقیمت جاننے کے مزاج مین نہایت بالکل نہین تھی
ہرجنس کی قیمت جو ہوتی تھی مہاجنون اور بیچنے والونکو دیتے تھے اور بخشش مین کبھی دریغ نہین کرتے تھے سلیقہ معاش کا
درست رکھتے تھے ضرورت کی چیزونکو مقامات اور دست سے کہ جہان جنس اعلی بکفایت ملتی تھی منگواتے تھے اور
اپنے صرف مین لاتے تھے شادیون وغیرہ کی تقریب مین جب آدمیونکی دعوت کرتے تھے تو اونکی دسترخوان پر رونق
اور وسعت نعلون کی سی ہوتی تھی اور آپ وہان حاضر ہوکر مہمانونکو اپنی شیرین زبانی کی چاشنی اور لذتون سے
شیرین کلام اور رطب اللسان کرتے تھے اور شرم وحیا یہانتک اونکی مزاج مین تھی کہ کبھی اونکی کسی ملازم مقرب نے بھی
اونکو رام جنی کے پاس آتے جاتے نہین دیکھا کہ جسکو وہ نہایت الفت اور الفت کی ساتھہ رکھتے تھے بلکہ کوئی اتنا
بھی نہین جانتا تھا کہ کسوقت اندر گئی اور کسوقت باہر آئی اور اپنی بی بی سے جو مان راجہ کلیان سنگھہ اور بہوانی سنگھہ
کی تھین کچھہ سروکار نہین رکھتے تھے اُنکے لئے ایک علحدہ مکان اپنے مکان کے کچھہ فاصلہ سے بنوا دیا تھا اور سال بہر
مین دو دفعہ کہ جو ایام معینہ سے تھے اُنکے پاس جاتے تھے لیکن اوسی طرح کہ کم کسیکو خبر ہوتی تھی اور اکثر آدمی جو اول اُنکے
ساتھہ عداوت رکھتے تھے اور پھر جب اونسے رجوع لاتے تھے تو وہ سینہ سپر ہوکر اونکی حمایت مین کوشش کرتے تھے
اور جو کوئی کہ شاہجہان آباد سے آتا خواہ وہ اونکی جان پہچان کا ہوتا یا نہوتا اوس سے بہت تواضع اور فروتنی کرتے
تھے اور اوسکا مقصد روا کردیتے تھے شیخ شرف الدین محمد جو ایک بوڑھا آدمی مکہ کے شرفا سے تہا اور ہندوستان کی دولت کا
شہرہ سنکر اپنے فائدہ کیواسطے اسی برس کی عمر مین یہان آیا تھا اور قریب ایکسال کے مرشدآباد مین رہا
اور باوجودیکہ ناظم اور نائب دونو مسلمان تھے مگر کسی نے اوسکی خبر نہین لی تب وہ ناچار عظیم آباد مین آیا اور اوس کے
افلاس کا احوال کسی تقریب سے مہاراجہ کی محفل مین مذکور ہوا مہاراجہ اوسکے پاس گئے اور بعد ملاقات وعدہ ضیافت
لیکر واپس آئے اور شام کو ایک پُرتکلف مسند کو جو تیوہارونکی تقریب مین مہاراجہ کیواسطے بچھائی جاتی تھی بچھائی گئی
اور مہاراج خود چار گوشہ سفید پر بیٹھے نامبردہ بعد نماز جب ہمراہ مولف سیر المتاخرین کے آیا تو مہاراج نے تعظیم
کرکے اوسکو بیٹھایا شیخ نے اونکی اخلاق سے خوش ہوکر فرمایا کہ جو اخلاق تمکو حق تعالی نے بخشا ہے مین دعا
کرتا ہون کہ تمام مسلمانونکو عطا فرماوے مہاراج نے اونکی اشفاق کا شکر اور مع اپنی نالیاقتی کا عذر کرکے وقت
رخصت شالین کمخواب اور چھیٹونکی تہان وغیرہ پیش کئے اور نقد روپیہ پاس ادب سے روبرو دینا مناسب دیکھکر

کونسل کلکتہ بھی اونکی اوپر اعتماد کلی رکہتے تہے۔ کچھہ عرصہ بعد مہاراجہ شتاب رائے نے بادشاہ سے اپنے واسطے خطاب ممتاز الملک مہاراجہ شتاب رائے بہادر منصور جنگ کا اور ماہی مراتب منگوایا اور مثل رئیسون کی آرام اور احتشام کے ساتھہ رہنے لگے اس عرصہ مین انگریزون نے طریقہ ملکداری اور کاغذات دیوانی وطرز تحصیل وغیرہ مروجہ ملک ہندوستان سے واقفیت حاصل کرکے واسطے انسداد خیانت وتعدی اعمال حکام معینہ کے تینون صوبون کو چہہ ضلعو مین منقسم کیا اور ہر ضلع مین علحدہ کونسل مقرر کرکے ہندوستانیونکو بڑے بڑے عہدون سے معزول کردیا لیکن مہاراجہ شتاب رائے بدستور عظیم آباد مین نائب رہے گو تین انگریز اور اونکی کام مین شامل ہوگئے اور جبتک ان چارون کی رائے کا اتفاق نہوجاتا تہا کوئی حکم صادر نہوتا تہا مگر بعد ایکمدت کی جب نئے انگریز تینونکی جگہہ آئے تو اونکی اور مہاراجہ کے درمیان صحبت برآ نہوتی اور اونہون نے بہت چاہا کہ مہاراجہ کو علحدہ کردین لیکن مہاراجہ کی پختہ مغزی وہوشیاری حسن تقریر اور خوض وتامل کے ساتھہ کام کرنے اور کسی خیانت مین آلودہ نہونے سے اونکا ارادہ تمام نہوا بلکہ اونہون نے ممنون احسان اور مستفید اخلاق ہوکر صفائی کرلی مگر چار پانچ برس بعد انگریزون نے ہندوستانیونکی شراکت اپنی کاروبار مین مناسب نہ دیکھہ کر مہاراجہ کی معزولی کے لئے ایک حیلہ نکالا اور صاحبلان کوٹہی عظیم آباد کو لکھہ کر مہاراجہ کو حراست مین کلکتہ بلوایا وہان مہاراجہ نے حسن تقریر اور فہم وفراست سے ایسا سوال وجواب کیا کہ کوئی قصور اونکی ذمہ لاحق نہین ہوا اور صاحبان انگریز بخصوص مسٹر ہسٹنگ بہادر گورنر جنرل نے اونکو بعد عذر خواہی دلاسا دیکر بکمال جاہ واحتشام روانہ عظیم آباد فرمایا مہاراجہ بعد مدت بلائے گرفتاری اور قید فرنگ سے نجات پاکر عظیم آباد مین آئے گو صاحبان انگریز بہادر نے اوسوقت اونکو خلاع فاخرہ اور فیل وجواہر عنایت کرکے بہت سی استمالت کی تہی لیکن مہاراجہ گہر پہونچنے کے بعد نہایت گلہ مند اور شاکی تہے اور مورخ لکہتا ہے کہ بیشک حق بجانب خود داشت کہ باوجودیکہ چنین حسن خدمتہا این خفت بواسطہ مہاراجہ دید آخر اسی غم وغصہ سے مرض اسہال مین مبتلا ہوئے اور مدت تک علاج اور معالجہ یونانی حکیمون اور انگریزی ڈاکٹرونکا کرتے رہے مگر کچھہ فائدہ نہوا اوسی اثنا مین لارڈ ہسٹنگ صاحب نے کلکتہ سے عظیم آباد پہونچکر مہاراجہ سے ملاقات کی اور واسطے ملاقات نواب شجاع الدولہ اور مہاراجہ چیت سنگہہ والی بنارس تک کے ساتھہ چلنے کیلئے فرمایا لیکن مہاراجہ نے بیماری کا عذر کیا اور بعد کوچ نواب گورنر جنرل بہادر کے ماہ جمادی الثانی ۱۱۸۷ ہجری مین اونکا انتقال ہوگیا۔

مہاراجہ کے اس مختصر سوانح عمری سے واضح رائے ناظرین کتاب ہوگا کہ وہ صرف اپنی حسن لیاقت اور رشد وکاردانی ونیز خوبی قسمت سے کسدرجہ سے کسدرجہ کو پہونچے تہے اور دفعتاً اس عروج کو پہونچنے والے کی خوارق عادات اکثر نخوت کی حد تک پہونچ جاتے ہین لیکن مورخ لکہتا ہے کہ مہاراجہ ہرچند کہ کمال عروج اور اقتدار سے مرجع بادشاہ کا وزرا اور اکثر اقویائے عصر کے ہوگئے تہے مگر نخوت اور غرور اونکو کچھہ نہین تہا اور تیرلفون اور شرفا

بلکہ وزیر نے جو رقوم جواہر بعوض فوج جنیت انگریزونکی پاس رہن کی اوسمین بہی راوصاحب کی معرفت تہی اور چنار کا قلعہ بہی اونکی حوالہ ہوا اور شجاع الدولہ نے بہی بنظر مصلحت وقت ایک لاکہہ اور کئی ہزار روپیہ کی جاگیر نواح عظیم گڈہ دہونپور مین اونکو دی اور انگریزون نے بہی بہت کچہہ عنایت اور تواضع اونکی کی حضور میجر کرنیک نے بہوا وسوقت سپہ سالار انگریزی فوج کی تہے اور اونکو مثل مہاراجہ رام نراین کے نائب ناظم صوبہ بہار کا کیا۔ کچہہ عرصہ بعد لارڈ کلایو نی کلکتہ سی الہ آباد مین آکر بادشاہ سے تینون صوبہ بنگالہ بہار اور اوڈلیسہ کی دیوانی کمپنی کیواسطی حاصل کی اور چوبیس لاکہہ روپیہ خراج کا بادشاہ کیلیے اون صوبونکی اوپر مقرر ہوا وس عہد پیمان مین بہی راجہ شتاب رای اور مہاراجہ رام نراین کے بہائی دہیرج نراین شریک ہتی لارڈ کا یہ ارادہ تہا کہ راو شتاب رای کو معزول کرکے اونکی جگہہ مرزا کاظم خان کو مقرر کرے لیکن بہ نظر حسن سلیقہ وطلاقت لسان کہنہ رسی اور حقوق دیرینہ خدمتونکی ایسے حقدار کو محروم کرنا نہ چاہا بلکہ منظور نظر کرکے مرزا کاظم کو جواب دیدیا اوسوقت راجہ دہیرج نراین نے بنظر اپنی استحقاق کی نیابت صوبہ عظیم آباد کی درخواست جنکی لارڈ صاحب نے کلکتہ مین جاکر فرمان نیابت صوبہ کا تو دہیرج نراین کے نام بہیجدیا اور راجہ شتاب رای کو بنظر اونکی لیاقتونکی اپنے پاس بلوالیا وہ بڑے کر و فر کے ساتہہ کلکتہ کو گئے اور وہان ایک سخت بیماری اونکو لاحق ہوی لارڈ صاحب نے ایک ڈاکٹر کو اونکی معالجہ کیلیے مامور فرمایا ڈاکٹر نے وہ اعجاز عیسوی دکہلای کہ تہوڑی دنونمین وہ مرض مہلک زایل ہوگیا اور راو نے دو ہزار روپیہ ڈاکٹر کو انعام دئے بعد شفا پانیکے خطاب مہاراجگی و بہادری اضافہ منصب پنجہزاری سے مشرف ہوی پانچہزار روپیہ کا ماہانہ ذاتی علاوہ اون جاگیرونکے جو عظیم آباد مین تہین اور پچیس ہزار روپیہ ماہانہ واسطے اخراجات نظامت کے مقرر ہوا اور راجہ دہیرج نراین وصاحبان کوٹہی عظیم آباد کے شاملات مین کام کرنے اور تینون صوبونکے ناظم سیف الدولہ کی مہر پاس رکہتے کے منصب ترقی ہوی اور جب مہاراجہ مہتاب رای پیشگاہ نواب گورنر جنرل بہادر سے معزز ومحترم ہوکر عظیم آباد مین واپس آئے تو راجہ دہیرج نراین اونکی شراکت سے دل تنگ ہوے اور مہاراجہ نے بنظر امانت و دانائی واسطے انصرام معاملات و انفصال مقدمات کے ایک ایسے مقام کی خاص کرنیکی فکر کی کہ جو نہ تو اونکا گہر ہو اور نہ راجہ کا بادشاہی قلعہ کو تجویز کیا اور یہ بات قرار دی کہ صاحب کلان وقت معینہ پر وہان آکر کرسی پر اجلاس کرے اور کرسی کے روبرو ایک بڑی لمبی چوڑی مسند بچہای جاوے جسکے اوپر ایکطرف تو راجہ بیٹہے اور دوسری طرف مہاراجہ اور دو بڑے تکیے دونونکی پیچہے رکہے تہے اور سارے کاغذ دونونکی دستخط سے مزین ہوکر جاری ہوتے تہے مگر دونومین اتفاق نہ تہا مہاراجہ کارسازی وحسن سوخنمین راجہ سے ممتاز تہے اور راجہ برعکس اسکے لہذا لارڈ صاحب نے اس نااتفاقی کو ناپسند نہ کرکے راجہ کو معزول کردیا مہاراجہ اکیلے نائب عظیم آباد رہے۔

ماہ محرم ۱۱۸۰ہجری مین لارڈ کلایو صاحب نے مع مہاراجہ شتاب رای کے مقام چہپرا مین نزول کرکے شجاع الدولہ سے ملاقات کی اور راجہ بلونت سنگہہ والی بنارس کی صفائی حسب مرضی شجاع الدولہ سے کرادی مہاراجہ شتاب رای نے نیابت صوبہ بہار مین وہ اقتدار بہم پہونچایا کہ عظیم آباد کی کوٹہی کا بڑا صاحب کوئی کام بغیر اونکی صلاح کے نہین کرتا تہا اور صاحبان

کیلئے بہیجا بعد درستی معاملہ کی بادشاہ وزیر اور قاسم خان اور راجہ بلونت سنگہہ والی بنارس بالاتفاق بندیلونکو سر کرکے انگریزون سی لڑنیکو گئے اور بکسر مین انگریزی قواعد دان فوجکی برقندازی سی شکست کہاکر واپس آئے اوسوقت بادشاہ تو انگریزون سے ملگیا اور وزیر ہر دو دفعہ مرہٹون وغیرہ کی مدد سے انگریزونکی مقابل ہوکر لڑا اور ہر بار لڑائی ہار کر واپس گیا اس اثنا مین راجہ شتاب راے انگریزونکی پاس تہی بینی بہادر کی تحریک سے واسطے مصالحت طرفین کے سعی کرتے تہے نواب روہیلونکی ملک مین فوج جمع کرتا تہا اور راجہ کو لکہا تہا کہ یہان تو مین سامان جنگ کرتا ہون اور وہان آپ انگریزون سی سازش رکہین تاکہ دونو صوبون (یعنے اودہ و الہ آباد) مین بدستور اپنا عمل رہے اسپر راجہ نے راجہ شتاب راے کو لکہکر اپنی خواہش حکام انگریز سے ملنی کی ظاہر کی اور راجہ صاحب نے میجر کرنیگ کی منظوری لیکر بعزت تمام راجہ کو بلایا اور میجر سی ملاقات کرائی اور بشرط حاضر رہنی کی اونکو اختیار حل وعقد صوبہ اودہ کا دلا دیا مگر کچہہ عرصہ بعد جب راجہ نے سنا کہ نواب وزیر فوج لیکر انگریزونسی لڑنے آتا ہے تو جسطرح ہوسکا لکہنو پہونچکر اوس سے جا ملے اسپر راجہ شتاب راے نے میجر کرنیگ سے کہا کہ راجہ چلا گیا اور مین اوسکا ضامن تہا اگر اس مقدمہ مین صاحبان کونسل آپ سے جواب پوچہین تو مین حاضر ہون جوابدہی کرونگا اور آپ کی اوپر کچہہ الزام نہ آنی دونگا صاحب راجہ کی صفائی سے بہت خوش ہوے راجہ نے اس سے کچہہ پہلے بنارس کے راجہ بلونت سنگہہ کو بہی انگریزونسی ملا کر اوسکی دلالت سی چنار کا قلعہ انگریزونکو فتح کرا دیا تہا اور چونکہ اب راجہ بینی بہادر کے چلے جانیسے انگریزونکو شجاع الدولہ کی ملک کا بندوبست کرنا ضرور ہو گیا تہا اسلئے انگریزون نے راجہ شتاب راے کو بہی اوسکا اختیار دیکر بہیجا اور راجہ صاحب نے راجہ بلونت سنگہہ کی اعانت سے دونون صوبون مین جابجا عامل اور حاکم مقرر کرکے بخوبی اپنا عمل کر لیا گو کہ وہان پچاس برس سے شجاع الدولہ اور اوس کے باپ کی جمی ہوی عملداری تہی مورخ لکہتا ہے کہ یہ ادنی کارگزاری اونکی تہی بعدہ نواح کوڑہ مین پہر انگریز اور وزیر کا مقابلہ ہوا اور پہر شکست وزیر اور اوسکی مددگار مرہٹون کو نصیب ہوی اس معرکہ مین ایکدفعہ راجہ شتاب راے تہوڑے آدمیون سے مرہٹون مین گہر گئے تہے قریب تہا کہ مارے جائین اوسوقت اونہون نے بڑی بہادری کی اور اپنے ہاتہہ سے خوب ہتیار چلاکے اور اوس ہنگامہ مین اپنی آبرو رکہہ لی آخر انگریزی فوج اونکی مدد کو پہونچی مورخ لکہتا ہے حق اینست کہ راجہ شتاب راے اکثر صفات حمیدہ داشت و در ہمعصران معزز بود اب وہ پہلے وزیر کی معاون ہوی اور احمد خان بنگش والی فرخ آباد کو انگریزونکی ساتہہ صلح کر لینے کی صلاح دیکر انگریزون سی ملا اور راجہ شتاب راے طرفین کی سفیر ہوی اگرچہ وہ دونوکو ہی راضی رکہنا چاہتی تہے لیکن شجاع الدولہ کی عزت کا خیال اونکو زیادہ تر تہا کیونکہ پہلی راجہ بینی بہادر کی ساتہہ اونکی سرکار مین ملازم رہ چکی تہی اور اسوجہ سی دوست اور دشمن سبنے اونکو تحسین و آفرین کی آخرش صلح ہو کر یہ بات قرار پائی کہ شجاع الدولہ پچاس لاکہہ روپیہ فوج خرچ کے سرکار انگریز کو دی صوبہ اودہ مین اوسکا عمل رہے اور شاہ عالم بادشاہ الہ آباد مین ہین اور راجہ بلونت سنگہہ انگریز کی حمایت مین وزیر کی اطاعت کرے بعد اس صلح کے ہر ایک اپنی اپنی جگہہ کو گئے مگر راجہ شتاب راے کی خدمت تینون فریق یعنی بادشاہ وزیر اور انگریزون نے ہی منظور رکہی اور تینون ہی ہر باب مین اونسی صلاح لیتے تہے اور اونکی وسیلی سی کام کیا کرتے تہے

عظیم آباد کے اوپر چڑہائی کی کپتان نکس پہر عظیم آباد کے بچانیکو آیا چونکہ راجہ نتاب رائی انگریزوں کی دوستی اور اپنی بہادری کا بہت
کچہہ دم مارا کرتے تہے اور دو سو سوار اور پیادہ دلاور اور چالاک اونکی ہمراہ تہے اسلیئے کپتان نے اونکو رفاقت کی تکلیف دی
راؤ نے بکمال کشادہ پیشانی منظور کیا اور فرمایا کہ مین تیار ہون جب آپ سوار ہونگی ساتہہ چلونگا وہان کی آدمیون نے
راو موصوف سے ہرچند کہا کہ آپ دیوانے ہوگئی ہین جو اس انگریز کے ساتہہ بارہ ہزار سوار سے لڑنے کو جاتے ہو اور یہہ
خود دو تین سو سوار سے زیادہ اپنے پاس نہین رکہتا مگر کچہہ نہین سنا اور کپتان مذکور کے ساتہہ لڑائی پر گئے کپتان نے اپنی
حسن تدبیر اور سپہ گری سے خان اور اوسکی اتنی بہت کچہہ فوج سے وہ مقابلہ کیا کہ غالب آیا اوس موقع پر وہ شجاعت
اور بہادری راو شتاب رائی اور اونکی آدمیون سے ظہور مین آئی کہ خود کپتان فتح کے بعد جب کہ اپنے دوستون اور افسرون سے
ملتا تہا دیر تک بصاف ثابت قدمی علو ہمتی اور شجاعت ذاتی راو موصوف کی بیان کرتا تہا فی الجملہ اس لڑائی سے
راو موصوف کی لیاقت اور حقوق خدمت کا نقش انگریزونکی دلمین ایسا جم گیا کہ ہر مقدمہ مین اونکا بہت سا لحاظ اور
ملاحظہ رکہتی تہے بعدہ میجر کرنیک نے حملہ کرکے بادشاہ کو شکست دی اور پہر راو شتاب رائی کو واسطے قرارداد صلح اور
ملاقات کی بادشاہ کی پاس بہیجا مگر بادشاہ نے اپنے کوتہ اندیش خیرخواہونکی صلاح سے صلح قبول نکی اور راؤ کو
صاف جواب دیا تب وہ وہون سے لوٹتے وقت عرض کی کہ حضرت اس مصالحہ کو خود چاہینگے اور اوسوقت ایسا
موقع اور مفاد حاصل نہوگا کیونکہ ابتو خود صاحبان انگریز صلح کی طالب ہین جسطرح سے کہ بادشاہ کی مرضی ہوگی
عہد و پیمانکی شرطین مقرر ہوجاوینگی اور جب خود بادشاہ کی طرف سے صلح کا پیغام کیا جائیگا تو اوسوقت ظاہر ہے کہ کیا فائدہ
ہوگا اور کیا کام نکلیگا آخر ایسا ہی ہوا کہ چندروز بعدہی بادشاہ نے راو شتاب رائی کو بلایا اور صلح کی خواہش ظاہر کی اونہوں نے
جاکر انگریزونکو اطلاع دی میجر کرنیگ جاکر خود بادشاہ کو عظیم آباد مین لایا اور قاسم خان نواب ناظم بنگال سے ملاقات کراکر
۲۴ لاکہہ روپیہ سالانہ بابت خراج تینون صوبہ کی اوسکی اوپر مقرر کئی اس اثنا مین احمد شاہ ابدالی مرہٹونکا استیصال کرکے
ہندوستان کی سلطنت شاہ عالم بادشاہ کے نام مقرر کرگیا اور وہ حسب الطلب نواب شجاع الدولہ ناظم اودہ کے عظیم آباد
سے ہندوستانکو روانہ ہوگئے اور راو مہتاب رائی بدستور اپنے کام پر عظیم آباد مین رہے بعدہ نواب قاسم علی خان نے کونسل کلکتہ
سے اجازت لیکر مہاراجہ رام نراین کو محاسبہ کے بہانہ سے گرفتار کیا اور راو شتاب رائی کی اوپر بہی محصلان شدید تعین
کرکے بہ بہانہ شراکت مہاراجہ موصوف کی کاوش کرنا چاہا مگر راو صاحب لڑنے اور مرنے پر مستعد ہو بیٹہے اور کہلا بہیجا کہ
بشرط سخت گیری کے مجکو اپنی جان دینے سے دریغ نہین ہے آخر صاحبان انگریز بہادر نے بلحاظ حقوق رفاقت اور
حسن لیاقت راو صاحب کی اونکو قاسم خانکی شر سے بچاکر اوسکی سرحد سے اوتار دیا اور وہ اودہ مین بذریعہ منشی بہادر
نایب شجاع الدولہ کے پاس جا رہے کچہہ عرصہ بعد ہی ۱۱۷۸ ہجری مین قاسم خان انگریزون سے شکست کہا کر بدستور
کمک بادشاہ اور شجاع الدولہ کے پاس بنارس مین آیا شجاع الدولہ نے راو صاحب کو بہی اوسکی پاس سوال و جواب

اونکی بہیجی ہوئی میری دیکھنے میں بھی آئی ہیں اور بیشک عمدہ ہیں یہ صاحب بہت بامروت اور صاحب استعداد معلوم ہوتے ہیں اور بندہ سے خط و کتابت ہے یہ چند اشعار اونکے دیوان سے منتخب ہوئے۔

بنانا سنگ تیغ‌ستا طیس سے ڈھونڈھ فنکا
ہمارے سنگدل کا دل اگر ہو موم تو جانیں
کون کہتا ہے کبھی نکلا دنیا مشکل
رشک مسیح کو میرے لاؤ تو لائیو نتاب
عشق میں چاک گریباں نہ فقط صبح نہیں
ابھی بیٹھا ہوں ستا مجھی یہ ہمقعقو
رنگین ادائی یان جو کہا یا تو ملگئے
وقت کی تیرہ شب میں عالم ہی ماہ کا

بنا ہے دل میرے دلدار سنگین دل کا آہن کا
کیا داؤد تمنی کیا ہو اگر موم آہن کا
عشقین ہمتی تو مشکل کو بھی آسان دیکھا
خال لب ہی وستو جاؤ تو جانیو رب
کھلتا نہیں ہے کیا چاک گریبان شب
کر رسم نالہ ہی یان باکوئی بیگانگا لچ
جتنے تہے رنگ سرخ ہو سفید و سیاہ سبز
جیسا ہو جھلملاتا کوئی ورق چراغ

گرفتار دو روزہ ہوں ہمنشیں اکبات ہے
فلک کاہ سی تہی ہمنشہ جیٹھہ بیتا ہے
نفی سے اثبات ہوئے پیدا جو ہو کر تکلم او
تھی شب وصل میں تار بھی چراغ ان شب
وہ رہے جرح ستمگر جو ہو وعدہ صبح
نہ کیونکہ توڑیں بت حجرہ دل عاشق
تجھے نصیب ہے تشبیہ چشم محبوبان
صبر اسکندر رومی یہ بت چین اپنا

طرہ لٹ بالا آتا ہی مجھی طرز شیون کا
زمین پہ چشم گریان سے سماں تھا ہی ساونکا
تمہارا اس کو نہیں سمجھا ہے مطلب بھہر ہرگز
جان کہانیکو نہیں سحر میں فدا ان شب
دامن صبح کو ہاتھ لگا کر گریبان شب
رنگ کافور میں ہیں خانہ خدا کا رواج
عجب نصیب ہیں تیرے بھی وہ ہو نرگس
آئینہ سی ہو انداز اداسی واقف

عاشق تخلص مہاراجہ کلیان سنگھہ خلف مہاراجہ شتاب رای ناظم صوبہ عظیم آباد قوم کایتہ سکینتہ اپنے زمانہ کی مشہور نامی رئیسون سی تہے اور اونکی والد ماجد مہاراجہ مہتاب رای بہی بڑے لایق فایق حاتم عصر اور رستم ثانی تہے اونکی سوانح عمری بہت کچھہ تواریخ بنگالہ بہار اور ہندوستان میں درج ہین ازانجملہ کسیقدر یہان بہی بنظر یادگاری تاریخ سیر المتاخرین سی اونکا ذکر بطور اختصار کی لکھا جاتا ہے اور وہ یہہ ہی کہ اول یہ حضرت دہلی مین امیر الامرا صمصام الدولہ کے کسی غلام کی یہان محرر تہی پہر رفتہ رفتہ اپنی رشد اور کاردانی سے امیر الامرا کے بیٹے صمصام الدولہ کے مدار المہام ہوے اور جب شاہجہان آباد کی امیرون کا حال ابتر ہوا تو حسن سعی سے بادشاہی دیوانی صوبہ عظیم آباد اور قلعداری ہتاس کی سند لیکر عظیم آباد مین گئے وہان نواب ناظم بنگال کیطرف سے مہاراجہ رام نراین صاحب صوبہ تہے اوہنون نے اونکو دخل ہنین دیا تب یہ کلکتہ جا کر کرنیل کلایو صاحب سے ملے اور اونکو تحف و ہدایا سے خوش کر کے اپنی کام پر قایم ہوگئے اور پہر سلیقہ اور حسن رسائی سے مہاراجہ رام نراین کو بھی خوش کر لیا اور اپنی بات بہی بنالی کچہہ عرصہ بعد جناب شاہعالم بادشاہ نے بہار کی اور لشکر کشی کی اور مہاراجہ رام نراین کو عظیم آباد مین گہیرا اوسوقت مہاراجہ مہتاب رای بہی کہ اوسوقت خطاب راو سے معزز تہے لشکر شاہی مین شامل تہے مگر محمد جعفر خان نواب ناظم مرشد آباد کے بیٹے میرن نے انگریزی فوج لاکر بادشاہ کو شکست دی اور بادشاہ نے جب پہاڑون کی راستہ سے مرشد آباد کی اوپر حملہ کرنا چاہا تو محمد جعفر خان میرن نی وہان سے بہی اوسکو ناکام لوٹایا تب بادشاہ نی پہر عظیم آباد پٹنہ کو آگہیرا او مہتاب رای کو پچہلی شکست کی نہایت شرم اور غیرت تہی وہ اس دفعہ نہایت سرگرمی سے لڑائی مین مصروف تہی اور اپنے خاصہ تفنگچیونکو آگے بہیج بہیجکر جنگ کرتے تہے لیکن کپتان نکس نے بردوان سے کئی کمپنیان تلنگہ اور گورہ کی لاکر پہر بادشاہ کی لشکر کو ہٹادیا اور بادشاہ نے راجہ سندر سنگھہ اور پہرت سنگھہ کی ملک مین قیام کیا اب خادم حسین خان نام ایک شخص نے بارہ ہزار فوج سے

اون سے ملاقات ہوئی تھی بہت باوضع اور مہذب شخص ہین اور چند کتابین تصنیف کر چکے ہین شعر بہت عرصہ سے کہتے ہین

دل لگانا کیا کھلی پر و کمان سے سہل ہے | تیر کہانا ہی جگر ابروئے خمدار کا
خوش ادا سمجھے گا وہ دشمن کو ٹکڑا اتحاد | دل بھی آگے ٹھوکرین کھانیکو سر ہوگیا

عاشق تخلص سمپت لعل ساکن فیض آباد شاگرد بابو بنسی دھر رئیس خیرآبادی یہ شعر اونکا رسالہ پیام یار نمبر ۲ مطبوعہ ۱۸۹۵ جولائی سے

اک نظر اور بھی اوس شوخ کا منہ دکھلاؤ | مجھہ سے کہتی ہی دم مرگ یہ حسرت میری

عاشق تخلص پنڈت شام نراین بن پنڈت رام نراین قوم کشمیری متوطن دہلی۔

جو بات بات پہ روٹھی علاج کیا اوسکا | کہانتک آخر ہر روز ہم منا وین گے

عاشق تخلص منشی عجائب رائے۔

جس کی عزیزون سے لڑ رہی ہی نگاہ | ہمکو اوسکی کٹارنے مارا

عاشق تخلص پنڈت دیا رام سابق صدر الصدور بنارس خلف پنڈت روپ چندر متوطن دہلے۔

عاشق اگرچہ یار نہین تجہسے بولتا | بول اوس سے خیر جسنے تجہے چہاڑکر

عاشق تخلص سدا سکہہ انجہانی اور حال معلوم نہین۔

شام سے تا صبح عاشق بس بقول میرؔ آہ | تجکو بالین پر نہ کہا کہولی سو سو بار چشم

عاشق تخلص راجہ منشی بانکی بہاری مقیم فرخ آباد شاگرد مولوی غیاث الدین رام پوری۔

لگی ہے جب سی کہ تاک اپنی دختر رز پر | مدام میکدہ کا ہم خیال رکھتے ہین

عاشق تخلص بخشی بہولا ناتہہ پنڈت ولد راجہ گوپی ناتہہ دیوان سرکار محمد الدولہ۔

قیس نادان سرا سر نظر آئی مجکو۔ | جانے دشمن کیون کو جو سرا لاد کہ مجھو
عیزونکی بغلین تو میری جان ہاگرم | اس رشک سے آنکھوں سے میری خون ہا گرم

عاشق تخلص رام سکہہ قوم کہتری پہلی غلام حسین تجلی کے شاگرد تھی اور بعدہ شاہ نصیر کے تلمیذ ہوئے۔

حسرت زدہ مین دیکھون ہون تجکو اس نظر سے | تصویر جیسے دیکھے ہے تصویر کی طرف

عاشق بہادر تخلص سوئی کرمہ تہ صاحب سرستی سیالکوٹی ایک شعر اونکا گلدستہ شعرا میرٹھہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۶ع سے درج ہوا

لگانا ہے تو کیون جراح مرہم تیر زخمو نپر | ابھی یہ داغ کوئی دن کی یادگاری ہین

عاشق تخلص نونگر سنگہہ جو اوستاد سید اکرام علی توانا ساکنہ فتحپور ہسوا کی تہے مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہین ملا

عاشق تخلص پنڈت کنہیا لال موہلوی انکی والد پنڈت تہاکر داس مدرس اول مدرسہ شاستری شہر ندکور مین تہے اور یہ خود بھی اکثر عہدہ ہائے سرکاری کا سرانجام کرکے اب ملازم سرکار راجہ مادھو سنگہہ بہادر رئیس گڈہ امیٹھی ضلع سلطانپور کے ہین اور اب تک حسب ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین۔ دیوان عاشق۔ باغ عاشق مثنوی گل بادینور چہ گرد بحر العروض مسائل تہذ کو تہ کے بحر العروض مطول۔ ترجمہ کتب عہد نامجات۔ سر گذشت تاریخ بغاوت ہند۔ ایکے سوا چند کتابین

کہ ہر پوتہی کی جدا جدا بحر ہے اور کلام بہی شستہ اور صاف ہے یہ چند شعر اوسنے انتخاب کئی گئے۔

کاس کاشی کی کشش ہو دلمین ۔ بسین تنبو لیں اس آب و گل مین

مقطع استوتر شوجی

ہی عابد بندہ عاصی جناب پاک علی کا ۔ بس سکی قالبر اپنا نگاہ لطف کافی
یہ لسانی ہی مطلق ایسے ہمکو نہ ہرگز حرافی ۔ یہ ہی ہے التماس بندہ ہر دم بار دل مضافی

مین سرناگت مین سرناگت مین سرناگت مین سرناگت

اور کل تصنیفات عابد کی تفصیل یہہ ہے ۱ عاباد التہذیب رسالہ اضافت منظوم فارسی مین دوم تنبوی نیبا فانہ نظم اردو مین سوم تنوی فریاد قلبہم اردو مین چہارم شیو پران بہاکہا نظم معہ ٹیکا پنجم شیو ریت ماہاتم بہاکا۔ ششم پوتہی جم دوتیا بہاکا اور اردو نظم تین قسم کی۔ ہفتم ترجمہ پوستہا کاشی جی درباب تحقیقات برن قوم کا یتہ۔ ہشتم کتہا ست نارائن بہاکا۔ نہم شیوریت ماہاتم بہاکہا۔ دہم کتہا انت برت ماہاتم بہاکہا نظم۔ یازدہم کتہا ہرتالکا نظم بہاکہا۔ دوازدہم دیوان عابد۔ اور ۹ پوتہیان ترجمہ اردو جو اوپر لکہی گئیں کل ۔ ۲۱ ۔

عاجز تخلص لچھمی نراین برادر منشی دیبی دیال عابد انہون نے اپنی بہائی کی ہر پوتہی پر تاریخ لکہی ہے از انجملہ ایک یہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام آپ کا بہت شستہ اور صاف ہے۔

واہ عابد آپکی طبع روان ۔ مثنوی ہے لکہی ایک دو زمین ۔ ہے گلگشت نگاہ ناظرین
واہ عابد آپکی نوک قلم ۔ سچ اگر پوچہو کیا بیشک ستم ۔ رشک جنت ہے جنت کی قسم
اس فصاحت پر مین کہنے مجہے یارا ۔ مخزن معنی کہون یا بحر فیض ۔ جب ہوا عاجز کی دلکو یہ خیال
اس بلاغت پر مین فی بیان صد دم ۔ وصف مین اوسکی جو لکہو ہے کم ۔ اسکی سال ختم ایکہی رقم

یون کہا ہاتف نی از روئے الم ۔ مثنوی ہی یہ گل باغ ارم

عاجز تخلص رای پور چند کایتہ سکینہ مالک مطبع تمنای لکہنو محلہ بولیتہ مصنف رامائن اردو۔

ہی کمر بیشک تری پر ابتدا سی اجتک ۔ چشم مردم نی نہ دیکہی روح انسا کیطرح

عاجز تخلص رای پور چند خلف رای چہتن لال خیر آبادی انہون نے اکثر پوتہیان نظم کین اور کلام انکا پاکیزہ او رنگین

آب حیوان کسے ہے محروم سکندر اپنا ۔ دل کو بوسہ لب ترکا نہین ملتا اے خضر

عاجز تخلص لالہ موہن رام الجہائی باشندہ دہلی۔

اپنی ہمارا خون جگر سی ایا نہ دل ۔ عاجز کچہہ احتیاج نہین ہی تبر کے ۔ ایسے ہوا ہی کیا تر و تازہ وہ ماہ رو ۔ آکر لیا ہی جیسے وہ گلدو بیا نہ دل

عاجز تخلص فراد ر سنگہہ قوم کہتری نند رام مخلص کے پوتون میں سے شاگرد شیخ نصیر الدین عزت کی تہی اور اپنی نام کے بر عکس تخلص اختیار کرنا اونکی منکسر مزاجی پر دال ہے۔

کیا تب کسی کمبخت کو ہجر این بہا گئے ہے ۔ اوس کے گرمی روز قیامت یاد آئی ہے ۔ عاشقو نکو نہی یکجا نہین آرام کہین ۔ دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین

عاجز تخلص لالہ گردہاری لال قیالہ نویس شاہی باشندہ دہلی قوم کایتہ ایک مرد معمر ہین ۱۸۶۶ء کی دربار قیصری مین

رات گہر اوسکو دہی مین کہین جلتی ہوئی گور	تار ہا ہی نگہہ اہل نظر کی ہی تی	یہ تماشا تہا کہ وہ شوخ جدہر جاتا تہا	آ لسکی اب ادہر کو وہین کی بتی
غیر آتا کو کر اوسکو جلاو تو نہین	خط عاشق کی جو گی آئینی ملکر تی	شمع کی مجکو ضرورت نہین واللہ تہی	میری روشن ہی ایک مصرع کر نہی

عابد تخلص منشی دیبی دیال وکیل کایتہ سکسینہ کہری رئیس قنوج ایک نامی گرامی خاندان کی چشم و چراغ ہین اونکے بزرگ اکبر بادشاہ کی عہد سے بڑے بڑے درجے اور عہدہ پاتے رہے ہین اور اوسی عہد سے شمس آباد ضلع فرخ آباد مین سکونت ہوئی رای بہاگمل اسم بامسمی یعنی بڑے صاحب اقبال ہوی اونہون نی اپنی عمدہ خدمتون کے صلہ مین شاہجہان بادشاہ کے حضور سے راجگی کا خطاب و علاقہ جاگیر حاصل کیا ۱۰۹۱ سنہ ہجری سے قنوج وطن ہوا اوہان سے اس خاندان کی ایک شاخ نے لکہنو مین نقل مکان کیا اور شاخ اول قنوج مین رہی اوسمین رای ہرسدہ رام اسم بامسمی یعنی بہت مشہور شخص ہوے اونکو بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے خدمت مراتب نویسی اور منصب یکہزاری ذات عطا فرمایا تہا بعد وفات اونکی اونکے صاحبزادے رای نہال رای نواب صفدر جنگ صفدر علیخان بہادر کی ہمراہ اودہ مین آئے اور کل سوارون کے داغ تصحیح کا عہدہ اونکو ملا جو دو تین پشت تک برابر بحال رہا اونکی پوتون مین سے ایک مجلس رای تہے جنہون نے اپنی حسن لیاقت اور کار گذاری سے نواب سعادت علیخان بہادر کی مزاج مین سوخ اور دخل تمام حاصل کرکے بخشی گری کا عہدہ پایا اور موضع سہجورا ضلع اناو اور قنوج مین دو لاکہہ روپیہ سی زیادہ صرف کرکے باغ سرا اور مندر اپنے یادگار چہوڑے اونکی صاحبزادے رای ستر چند تہے وہ اپنی باپ سے بڑہکر لائق ہوی اور لکہنو کی بادشاہ محمد علیشاہ نے اونکی خیر خواہیون سے خوش ہوکر قیام الدولہ بہادر بخشی الملک راجہ ستر چند مستحکم جنگ خطاب اور بخشی گری کے علاوہ جرنیلی کا عہدہ اور امور سلطنت مین بہت سا دخل اور اختیار اونکو بخشا اور بارہا بہاری بہاری خلعت اور سرو پا عطا فرمایا ہے یہ صاحب بہت مخیر اور فیاض تہے اور برادر پروری مین اپنے وقت کی حاتم چنانچہ بہت سے کایتہ صاحب اونکی بدولت سرکار مین نوکر ہوی اور علاوہ اہل قوم کے دوسری قومونکی لائق اشخاص بہی اونکی دستگیری و مربی گری سے محروم نرہے اونہون نے لکہنو سے پانچ کوس اوتر تالاب پختہ اور بہاری گنج اور باغ اور سرا اور مندر بہاری جی و مہادیو جی ۱۲۵۰ سنہ ہجری مین بمقام گنگل گنج پرگنہ قنوج متصل گنگا جی مندر مہادیو جی اور دیوی جی اور باغ پختہ وغیرہ بصرف تین لاکہہ تیس ہزار تیار کرائے جو اتبک موجود تالاب بخشی کے نام سے مشہور ہے اونکا انتقال سمت ۱۹۰۱ مین بمقام کاشی جی ہوا جہان وہ قصداً اخیر وقت مین تشریف لیگئے تہے یہ حضرت شاعر تہے اور دائم تخلص کرتے تہے صاحب دیوان گذرے مگر انکا کلام ہمکو نہین ملا ورنہ تذکرۂ شعرای ہنود مین درج کیا جاتا عابد اونکی پوتے ہین اور اونہون نے وقت کا مقتضا دیکہکر پیشہ وکالت اختیار کرلیا ہے شعر بہی کہتے ہین چنانچہ مین نے شیو برت ماہاتم پار بہی ماہاتم بہشم ماہاتم بردوس جہاتم سوموار ماہاتم رود راکش ماہاتم کاشی ماہاتم شرب دری آور شب چالیسی یہ تو اردو نظم تہیان اونکی دیکہی ہین جنسے اونکا عقیدہ شیومت مین ہونا بخوبی ثابت ہے اور لطف یہہ ہے

طوطی تخلص راجہ نہال سنگھہ والی کپورتھلہ علاقہ پنجاب شاگرد غلام محی الدین خان غلامی۔

میں صدقے اس نزاکت کی کمر لچکا نکہا جائے | چھری باندہی تو باندہی تنی کیوں تیغ گران باندہا

ظالم تخلص ظالم سنگھہ برہمن اوایل میں بیگم سمرو کی سرکار میں متصدی تہے جب بیگم مخدومہ صاحبہ نے وفات پائی اور پرگنہ اوسکا سرکار میں ضبط ہوا تو آپ خانہ نشینی اختیار کر بیٹھے اور اوس بیکاری میں یہانتک تنگ آئے کہ گدائی کی نوبت پہونچی مگر پہر تعلیم اطفال کو وجہ معاش بناکر اوقات بسر کی یہ دو شعر اونکے ہین۔

ہم رہی گلچین ہمیشہ گرچہ یار ہا عشق سے | مفلسی کا داغ سوزاں سہہ دا ہر ہا شفق سے
دن تو رو بیٹہ گرگئی لیکن | ہجر کی شب پہاڑ آتی ہے

ظاہر تخلص رام پرشاد قوم کہتری شاگرد مرزا رحیم الدین ایجاد باشندہ دہلی۔

میں خاک ہوں ہے تو شاید مجھے کوہ وہان
بہار آئی ہے ظالم خدا کرکے
بچے دل اوس بت بیدادگر سے کیا ظاہر
ہمارے سیر کو کوئی ہے آگو ہی جا بہ ہم

یہ لوگ کہتے ہین لیں تیری خبر یارا
مٹا نشان نہ بلبل کی آشیانہ کا
کہ سادگی یہ معیار ہے زمانہ کا
سوائے گریہ کسیکی خبر نہین رکہتے

وہ کس ستم سے مجل ہو کہ ہے محو سوز دا
تغافل اور یہ دل کشش خدا کی ہے شان
ظاہر گر ایکبار ہی جائے تو یون ہی کہے
صبا تیری در سے ہون خاموش دیوانہ

کراچہ سامنے آیا تو شرمسار آیا
یہ فریب ہی اور انکا لائے دل چرانیکا
آنا مجھے پسند نہین بار بار کا
ہین اور حیلے لوی گہڑی پہر فغان مجھے

ظاہر تجھے وہان سے نہ روکون تو کیا کرون | نادان بہت عزیز ہے تیری تو جان مجھے

ظریف تخلص لالہ بینی پرشاد آنجہانی ولد روشن لال حریف باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد مصحفی

تری عشق میں اے بت ماہ لقا گئی مفت میں ساری شفقت دل | رہا مور در رنج و الم ہی سدا ہوئی شاد کبھی نہ طبیعت دل
ہی ظریف کو تجہہ سی چشم وفا کوئی اور بہی اوسکا ہی تیری سوا | میری جان جو تو نہ سُنے تو بہلا کہی جائے وہ کس سے مصیبت دل

ظہور تخلص لالہ شیو سنگھہ دہلوی شاگرد انعام اللہ خان یقین۔

یہاں اسکے بہا کا کیا بہلا ہو | سر قاتل پہ جسکا خون بہا ہو
چشم گریاں حسن سی معمور ہے | چاندنی برسات کی مشہور ہے

ظہیر تخلص لالہ پیاری لال قوم کایتہ باشندہ دہلی شاگرد رشید اسد اللہ خان غالب شعر کہنے میں بہت مہارت رکہتے تہے مین نے بہی اونکو اجمیر مین دیکہا ایک مجذوب سے آدمی تہے اور ہمیشہ فکر سخن مین ڈوبے رہتے تہے مگر افسوس کہ عین شباب ہی مین اونکا انتقال ہوگیا یہ غزل اونکی جو مشہور ہے یہان درج کیجاتی ہے۔

ماہ کی گرد یہ ہالہ ہے کہ سوگی ہتی
رات دن ایک سا رہتا ہے جالا یہ گہر
پڑ گئی رکہتے ہتی سو جگر مین ہمدرد کشت
شیخ جی آتش دو زخ سے ڈرا گیا ہو

دیکہنا کوئی سپہر رشک قمر کی ہتی
آتشین آہ ہی یا آٹہہ پہر کی ہتی
اوسکا بیکا نہین ہے کیا خم ابرو کی ہتی
خیر ایک مین ہی ہنی ناسفر کی ہتی

دیر مین جا کی جلایا جو بت کافر نے
کس وزن مجکو یہ قاتل نے جلایا گہر گہر
انکا لکت یہ سیاہی سی نہ ہہرتی ہو
راتہہ اور شب وصل جلا لیں دل کو

یا الہی میرا دل تہا کہ اگر کی ہتی
تہو کہ تجہہ تو میری چشم مین تر کی ہتی
برملا دیکہنے ہتی ملوا انکا سر کی ہتی
کل ہی ادہر ہی مرغان سحر کی

شب فرقت کا اندہیرا گیا پر نہ گیا | کام کچہہ موم کی آئی نہ اگر کی ہتی

قطعہ

کہتی کو گمنہین ہین اگرچہ حجام | پر عسل صحت و بنا ہی انکا حمام | جو سجدہ یہہ نہین کرتی خدا کو طالب | یان سر کو جہکا دیتی ہین باعزتمام

طامع تخلص لالہ ہندو لال حیدر آبادی معزز ہندو سے ہین اور حافظ شمس الدین فیض کی شاگرد یہ شعرا و لکانشی درگا پرشاد نادر کے تذکرہ نادر الاذکار سے درج ہوا۔

مت پوچہہ کچہہ حساب یونہی بخشدی مجہے | مجرم تو ہون پر عفو سزا ہی غرض

طاہر تخلص بابو پنجاب رای خلف منشی جہکن لال مرحوم زمیندار ضلع ترہت متوطن موضع کٹہون پرگنہ پرن ضلع مذکور دیوان سرکار راجہ درگا پرشاد صاحب تخلص بہ شاد وارث جا اداو مہاراجہ رام نراین بہادر موزون تخلص صوبہ دار عظیم آباد پٹنہ

آج کیا ہے کہ پریشانی سے چہرہ چہپا اوہ | کیون نہ اسپر نظر آتی ہین ابر گیسو | بال کہولی نہ لب بام تم آؤ ہرگز | کہین شبہ آئین اوڑ جائیکو سہہ گیسو

طاہر تخلص رام پرشاد قوم کہتری باشندہ دہلی مقیم حال گوالیار۔

بار منت سی بہلا کسکا ہین عیسٰی | اسکے سیر رہین احسان نہمان دہلی | رشک طلی قد دلجوی ہی انور خورشید | ماہ نو تہا خم ابروی بتان دہلی

طرب تخلص گردہاری لال انجہانی باشندہ امروہہ شاگرد قایم صاحب سراپا سخن نی انکا تخلص طراز غلط لکہا ہے

نہ سلجہا شانہ کی ہاتہہ سے تو نقدیر کی | بنٹ کو بیچ پڑا ہی معاملہ دلکا | آہ او سنوخ نی احوال نہ پوچہا ہرگز | ادہر رکا وہ ٹہہ جکا بیٹہہ رہا دل دیکہا

طرب تخلص بنشی گوپال سہائی ین پنڈت برج لال باشندہ مین پوری مقیم فتحگڈہ۔

سوتی نصیب کو نہ جگایا حضور نے | آئی نہ ایک رات میری خوابگاہ پر

طرب تخلص موتی لال قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر جو اپنی اوستاد کی طرز بیانی مین اتہام بلکہ قدرت تمام رکہتی تہی

ہمین گوندہی ہی جوٹی دست مشاطہ دوجانا کی | یہ شکلین باندہ لی ہین اوسنی وزد دین اپنا کی

طرب تخلص دہومی لال زادہ حقیقی راجہ کنول نین قوم کایتہ سکنہ شاہجہان آباد شاگرد شاہ نصیر سخن سنجی مین قدیم سے شائق تہی مکان شاہ نصیر مین بلا کسی توی ضرورت کی کبہی ایسا اتفاق ہوا کہ شب مشاعرہ کو سخنوران شیرین کلام کی ساتہہ ہم ترانہ نہوی ہون یہ اشعار اونکی دیوان سی منتخب ہوکر جو تذکرہ گلستان سخن مین درج ہوی تہی یہان نقل کئے گئے۔

مین ہے کیا تمہاری کوچہ مین دیکہہ کر اوٹہا | یا بارکو قتل تو جہگڑا ہی جگھاتے | جو مثل نقش پا بیٹہا سو مشکل اوٹہا | ہر روز کا تو جور و ستم اوٹہہ نہین سکتا | جو گرا آنکہو سی پہر تو نہین ہے یہ بلند | اپر مینا دمی و سانی و سطر طرب نہی | کئے دیکہا ہے کہ اشک آنکہو سی پہر گر کر اوٹہا | کیا مزا تہا جو تیری پاؤن و لیکر سوتا

تیری مجنون کی گلی مین نالہ آہن گداز | انگر ا لکاتو پا لی طوق گردن ہوگیا

طرب تخلص جہنولال شاگرد رشید ناسخ اور مرثیہ گوی مین تلمیذ میان دلگیر باشندہ لکہنو غایت شہرت سے محتاج بیان نہین

طرز تخلص لالہ کنج بہاری لال عرف راجہ خلف رای راے دین شاگرد رشید لالہ بنسی دہر ہمت مولد و مسکن لکہنو۔

بل کرین ہل دول سے ہے یہ کیونکر گیسو | زلفکی طرح کمر اونکی بہی بل کرتی ہے | مو ہو بنسے ہین گوندہی انوکی سر گیسو | بڑ بڑکی آجاتی ہین جب اونکی کمر پر گیسو | شوقین عید کی الله کی سنوارا اونکا | دیکہتی طرز جو ہوا اونکی چمک بالونپر | آئینہ لیکی نہا بالکی شب گیسو | آگے ہر سی وہ دہوتی ہین مقرر گیسو

غم ہیرے دل کی نمتی کیا ہیرا دل پسند

الحقر مین ہو تشنہ زلال وصال کا
ہمنی عالم مین کیا نہیں دیکھا
مرض عشق سی زمانہ مین
کچھہ نہیں دیکھا گر صبا تو نے
ایک ہی طرز دلربائی مین
لاکھون تیغ نگہہ سی قتل ہوے
جنس دل کا ہی نین گاہک
یون تو معشوق سب ستمگر ہین
خواہش صلا نہیں ہے جب تے تب تے
تنگ آ ہین بیجا ستم و جو ہیسہم ہی

مجکو نہ آپکا کبھی لقا پسند
ہان حسین با وفا نہیں دیکھا
کوی جیتا بچا نہیں دیکھا
کوچہ دلربا نہیں دیکھا
دوسرا آپسا نہیں دیکھا
پر کہین خون بہا نہیں دیکھا
ایک نظر کی سوا نہیں دیکھا
مثل بیوفا نہیں دیکھا
الفت سجدا نہیں ہے جب تے تب تے
ناخوش ہر گز ہی وضع ری خو رہم ہے

ہی ضبط اد ہم سا کوی مستقل مزاج
جیتے منہ آپکا نہیں دیکھا
درد فرقت کی میری دلکی سوا
حور جنت کو تو خدا جانے
تیغ ابروی یار کا سا کاٹ
اور خط ہیچ وان دل نادان
نہ ملا کوی قدر دان افسوس
بحر ہستی مین آج تک ای ضبط
اب ضبط کی دل لگی ہوئی اور کچھہ
ملتے ہین وہ غیر و لسے ملین شوق سی الغیظ

جو ظلم ان بتون نے کیا وہ کیا پسند
اوسنی نور خدا نہیں دیکھا
گھر کوی دوسرا نہیں دیکھا
آدمی آپسا نہیں دیکھا
کسی تلوار کا نہیں دیکھا
قاصد اب تک پھرا نہیں دیکھا
دل کو جس سے لگا نہیں دیکھا
کوی بھی آشنا نہیں دیکھا
تیری وہ نہیں ہے جب تے تب تے
کرلینگی ملاقات کسی ور سی ہم بھی

ضبط تخلص منشی بھیم سین پیشکار راے پردومن کشن رئیس مراد آباد انکا ایک تاریخی قطعہ دیوان قار مطبوعہ ۱۲۸۵ھ میں ملتی ہے ہے

ضمیر تخلص گنگا داس شاگرد شاہ نصیر۔ آپ مال ہی ہی اور شاید ضمیر تخلص وسی علم کی رعایت سے رکھتا ہو

مین تاب یا ہون اب کچھہ بھی خیال	چشم خواب آلود اوسکی فتنہ بیدار ہے	جسکو دیکھا کا ہتا ہے وہ شرار سی تر ہے	ہر فلک کو بھی ہر مین ہیت طپان دیکھا
	روکش ابر بہاری کیا یہ چشم زار ہے	غندہ زن گلپر بھی زخم سینۂ افگار ہے	

ضمیر تخلص رلے بلونت سنگھہ رئیس بیہہٹہ شاگرد حافظ محمد امداد حسین ظہور تخلص۔

نہین آرام جنح تیلی مین پای مجنون مین خار دشت ضمیر	یہ بھی نقشہ ہی اک میری گھر کا کام کرتی ہین نوک نشتر کا	کیون ہیچ ہو گئی برنگ صبا ہوگا ہمارا ضبط کسیکو کہان نصیب	کیا ہوا حال جان مضطر کا جلتے ہین مثل شمع زبان رفتار نہین

طالب تخلص ایلاچی رام باشندہ جلال آباد ضلع امرت سر ولد سوبی رام برہمن سارست۔

مجھپر وہ ظلم یار نہ اغیار نے کیا ذرا ادہر کو بھی تشریف لاوگی کہ نہین	جو کچھہ کہ بخت و چرخ ستمگار نیکیا مرا بھی خانۂ ویران بساوگی کہ نہین	آیا نہ رحم پر دل صیاد دام مین بیگناہ ہو نکو قتل کرتا ہے	نالہ نے شرار زرع گرفتار نے کیا روز محشر کا تجکو ڈر ہی نہین
	ہم تو مرتے ہین ایک مدت سے	واہ جی تمکو کچھہ خبر ہی نہین۔	

طالب تخلص پنڈت کشن لال کشمیری باشندہ دہلی اکونٹنٹ محکمہ نہر جمن دہلی شاگرد مولوی محمد حسین آزاد دہلوی مرزا ظہیر۔

محفل سی گر عدو کو اوٹھایا نجائیگا خود فروشی سی ہو دوبن وہ فروشی سی کہان	تو ہم سی گھر مین دوستی جایا نجائیگا چاند نکلے جو کہے یہ مصر کا بازار نہین	مین جا و لن چھپا یا جانے سے جا دل لگی کیو اسطے دہلی مین مٹیا محل	بڑھی کوی یار سی جایا نجائیگا کو نجاوے خاک اوڑائی ملک بیگانہ کو

۴ ضمیر تخلص پنڈت زاہند اس اد کہل کشمیری مخاطب بخطاب فرزای ہند سکنۂ دہلی صاحب دیوان فارسی مین ایک شعر انکا یہ ہے۔

میری حق مین یہ ارونا تو یہ باران حرت ہے
کیا ہنسی آئی ہی مجکو حضرت انسان پر
فعل بد تو انسے ہون لعنت کرین شیطان پر

صغیر تخلص پنڈت لشمبر ناتھ دہلوی پن جوالا ناتھ مولد لدہیانہ مسکن دہلی۔

کچھ اثر تو بیقراری کا مقرر ہو گیا
خواب مین وہ یہ سمجھا بازمیرے گہر ہو گیا
کس توقع پر چلین اب کوہ جانانکو صغیر
لوگ کہتے ہین کہ بیدار وہ دربان ہو گیا

صمیم تخلص زبدۂ فقرای حقیقت شناس ساد ہو تلسی داس اپنے وقت کی بہت کامل شخص تھی مرزا قادر بخش صابر اپنے تذکرہ گلستان سخن مین لکہتے ہین کہ مرد آزاد مزاج لاوبالی وضع تہی داس محبت ارباب تیلسے نفور اور ملازمت فقرای صافی نہاد سے مسرور تہا طب ہندی مین ماہر اور مجربات بیدک کی وسیلہ سے اکثر امراض مزمنہ کی ازالہ پر قادر تہا خصوصًا فلزات کی کشتو نکی استعمال مین مہارت تمام اور علاج جزام و وجع مفاصل وغیرہ کی تدبیر مین قدرت بالا کلام رکہتا تہا زبان فارسی سے بقدر ضرورت آگاہ اور کتب ہنود علی الخصوص فن موسیقی کی پوتہیون سی آشنا صاحب ستار بجاتے مین ہوش سر سے اور جان تن سے نکال لیتا تہا مین نے اوس کی نغمۂ دلنواز کو اپنے کانون سے سنا ہے اور اس کیفیت سی حظ دلخواہ اوٹہایا ہے گاہ گاہ ریختہ کیطرف بہی التفات کرتا تہا چنانچہ یہ شعر اوسکا ہے۔

بہولی بہولی تری صورت سے پڑے ہوگی مین
تو تو عیارون کا عیار ستمگر نکلا

ضبط تخلص کنہیا لال خلف موہن لال متوطن مرادآباد قوم کایتہ بہیٹ ناگر متعدد اضلاع متعلقہ ممالک محروسہ سرکار انگریزی مین عہدہ ہای جلیلہ پر مامور رہے بالآخر سررشتہ داری کلکٹری فرخ آباد سی بہ نیکنامی تمام علیحدہ ہو کر اب خانہ نشین ہین اور پچہتر روپیہ ماہواری پنشن پاتے ہین اونکے والد منشی موہن لال تخمینًا ۲۲ برس تک ملازم سرکار انگریزی رہکر سررشتہ داری فوجداری ضلع بدایون سے بوجہ لحوق چند در چند کے مستعفی ہوی اور ۲۴ برس خانہ نشین رہکر راہگرای عالم بقا ہوے اور خانہ نشینی کے عہد مین بہ سطرح نیکنام اور حکام وقت کے نزدیک با احترام رہے یہ کلام حضرت ضبط کا اونکی بہائی ریطتے جناب مخدومی منشی اندرمن صاحب کے ذریعہ سے تذکرہ میں درج ہونیکے لیے بہیجا تہا اشعار اونکے بیشک مزہ دار ہوتے ہین۔

وہ کوٹہی پر چڑہے ہے جو چشم بددور
ہین ایسے ہی تو آپ کی جو د جفا پسند
غیرون سے ارتباط جو تمکو ہوا پسند
لیلی کا کوچہ چہوڑ کی صحرا کیا پسند
انکی ترقیون سی بہر حال کہل گیا
کرتے نہین ہین اوسکی مگر اقربا پسند
ہوون مرد کام فتحبہ دنیا کی زرسی گیا

اوتارا چاند کو سب کی نظر سے
ادس رشک حور کا جسے کوچہ ہوا پسند
کر لینگے ہم بہی اور کوی دلربا پسند
خلوت سی یہ غرض ہی نہو غیر بار یاب
اللہ کو غروریتون کا ہوا پسند
کیا مال و زر ہی جان ہی دیدینگے ہم اگر
نامرد ہے وہ آئے جسے یہ طلا پسند

کہتے ہو کرنہ غیر کے ناز و ادا پسند
باغ ارم کی اوسکو نہ آئے فضا پسند
ای قیس اقتضای محبت تو یہہ نہ تہا
کیونکر شب وصال ہو دلکو حیا پسند
آنے سے میرے خوش ہی وہ بیتابی دا اسے
نا آشنا پسند نہو آشنا پسند
شادی سے کام ہی نہ سرو کار عیش سے

مارتا ہے مار سر کہاں تاہی سنبل پیچ و تاب
پس کے مین سرمہ ہون جو تجھی منظور ہو
دل مرا فانوس شمع عارض جانانہ ہے

مشک چین نی چین مانی ہی یہ گیسوی دوست
گر ہوا ہو نکہت پیراہن یوسف نہ آئے
طایر فکر و تصور صورت پروانہ ہے
ویا چاند کی ڈبیا پر کہی تصویر سونی کی

گرد کدورت کہین دل سی تیری دور ہو
کب نہال آرزوی پیر کنعان سبز ہو
کستا ہی اوسکی چہاتی پر یہ سینہ بند زرتاری

صبیر تخلص سیتارام شاگرد شیخ امیر اللہ تسلیم دیوان سرکار نواب مرزا محمد تقی خان بہادر افسر تخلص مولد و مسکن لکہنو شعر اچہا کہتے ہین ۔

دست رنگین سی جو سلجہاتی ہین اگر گیسو
مین نی سلجہائی بہت یار کی شب بہر گیسو
بوسے آئینہ رخسار کی لیتی ہی مدام
ضد یہ گر کاکل پیچان ہی تو ہٹ پر گیسو

خون عشاق کا کرتے ہین سراسر گیسو
کی تری زلف کی تقلید بہت سنبل نے
واہ رکہتی ہین عجب بخت سکندر گیسو
کیون بناؤن مین تری بگڑی ہے بالون کو

کم نہ اولجہن ہوی اوسکی نہ اوسی بندی
پر بنائی نہ بنے بال برابر گیسو ؛
ایک دل کی لیے دونون کمر باندہی ہے
نہ مزاج دل نازک نہ مقدر گیسو

صبیر تخلص گنگا پرشاد دین دیوی سنگہہ برہمن دہلوی شاگرد یوسفعلیخان عزیز اصل باشندہ گنجور ضلع کرنال کی ہین

وصل جانان اگر ہی ناممکن
حسرت دید تو نکل جاے

صفا تخلص شاعر نامور رای منولال قوم کایتہ سکسینہ ولد رای پورنچند برادر خورد رای صاحب رام داروغہ املاک شاہ اودہ واقع دہلی باشندہ لکہنو صاحب دیوان اور عہدہ اخبار نویسی کا اونکی بنام تہا منشی ٹینڈو لال زار کے شاگرد اور نواب آصف الدولہ بہادر کے نایب جہاں راجہ جہاو لال کی داماد تہی عربی او فارسی مین عالم و فاضل اور اردو فارسی صاحب دیوان اور اوستادان قدیم سے مرزا سودا و میر درد اور میر تقی کے ہمعصر تہے ۔

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین
کیا چلے آگی تری کبک دری کا مُنہ کیا
لب رنگین کی مقابل ہون سے یار کبہی
لے نہ ہر آن جبڑ لی خبری کا مُنہ کیا
جب داغ دیکہتا ہون مین سینہ مین جا بدل
وہ چشم و زلف آفت جان ہین بلاے دل
ہم تنگ ہین بہت طپش دل کی ہاتہہ سے
دل ہے برای الفت و الفت برای دل
میری مُنہ مین تو اوسکی نام سی پانی بہر آتا ہے

کوی معشوق ہی اس پردۂ زنگار مین
شکر و تل ہین تری لعل لب و خال سیاہ
لعل و یاقوت عقیق جگری کا مُنہ کیا
خوبصورت جو نیت حور کو سمجہا ہے صفا
بے اختیار مُنہ سی نکلتا ہی ہای دل
صورت تمہاری دیکہتی ہین دل مین ہم مدام
وہ نا آئے کہی دل یہ تو آرام پاے دل
دیکہا صفانہ سحر مین اوس سے سوا غم
مزہ ایسا ہی کیا اوس بوسۂ چاہ زنخدان مین

سامنے تیری جو ہو حور و پری کا مُنہ کیا
انکی ہم ذائقہ ہو تل شکر کا مُنہ کیا
تا بہ غفلت ہی جو ہو حال سی تیرے غافل
تو نی دیکہا نہین اوس شوخ پری کا مُنہ کیا
کیونکر نہ اوس سے جان ڈرے دل کو خوف ہو
حاصل ہی شل آئینہ ہمکو صفای دل ؛
کیونکر نہ ہم تو نکلی تمین چاہین ناصحا
کوی نہین اپنی دل کی آشنا ے دل
میری رو نسی دل اوسکا تو کچہہ پانی بہ آتا ہے

سینہ تو کیا کہ ہین جگر و دل بہی چاک چاک
کاری ہوا ہی یار کا خنجر کہان کہان

شید تخلص منشی گوپال کشن سہارنپوری شاگرد مرزا کلب حسین نادر فرخ آبادی۔

نظارہ سی مت منع کر چشم کو اپنے
کم ہوتے ہی پرہیز سی بیمار کی طاقت
جستجو سے جہان مین کیا نہ ملا
مثل عنقا پر آشنا نہ ملا

دیکھی دریا دلی تری ساقی
ہمکو قطرہ شراب کا نہ ملا
ہی دہن کا تو بات سے اثبات
پر کمر کا تری پتا نہ ملا

تین کا تنکی سوا آیا نہ کوی اوسکا دوا
اپنی لو یارہ پڑے تو غیر شستہ ہو گیا

شیدا تخلص منشی کشن گوپال۔

یہ شب تار اور بلا کا سامنا اندہیر ہے
یار تم چھوڑا کرو گیسو نہ رخسار رات کو
وصل مین اوس بت کی یون کٹتی رہی فصل بہار

دنکو تہا دورہ چمن کا دور ساغر رات کو
کوچۂ گیسو مین گھبرای نہ کیونکر دل مرا
طفل نادان یار ڈر جاتا ہی اکثر رات کو

ہجر جانان مین ہوی چادر کفن کی چاندنی
ماہ تابان بنگیا مرقد کا پتہر رات کو

صادق تخلص پنڈت ابنے پرشاد متوطن بریلی۔

کیون نہ برسات مین ہو سبز دوپٹہ کی بہار
رنگ بہتر نہین دنیا مین کوئی دہانی سی

صادق تخلص دوارکا پرشاد خلف لالہ کنور بہادر وکیل عدالت فرخ آباد۔

چشم کوکب کہلی ہے کیون یار
آسمان کسکی راہ تکتا ہے

صبا تخلص کانجی مل ایک موزون طبع جوان تہے جو فیروز آباد مین پیدا ہوی اور لکہنو مین پرورش پائی علم شعر کو مصحفی سے درست کیا اور مختصر دیوان جمع کرکے عنفوان شباب مین مرگئے۔

ابہی تسکین ہوی ہی ایک ذرا از یاد زار سے
جسکے لئے دنیا سے سفر ہمنے کیا تہا
اپنے پاونکی صدا مجکو سنا کر پہر گئے
نے جاتا ہی نامہ آج تو اسی نامہ بر کسکا

لگا دل مضطرب ہونی کہ پہر درد جگر اوٹہا
چلے دامن اوٹہا کر یہ کہہ اوس شوخ قاتل سے
کل جو آئے تہے وہ سننے کو مرا احوال دل
صبا ہمنے تو ہرگز کچھ نہ دیکھا خدب الفتین

افسوس وہ آرام عدم مین بہی نہ پایا
کہ یہ مدفن نظر آتا ہی رنگین خون بسمل سے
مجہے آتا ہے تجہپر رحم اوس قاتل کی کوچہ مین
غلط یہ بات کہتی ہین کہ دلکو راہ ہی دلسے

صبا تخلص مرزا رایہ شنکر ناتہ بہادر خلف مرزا راجہ رام ناتہ بہادر پیشکار سررشتہ نظارت شاہ دہلی شاگرد سعادت یارخان رنگین ایک مرزا منش امیر تہے اور انکے یہان محفل مشاعرہ کی بہی منعقد ہوا کرتی تہی۔

کیا پوچھتے ہو جور و ستم مجہسے یار کا
دیکھو نہ حال میری دل بیقرار کا
دل جب اوسکی نگہہ مست کا نخچیر ہوا
سر خوش کیفیت بادۂ انگور ہوا

ہو نہین صدقے زری بہا سنیکے
روز ڈبے ڈبے پاوہین نہ آئینکے

صبر تخلص اجودہیا پرشاد قوم کایتہ خلف خیراتی لال باشندہ سکندرہ شاگرد حافظ ضیغم سررشتہ کمسریٹ کلکتہ سے متعلق ہین شعر بہت جلد کہتے ہین اور صاحب دیوان ہین۔

شمیم تخلص منشی جادو رائے باشندہ بہوپال اور حال اونکا معلوم نہین۔

شنکر تخلص دیا شنکر دہلوی حیدر آباد مین انتقال کیا۔

خندۂ گل ہی ابر کا رونا
دیکہہ گریبان مجہی وہ ہنستا ہے
عشق کا درد لا دوا دیکہا
ان طبیبونسی کچہہ ہوا نہ علاج

ہوائے چاک گریبان کس لئی گل کا
اثر سے خالی اگر ہے فغان بلبل کا

شور تخلص بابو مدن موہن لال بن جیدامی لال مقیم فتحگڈہ اہلکار قدیم سرکار نواب جعفری بیگم رئیس شمس آباد ضلع فرخ آباد

کام شیرینکی یہ لیلیکی ہے افسانے سے
ہم کہاتی تری سنتی تہی جب اپنے یار
راتدن غم مین پہرا کرتے ہین دیوانی سے
ہم کو آبادیسی مطلب ہے نہ ویرانے سے

شور تخلص لالہ مدن لال قوم کایتہ سکینہ ساکن سکیٹ ضلع ایٹہ ملازم محکمہ کمیسیٹ شاگرد گلاب سنگہہ مشتاق کی بڑی دوست ہین طبیعت اچہی رکہتی ہین لکہنو والونکی شاعریکو زیادہ پسند کرتی ہین اور شعر بہی اونہین کی طرز پر کہتے ہین مگر صرف ایک ہی شعر اونکا مشتاق صاحب نی بہیجا تہا۔

بہاری بہاری بٹریان طیاری حداد رکہہ
پہر بہار آئی ہے مجہے ہو دیگا پہر جوش جنون

شوق تخلص بہولی لال نام اور حال معلوم نہین۔

کہین وہ شوق بہی آجائی اڑکو مین جیسا کہ
گلے مین ہو گیا زنار ہر تار کفن میرا
کہین مر قد یہ آنکلا بت پیمان شکن میرا
مبارک جب مجہی الشوق ہو بلا یہ تن میرا

شوق تخلص سوہن لال جو علم موسیقی اور ستار نوازی مین بہی اوستاد ہین۔

عقدۂ دل نہ کہلا ناخن تدبیر کی ساتہ
ورنہ ٹوٹیگی صراحی کہین وہ جام کہین
گردش چشم دکہاتا نہ کل اندام کہین
آخرش کام پڑا پنجۂ تقدیر کی ساتہ

شوق تخلص رای دولت رای ولد رای شیو سنگہہ باشندہ لکہنو محلہ اشرف آباد شاگرد منشی ہنڈولال راز

ہین کبہی گہر کیطرف اور کبہی باہر آنکہین
خواب کیا چیز ہے لگجاتی ہین کہنڈلا آنکہین
شوق دیدار سے از بسکہ ہین مضطر آنکہین
نہین معلوم تم کسطالب دیدار کو آہ
کیا کہون بند ہوئین ہائے دم آخر آنکہین
ہم اٹہاتی ہین خورشید سے بڑھکر آنکہین
یاد دندانین ہین جاتا ہے اختر آنکہین
تہا زبس پیش نظر اوس رخ روشنکا خیال

بند ہو جائینگی ایک روز مقرر آنکہین
دیکہہ لی شوق ذرا گلشن عالم کی بہار

شوق تخلص اننت پرشاد ولد رای شنکر سہائے ساکن کنجپور ضلع لاہور مقیم دہلی شاگرد مرزا قربان علی بیگ سالک انگریزی و فارسی اور کچہہ سنسکرت بہی دیکہی ہے اور قوم کی کہتری ہین۔

یان تو ہمدا سے بیکس و بے خانمان ہین ہم
ہو غیر کو جو آفت صد خانمان ہو تم

شوق تخلص لالہ جیون رام ولد تن سکہرای ساکن لٹوکٹ خوشاب سیں جی پور قوم کایتہ

مسجد مین یان ہمکا ہی کوئی سر کہان کہان۔
ہر بت کو ہین خدا کی دعوی جہا ئین

دنیا سے چل بسے یہ قوم سے بھٹ ناگر کایستہ اور اجمیر کے رہنے والے تھے انکی بزرگ جہجر کی سرکار مین نوکر اور علم فارسی و سنسکرت اور جفر و رمل وغیرہ مین نامور تہے مگر انکی دادا رائے دولت رام ابتداء عملداری سرکار انگریزی مین بمقام اجمیر آکر ملازم ہوئے اور اخیر مین عرصہ تک نیکنامی کے ساتہہ صدر امین آعلی رہے اونکا انتقال قریب ۱۸۵۰ع کے ہوا ہے اونکے اولاد نہ تہی اس سبب سے اونہون نے اپنے بہتیجے برج لال کو متبنی کیا تہا وہ بہی چند سال بعد وفات رایصاحب ممدوح کے فوت ہوئے اونکے فرزند رشید منشی رام سروپ وارث ریاست اپنی دادا کی ہوئے انکی ولادت سمت ۱۹۰۹ مین دیوالی کے دن بمقام اجمیر ہوئی تہی انہون نی فارسی اپنے مکان پر اور انگریزی سرکاری کالج مین پڑہی اور پہر کچہہ عرصہ تک مندتہ ہوتا رہا دروازہ محکمہ کنٹرولر اور محکمہ جدبست نلانی مین ملازم رہکر سررشتہ تعلیم ریاست جودہ پور مین سکنڈ ماسٹر ہوئے اور پہر چندروز نورمل اسکول کی ہیڈ ماسٹری بہی کی بعدہ چہوڑکر گہر چلے آئے اور پہر کچہہ عرصہ بعد میواڑ مین جاکر اپنی خسر لالہ عزت رای میر منشی اجنٹی اودے پور کی تعارف سے ڈونگر پور بانسواڑہ کی صاحب سپرنٹنڈنٹ کی میر منشی ہوگئی اور آخر ہین ۱۸۸۱ع مین ایک چہوٹا بچہ اور کم عمر بیوہ چہوڑکر مرض موت سے جان بحق ہوئے اس واقعہ کا افسوس ابتک ہی یہ مرنے سے چند سال قبل شعر و شاعری کی طرف بہی مایل ہوئی تہی اور ہنگام قیام جودہ پور ایک واسوخت لکہا تہا وہ چہپ گیا ہے اوسکی تاریخ مین نے بہی اونکی کہنے سے لکہہ بہیجی تہی اور چند تاریخی نام بہی نکالے تہے از انجملہ فیض شمیمی کہ جس سے ۱۲۹۰ ہجری نکلتے ہین اونکو پسند آیا اور وہی اب اوسکا نام ہے اور چند شعر جو اوسکی شکریہ مین لکہی تہے وہ خاتمہ واسوخت پر درج ہین بندہ نے سواے واسوخت کے اور کوئی کلام اونکا نہین دیکہا اور یہہ چند بند اوسی واسوخت سے منتخب ہین۔

بجلی بات ہے جان بنا الجہنا ہے خیال | بال بہی ہین نہین ہوتا ہے آواز لفکہا
دم الجہتا ہے مرا کہنا سر ہو بالا | موشگافی سی یہ ہے بات نکالی اوجہل

سر موفرق نہین کہتا یہ سیہ سارا ہے
پیچ اس موذی کا وہ قہر ہی جو مار کہے
عکس سیہ مار کا عالم مین ہے اندہیر ہوا
ایک گوشہ مین تو چلا کے صداے فغان
غیر دونے جو خنیہ گو تجکو چڑہایا ای ماہ
عین نظارہ مین مردم سی کری عشوہ گری
یہ وہ بادام ہین دل سینے مین جنہیں ہمدہا
ناک گر ہاگری ہو جای تو دم مین ہیدہا

آتش رخ کا یہ اے ماہ دہوان چہایا ہے
سانپ سونگہی اونسے جو زلفکو اوسکی سونگہے
موذی ہی قہر ہی اژدر ہی قضا ہی یہ بلا
تیری سینہ مین انی سی چہبین تیر مژگان
تیغ ابرو تر ابل سارا نکالے واللہ
کاٹہہ کی پتلی بنی حور اگر ہو نظرے
پوست کہواتی ہین بمغز ونکا ہر صبح و مسا
کج ادائی نہ چلی تیری ذرا بہی بخدا

بلبلے کیا سانپ ہی جسپر کوئی منتر دہ چلے
یہ وہ ناگن ہی کہ اسکا کوئی کاٹا نہ بچے
سہم کر جان تری جا ہے جو وہ دیکہی کمان
ناوک رشک سے بسمل ہو ترا طائر جان
چشم بد دور غضب کہہ ہی سرخی ہی بہری
سیاہ خونش جسکو ہو دیکہین جو وہ شنگ ہی
آلی اوس بینی کی خود بنتی ہی تیری بجا
ذلین اندوہ کی تو بین سے چہبین تیر ابد

ناک کی رشک سے درات تو غمناک ہی | خوش جمالو نین ذرا بہی نہ تری ناک ہی

شفق تخلص تلسی رام شاگرد منشی کیول رام ہشیار

تری رخسار مین جو ہی طراوت	گل گلزار مین اتنی کہان ہے	کہون کیونکر قمر عارض کو تیرے	تفاوت از زمین تا آسمان ہے
	میری سینہ کی سوزش کلیان ہے	فلک آبلہ ہو لگا میری اک ہون ہے	

شفق منشی رام نراین ساکن شہر کول شاگرد بابو تلسی دہر مخلص تخلص

گردش تقدیر ہی تو میرے گہر کی راہ سے	پہر گیا کیون ہائے اپنی عہد سے ہم کو	لائے اوس شوخ ستمگر کو میرے گہر پہ سمجہا کر	طفل اشک اپنی جو مچلا طفل بادا نگیز
ہتھی وصل مین التفات کی بات	ہووین گی کبھی رات کی بات	خلوت مین چلو تو کچھ کہین ہم	ہی وصل کا وصل بات کی بات
کسد رحہ لب صنم ہین شیرین	پہیکی ہی یہان نبات کی بات	مین نے جب اوس سے بوسہ مانگا	بولی نہ کہو دکات کی بات
رخ پہیر کی ہم سی ہم سخن ہین	لائی وہ زبان پہ بات کی بات	کیا سمجہین گے معنی دہن ہم	کیجے نہ یہان لغات کی بات

شکر تخلص رادہا کشن مراد آبادی

دیکہہ تو اے چشم سیل اشک طغیانی مین ہے	گہر سنبہال اپنا کہ دیدۂ مژہ پانی مین ہے

شکر تخلص پریم رای پیشکار رای پرورمن کشن رئیس مراد آباد یہ قطعہ تاریخ انکا دیوان قلمطبوعہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری کے ساتھ مندرج ہے

شنگرفی تخلص رام سیوک قوم برہمن کان کبج سکنہ ضلع ہونا ملک اودہ جواب قصبہ بدنیرہ تعلقہ دریاپور ضلع ایلچپور ملک برار مین بعد انجام دینے کارہائے سررشتہ داری وتحصیلداری واکسٹرا اسسٹنٹی کے خانہ نشین ہین اونہون نے ابتدا مین کیتھی ویونا گری اور اگروالی سیکہہ کر فارسی کا علم دس پندرہ برس مین تحصیل کیا پہر انگریزی مرہٹی اور سنسکرت مین بہی استعداد بہم پہونچائی مرہٹی اور ناگری کے علاوہ دو کتابین اردو مین بہی اونکی تصنیفات سے ہین ایک تاریخ دکن اور دوسری سنین مختلفہ جو ایک انگریزی کتاب تواریخ اونیس سو سالہ کا ترجمہ ہے علاوہ اسکے شعر بہی فارسی اور اردو مین کہتے ہین چنانچہ کچھ کچھ نمونہ دونو زبانو نکی کلام کا اونہون نے مجکو بہیجا تہا جسمین سے یہ شعر منتخب

شگوفی دیکہو کیا کیا بہار سے نکلا	ترانی طرہ سے شعلہ چنار سے نکلے	فکر جب مصحف رخسارہ کا ہم کرتی ہین	دمبدم سورۂ اخلاص کو دم کرتے ہین

شگفتہ تخلص - بدہ سنگہہ قوم سے لہار ہین انہون نے سخن کا مشورہ بہوری خان سے لیا ہے

پروانہ وار جلکر گو خاک ہو گئے ہم	پر شمع رو نہ چوکا اپنی شرار تو سنے

شگفتہ تخلص جیرانی لال کایتہ سکسینہ ساکن محلہ نوبستہ لکہنو خلف رای تو تارام صاحب فکر سا ہین -

شمسی تخلص لالہ سورج پرشاد ولد چنی لال باشندہ فرخ آباد شاگرد مجذوب آدمی بہت ذی لیاقت معلوم ہوتے ہین شمسی تخلص اپنے نام کے ہم معنی اختیار کرنا بہی اونکی طباعی پر دال ہے بہرحال یہ شعر اونکا ہے

واللہ منکران قیامت کو اے صنم	قایل اگر کیا تو تمہاری ہی چال نے	پہل زیست کے دیئے مجہی کیا تو نے	مجکو کیا نہال بت نونہال نے

شمیم تخلص منشی رام سروپ ایک جوان لایق وفایق راقم تذکرہ کے دوستون سے تہے افسوس کہ عین جوانی مین

بیدا کرنے مین رجوع رہتی ہے علی ہذا القیاس تاریخ گوئی مین بھی لاثانی ہین کہ چار مصرعہ مین سولہ سولہ مادے نکالتے ہین
فن شعرگوئی مین منشی کنورجی صاحب مدہوش و منشی شنکردیال صاحب فرحت کے شاگرد رشید ہین و نیز اکثر مقدمات شاعری و لکات
زبان آوری کے تحقیق مین آغا علی شمس صاحب سے فیضیاب چنانچہ مثنوی موسومہ بہار شفق کے دیباچہ مین کہ جو نظم ترجمہ چار درویش کا ہے

بندہ ناچیز و بے حقیقت ہے
فیض مدہوش و شمس و فرحت ہے

یہہ چند اشعار آپ کی تصنیف سے ہین یعنے شفق مسبوق الذکر۔

طایر رنگِ حنا کا پیٹ دانہ سہرا
مہندی چھوٹی طایر رنگ حنا تا نہ گیا
سہرا ہی نہین سر جو مین باندہون دستار
آنکھہ اوٹھا کر دیکھی کو جب کہا پایا جواب

ہنسی بندہی تو پلٹ کو غایب کف صیاد سے
لال جب پایا اوڑی طوطی یہ صیاد سے
ایک مٹھ جو دو تو ہی گنبد گردان سر پر
طاقت اوٹھنی کی نہین آئی ابھی بیمار مین

ہو وہ آئینہ جو کبھی دیکھکر مکو شبیہہ
ہمین جو ربط ہی شمع مزار سے پیدا
کہول ڈالی بند محرم کی سینہ کے سبب
چاندنی سی تو ہمین شیروان مار گیا

دہوکی مین تصویر اپنی کہنچکی بہزاد سے
ہوا کبھی نہ کسی زنتہ دار سے پیدا
گر پڑا بنگلہ جہان پانی مراد یوا مین
جان دیتے ہے الفت عکس رخسار مین

شکوہ سے گرتی مرے اوکھڑتی ہین شب وصل
ہے حشر کا ہنگام قیامت کی گھڑی ہے
دل وحشی فدای چشم قہر آلودہ جانان ہے
تن خاکی بہار جوش پر اسکو لگا طوفان ہے
کسبِ صورت نہین کعبہ سی کم ہے چہرہ جانان
کہ بوسہ سنگِ اسود کا بھی ایک فرض مسلمان ہے
چاٹ جاتی ہے زبان شانہ سی دلکا دماغ
واسطے اوڑنیکے ہین پر مرغ کو درکار پر
تل بہ مہر رخ کا پر تو خط بہ سایہ زلف کا

ہی حشر کا ہنگام قیامت کی گھڑی ہے
رخ کعبہ ہے مہدیکا خروج اوسمین سبزہ
غزال اپنا اسیر پنجہ شیر نیستان ہے
نہین ہے روے روشن بیچ زلفون کی حلقہ مین
اگر دان چاہ زمزم ہے تو یان چاہ زنخدان ہے
پاے مردم کب رکی تیغ نگاہ یار پر
افعی ضحاک کا دہوکا ہی زلف یار پر
چار عنصر یون سبنہالی ہے دلِ مردہ مرا
دہوپ آگر مزدور پر ہے چہانون ہی معمار پر

پرخاش بہت غیر جو دجال کی مانند
ہے حشر کا ہنگام قیامت کی گھڑی ہے
روان ہے آنکھہ کی کشتی مین پتلی نوحکی صورت
ہوا ثابت کہ برج سنبلہ مین مہر تابان ہے
صنم کی کعبہ رخ پر جو تل ہی چوم لی زاہد
کیون نہو کامل جو ناجی ہر گھڑی تلوار پر
خط نہین نکلا اوڑی کیا طوطی حسن شباب
جسطرح بوجہہ ایک کا بعد فنا ہو چار پر
یوسف دل گر پڑا چاہ زنخدان مین ترے

کیون نہ رووان اوسکی خاطر پیر کنعانکی طرح

شفق تخلص دولت رام گل فروش باشندہ دہلی سفید ریش مخض ناخواندہ شاگرد ذوق ہین ہندی کی ٹہمری اور ٹپہ وغیرہ بہی کہتے ہین جنمین بہلرنگ تخلص کرتے ہین نصیبا رنڈی جو گانے والی مشہور تہی حضرت اوسپر فریفتہ تہے اوسکی فرمایش سے اکثر چیزین بنایا کرتے تھے اب غدر کے بعد جب رنڈی مذکور نے کسی یار سے نکاح پڑہوا لیا توان عزیز نے بہی ٹہمری ٹپہ کہنا چہوڑ دیا۔

پس مرگ میرے مزار پہ جو دیا کسینے جلا دیا
وہ جو تیرا عاشق زار تہا نہ خاک اوسکو دبا دیا

اوسے آہ دامن باد نے سر شام ہی سے بجہا دیا
بس آخر مردن بہی کروش ہے زیس آتے مقدر مین

مجہے دفن کر جکو جس گھڑی تو یہ کہا اوس نے کہ اے
بگولی کیطرح رہتی ہی میری خاک چکر مین

اوس پریزاد کی جا دو ہین مقرر آنکھین
ہین اوس لنسان سے جو انکی بہتر آنکھین
خوف یہ ہے کہین چبھہ جائے نہ خار مژگان
دیکھنا کیا دیدہ ریزی ہے میری تصویر مین

سیکڑون جی سے گئی اوس سے ملا کر آنکھین
یہ مجھے دیکھ کر آنکھونمین اوترا ہے لہو
کیا بچھاون مین تہ پائے سمن بر آنکھین
بادشاہون کے معائب بھی نہین چہلتے ہین

عیب مردم کے جسے دیکھنے کی عادت ہو
سرخ ہوتی ہین تری صورت خنجر آنکھین
صرف کرتا ہون سواد چشم کو تصویر مین
لنگ کہتی ہے اوسے خلق جو تیمور بھی ہو

مہندی ملکر کون نکلا چاندنی میں کو
سرخ ہوہی گئے ہین چادر مہتاب مین

شائق تخلص بہاگیرتھ لال شاگرد جناب آشفتہ وارد ضلع علیگڈہ ۔

اے صبا وصل کا میسر نہ ہوا دیدہ پرنم
بدگمان مجھسے ہے کیا جانئے کیا وہ سمجھے
نالہ گرم میرا آئے اگر جو شون پر
خاور حشر کو ایک ذرہ ادنی سمجھے

شائق تخلص شام لال ساکن متہرا حال معلوم نہین شعر اونکے ہین

میرا مطلب آتا اور تمہارا نام ہو جاتا
اگر بوسہ لب شیرین کا دیدیتے تو کیا ہوتا
جگر اور دل میرے سوزنہانی سے جلگئے دونو
کہو باقی ہے کیا جو اوسکے غم مین مبتلا ہوتا

شور تخلص پنڈت موہن کشن لکہنوی ۔

جو طلب تم نے کیا ہم نے دیا بے تکرار
دل کو دل اور نہ کلیجے کو کلیجا سمجھا

شیر تخلص منشی ہولی پرشاد شاگرد مولوی یوسف علی وجیہہ

رخ و گیسو کا اوسکے تذکرہ صبح و مسا ہوتا
ید بیضا یہ ہوتا اور وہ موسی کی عصا ہوتا

شعلہ تخلص منشی بنواری لال شاگرد منشی بالمکند بے صبر سکندر آبادی ۔

ہے عشق مین ابرو کے جو کاہیدہ تن اپنا
غنچون سے کہو صاف تو کرلین وہن اپنا
کیا کہتے ہین سن سن کے میرے شعر کو شعلہ

سایہ تری تلوار کا ہوگا کفن اپنا
سر کہولے ہوئے کرتی ہین پریان میرا ماتم
اعدا کے لئے تیغ ہے گویا سخن اپنا

اوس منہ کی کرین بات ذرا منہ کو تو دیکھین
اندر کا اکہاڑا ہے یہ بیت الحزن اپنا
خیر اب جو چاہو کہہ لو سمجھین گے ہم بہی کبہی

پڑتا ہے آدمی کو کام آخر آدمی سے

شعلہ تخلص امرناتھ کشمیری الاصل و لکہنو نزاد کہ طبع موزون و ذہن رسا رکہتے ہین ۔

جان دی شعلہ نے حسن سبز سے پرہیز کر
کیا سمجھ کر چرخ نے ہمکو ملایا خاک مین
غم اسیرون کی بہی کچھ ہے اندمال زخم کا

حق مین اس بیمار کے پرہیز کرنا سم ہوا
جلوہ گلزار ابراہیم آتا ہے نظر
باغبان پہول ایکدو رکھدے قفس کے چاک مین

تھے نہ سیماب مہوش طلا زر گر کے ہم
اے بہار حسن تیرے روئے آتشناک مین

مشفق تخلص منشی لالتا پرشاد خلف بیجے لال قوم کایتہ ساکنہ شہر لکہنو محلہ بہوانیگنج علوم فارسی انگریزی سے آگاہ شاعر صاحب دستگاہ خوش فکر تیز طبیعت ہین کلام انکا نہایت دلچسپ فصاحت و بلاغت سے مملو اور اشعار اکثر استعارات و تشبیہات گوناگون و تناسبات لفظی و معنوی و حسن بندش سے مرصع ہوتے ہین طبیعت ہمیشہ نئے مضمون کے

جو نکلا خور بیاض صبح لیکر
طبیعت کو دمی مین پہونچی خاک
نگہبانی رہی اس سے سر بزم
ہزارون دل سی ہین جسکی خریدار
سیجان پلا دو چار ساغر
کہان تک انتظار آب گلگون
گلابی نشہ جو آنکھونمین آئے
شگفتہ بلبلین ہین شاخ گل پر
پہر آئے شام شمعون نے دیا ہنس
طبیعت دختر رز سی جلی ہے
پلادے تازہ ای ساقی کوئی جام
پلا ساقی مجہے زر زیر ساغر
جہان ہے اوس شش سے خوب آگاہ
نہین ہے ساقیا یہ آب گلفام

رقم تہے نسخہ یہ نور اوسپر
یہ دار و راحت انگیکی نہ زنہار
نہ اسکو منہ لگا تیکا کری عزم
نہ کہو مے داموں اوسکوون مین زنہار
مزاج اپنا ہی جو تہے آسمان پر
لب مے کا روا ہے ساقیا خون
تو کیفیت یہ دختر رز کہا ہے
گل افشانی سی جاہی گلشن معطر
کہ تہے پیر رو کش صبح بنارس
فراق یار مین اب بیکلی ہے
کہی آب طرب سے دل کو آرام
لٹا دون مین خزانہ میکدہ پر
کہ صرف جام ہوتی ہی گل جام
او گلتا ہے لہو شیشہ نہ بہر جام
نہین طوفان سے کم ہے کشتی مے

ہوا شرق سی پیدا شعلہ طور
ہین گیہوئی منت کش پیر مغان ہون
یہ دخت رز ہی معشوق گل اندام
بہار ایک ہفتہ ہی مہمان ساقی
تمنا ہے ہی آبی شش و پنج
عروس فصل گل ہی جوبن پر
بہار فصل گل جان چمن ہے
بڑی جوبن پہ ہی فصل بہارے
ادہار کہہ ساقیا اب شیشہ و جام
رہی کچہ دن در میخانہ مسدود
موافق ساقیا ہو دور افلاک
خرابہ مین خزانہ جو ملا ہے
چڑہی ہتی کو تو لل شہر کو آج
لب مے کی شکستہ بال و پر مین
تہ بیڑہ یہان پر نوح کا ہے

شب شگین ہوئی جل جل کے کافور
نہ آب تلخ کو کیون زہر سمجہون
یہ ہر جائی ہوئی عالم مین بدنام
رہے پرسون تیرے دکان ساقی
پلا سہ آتشہ تا دور ہو رنج
مے گلگون سی بہر دی جلد ساغر
بندہا رنگ عروسان چمن ہے
ارے ساقی ترا ہو فیض جاری
نہین ہی آب آتش رنگ سی کام
حرم مین دل کریگا یاد معبود
کہ آب تاک کے ہے ابر سے تاک
وہ صرف میکدہ ہو تو بھلا ہے
کیا ہو جو میخانہ کو تاراج
لبالب جام اشک چشم تر مین

شایق تخلص لالہ فتح چند ولد لالہ بستی رام قوم کایتہ سری باستب باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد امام بخش ناسخ حضرت جوہر لکہتے ہین کہ اردو کے شاعری مین ناسخ کا کوئی شاگرد انسے بڑہکر کم تہا اور ناسخ کے بعد طابق النعل ناسخ تہے خوش فکری مین اونکو تمام متاخرین پر فوق تہا بڑ گوئی جدت مضامین تازہ خیالی اور فصاحت بلاغت اپنے پر ختم تہے اور یہہ عالی پایہ اور عمدہ مضمونون کے تلاش مین اوستاد بے نظیر ہو گئے تہے -

نہ سینہ مین ہی نہ پہلو مین نے کنار مین روح
نہ زور دلپہ ہمارا نہ اختیار مین روح
الہی تیغ خط یار حلق پر پہر جاے
بہت نہال ہوئی باغ روزگار مین روح
ہمارے پر ہی الہی صیاد پہر کے بالش پر مین
سجائی یار مین بیٹہے میری غمخوار پہلو مین

ہماری آنکہون مین ہی تیری انتظار مین روح
بگولا بنکے اوڑیگا غبار مرقد کا
وہ مرگ زیست ہی نکلے اگر بہار مین روح
لقب جو روح ترا ہی یہ اوسکی صحبت ہے
کہ تکیہ بستر رکہتا ہے وہ دلدار پہلو مین
بٹہاؤن دہوم سے اپنی ناتوانی مین تری نشست

دل اپنی قبضہ سی باہر ہی اختیار مین روح
لگی رہی اگر اوس طفل نے سوار مین روح
دماغ دلکو نہ پہونچی گل مراد کے بو
نہ اختیار مین تو ہے نہ اختیار مین روح
میرا پہلو فراق یار مین ہی خانہ ماتم
بٹہائی یار کا گر سایہ دلدار پہلو مین

کروں اطلاع اونکی ہی نام سے
کہ تلسی کو پیوند تہا رام سے
یہاں آصف الدولہ عالیجناب
شجاعت کا چمکا ہوا آفتاب

یہ نواب اونپر سرفراز تھے
وہ سرکار عالی میں ممتاز تھے
نگین منقش غنایت کیا
خطاب اونکو رائے کا اعلی دیا

ہوئی جب یہ نواب جنت نشین
ہوا لکھنو غم سے اندوہ گین
سعادت علیخان عدالت شعار
ہوئی مسند آرا بعز و وقار

یہ ہی رائے بختی بنے فوج کے
ستارے چمکتے رہی اوج کے
جو نواب لائے بنارس سے فیل
ردانی میں عزت دہ رود نیل

غنایت کیا پہر دیا یہ وقار
ہوئی فیل پر اونکے آگے سوار
میں اوس بحر کا در شہوار ہون
علی آبرو جو سزاوار ہون

بیان جنگ کرن وارجن

قلم اب کرے داستان اختتام
قریب آئی ہی دورے کی شام
سحر عمر کی اوسکی گہڑی شام ہے
کرن آفتاب لب بام ہے

ارابہ کرن کا تہا جو زر نگار
ہوا سی ہی چالاک تر راہوار
جو برگشتہ قسمت کا تارا ہوا
فلک کا یکایک اشارہ ہوا

زمین نے وہ پہیہ کو پکڑا بزور
بڑا پنجہ شیر میں پائے مور
کرن دل میں تہا سخت حیران کار
لگا کہینچنے چرخ کو ایک بار

کمان سے جو ارجن نے رکہا خدنگ
لب گوش تک اوسنے کہینچا خدنگ
کرن نے کہا ای شجاعت پناہ
کہاں ہی بہلا آستی کہے یہ راہ

دیا تیرزن نے کرن کو جواب
نہ تہا اوس گہڑی آستی کا حساب
جو فرزند تہا انمیں اک خورد سال
کیا چہہ جوانوں نے ملکر جلال

مگر راستی ہے ہمارا شعار
امان تجہکو دی ای کرن ایکبار
کرن نے جو اوسوقت پائی امان
نہ کام آئی کچہہ اوسکو تاب و توان

کیا ساتہہ یہ کہکے ہر چند زور
ہوا سخت ناچار مانند مور
غنایت کیا تہا جو برہانے تیر
نہ تہا اوس ترکش میں اوسکا نظیر

جو ارجن نے چہوڑا اوسے وقت جنگ
ہوا اینٹ کے پار روی خدنگ
ملاکش نے ہاتہ اوس زخم پر
اوسیوقت اچہا ہوا سر بسر

گرا تہا ارابہ پہ جب تیرزن
جہکا کہینچنے کو اوسے پہر کرن
جو ارجن نے پایا وہ جستکا وقت
کہا اب نہیں ہے مروت کا وقت

کرن پر لگایا اوسیدم خدنگ
ہوا سرد وہ گرم میدان جنگ
دو بالشت تہا پہن پیکان کا
کیا تیر نے سر کو تن سے جدا

اشعار شایان

ہستی مٹی تو پردہ میں یکرنگ ہو گیا
کرتا اگر نشانہ وہ ابرو کمان مجھے

گو عشق نے کمر کے کیا بے نشان مجھے
کج عقل دی خدا نے بت سادہ لوح کو

ہوتے جہان میں جو ہر تیر مژہ عیان
دیتا ہے تو نہ غیر کو اور گالیاں مجھے

وصف کمر سے یار کے شایاں گریز ہے
افشا نہو چہپاتا ہے راز نہان مجھے

ساقی نامی الف لیلا منظوم شایان سی

زمانہ ساقیا ہے بر سر جنگ
نرگہ نو دیدہ سور آسی دل تنگ
دوبارہ دی مئی شیرین کا ایک جام
ہوں اب میں کشمکش حیات ہیں تلخ ایام

صبوحی دی لِ فساق میں چور
چھلکے پڑتی ہی ساقی چشم مخمور
پلادے ہول دل کی بیکلی جائے
غنایت مجھ پر اے ساقی چلی جائے

بنی شمشیر خط جام ساقی
نہ رکھا محتسب نے تسمہ باقی
پلا ساقی اوسی امرود کا ایک جام
کرے آسے دم مسیحائی کا جو کام

ہمکو شکوہ کچہہ نہین ہے یار او راغیار کا
سب دوا بیمار کی پرہیز ہے بیمار کا

ہے لکہا قسمت مین یارو تفرقہ دلدار کا
گر قتل تجہہ کو ظالم منظور ہے ہمارا

نبض مجہہ بیمار کی زنہار مت چہواے طبیب
تو دل ہی زندگی سے رنجور ہے ہمارا

شاگرد تخلص منشی طوطارام ملازم محکمہ راج کوٹہ۔

اپنے کوچہ سے نہ اٹہوائے میت میرے
ہو ہنو گور وکفن جو کرے قسمت میرے
اڑگئی گور غریبان مین تلک ہل جل
ہاے کس ناز سے ٹہکراتے ہین تربت میرے

شایان تخلص پنڈت ہیم نراین خلف پنڈت رام نراین منصف ہوباشندہ دہلی۔

قائل نہین ہین دیدہ پر نم کے سامنے
طوفان نوح اگلے زمانہ کی بات ہے

شایان تخلص منشی طوطارام لکہنوی قوم کایتہ سری باستب خلف الرشید منشی اتمارام بڑے درجہ کے شاعر تہے اور مدت تک متوسل مطبع آودہ اخبار رہے نظم مین اونکو بہت اچہا ملکہ تہا بہت نئے نئے مضمون باندہتے تہے اور مندرجہ ذیل کتب اونکی تصنیف ہین۔ مہابہارت منظوم۔ قصہ امیر حمزہ منظوم معروف بہ طلسم شایان۔ الف لیلہ منظوم۔ تاریخ ستارہ ہند انکے دادا منسارام بڑے نامی شخص تہے اونکا خطاب کالی ڈہال تہا اونکے والد ماجد راے تلسی رام کو نواب آصف الدولہ بہادر نے راے کا خطاب معہ مہر نگین زمرد کے عطا فرمایا تہا جسپر وہ خطاب کہدا ہوا تہا اور یہ صاحب نواب سعادت علی خان بہادر کے عہد مین عہدہ بخشی گری فوج پر ممتاز رہے تہے۔ حضرت شایان کا انتقال ابہی چند سال بیشتر ہوا ہے اونکا ایک دیوان ریختہ بہی چہپا ہے جسکا مطلع یہ ہے۔

آج کہولے پر پرواز ہے عنقاے قلم
کنگر عرش معلی ہی تہ پاے قلم
لکہ قلم حسن کے مضمون رقم تہے اوپر
جب سپر لوح پڑی دیدہ بیناے قلم
قصہ عشق ہی سب زیر قلم تہی اوپر
واقف از ہو کے چشم تماشاے قلم

مہابہارت منظوم سے جو ۱۲۶۲ء مین طبع ہوئی ہے۔

فن شاعری مین سرفراز ہون | تخلص سے شایان کی ممتاز ہون | پدر اتمارام عالی وقار | ہر ایک گوہر علم او نہر شار
وہ شارے بشیہ تہے بمثال | کہ حاصل تہا منشی گرین کمال | زبان عرب سے بہی آگاہ خوب | سمجہتے تہے ترکی کی وہ راہ خوب
شہنشاہ تہا چندر داس اوسکا نام | اسی نظم سے ہی وہ رنگین کلام | نہایت عجب دلچسپ تہی داستان | کیا اوسکو ترکی زبان مین بیان
بنائی کتاب بدایع اللغات | پہنچوئی کوہی اوسمین مطلب کے بات | وہ کی طبع رنگین نے انشا رقم | گرا ہاتہ سے منشیون کے قلم
وہ دی گوہر نظم کو آب و تاب | ہوہی سلک گوہر خجالت سی آب | بنائی ہین بہا کہا مین ہے جو تہیان | کہ ہی نائکا بہید کا سب بیان
کتب چند دی وہ موزون کیے | کہ بیدا نئے سحر وافسون کئے | محقق تہے بیدانت کے لاکلام | تصوف کی باتین زبان پر تمام
وہ تشریف جنت کو لیجا لگئے | دل شاد کو رنج وغم دے گئے | ملا فصل کا سال ہجری مین رنج | ہزار دو صد اور ہشتاد وپنج
پتا جد اعلے کا سبہی تہے قیام | کہ منکہ ہے ہتا رہے آخر بہم | زمانے مین ہی جنکے یہہ نورعین | مہیا اونہین عیش آرام وچین

ذکر کہاؤن کا کیجے گر ارقام | نقطے کاغذ کو کلتے ہین تمام
کہنمون سے دوات ہی لبریز | سنگ سیاہی کا ہے شنگرف آمیز

شادان تخلص لالہ باؤ لال کا یتہ ۔

یون داغ دل ہین اس ہیر سینہ کے آس پاس | جنی جڑی ہون جیسے نگینے کے آس پاس

شادان تخلص حاتم عصر مہاراجہ راے چندو لال بہادر سکنہ راے بریلی توابع لکہنؤ نائب رئیس حیدرآباد دکن شاگرد شیخ حفیظ الدین و شاہ نصیر دہلی ۔ اپنے عہد مین نہایت فیاض اور سخی ہو گزرے ہین اور اونکی ذات سے ایک عالم کو فیض پہونچا ہے دور دور کے لوگ اونکی سخاوت کا شہرہ سنکر حیدرآباد جاتے ہتے اور کامیاب مدعا ہو کر واپس آتے تہے ہمنے سنا ہے کہ مہاراجہ موصوف کا دست کرم پاخانہ مین بہی زر پاشی سے عاری نہین ہوتا تہا اور اسیوجہ سے اونکی پاخانہ مین دونو طرف وزن بنے تہے کہ جنمین سے وہ ہاتہہ باہر نکالکر سائلون کا سوال پورا کرتے تہے اور انہین فیض بخشیون سے آجتک حیدرآباد کا نام اونکی نام پر مشہور ہے کہ بہت لوگ چندو لال کا حیدرآباد کہتے ہین اونکے دربار مین ہندوستان کے بڑے بڑے نامی گرامی شاعر موجود رہتے تہے اور اونکی قدردانی اور فیض رسانی کے عالم مین دہوم تہی غرض یہ مہاراجہ بہت بڑے دیوان با اختیار ریاست حیدرآباد دکن کے ہوئے ہین اور اونکی مختاری اس ریاست مین سرکار انگریزی بہادر کی کفالت سے تہی کہ نظام بلا استصواب سرکار کے اونکو عہدہ سے معزول نہین کر سکتا تہا اب اونکی پوتے مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر بمشاہرہ بارہ ہزار روپیہ ماہانہ ریاست مذکور مین دیوان و پیشکار ہین ۔ یہ مہاراج جیسے جاہ و منصب مین صاحب دیوان تہے ویسے ہی شعر و سخن مین بہی صاحب دیوان گذرے ہین چنانچہ یہ شعر اونکا ہے ۔

ملا کے گیسوے دلبر سے سلسلہ دلکا | عجب بکھیڑے مین الا معاملہ دلکا
معشوق کے آنے کی شتابی خبر آوے | اللہ کرے دلکی یہ امید بر آوے

شادان تخلص خوشوقت راے ساکن چاندپور شاگرد حاتم بعض تذکرہ مین شاداب بہی لکہا ہے ۔

جب تلک ہو کام مژگان سے تو ابرو مت ہلا | تیر کے ہوتے کوئی کہینچے ہے تلوار کو

شادی لعل برادر زادہ پرانی لال کایتہ سری باستب لکہنؤی نوجوان عمدہ خاندان اور شاعر بلند خیال تہے مگر افسوس کہ حال مین قضا کی ۔

شاعر تخلص سوہن لال قوم کایتہ سکسینہ ساکن دہلی ولد بخشی سلطان سنگہ علم فارسی سنسکرت انگریزی طبابت علم موسیقی اور طرح طرح کی دستکاریون مین شہرت رکہتے ہین ایک ساز جو سارنگی بجانے کے قانون مین ہے اونکے مخترعات سے ہے اور اونہون نے ایک کتاب نہایت ضخیم اردو فارسی اور ہندی لغات مین خزینہ ہندی نام بنائی ہے یہہ تین شعر جو اونکی بہائی منشی کیول رام صاحب ہوشیار نے بہیجے تہے زیب تذکرہ کئے ہین ۔

شاد تخلص منشی رام پرشاد بریلوی شاگرد شاہ نصیر صاحب دیوان -

ابرو کی جب صفت میں یہ فہم رسا لڑا — مصرعہ ہمارا بیت ہلالی سے جا لڑا

شاد تخلص رای دیبی پرشاد باشندہ حیدرآباد دکن شاگرد فیض -

شیر پر دیتی ہے شیرین فاتحہ — آج برسی ہے میان فرہاد کی

شاد تخلص منشی الیلی پرشاد خلف الرشید منشی جواہر سنگھ صاحب جوہر لکہنوی منشی دفتر مہاراجہ بلرامپور یہ حضرت بہی شعر وسخن مین اپنے والد کے قدم بقدم ہین -

ہو تیرا احسان اوڑ اوڑ کر ہر یک گل سے یون — ماہ تابان کیطرح مہر درخشان کیطرح

ناتوانی کر دی گر رنگ بیابان کیطرح — عضب یہ تو دش کے جدائی ہوئی ہے

دو نور خسار اونکی ہاتے مین چمکتے رات دن — کہتا غم کی سینہ یہ جدائی ہوئی ہے

بد نکہیے اوسکو بہی جو بد ہے یا گمراہ ہے — ذرہ جب تحریک مین محتاج اذن اللہ ہے

شاداب تخلص منشی رنگین لال متوطن نواب گنج کانپور بہت عرصہ تک مطبع اودہ اخبار مین خوشنویس رہے اور اب ضلع کانپور کہین انگریزی ملازم ہین -

ہین تو ہون خامہ تقدیر سے بڑہ کر گیسو
سیکہے آئینہ سے آئین سکندر گیسو
سیش مژگان کیا ہے تو قیر شجاع آفتاب
رو ز چمکتا ملا ہے شمشیر شعاع آفتاب

کچہ بدل دینگے ہمارا نہ مقدر گیسو
سامنا چہرہ پر نور سے کچہ سہل نہین
ہے خطا باندہون اگر تیر شعاع آفتاب
دو گز زمین سے اکہہ جڑ آئیگا کیا فلک

رخ روشن سے ہین صاحب کشور گیسو
پہلے دکہلائے تو الیسے یہ انور گیسو
دل دہل جا نہ کیون تیر فلک کے جور سے
کچہ ہم ہی نے مرینگے کسی دن بخیل سے

شادان تخلص منشی لبا دن لعل قوم کایتہ کہرے میر منشی نواب امیر خان بہادر والی ریاست ٹونک انکا مفصل حال جلد اول مین رقم پذیر خامہ تحقیق ہو چکا ہے یہ بہت ذہین اور ذکی شخص تہے کتاب امیر نامہ جسمین سوانح عمری نواب موصوف درج ہے - اونکی تصنیفات سے ہے اور ایک فارسی مثنوی بہی اونہون نے نواب ممدوح کے امیرون کے حالات مین لکہی ۱۲۵۱ھ ہجری مین نواب وزیر محمد خان بہادر کے حکم سے یہ کلکتہ مین ہی نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس گئے تہے اور وہان انکے بہت کچہ تعظیم اور توقیر بوجہ علمی لیاقت وہوشیاری کے ہوئی تہی فارسی شعر تو کہتے ہی تہے مگر اردو بہی کبہی کبہی نظم کر لیتے تہے اور ہندی کے شاعری مین بہی قاصر نہ تہے ایکدن نواب امیر خان نذر باغ کی سیر کر رہے تہے منشی جی بہی آئی نواب صاحب نے فرمایا کہ دیکھو گلاب کیسا پہول رہا ہے عرض کیا کہ حضور کے قدمون کی برکت ہے اور فکر کر کے یہہ رباعی فی البدیہ موزون کی جب نواب صاحب ٹہلتے ہوئی انکی طرف آئے تو کہا سنیے -

گل گلاب نے خوبی عجب دکہائی ہے — بہار جامہ گلگون پہن کے آئی ہے
جو پوچہو سچ تو یہ ہے برکت قدم حضور — وگرنہ گل نے یہ خوبی کہان سے پائی ہے

اور ایک مثنوی کہٹمکون کی مدت مین لکہی تہی - یہہ دو شعر اوسمین سے ہین -

دی ہلی وصل کے شب سے غضب فرقت میری
دم نکلجائے تو مٹ جائے ندامت میری

دیکھے جب تنگ بہت چرخ نے حالت میری
سایہ جسم بہی تاریکی مین چھپ جاتا ہی

فرقت یار مین جینا بہی پشیمانی ہے
کون کرتا ہے مصیبت مین شراکت میری

روتے ہو خاک اوڑاتے ہو لحد پر بیٹھے
پہلے ہنستے تہے بہت دیکھکے ذلت میری

سماجت تخلص لالہ بخت بہادر خلف منشی بنسی دہر ہمت متوطن قدیم شہر لکھنو۔

عشق گیسو مین ہوا مصحف رخ کا تو
کہلتے بندہتے بکہرتے ہین سنورتے ہین تمام

لائے اسلام مین عاشق کو یہہ کافر گیسو
کیا ہمین تنگ بہ لیتے ہین معنبر گیسو

حورین کہتے ہین یہہ ہر بار ہے بہتر گیسو
ہم سلیمان ہوئے صاحب کی انگوٹھی پاکر

سنبل باغ جنان سے بہی ہے بہتر گیسو
آپ کہلائی پری جب سے بنی پر گیسو

ہوگیا مجکو بہی سودا اگر اون بالون کا
دل مین الجھن ہے سماجت تو زبان پر گیسو

شاد تخلص منشی منولال قوم کایتہ ساکن روشنپورہ حال مقیم پٹیالہ کہ وہان مطب کے ذریعہ سے خوش گذران ہین انکی والد مرحوم منشی ذوقی رام بہی طبیب حاذق تہے شعر کی اصلاح حکیم مومن خان رمال مومن تخلص سے لی یہ شعر اونکا جو منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص نے بہیجا تہا اونکی نازک خیالی اور شیرین مقالی پر دال ہے۔

گمر تبسم پہ کسی گلیون پہ منہ کہولا
اور سایہ آپ ہان و کمر ہین ترسے

شاد تخلص منشی کہیالال ولد بہت رام کایستہ سکسینہ باشندہ اجمیر جو عدالت مین مختار کاری کرتے تہے اور کچھہ مذاق معرفت اور تصوف کا بہی رکہتے تہے آدمی بہت بامزہ اور رنگین مزاج تہے کبھی کبھی شعر بہی موزون کر لیا کرتے تہے دو ایک بار میرے والد صاحب کو بہی غزل دکہائی تہی سمت ۱۹۲۱ مین اونکا انتقال ہوگیا شادی نہین کی تہی اور آزادانہ زیست کرتے تہے یہ دو شعر اونکے جو اسوقت یاد تہے بسبیل یادگار درج تذکرہ ہذا کئے گئے اور ایک رسالہ بہی علم تصوف مین اونہون نے بنایا تہا۔

شعر کہنا شاعرونکا کام ہے
یہ تو عاشق مفت مین بدنام ہے

دیکھے بہت تماشے دنیا کے خیر و شر مین
پائی ہے راہ آخر خورشید و قمر مین

شاد تخلص منشی رام پرشاد شاگرد مولوی محمد مقیم سہارنپوری۔

ہو نہین شہید ناز جو یک گلعذار کا
بلبل طواف کرتی ہے پر مزار کا

ہم قسمتونکو غیر کی دولت سے کیا مفاد
اولٹا پڑا ہے بحر مین کاسہ حباب کا

تیری اس بیوفائی پر تو ہم سو جان سے مرتے ہین
اگر اے بیوفا تو باوفا ہوتا تو کیا ہوتا

شاد تخلص منشی شیو پرشاد شاگرد میر حسین تسکین مرد فہیم و صاحب ذہن سلیم تراکیب سخن دلچسپ اور برجستگی معانی ناخن بدل زن ہے

جاکے قاصد بہی وہان غیرون مین شامل ہوگیا
اور ایک کانٹا نکل آیا میری تقدیر کا

شاد تخلص سکندرآباد کے برہمنون سے کوئی حضرت تہے

اوس رنگ چنپئی کا پرتو ہے جس مین یہ عکس
چنپا کے پہول اگتے ہین وہان سے بہار مین

گریان گہی ہے بن تیرے یہ چشم تر بہ مجھے ۔ طوفان نوح آئے ہے اب پہر نظر مجھے

سرشار تخلص لالہ ملوک چند لکہنوی ۔

اس سبحہ سے وہ دلبر چلے خوبو نہین اگر گے ۔ جون ماہ ستار دن مین چلے راتکو اُڑ گے

سرشار تخلص پنڈت رتن ناتہہ کشمیری لکہنوی جو پہلے مدرسہ لکہنم پور کہیرے ضلع اودہ کے مدرس تہے اور چند سال سے مطبع اودہ اخبار مین منشی نولکشور صاحب کے قدردانی سے اڈیٹر مین آپ کو علم عربی فارسی اور انگریزی مین خوب ملکہ ہے فصاحت تقریر اور ملاحت تحریر مین آج کوئی آپ کا ثانی نہین چنانچہ قصہ آزاد جو ایک عمدہ نمونہ اُردو زبان کی انشا پردازی اور عبارت آرائی کا ہے آپ کی لطافت بیان اور سلامت زبان کا شاہد عادل ہے آپ شعر بہی خوب کہتے ہین اور طبیعت آپ نے بہت شوخ اور چلبلی پائی ہے مگر افسوس کہ ہمارے پاس اسوقت کوئی کلام آپ کا موجود نہین ہے کہ جس سے اس تذکرہ کو مشرف کیا جاتا ۔

سرور تخلص لالہ ٹیک رام ولد حکیم سری کشن لعل مقیم فتح گڈہ نائب سررشتہ دار بندوبست ضلع فرخ آباد ۔

مطلب کہے میری ایک نغز مائی آپنے ۔ باتین شب وصال مین کین اپنی کلام نے

سرور تخلص ایک کایتہ صاحب کا ہے جو جی پور مین رہتے ہین مگر نام نہین معلوم ہوا ۔

تقدیر مین لکہی ہے گدائی تو اے ہما ۔ سایہ کریگا تو بہلا مجہپر کہان کہان
قاتل خدا کیواسطے یہ بار سر آوما ۔ اوسکو پہر نہ گی دو شبہ لیکر کہان کہان

سعد تخلص لالہ جوالاناتہہ قوم کایتہ منیب قانون گو صوبہ اجمیر جواب بہت دنون سے نائب وکیل ریاست جی پور حاضر باشی محکمہ رزیڈنسی راجپوتانہ ہین اور میرے والد کے ساتہہ قدیم سے محبت اور حق ہم صحبتی وہم مشاعرہ گی کا رکہتے ہین انکا کلام فارسی اور اردو مین بہت صاف ہوتا ہے اور آدمی بہت باخلق ہین یہ چند شعر اپنے خود اونہون نے مجکو آوپر دا سطے درج تذکرہ کے دیے تہے جو خوشی سے یہان درج کئے جاتے ہین ۔

جہان دیکھہ تیرے ابروئے خم گیر کا عالم
منشی فلک نے بہی قلم توڑ کے پہینکا
دیکھو جان مجکو آکے دیکھو

غرقاب عدم ہوگیا شمشیر کا عالم
دیکھا تیری اس خط کی جو تحریر کا عالم
ہیہات نہ مین اوس شوخ کی دل سعد دیکھو
عاشق ہون بے خدا کے دیکھو

نقاش تضاد دیکہہ یا نقش بدلوا
وہ کون تہا یارب سر بازار کہ جسنے
کیا شیر کی پنجہ مین ہے نخچیر کا عالم
آئینہ ہے تو سر خرد ہو

بس رے ظالم تیری تصویر کا عالم
تصویر دکہا کر کیا تصویر کا عالم
دیکھو تو یان کہا کے دیکھو

سعید تخلص لالہ کنور بہادر ولد گنگا پرشاد فرخ آبادی ۔

جوشش وحشت کبہی زندان مین نہ رہنے دیگا ۔ پیرُہان لا کہہ پہنائی کوئی حداد مجھے

سلیم تخلص لالہ ماد ہو رائے عرف منوہر لال باشندہ بہوپال شاگرد منشی جادو رائے نسیم یہہ چند شعر اونکی رسالہ ہمام مطبوعہ جولائی ۱۸۸۳ء سے لکہے جاتے ہین اور حال معلوم نہین ۔

آج کیون لطف یہ ناتاب ہے مزاج عالی / مجہسے کیون صلح کا طالب ہے مزاج عالی

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بداون انکا ایک دیوان مسمی بضوابط عشق کہ دوسرا نام اوسکا سحر عشق بہی ہے نظر سے گزرا اوس سے اونکی کلام کی شوخی اور بول چال کی خوبی ظاہر ہے یہہ چند بند واسوخت مذکور کیے ہین

لوگ سب دلبر طناز کسی کہتے ہین
عاشق خستہ و جانباز کسی کہتے ہین
جلنے سے کسی محبوب کے کیا ہوتا ہے
ناز کیا چیز ہے انداز کسی کہتے ہین
کیون تڑپتے ہین اگر کوئی جدا ہوتا ہے
سوز کہتے ہین کسے ساز کسی کہتے ہین

لوگ یہہ باتین میری سنکے یہی کہتے تہے
تیری بتیرے کہ ابہی آپ بچے ہین اس سے
پہر رہیگے نہ کبہی آپ کی ایسی حالت
جب کسی زلف مسلسل مین گرفتار ہوے
آپکا دل تو بدل جائیگی تمہاری صورت
یہہ ٹرالول تب آئیگا تمہارے آگے

در تعریف معشوق

گل ہے رخسار تو گلبرگ سے لب ہے حاشا
تہا دہن غنچہ صراحی ہی تہی گردن تجہا
جس مین حسن کا تہا نخل جو وہ دلبر ست
دوش ہمدوش قیامت ہے تو بازو ہی بلا
شاخ گل سے نکل اے تہی کلائی سر دست
ہاتہہ تہا نام خدا نور کے سانچے مین ڈہلا

ہاتہہ کے وصف سی مین کیون نکرون دست کشی
کوئی تشبیہ سر دست نہین ہاتہہ آئے
قابل بوسہ ہے ہاتون کی ہتیلی اوسکے
حسن و خوبی مین ہے انگشت نما ہر انگلی

سخن تخلص رام دیال ولد پریم سکہہ لکہنوی شاگرد ناسخ فارسی و اردو مین مشاق تہے الا قصاید فارسی مین کامل تر او رعدیم النظیر چنانچہ قصاید خاقانی اور انوری کے جواب مین قصاید لاثانی لکہے انکے باپ گہڑی سازی کا پیشہ کرتے تہے مگر انہون نے بذات خود داد سخن دی اور افسوس کہ جوانی مین راہی عالم جاودانی ہوئے۔ اشعار اردو انکی یہ ہین۔

خدا کیواسطے بس اے صنم گلہ دل کا / کہ تیری آنکہون نے لوٹا ہے قافلہ دلکا
مری مراد برآئیگی قتل ہونے سے / کریگی یار کی تلوار فیصلہ دل کا
مریض عشق صنم ہون شفا ہوگی مجہے / دکہا دن کیا تجہے جراح آبلہ دل کا
الہی کیجیو خبر اس غریب بیکس کے / پڑا ہے لشکر غم سے مقابلہ دل کا
الہی آئی میرے پاس اب وہ جان جہان / بہت خراب ہوا ہے معاملہ دل کا
وبال جان ہے مجہے ہجر یار مین شیشہ / بجا ہے گر مین کہون اوسکو آبلہ دلکا
نہان ہے میری نظر سے وہ غیرت یوسف / تباہ کیون نہو اب قافلہ دلکا
نگاہ یار بچا ہے ای سخن دشوار / پڑا ہے دشمن جان سے مقابلہ دل کا

کبہی اگر وہ ناز سے اندر چمن کے پانون / سب پہول چومنا انکی اوس گلبدن کے پانون
اب ضعف سی قدم بہی اوٹہانا محال ہے / فرقتین ہوگئی ہین میری لالہ کہہ سن کے پانون
آنکہون کو تیری دیکہہ کے ہوتی ہین جو کڑی / اوٹہتے نہین ہین دیکہہ کے ظالم ہرن کے پانون
بعد از فنا بہی مین نہ بچا رنج ہجر سے / پہیلا دئے کیا ہین جنین سے اندر کفن کے پانون
بلبل کیطرح ہوگئے نالان تمام گل / اوس سرو قد نے رکہے جو باہر چمن کے پانون
اپنا کمال شوق دکہا دے جو ایک بار / سٹرین لگائے آنکہون سے ہر کو بکن کے پانون
بلبل زبان گل ہمہ تن گوش ہو سخن / رکہون جو نغمہ سنج کو اندر چمن کے پانون

سحنور تخلص دیوالی سنگہہ خلف رای جیسنگہہ دہلوی قوم کایتہ بادشاہ دہلی کے سردفتر تہے۔

راماین منشی شنکر دیال صاحب کے بہت اچھی لکھی ہے۔ اوسمین اونکی چند اور کتابون کا بھی ذکر آگیا ہے لہذا یہ چند شعر اوسکے لکھے جاتے ہین۔

بھجن کی اوسکو ہی جی سے الفت بیان و معنی سے دلکو فرحت
کنایہ سے ہی عیان تخلص کمال ہر رنگ شاعری ہے

صفائی آب سخن کا جوہر عیان ہے شیرینے زبان سے
کہا ہے او بدہ مین کام کیسا بڑی طبیعت کی برتری ہے

لکھا تھا جو بالمیک جی نے اوسے کا چھپایا اوتارا اوسنے
لکھا ہنومان نانک لبا کہ جس سے لنکا مین نہر تہری ہے

اوڑہی نہ کیونکر برنگ اون جو اس جب ہر ایک شبر کا
جمایا رنگ گوشاین سارا عجب یہ اربعہ عناصری ہے

سحاب تخلص کنور گوپال سنگہ خلف الصدق راجہ سالگرام قوم مہاجن شاگرد غلام مولی قلق انکی باب اور اونکی بہائی دیوی سنگہ معزز اہلکار شاہ دہلی کے تہے اور وہین سے راجگی کا خطاب ملا تہا قلعہ معلی کے جو بارہ توڑیان مشہور تہین اونکو اخر وقت مین قلعہ مین گہنے کی منائی تہی اونمین یہ بہی تہے مگر دہلی کے معزز رئیسون مین شمار ہوتے تہے ان کنور صاحب نے فارسی تو اپنے مکان پر مثل امیرزادون کے پڑہی پہر اوسکے بعد کالج دہلی مین داخل ہوکر کچہہ انگریزی دیکہی غدر کے تباہی کے بعد وکالت کا امتحان دیا چنانچہ اب آپ متوسط درجہ کے وکیلون مین ہین عمر قریب پچاس کے ہوگی انکی شادی دہلی کے ناحی ساہوکار گرد الہ لالہ رامجیداس کی بیٹی سے ہوئی تہی یہ اشعار آپ کے نتیجہ فکر سے ہین۔

شمع ہر دود کے سر بزم یہ کہتی ہے کہ ہائے
خاک کرتی ہی ہیرے گرمی بازار مجھے

ای دل رفتہ مگر جان پہ کچہ آن بنی
چارہ گر اب نظر آتی ہین غم خوار مجھے

سحر تخلص اجودھیا پرشاد پسر رام دیال دیوان اعتماد الدولہ میر فضل علی خان باشندہ لکھنو شاگرد مقبول الدولہ مرزا مہدی قبول۔

تصور کمر یار مین ہین اشک روان
کہنگ ہو کیون جو نہ پڑجائی بال آنکھومین

لباط فتنہ بچھا مین جو تیری مردم چشم
تباہین شاطر گردون کو چال آنکھومین

اسیر دیدہ جانان ہین سب کے طایر دل
نہین یہ نشہ کے ڈوری ہین جال آنکھومین

نظر جو آئین گے حورین بہشت مین پس مرگ
پہری گا آپ کا حسن و جمال آنکھومین

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد رئیس بدایون مصنف رسالہ قیافہ۔

نہ تو دل اپنا ملا ہمکو نہ دلبر اپنا
نہ تو دلبری یہ قابو ہی نہ دلبر اپنا

سینہ اوپر تہا شکم زیر تہا اپنت ...
تہی کمر بال سی اور رنگ گرہ بال کی ...

در ذکر صلح

بنگم ساتکو بہا ختہ یون ہنسی کہا
کیا ہوا خیر ہی کچہ حال تو کہئے دل کا

اس معما کا نتیجہ نہین مجہپر کہلتا
رحم کیون آج میری حالپر تمکو آیا

مہاراج کا فارسی کلام تو اول جلد میں درج ہوا ہے اور اردو اشعار یہ ہیں

تلاشی کیوں نہ لی صبا نے غنچۂ گل کی	گیا ہے دل نے سیر گلزار سے جو غنچہ دل کا	بستی ہی مجکو صاف اوڑا لائی دشت میں	جو دل میں بھر رہے تھے بگولے غبار کے
بزم ساقی میں جب سبو آیا	شفق آلودہ رنگ جو آیا	ہوش آیا نہیں مجھے اب تک	کیونکہ یک مست کو میں چھو آیا
چشم بلبل سے یوں ہی آنسو	گل پکارا ہے کہ آب جو آیا		

زخمی تخلص راج بہادر قوم کایتہ سری باستب سکنہ کاکوری علاقہ اودہ۔ انکی باپ دادے عہد سلطنت اسلام میں قصبہ مذکور کے قانون گو تہے اور اب یہ صاحب کانپور میں رہتے ہیں اور اردو فارسی میں اچھے شعر کہتے ہیں ایک غزل بعینہ اونہوں نے تذکرہ میں درج ہونے کے لئے بھیجی تہی اوس میں سے یہ چند شعر منتخب ہوئے۔

کیا ہوا ہے نفس پر غالب ہوا انسان ضعیف	کچھ ہوا ہے زور دل سکتا نہیں ہے آہ کا	درک ماہیت میں اوسکے عقل انسان ہے ہیچ	ما عرفنا قول ہے ایدل رسول اللہ کا
حاسد کج فہم تیغ رشک سے بسمل ہوئے	مدح خوبان جب سے ہوا زخمی رسول اللہ کا		

ساقی تخلص منشی شنکر لال بن منشی گنج چند قوم کایتہ بہٹ ناگر متوطن سکندرآباد ضلع بلند شہر ساکن حال ضلع بہار پیشکار عدالت فوجداری شاگرد رشید منشی بالمکند صاحب تخلص اوسطر کے نامی شعرائے ہنود سے ہیں اور کلام بہی اونکا سستہ و صاف ہے یہ اشعار انہے خود اونہوں نے عنایت فرمائے تہے۔

صید مرغ جان ہوا اپنا دل مضطر ہمت	تیر بیٹھا اوسکا پہلو میں ہمارے بر سمت	جائی غزل رنگ گل نکلیں ہیں تیرا وقت	ہا ہنہ چلجا نہ کیوں فصل بہار کا نشہ ہمت
ابر کا عالم ہی بجلی محتسب کے گھر پڑے	اب تو جم کر بیٹھ جا ساقی خم و ساغر بہمت	تو وہ لیلی ہی کہ ہی مجنون تیرا اسیرا جہان	ہیں ہزاروں دل حریص نالان تیرے طفل کے

سالک تخلص سالک رام بن دلیپ رای بن بردی رام کہتری جہنجہنے سرہندی۔ سن شعور نے نادرکشی کی دستکاری میں مصروف رہی جوانی میں علم کا شوق کرکے کچہ سواد بہم پہونچایا میر پنجہ کش سے خوشنویسی سیکہی مگر ضعف طالع سے سوائے آثار کشی اور سیاہگری کے کوئی بڑا عہدہ نہیں ملا آخر اب نابینا اور ضعیف ہوکر خانہ نشین ہیں اور منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص کے خبرگیری پر گزارہ کی صورت ہے اونکو عالم جوانی میں ایک کہتری بچہ بشمبر داس نامی سے تعشق تہا دہ مرگیا تب اونہوں نے یہ شعر کہے تہے۔

میری عرض ہے تمسے والا انجاب	بشمبر ہو فردوس سے کامیاب	میں بندہ ہوں تیرا جو سالک غریب	مرادیں کا مجکو بردہی نصیب

سائل تخلص منشی منوہان پرشاد ملازم سرکار مہاراجہ بلرام پور راجہ تخلص شاگرد آقا حسن میرن۔ انکی بہی ایک تاریخ رسالہ گلشن فیض میں درج ہے۔

سبز تخلص منشی لکہپت رای ساکن مجہبرہٹہ ضلع اودہ قوم کایتہ سکینہ لکہنوی۔

آج قسمت سے میری چمکی شکر ہی خلاق کا	گفتگو کرتی ہیں پریاں جسے اپنا لکھیں	ہی پیر ہی قاصد ذر اصدا دک کا لکھیا خیال	ہے مزاج یار نازک طفل نادان کی طرح

سبحان نند عرف منالال مولراجہ درگا پرشاد ناظم میان گنج و صفی پور وغیرہ حضرت عماید لکہنو سے ہیں اور اونہوں نے تاریخ تالیف

رلیش تخلص بابو بنسی دہر خیرآبادی - اور حال معلوم نہین -

راز تخلص لالہ دہنپت رائے خلف لالہ شنکر لال برادر زادہ راجہ کندن لال بہادر باشندہ دہلی مقیم لکہنو شاگرد خواجہ وزیر اردو مین صاحب تصانیف بہت ذی لیاقت ذی مروت اور باہمت آدمی تہے -

کیونکہ تمہارے روئے صفا تک آئے دل داغوں سے بن داغ صد من صد پہ جی اوسکا لگے صبح عذار و گیسوئے شب گون دکہائے	اسد جو ہی صفا کہ پہسلتا ہی پائے دل دیکہیں ابہی اوڑ کیا کیا اٹہائے دل صدمے یہ ادت دن کے کہا تک اٹہائے دل	پیری طرح کسی پہ بنا یا جو آئی دل بن گئے یہاں کہ من جو پہرین آپ پہ سرد	سینہ پہ رکہ کے ہاتہ کہو تا ہائے دل کیا خوش ہوں اگر کسی پہ تمہارا آئے دل

راز تخلص منشی منیڈو لال خلف لالہ منیدے لال باشندہ لکہنو صاحب دیوان ہندی و فارسی شاگرد طوطی رام عاصی اپنے عہد مین بڑے سخنور گذرے ہین اور بہت لوگون نے اونکی اوستادی سے فایدہ اوٹہایا ہی انکے اشعار گلزار فصاحت بہت پر بہی بڑہائی جاتے ہے -

خاک لحد کو میری کیا صندوق طلا	ہے تیر ادس پری کے یہ اکسیر نازنین جسدم دہواں اوٹہا دل پر اضطراب کا	لیلے رنگ جان ہر کس کے کہہ آئی شامد گل ہو گیا فلک پہ چراغ آفتاب کا	دور ہے یہ نہیں پر وہ محمل سے لگی ہے

زاہد تخلص برہمہ چاری پرم آنند جی ساکنہ دہلی راقم اثم کے پیر طریقت ہین انکا باوجود کمال فقیری کے علم سخن مین بہی بہت اچہا دخل ہے مخمس اور مسدس مشکل قیدون مین تصنیف فرماتے ہین جیسے مصرعہ کے اول بہی دال ہو اور آخر مین بہی دال ہی آئی اور بعض اوقات دو دو حرفون کی قید ہوتے ہی اونکو کلکتہ کے جگت سیٹہ نے ایکدفعہ ۳۲ مشکل گرہ مصرعہ کے گرہ لگانے مین بائیس روپیہ نذر کئے تہے - مچہلیان دشت مین پیدا ہون ہرن پانی مین - پیش مصرع مہاراج کا یہہ ہی - آہ دریا پہ کردن دشت مین آنسو ڈالون - ۱۲۷۳ھ مین آپ ٹونک مین تشریف فرما تہے میرے آقا صاحبزادہ حامد خالضاحب کے یہان اون دنون پر ہفتہ مشاعرہ ہوا کرتا تہا آپ بہی تشریف لاتے تہے وہان ایک مسخرہ مسلمان بہی کہ جسکا تخلص مار لوگون نے قفس رکہدیا تہا آیا کرتا تہا اور اکثر واہی تباہی اشعار اہل مشاعرہ کو سنایا کرتا تہا اور وہ لوگ اوسکو بنایا کرتے تہے ایکدن مشاعرہ مین اوسنے چند واہیات شعر پڑہے اونمین ایک مہمل مصرعہ یہ بہی تہا کہ میری پیشاب سے بہتی ہی گنگا یہ آپکے مزاج پر بہت ناگوار گزرا اور اوسیوقت اوٹہکر تشریف لیجانے لگے میر مجلس اور دیگر حضار نے کہ جو سب رئیس زادہ اور عمایداوس ریاست کے تہے بہت منت اور سماجت کے اور شخص مذکور کے بیٹہنے کا عذر کیا مگر آپکے دلمین یہ نفرت اوس بے تہذیبی سے ہو گئی تہی وہ دور نہوئی اور پہر کبہی اوس جلسہ مین باوصف فرط شوق سخن کے تشریف نہ لیگئے مین اوسوقت وہان موجود نہ تہا دوسرے دن جو مجکو یہ حال معلوم ہوا تو مین نے بجواب مصرعہ مذکور کے ایک شعر موزون کیا - مگر چونکہ اس قسم کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے اسلئے یہان لکہنا اوسکا قلم انداز کر دیا گیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گزرے

بیتاب ہوکے آہ جگر سوز کہینچ کر
عاشق شب وصال مین گہبرائے جاتے ہین
ہم صبحون کے نام نکلوائے جاتے ہین
لائینگے آفتاب کو وہ اپنی جال مین
مردی وہان گہیت کے پہکوائے جاتے ہین
آنکہون پہ اختیار ہے اچہا نہ روؤن گا
ہمسے چہپاکے خط کسی بہجوائے جاتے ہین
ہنس ہنسکے دل جلاتے ہین گل ہجر یار مین
تقدیر کس مقام سے لائی کہان مجہے
بوسے اسیطرح سے دئے جائینگے اگر
ناصح نہین پسند تیری داستان مجہے
اب کہتے ہین جوان مجہے طفلان خوردسال
کیونکر ملیگی تیر اجل سے امان مجہے
اتنی کڑی تو ضعف مین جہیلی نہ جائیگی
اورون کو بہی معاف نہ کیجئے فلان مجہے
کہئے کیا کیجیے گا اور بڑہا کر گیسو
کہولدو پہر خدا بہر پیمبر گیسو
شوق ہی بال بنانے کا نہین ہے تجکو
ہوگئے روغن خوشبو سے بہت تر گیسو
طول اتنا ہی لگاہوں سے نہین گذرا ہے
دل میرا لیکے ہوئے خوب دلاور گیسو
شانہ کرنے مین ادب الجہنے سی ملاکیا تمکو
پہلے ریحان کی طبیعت ہین کرین گر گیسو
کوئی ہمارے تغافل شعار سے کہدو
ہم اور بہی نفسی چند انتظار کرین

ریحان سنے ہنسنے والون کو انپی رلادیا
پچہلے سے جان مرغ سحر کہای جاتے ہین
جاری ہی اوس نگار کی غیرون سے رسم خط
زلفون کی بال دہوکین سکہلائے جاتے ہین
میری بلائین لیکے وہ کہتے ہین وصل مین
کچہ آپ میری دلکو بہی سمجہائے جاتے ہین
ریحان تمہین خدا کی قسم سچ بیان کرو
پہنک جائے باغ آگ لگے اس بہار مین
اب سب یہ کہتے آتے ہین الفت کو چہوڑ دو
واللہ ناگوار ہنون گالیان مجہے
اب تیرے اختیار مین ہون اہی زمین قبر
تہوڑے دنون مین پیر کہین گے جوان مجہے
قسمت نصیب بخت مقدر کی خوبیان
ہون ناتوان پہناتے ہو کیون پیرہان مجہے
ریحان فقط تہا دوست مین دشمن ہوگیا تیرا
داخل دفع ہین کانون کے برابر گیسو
باندہئے دیجئے تعزیر خطا وار ہین یہ
خود بخود ہوگئے برہم کیونکر گیسو
ایک عاشق کا ہے دل سات ہین جہان اسکے
پانون تک سر سے چہپائی ہین بدن پہر گیسو
دیکہیکے کیون نہ ڈرے یار دم آرائش
ہین پریشان ہوا ہوگیا ابتر گیسو

دیگر

چوری سے اونکا سوتے مین تو سہ جولیلیا
کاغذ کے گہوڑی ان دنون دوڑائے جاتے ہین
ظالم کے کوچہ مین نہین گور وکفن کاذکر
چہوڑو خدا کے واسطے گہبرائے جاتے ہین
تمکو قسم خدا کے خدا کے رسول کے
کس گلبدن کیواسطے گل کہائے جاتے ہین
کیونکر نہ ہو قفس مین غم آشیان مجہے
مانع ہوا نہ پہلے کوئی مہربان مجہے
جو بات آدمی نہ سنے کیون سنائی
تا وقت مرگ بس چکا امتحان مجہے
ہے خوف مرگ جنبش مژگان یار سے
معشوق اگر ملاہی تو ناقدردان مجہے
کہتا ہے یار میرے طرف دیکہہ دیکہہ کے
جانے دی صحن باغ مین اہی باغبان مجہے
دم اولجہتا ہی پریشان ہوا جاتا ہون
ظلم عشاق پہ کرتے ہین سراسر گیسو
تیری ٹوپی مین ضرور آئیگا دستہ ای گل
خال وخط چشم دہن لب رخ انور گیسو
اتنوا اورون کو بہی تاکا ہی خدا خیر کرے
سانپ بن جاتے ہین آئینہ کے اندر گیسو
کچہ ادا نے سے اہی شش نہ آئین کہدو

قطعہ لاجواب

کہ آپ ذرہ نوازی جو مہردار کرین
تو باوجود تقاضائی مرگ شدت نزع

رنگین تخلص رنگین لال کایتہ سکسینہ برادر زادہ منشی خیالی رام صاحب خیالی و شاگرد منشی جواہر سنگہ جوہر بڑے رنگین خیال اور فصیح زبان شاعر ہین افسانہ سنگاسن بتیسی وغیرہ کہے کئی رسالے انکی نظم کئے ہوئے مطبع اودہ اخبار مین چھپی ہین —

رونق تخلص لالہ رام سہائی فارسے گو ولد حکیم سالعل راجہ جہاؤلعل کے عزیزون مین تہے باشندہ لکھنو اور شاگرد شیخ ناسخ انکا ذکر خمخانہ تذکرہ معیار الشعرای ہنود مین بہی لکہا گیا ہے اور یہ اردو شعر یہان لکہے جاتے ہین —

غصہ مین تیرے سرو ہے آئی سیری لگی
پانی عرق شرم سے ہو کر نہ بہی کیون
ہے جبین جبین شمع جلانی سری لگی
دیکہے جو سحاب اشک فشانی میری لگی
صدچاک ہون شانہ کیطرح زلف کے غم مین
اب کوئی نہین کہتا ہی فرہاد کا قصہ
قاصد یہ ادا ہے کہ زبانی میری لگی
رونق ہے وہ مشہور کہانی ہیر کی لگی

رونق رای گنگا پرشاد بہادر ڈپٹی کلکٹر ولد بہوانی پرشاد باشندہ بریلی —

آغاز مین نہ فکر کی انجام کیلئے
چہوڑا خدا کو الفت اصنام کیلئے

ریحان تخلص منشی دیا کرشن لکہنوی کایتہ سری باستو راجہ الفت رای بہادر بخشی الممالک شاہ اودہ کے دیوان توشکخانہ تہے اول شاگرد رام دیال سخن کے ہوئے تہے پہر لالہ موجی رام صاحب موجی استاد پرگو کی شاگردی مین شعر گوئی کی تکمیل کے بعد وفات اونکی بیشتر صحبت رای جواہر سنگہ جوہر سے رہی حضرت جوہر نے اونکی دیوان کا تاریخی نام باغ ریحان رکہا تہا جو حال مین چہپا ہے ریحان کی زبان بہت صاف اور بول چال نہایت شستہ ہی تصنع نام کو نہین تمام کلام آمد سے بہرا ہوا ہے اونکی غزلین زبان شیرین ہونے کی سبب سے لکہنو کی کسبیان بہت گاتی ہین اور وہ لوگون کو بہت دلپسند ہین اور مشہور ہین مگر افسوس ہے کہ حضرت ریحان باغ جہان مین چل بسے گلشن ہستی مین اب صرف اونکی شیرین بیانی اور نازک خیالی کی خوشبو باقی ہے یہہ چند اشعار اوس نغمان سخن کے نرگستان خیال سے ہین —

غیرون مین بیٹہہ بیٹہہ کے صدمہ بڑہا دیا
تو نے جلا جلا کے کلیجہ پکا دیا
اے زلف یار دل ہی رہی تیری ساتہ قید
مجکو اسے بنے دام بلا مین پہنسا دیا
کیون اے زبان کتنے ستم یار نے کئے
پہر نام لیکے تو نے میرا دل دکہا دیا
احسان غیر سے ہمین منظور ہین قبول
آیا قریب سر تو ہما کو اوڑا دیا
اچہی گلون سے اوس رخ رنگین نے جیت لے
سبزہ کو خط سبز نے تیری ہرا دیا
کہل جائیگا کبہی میری تردامنی کا لطف
سن لیجیو چراغ جہنم بجہا دیا
ناحق سوال ہے کس و ناکس کے سامنے
روزی ہی دیگا جسنے دہن اے ہما دیا
فرہاد تیرے ہمت عالی کو آفرین
جی کہو کے عاشقی کا تماشا دکہا دیا

سوز تخلص سرشتہ دار انجمن اودہ ہین اور بیچلے منشی ہیمن لال مترجم محکمہ لفٹنٹ گورنری اور چہوٹے منشی چندن لال مالک مطبع اودہ پریس اور جامع الاحکام مین رسوا کا یہ شعر حضرت جونپنر کی تعریف مین لکہا ہے۔

قلق کب شیطان ہے خلقت ستانیکے لئے
سو سو یا حوا ہے لڑکون کے ڈرانیکے لئے

رسوا تخلص آفتاب رائے نام ایک جوہری بچہ اسم با مسمی محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین کوچہ گرد اور بیابان نورد تہا اور ایکدم بغیر شغل شراب کے نہین رہتا تہا جب مرنے لگا تو اپنے حضار بالین سے وصیت کی کہ میری نعش کو شراب سے دہو کے دفن کرنا چنانچہ اونہون نے بہی ایسا ہی کیا مگر اوسکے کپڑون اور بدن سے ہرگز شراب کی بو نہین آتی تہے۔

کوئی چاہ نہین زمین پہ کہ اونکو سے ہم نہین
رسوا ہی اس زمانہ مین مجنون سے کم نہین
وصل مین بیخود رہے اور ہجر مین بیتاب ہو
اس طرح دیوانہ دل کو رسوا کس طرح سمجہائیے

رسوا تخلص پنڈت گنگا پرشاد دہلوی۔

یا الہی جلوہ گر ہے پس دیوار کون
آفتاب حشر ہی روزن ہے ایک دیوار کا
ای ہی کوچہ سی تیرے کیون قدم اوٹہتا نہین
پڑ گیا مجہپر بہی کیا سایہ تیرے دیوار کا
تہے مجہے ہنگامہ محشر پہ کیا کیا اعتراض
جب تلک دیکہا نہ تہا عالم تیری رفتار کا

رشید تخلص پنڈت کنور بہادر بن گنیش پرشاد فرخ آبادی شاگرد امداد حسین سفیر۔

سنتے ہین آج وہ تیغ بکف آتا ہے
کون روکے گا جو قسمت مین شہادت ہو گی

رقم تخلص صاحب رای ارجند حکیم سکہا نند قوم کایتہ فن طبابت مین وحید العصر تہے اور صناعت شعر مین شاہ نصیر دہلوی سے مستفید تہے چنانچہ یہ شعر اونکا ہے۔

وفور شوق ہی سے رخ کے لئے ہان کیلئے
نہین تمیز کہ بوسہ کہان کہان کے لئے

رند تخلص گنگا پرشاد کشمیری لکہنوی شاگرد جرات۔

دل حکام مین گلگین اودہ ہے تیری غبار
جان مجہسے اسقدر کسنی مکدر کر دیا
مانتے ہو گر برا شوق کہنے سی جان
ہم تمہین مشہور اپنا چاہنے والا کرین
وہی فغان ہی وہ ہی آہ ہی وہی نالہ
خدا کے فضل سے اپنا جو حال ہی سو ہی
رو رہا ہون جبکے چپکے آہ یاد جدم
وہ دیکہنا کسیکا نظر بچا اگر
دیکہین جو کسیطرف تو رنگ جاتے
کیا کہئے اب ایسے بدگمان کو
نکلا نہ کبہی گہر سے وہ بیرحم در تلک
جو کہیت سی اوسکے مر گئے سر راہ کہی

رند تخلص کہیم نراین کہتری بندہ لالہ لچہمی نراین طب مین اچہا دخل رکہتے تہے مہاراجہ ٹکیت رائی لکہنوی کے رفیقون مین تہے اور آخر عمر مین کلکتہ جاکر رہنے لگے تہے اونکا مکان ہوگلی مین تہا اکثر شعر فارسی کہتے تہے اردو کم یہ دو شعر اونکی ہین مولوی حفیظ الدین شہید انکے شاگردون مین سے تہے۔

نالہ طنبور و چنگ ای اہل غفلت تم سنو
گوش زد ہوتی ہے ہر دم یہ نصیحت ساز کی
ہے سزا اوسکی کہ سوز و ساز دہ ناگوار ہو
راز دل پردہ جو کہے بلند آواز سے

رنگین تخلص حسن لعل قوم کایتہ سکنہ دہلی اور حال معلوم نہوا یہ شعر اونکا ہے۔

رنگین نہین ہے قطرہ شبنم یہ باغ مین
باد صبا نے ہے سی بہر آیا ہے ایاغ گل

ادا و عشوہ ناز و غمزہ ہین چار رکن اسکے　　قد موزون جانان ہے عجب برجستہ مصرع ہے
اوسکی ہین یہ سب نقش و نگار ابی لطف آنکہین　　مسعور ہے وہ ممدوح زبان عالم مرقع ہے

رباعی

یہہ قول ظہور بیشتر کرتا ہے　　اسرار بدرعیان بسر کرتا ہے
سمجہو تو سخن ہی کیا بسرے کچہ کم　　شاعر کی لیاقت سی خبر کرتا ہے

ایضا

ہر طرح سی آپ تو ستائین کیا خوب　　ہم شکوہ زبان پر نہ لائین کیا خوب
دین گالیان آپ ہم ہنسی ہین تابین　　اور آپ ہنسی ہین مونہہ چاہین کیا خوب

شعر

در بدر پہرتے ہین اب چرخ کے ہاتھون سے تباہ -　　گہر سے رکہتے تہے نہ باہر جو کسی کام مین پانو -

رابط تخلص رائے بالا پرشاد سکنہ حیدرآباد دکن شاگرد فیض -

بیمار چشم ہون لب جان بخش کے سوا　　عیسے کی مجکو چارہ گری سے نہین غرض

رحمت تخلص پنڈت گنگا پرشاد کشمیری ولد موتی لال باشندہ لکہنو شاگرد سید آغا حسن امانت -

ہم رند کسطرح نہ دعا دین اوٹہا کے ہاتہہ　　دیتا ہے جام ہی کو ساقی بڑہا کے ہاتہہ
ملتا ہون غم سے مین کف افسوس آہ مین　　چلتے ہین ساتہہ غیر کے جب وہ ملا کے ہاتہہ
انکہون سے اپنے پنجہ خورشید گر گیا　　جس روز آگئی نظر اوس مہ لقا کے ہاتہہ
رحمت خوشی سے پانون نہ پہیلاد کسطرح　　دیکہون گلے مین اپنی جو اوس دلربا کے ہاتہہ

رخصت تخلص لالہ موہن لال شاگرد دیوان دیا کرشن صاحب ریحان -

چشم بد دور پر دل لگائی اچہے　　طائر حسن و جوانی کے ہین شہپر گیسو
اسکے پر دل لگائی ہین زبانین اپنے　　کسطرف لیکے چلے سانپ کا لنگر گیسو
میری وارستہ مزاجی سی نہین تو واقف ہے　　جال ہین بلا ہین دیکہون جسے کیونکر گیسو
تب تری سامنے کس شکل کو لیکر ہوگا　　سخت حیرت ہی کہان پایا گا پہر گیسو

رسا لالہ اپنا پرشاد داستان گو ولد چندی پرشاد قوم کایتہ خواہرزادہ راجہ جہاؤلال بہادر باشندہ لکہنو شعر گوئی مین شاگرد نواب مرزا تقی خان ہوس اور داستان گوئی مین شاگرد میر قاسم علی کے ہین اور یہ شعر اونکا ہے -

جان نکلی جیبری جسم سی جب انکہہ لگے　　اور پہلاد کوئی ہجر مین کب انکہہ لگے

رسا تخلص منشی گوکل پرشاد کایتہ کہرے سکنہ کانپور اول مطبع منشی نولکشور مین مترجم کتب تہے چنانچہ ترجمہ مجمع البحرین اور تاریخ سیرالمتاخرین اور عجائب المخلوقات اور سکندرنامہ کا اونسے یادگار ہے اور بعدہ ایک زمانہ مین آپ اخبار کایتہ سماچار لکہنو کے مہتمم تہے اور اب اپنی وطن کانپور مین ہین اور اپنے زمینداری کے انتظام مین مصروف - اونہون نے بندہ کو اپنا تو کوئی کلام عنایت نہین فرمایا مگر دوسرے ہندو شعراء کے حالات اور کلام کے عطا فرمانے سے البتہ اس تذکرہ کی تالیف مین بہت کچہ مدد دی ہے

رسوا تخلص منشی نور اور سنگہ مجہلے صاحبزادے رائے بہاری لعل کے اور چہوٹے بہائی رائے بختاور سنگہ کے تہے عربی اور ترکی مین اونکی تصنیفات بہت کچہ ہے بیشتر قصے کے کتابین دونو زبانون مین لکہی ہین اور ترکی کے قواعد اور محاورات بہی بہت کچہہ قلمبند کئے ہین فارسی مین بہی اونکی نظم و نثر موجود ہے اُردو اشعار کم کہتے تہے اُنکے تین صاحبزادے اب لکہنو مین ہین بڑے تو منشی کشوری لال

جنکے ذریعہ سے عربی فارسی و سنسکرت کے طلبا کو ریاضی پڑہنا نصیب ہوا بعد اسکے انہون نے ایک کتاب انگریزی زبان مین درباب مسائل علم ریاضی ایسی تصنیف فرمائی کہ جسکو لندن کے فاضلون نے بہی تسلیم کیا اور اُسکا صلہ جسقدر ملکہ معظمہ کے پیشگاہ سے اگر سر دربار اونکو دہلی مین ملا - پہر آپنے تذکرۃ الکاملین اور عجائبات روزگار وغیرہ کئی کتابین لکہین جنسے بہی اونکی معلومات اور تاریخی تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے مگر غدر سے پہلے ۱۸۵۱ء مین مذہب آبائی کو چہوڑ کر عیسائی ہو گئے اور بعد غدر جب دہلی کالج کا ڈہنگ جما تو ریاضی کے پروفیسر یعنی مدرس اعلی مقرر ہوئے بعد عیسائی ہونے کے اوہنون نے کئی کتابین مسلمانی مذہب کے تردید مین مثل اعجاز قرآن وغیرہ تصنیف کین آخر عمر مین مہاراجہ پٹیالہ کے اتالیق ہوئے اور پہر راج مذکور کے سررشتہ تعلیم کی ڈائرکٹری کا عہدہ جسکی تنخواہ دو ہزار روپیہ تہی اونکو ملا اور آخر اسی حیص و بیص مین قریب ۱۸۸۰ء کے اونکا انتقال ہو گیا یہ اپنے وقت کے بڑے نامی گرامی معلم اور فاضل علم ریاضی کے تہے نظم سے شوق بالکل نہین تہا چند شعر تذکرۃ الکاملین کے دیباچہ مین لکہے ہین جنمین سے یہ منتخب ہوئے -

بلندی دہ خسروان ہی وہی	شہی بخش شاہنشہان ہے وہی	گدا کو وہ چاہی تو دی خسروی	ضعیفون کو کردی وہ دم مین قوی

رائی تخلص شیو سہای قوم بہاٹ باشندہ لکہنو دلبر رای شیو سنگہ شوق جو فارسی اور اردو مین مہارت رکہتے تہے اور عاشقانہ زیست کرتے تہے اونکی شعر لطافت اور ظرافت سے خالی نہین ہوتے چنانچہ یہ ایک شعر اونکا ہے

	دیکہئے شوخی کہ بزم غیر مین کہنے لگا	رای جب بیٹہے بندہ کا گہر یہی تہے	

ربط تخلص منشی دیبی پرشاد خلف منشی موہن لال متوفی قوم کایتہ بہٹناگر شاگرد مہدی علی زکی سوطن دانا جواب عدالت دیوانی ضلع مرادآباد مین پیشکار ہین کلام اونکا بہی مثل انکے بہائی منشی کنہیا لال ضبط کے پختہ اور با لطافت ہے یہ چند شعر اوہنون نے منشی اندرمن صاحب کی وساطت سے درج تذکرہ کے لئے بہیجے تہے سو یہان لکہے جاتے ہین -

اجل ہے تو نہین آتی اُترا ہو سخت جانی کا
دکہاتی ہے نیرنگی کیسی جینے کی رنگت
اونہین دل کی شکل ہے چہپا کس طرح کوئی
نہ وجہ ای ربط حال دل غضب مین جان آئی ہے
جو مصرع ایک ہے عشوہ تو غمزہ ایک مصرع ہے
جہان ہے وہ قصیدہ پر مضامین جم باری کا
ستارے ہین کہ پرتو ہی مہر نور پر روزن

الم کتنک ادبہا مین یار نامہربان کا
لباس سادہ پر ہو کاہی رخت زعفرانی کا
کہ چرچا جابجا ہے اونکی طرز دلستانی کا
برا ہو عشق کا یارب بہلا ہو نوجوانی کا
تمہاری شان محبوبی عجب دلچسپ مطلع ہے
ازل مطلع ہے جسکا اور ابد جسکا کہ مقطع ہے
فلک ہے یا کہ رخ پر اوسکے جالی کا یہ برقع ہے

یہ ہی ہین لذتین تو ہی نقش کیا نہ بد لگے
نہین وہ تیر نگین پر عضو کو ذرد دیکہتے ہین
اوٹہا کر آئنہ جورون کو بہی جنت تین دیکہتے

اگر یاد آئیگا پہر عیش ... تو جو ... کا
ہوا ہے عشق اونکو آپ اپنی ... کا
رہا دہر کا جو ساہی ...

ولہ ایضاً

مقرر آپکی تقریر کیا نظم مرصع ہے
تفاوت ہے زمین آسمان کا جو ہم باطل مین ہین
مشابہ ہی نگہ اوسمین کہان ہے یہ دلاور ہی

جو فقرہ آپکا ہے اشتہار اس نور زنگ کا وہ مصرع ہے
کہا ماہ فلک ہے اور کہا ماہ مقنع ہے
ثریا کیا ہے جو کچھ آپکا چہرہ مرصع ہے

قواعد کی اور پہر ریاست بہرت پور مین نایب وکیل ہوئی اور اب وکیل حاضر باش محکمہ رزیڈنٹی راجپوتانہ ایک عرصہ سے ہین اور اسعرصہ مین ایکدفعہ دیوان ریاست کچہ واقع کاٹہیاواڑ اور ایکدفعہ مہاراجہ صاحب سجن سنگہ جی والی سوائے کے اتالیق ہو چکے ہین محکمہ رزیڈنٹی مین اونکا بہت بڑا اثر بسبب قدامت اور لیاقت کی ہے اور اکثر انگریزون نے اونسے ہندی اور فارسی پڑہی ہی وہ شعر بہی کہتے ہین چنانچہ گلستان کا نظم ترجمہ اردو زبان مین بنام نگارزار فیض کیا ہے اور اسیطرح انوار سہیلی کو بہی نظم مین لکہا ہے آلو پر میری بہی ملاقات اونسے ہوئی تہی آدمی بہت بزرگ منش اور باعلم ہین اور شادی اتبک باوجود گزر جانی سن شباب کے نہین کی ہے اور اپنے مذہب کے بہت پابند ہین مگر افسوس ہے کہ اسوقت اونکا کوئی شعر ہمارے پاس اس تذکرہ مین درج کرنیکو نہین ہے۔

راقم تخلص بندرابن صاحب دیوان گذری ہین مگر اونکی سکونت مین اختلاف ہے کہ کوئی تو اونکو دہلی کا باشندہ بتاتے ہین اور کوئی متہرا کا سمجہتے ہین اور اسیطرح اونکی شاگردی مین بہی فرق ہے کہ کوئی تو سودا کا شاگرد کہتے ہین اور کوئی مرزا مظہر کا مگر اسمین شک نہین کہ عمدہ شاعر تہے اور اونکی کلام سے سو برس پہلے ہونا اون کا ظاہر ہے

میرے مدنظر ابرو ہے گر ین تو یہ بیگانگا
نہ تیرے عشق مین بلبل کو بہی دیکہا

ہے وہ عمل کہ ہووے سبب کا ہے سار
چاک ہے گل کا گلستان مین گریبان دیکہا
سنتے تہے ہم جہان مین اہل کرم کی بات

یہان تک قبول خاطر کیجیے ترے جفا کو
کہے کیا سند دل بلبل گلون سے
آئیجو بد مین تو کم از آستین نہین

تاسب کہین کہ راقم رحمت ترے وفا کو
اور ادہ تیے ہین اوسکی بات ہنسکر

رام پرشاد منشی رام پرشاد قوم کایتہ سکنہ لکہنو مدار المہام نواب محسن الدولہ بہادر رئیس اعظم لکہنو کے آدمی بہت طباع ذی شعور اور سلیقہ شعار تہے اور ہمیشہ اونکی حسن انتظام امام بارہ حسین آباد کی تعریف اخبار مین دیکہی جاتی تہی تہوڑا عرصہ ہوا کہ دنیا سے عالم آخرت مین چل بسے اور اپنی خوبیون کا ذکر دنیا مین چہوڑ گئے گاہ گاہ فکر سخن بہی کرتے تہے چنانچہ یہہ شعر اونکی نتیجہ طبع روشن سے ہین۔

ہاے اس مہمان سرا سے تہ جائے گہر چلے
غور کرکے خوب دیکہا کوئی بہی ہے اپنا نہین

بار عصیان مفت ہم تو اپنی سر پر دہر چلے
خواب غفلت مین عبث ہم عمر ضائع کر چلے

گو کہ ہوتا ہی وہی لکہا ہی جو تقدیر مین
رام پرشاد اونکو جنت مین ملا جام طہور

ہر بشر کو چاہیے کچہ کام اچہے کر چلے
تشنہ لب جو یہان سے بہر ساقی کوثر چلے

رام چندر پروفیسر علم ریاضی یہ صاحب قوم کی کایتہ تہے اپنے بہائیون کے بجالیت کمال مفلسی خوردسالی مین وارد دہلی ہوئی اونہین دنون مین انگریزون نے انگریزی کا مدرسہ جاری کیا تہا جو رفتہ رفتہ دہلی کالج کہلایا یہ مسٹر ٹیلر صاحب کلان کلکٹر پرنسپل مہتمم مدرسہ کے خدمت مین حاضر ہوئی اونہون نے کچہہ وظیفہ انکا مقرر کر دیا اونہون نے تحصیل علم شروع کی خصوص علم ریاضی مین زیادہ محنت کی اور فارسی مدرسہ مین مدرس بہی اسی علم کے مقرر ہوئے اور جبر و مقابلہ و علم مثلث وغیرہ کئے کتابین ریاضی کی اردو مین ترجمہ کرکے چہپوائین

دل جو ہی دم حیال شعلہ رخسار مین | برق کی خاصیتین ہین آہ آتشبار مین
یہ صفا ہوتے نہین سلک در شہوار مین | شبنم دکھلا دیا رو کے فراق یار مین
آنکھ نے موتی پروے آنسوؤن کے تار مین

ابر نیسان ہے یہان آنسو گہر بار ہین | فرق کیونکر سمجھین ہم آدمی موتیون کے ہار ہین
یہہ نیا رشتہ بنا سلک در شہوار مین | مین جو ابر نو بہشت بحر فراق یار مین
آنکھ نے موتی پروے تار جسم زار مین

خمسہ غزل میر وزیر علی صبا

کوئی عابد ہین چند ای پاک کے | کہدے جا کے پاس اوس سفاک کے
شعر کے دیکھ ہی اس غمناک کے | ہو رہے مین ظلم ہفت افلاک کے
امتحان مین ایک مشت خاک کے

پہنچے مانند گریبان چاک کے | راستے طے کر کے ہفت افلاک کے
کیا بیان ہون وصف حسن پاک کے | جا بجا جلوے مین حسن پاک کے
نور کے پتلے ہین پتلے خاک کے

جلوہ افزا نور ہے رخسار کا | رخ کا ہمسر مطلع انوار کا
ہو مقابل منہ ہے کیا گلزار کا | پہوٹ نکلا رنگ جسم یار کا
پہول بوٹی بنگئے پوشاک کے

بو جہہ لو راجہ سے ساری ای صبا | جو کہ ہی حالت ہماری ای صبا
رہ گئی ہی آہ و زاری ای صبا | ہین رگ ابر بہاری ای صبا
ڈورے اپنے دیدہ نمناک کے

راجہ تخلص راجہ راج کشن خلف راجہ بن کشن رئیس کلکتہ صاحب دیوان شاگرد مرزا جان طپش۔

گر شب کو نہ تم پاس میرے آؤ گے صاحب | تو مجکو سحر تک نہ یہان پاؤ گے صاحب

راجہ تخلص ایک شخص کا ہے جسکا حال معلوم نہین ہوا۔

مہر و مہ کے شب کو آینکے یہان دھوم دھام ہے | بہتر ہزار صبح سے یہ اپنی شام ہے

راحت تخلص بہگونت رای ولد دیندیال باشندہ کاکوری ضلع لکہنو شاگرد امانت مثنوی زہرہ بہرام اور نلدمن انکی تصنیفات سے ہین۔

جام ہو چشمہ ہو دریا ہو تو اوسکو روکے | رود چشم تر سے بہتا ہے سمندر پیا

راحت تخلص پنڈت کشن لال باشندہ مہتر اتحصیلدار ضلع فرخ آباد۔

دل کو سامان ہے اب سیر و سامانی کا | خوش گذرنے لگی اب جامہ عریانی سے

راحت تخلص رام دیال کایتہ سری باستب شاگرد جوہر رائے جواہر سنگہ لکہنوی فارسی اکثر کہتے ہین اور اردو کم مگر کوئی شعر انکا نہین ملا۔

راضی تخلص دیوان جانی بہاری لال قوم ناگر برہمن باشندہ شہر آگرہ جو ایک نامی گرامی شخص اس زمانہ مین ہین انہون نے علم عربی فارسی انگریزی اور سنسکرت مین مہارت حاصل ہونے کے بعد عرصہ تک سرکار انگریزی مین

بڑہ چلین سمجہیے گو ہزار درجت
بین بوسونکی دسن بتاؤن گا
آجکل اوسکو بہی اپنی ہستیو تیر ناز ہے
بندہ گئے اشک مسلسل کی لڑی اے مجنون
ان آپ چلے وہ چال کہ جو ہو جہان پسند
تیرا دماغ عرش پہ وہ جو ہے چرخ پیر
خاک ہے ہمین سمجہے ہم اوبت پرفن کا غلط
دل عاشقون کے پاے حم دزدیدہ کے پاس
کارگر ابرو ہوئے میں کب نظر ہے بیشتر
عاشق مزاج آپکی معشوق طبع ہین
ہے نمود سبزہ خط عارض جانان کے پاس
آپ ہی آپ کچہ اغیار چلی ہرتی ہین
ایک بوسہ کے فقط لینے پہ یار ہے شرط
دیکہنے کو فال وصل صحف رخسار یار
سانپ سا چہاتی پہ لہراتا ہے یاد آتے ہین جب
وصل مین بہی وہ شرم کرتا ہے
بدتر ہے علاقہ حسن جانان سبزہ رنگ
یاد آئی جو اوسکی جنت مین
بال کہینچین کینی چوٹی کے
یار کے پاس اوڑکے جلا جائیگا نامہ
جگر مین تیر نالون سے ہفت آسمان ہے

یہ ہمین کہتے ہی قد کو یار درجت
مجہسے لیتے ہو تم حساب عبث
جاکے نرگسکو دکہاؤ نرگس مستانہ آج
سنبل ناسور ہے کیا دیدہ تر مین سراخ
مہمان ہے ہو وہ کام جو ہو میزبان پسند
ای یار آفتاب ہے تجہسے کہان بلند
کاغذ باد بنا دیتی ہین دشمن کاغذ
نالون سے اپنے مفت ہوا تیر سار بار
تیر جانباز دنیے کہائی ہین بیشتر
ہر دم مین قت ترغ عروس قضا ناز سے
ای خضر تشنہ لب یا چشمہ حیوانکے پاس
خود بخود آب جو ہوا آپکو ہمسے اخلاص
کیا ضرر ہار رہی گر جان اوس علا رستہ
تا سحر مین نظر اپنے رہا قرآن دو شمع
چہاتیان ادہر وہ اوسکی پیٹ کو صاف سا نادان
ہے ادب سے آجتک حجاب فراق
جرم کلف سی پاک ہین جو رشادن سبزہ رنگ
حور کو دیہان مین نہ لاہین گے ہم
کیا پریشان دن گزرتے ہین
اپنے تو خود سیکہہ گیا کار پیمبر نامہ
کانو مین انگلیان دیئے گردبان ہے
جو کہ ہے گوشہ نشین وہ ہی جواث دیپ بعید

رسیلی خواہش دنیا ہی دن جوانی تک
حسن نے معذور اوسکو کردیا
کیا تلون ہی مزاج یار مین
ہین دلیسے ہمکو آپکے چالاکیان پسند
لیلے عرب مین ہیتیں مبارک رہی تجہے
ہمدم ابرو قاتل ہی جو پیای اجہ
قلب ماہیت نہ کیونکر ظالم سرکش ہے ہو
دل ہی جبکی کہری مین تیر گہر کی آہ پر
ہی عاشقونکی خون سے اسکو مناسبت
یارب کبہی خط رخ رنگین نہو سفید
کسطرح ہم نہون اوس ابرو کے خمدار سے تنگ
حد ادب سے ہم بڑہی ہشکے یہ کہا
مین آج دیکہ نہین مین تلوار کا لحاظ
رد سنی ہی عاشقونکی دم سیر باغ دہر مین
دیکہلو جب آ سلاطین سلف کے سرگذشت
ابرو چشم لب زلف خم جادو ایک
پامال آج وہ ہین جو گل تک نہال تہے
ناگوار طبع عالم تہے جو تلخی مرگ کے
صغر سن مین ہہوتو تکہ نہ یار
ذوالقرنین سے جو زمانے مین نظامی ہوتا
بے یار کیا بیان ہو تقریر خواب کے
تیر سے کیون نہ بہلا زاغ کمان دور رہے

ستانگی مجہے یہ ہیزراں ساری رات
رہتی ہی کسدن کلاہ یار کج
شام کو اقرار تو انکار صبح
لیکن نہین ہے تو سن عمر روان پسند
دلکو بہار ہے مین بت ستاں پسند
کہنچکے مانند کمان کرتے ہی تلوار گہمنڈ
دیکہلو سبزکی رہتی ہی زبان بالا ہی
از راہ ہے مونچ جو ہے ایک نگاہ پر
فدا ہی مین اسلئے رنگ حنا سی ناز
یون ہے رہین ہمیشہ یہ گلشن کے خار سبز
جو دلاور مین سدا رہتے ہین تلوار ہمیں فرشتہ
نامحرمونکو ہی میرے محرم سے کیا غرض
ہان پیکی ہی برد حمدار کا لحاظ
بلبلونکو ای گلو سمجہو گلستا نہین جر زاغ
لکہہ گیا وصف مین کیا جب صفا دو صفا صاف
کرتے ہین بلکی ہیر دیکہ ستم جاں دو ایک
کہیلتا ہے نیا ہی رفتہ تیرے انجمن مین
کیا سمجہکے آئی آدم عالم ایجاد مین
تم اپنی ہی جان من جو دل ہو
ساری آئینہ پہ لکہہ دیا سکندر نامہ
یوسف سے چلکے پوچہیے تعبیر خواب کے

حمنہ غزل مرزا محمد رضا برق

صورت فصل بہار آیا نہ وہ گلزار مین
سیر کو نکلا نہ گہر سی کوچہ بازار مین
اوس گلے تک آب تیغ سے ہو بخیہ خونہ مدار
کیا ہی اہین نکالین نہ ہجر یار مین
سر کے ٹکرانے سے در بن بن گئے دیوار مین

ترے فروغ حسن نے اے رشک آفتاب
اے صبا ہے کسی عارض کا انہیں سے سودا
بات دشمن نے کوی آج اوٹھا رکھی نہیں
قصہ وامق و فرہاد تو راجہ نے سنا
اللہ غنی حسن پہ کس درجہ ہے مغرور
راجہ بہلا ہے درخنا ہے کا کیا قصور
آگے اوس شوخ کی گلا کا ماتم
کبھی جوش ہوتی ہیں عاشق ہیسے کیسے یہ ناچوڑ
بات کرنیکا غرور حسن کچھ مانع نہ تھا
ایک مصرعہ سنایا دوسرے مصرعے ربط
ہون وہ گریبان پہ لگر کھینچے ہیں شبیہ
اے مصور خود نما ہی سنی غفر ہی مجھے
ہوا نہ قامت جانان سا ایک بھی موزون
کیا نہ ضد لیں رنگو نگا عشق اے راجہ
حسن سے عشق ہو جسکو وہ انسان کیسا
نہ کھینچ اے ماہرو دور سے قد حسن جبانی
آب آئینہ سے نہ پیاس بجھے
عشق میں تیرے ہوا ہی اے صنم
عاشقو پر جو ادا سے جور و جفا ہے منظور
اگر ترا رخ رنگین عروسان چمن دیکھیں
کیا لذتیں ملینگے جو وقت وصل کے شب
ہم جو اوسکی گھر گئے جانی شب تاریک میں
رنج تم دلکو مری دیتے ہو یہ تو سمجھو
اوسکو معلوم ہو کہ اوس جام شراب
نام مشہور ہوا رشک مسیحا سمجھ

نکھری کا نور چاند سے وہ چند کر دیا
باغ میں ہوتے ہیں گل چاک گریبان پیدا
حقیقت کا اگر ہمپر تفضل ہو گیا
تمکو اے حضرت دل عشق میں کا دیکھا
وہ ماہ پیا سمجھے پانو زمین پر نہیں رکھتا
دل اپنا اپنی ہاتھ سے خود ہمنے کہو دیا
جو ہوا یار کے حضور ہوا
کچھ نرالا ہی چلن سب سے طرحدار نکلا
ہاں ہاں تنگ اوسکا مانع گفتار تھا
جب کبھی حال فراق یار کچھ موزون ہوا
کاغذ ابری بنی کاغذ پری تصویر کا
ہو ورق بھی پشت آئینہ سے پر تصویر کا
ہزار و لاکھوں کروڑوں ہوی سمجھ پیدا
کسی میں باغ کرے یہ جو درد سر پیدا
منکر قدرت حق صاحب ایمان کیسا
نہیں ہے ہستی بس نیند عالم کا ہے
نام ہے روشن تو اہل جوہر کا
ایک نے ہیں کا فرد دیندار کا
ناز معشوق کرے چرخ ستمگر پیدا
خوش آئی ہے پر نہ جو بن شاہد گل کے جدا نکلا
ہیں بحجاب ہونگا وہ بے نقاب ہو گا
شعلہ دل آگ آگے شمع مشعل ہو گیا
ہمنے کس ناز و نعم سے اپالا ہو گا
ہمسے برسوں جو کوئی لے سبو جام شراب
پر نہیں فکر علاج دل بیمار کبہ

بطن مادر سے کبھی ہوتی ہیں عیان پیدا
مکتب عشق میں مجنونکو بھی اپنی آگے
عشق کے فن میں نہ ہو محبت تو دیوانہ نہیں
جم کسطرح سے دیکھے گا کیفیت عالم
اہل دولت کم مایہ کو ہی فوق
دکھاتی ہیں خورشید و پہ بلندرار دکے
نگہ ترکی بد مزاجی جوش میں آئے
وقت کوتا ہے کہوتے ہیں جو ہیں غافل
دشت گردی میں کیا کرتا تھا یہ پیرزدی
خاک کے ذرے سے ہوتا ہے پہ آیت الٰہی فلک
سر پہ تحریر تھی مارا نگہ ہوا ہو ہی
ہی بہت دشوار مضمون تن کا باندھنا
لگا کے نخل محبت نکوئی پائیگا پہل
اپنی نظر ہی اکثر انکو لگی ہے
مجلکا لگنے ہو جیسے گریباں دل کا
پر حجاب طفل میں محو جمال دوست
ملتے مہندی کیا جہاں کا خون
للہ آتشیں رخ اونکو دکہا نہ او گل
تماشا ہنا لگا جس سے بھی ہو سکتا نہیں
بہار آئی چمن ابر ہو گے ساتھ میں
جیسے کہو گے ہمسے ویسی ہو گی ہمسے
دیکھلے لیلا کو یہ مجنون نے خوش ہو کہا
فصل گل ہے نہ ہو کیونکر طلب جام شراب
محتسب ہوتے ہیں ساتھ ایکے کہ کانگر
جی چاہتا ہے یہ کہ ہو دب گھڑی رہین

جامہ زیبی کے یہان بکتی ہیں بیابان پیدا
ہمنے دیکھا تو ہیں یک طفل دبستان دیکھا
معتقد قیس کے فرہاد کو قائل دیکھا
جام اپنا پیکیا ہے دوں منہ ار کیا
رتبہ کو آب بحر کے زمزم نے کہو دیا
یہ کس محبوب کو منظور ہے بہتان کا
کہونگا میں جو پھر کچھ طبع نازک گران ہو گا
حق تو یہ بات ہی کیا کہنا ہے ہشیار نکلا
قیس طفلی سے سعادتمند برخوردار تھا
سیکڑوں خورشید روز زیر زمین فون ہوا
سحر شل ہی پارہ کاٹنے نام ہو تیشتر کا
جب ہوا راجہ لشن اب توقع نہیں تقریر کا
مثال ہر و یہ ہوتا ہی ہے ہنر پیدا
آئینہ میں نہ دیکھو منہ بار بار اپنا
خط جبین جبین کے محکم ہوا خط باطل کا
عالم فریب حسن ہے اوس نوجوان کا
اے ہتو اس سے ہاتھ آیا کیا
تو کے گی خون بلبل گل کو نکھار ہو گا
تھر ہے آتش مزاجی میں تپلا خاک کا
اگر آجا وہ ساقی مزاہی زندگانی کا
لب جب رہیگا وہ جو جام جواب ہو گا
دو گھڑی ہم سے تر کے گلین منگل ہو گیا
جلد ساقی نو نگا لب سے لب جام شراب
شیخ رند و نہ بہت کچھ ہی حق جام شراب
دو چار شخص قابل گفتار ست اد جب

اون سے انتظام ملک و مال مین ہوی اخبارون مین لکہے گئے زیادہ کہانتک لکہون کہ اس مختصر مین گنجایش نہین مہاراجہ کو باوجود کثرت اشغال ملک و مال کے شعرگوی کا بہی شغلہ رہتا تہا اور اس فن کے بہت شایق و قدردان تہے سنہ ۱۸۸۶ع مین جو مین نے اس تذکرہ کا اشتہار دیا تہا وہ نظر انور سے بہی گزرا اور سیدم منشی جواہر سنگہ صاحب جوہر کو حکم ہوا کہ اونہون نے آپ کا دیوان معہ چند دیگر نسخجات کی جو آپکے سرپرستی اور مربی گری سے مطبع خاص مین طبع ہوئے تہے میرے پاس بہیجدی اونکی شکرانہ مین مین نے بہی اپنے چند کتابین تذکرین از انجملہ رسالہ خواب درستان بہت پسند آیا اور اوسکی تقریظ بہی تحریر فرمائی جبکا مسودہ منشی صاحب موصوف کی وساطت سے معہ زرنقد بطور صلہ کے پہونچا اسقدر عنایت اور کرم بخشی جو مجہہ دورافتادہ کے حال پر ہوئی یہ محض خالص فیاضی اور سچی سخاوت تہی ورنہ مین کیا استحقاق رکہتا تہا اگر پیشکشی کتب کے وجہ قرار دیجائی تو مین نے بہت رئیسون کو اسطرح سے کتابین بہیجدین تہین مگر جواب تک نلا صلہ تو درکنار رہا فی الجملہ مہاراجہ صاحب کا دم اس زمانہ مین بہت غنیمت تہا مگر افسوس کہ ہم لوگونکی بدقسمتی سے سال گذشتہ مین اونکا انتقال ہوگیا جسکا افسوس ابتک بہت سی انگریزون اور ہندوستانیون کو ہے بیٹا کوئی نہ تہا اس سبب سے جنابہ مہارانی صاحبہ مالک ریاست ہوئین وہ بہی فضل آلہی سے بہت سخی اور فیاض ہین چنانچہ اخبارون مین اکثر اونکی سخاوت اور نیکنامی کی خبرین چہپا کرتی ہین مہاراجہ مرحوم کا دیوان ہمنے اول سے آخر تک دیکہا ہے غایہ ریب بہت اچہا دلکش اور دلکشا کلام ہے زبان کیا شیرین پائی ہتی کہ قند و نبات مین بہی وہ مزا نہین جو اونکی ادنی ادنی روزمرہ کی باتون مین ہے چنانچہ یہہ چند شعر جو تذکرہ کے لئے منتخب ہوکر یہان درج کیے گئے ہمارے دعوی کے گواہ ہوسکتے ہین

نام ترا جبکہ طغرای سرعنوان ہوا	مرتبہ مین عرش سے عالی سر دیوان ہوا
تیری صورت دیکہکے لیلی کو آئیگا حجاب	میری صورت دیکہکے مجنون بہت تڑپیگا
مدام اپنے بغل مین وہ آفتاب رہا	ہماری دور مین دور شراب ناب رہا
گئے وہ دن جو جنہونکو پیار کرتے تہے	نہ وولے رہے اپنے نہ وہ شباب رہا
آدہیر ہیکر دکہاکر خندہ دندان نما	واہن نظارہ کو نے موتیون سے بہر دیا
ٹہوکر دل سے بار ہا مرے دلبا یار نے	ابتو وہ نام خدا رشک مسیحا ہوگیا
خم کہلے شیشے کہلے ہیکدیکا دیکہلا	مغبچہ ہم پہ مضمون خط ساغر کہلا
ستمگر آفت جان کوئی سمجہا	بہت ڈہونڈا بہت ڈہونڈا نہ پایا
عجب کیا جو ندیا نے آنکہہ تم نظارہ دیکہے	شعاع مہر ای رد سے نقش تیری چلمن کا
کبہی قسمتون نکو سے یہ اپنی نہین قف	یہ سچ ہی ورنہ ہم ہونا اگر ہی پاس جانانکا

اشعار متفرقات

تیری یکتائی کا ای صانع یہ ادنی کہیل ہے	چار عنصر سے مرکب قالب انسان ہوا
وہ ہم بغل ہے یہ شغل جی کہلب رہا	رہا جہان مین جب تک مین کامیاب رہا
نہ جانتی کہ کچہہ وصل مین ملے لذت	ہمین لحاظ رہا یار کو حجاب رہا
خواب مخمل جن گل اندامونکو فرش خار تہا	موت نے تربت مین اونکو خاک بستر کردیا
نورِ رو آگیا جو ہی ہم ہونین تن رہے	اللہ رے دماغ عروس بہار کا
بوسہ بار کہہ عاشق ہم بہی بیک گالی ہے	ہمصفیران چمن کہتا تمہارا ہوگیا
گیا صحبت مین جیسے مفسدونکے	مزاج اصلاح پر آیا نہ اوسکا
کیا ترکیب ہی فقط ایکبار گیسوی اے نہیز	دردسر پیدا ہوا دردکمر ہونے لگا
دہان تنگ کا بوسہ جو مانگا ہمنے ای	تو کیا کیا نہ بنایا یہ تقاضا ہے اوس کمین کا
پیدا کین ان ہونٹون نے وہ شیرین بیان	ہندوستان کو رشک سمرقند کردیا

- برادر راجہ جی نراین سنگہ - مسند نشینی کے وقت مہاراجہ کے عمر اٹھارہ برس کے ہی
دو ہی برس بعد یعنی سمبت ۱۸۹۰ مین اونہون نے سنا کہ اوترولہ کا تعلقدار راجہ محمد خان بلرام پور کے اوپر لشکر کشی کی فکر مین ہے یہہ پہلی ہی
اوسکی اوپر جا چڑہے اور اوترولہ فتح کر کے چند جلد قرآن شریف و کتب مقدسہ اہل اسلام بطور لوٹ کے لے آئے سمبت ۱۸۹۵
مین شنکر سہای ناظم نے باوجود ادای مالگذاری مہاراجہ سے ناحق لڑائی ٹہانی اور شکست کہائی سمبت ۱۸۹۷ مین راجہ
درشن سنگہ شاہ اودہ کیطرف سے ناظم ہوئی اونکو مہاراجہ سے عداوت تہی چنانچہ کچہ عرصہ بعد مہاراجہ تو شادی کرنے
کو بانسے کیطرف گئے اور راجہ درشن سنگہ نے اونکی نائب گجادر سنگہ سے کہ جبکو وہ ناظم کی اطاعت اور فرمان پذیری
کا حکم دیگئے تہے خواہ مخواہ بلرام پور خالی کرالیا مہاراج یہہ خبر سنکر بانسے سے نیپال کو چلے گئے کمانڈر ہیم بہادر جنرل
کنور رانا جی برادر حقیقی مہاراجہ جنگ بہادر نے بہت خاطر کی اور بسبب ناموافقت آب و ہوا نیپال کے مہاراجہ کو سرحد
بلرام پور پر موضع اوترہوا مین رہنے کی اجازت دی اور بحالی علاقہ مین سعی کرنے کا وعدہ کیا راجہ درشن سنگہ
نے جو مہاراجہ کا سرحد پر آنا سنا تو اونکو جا گہیرا مگر مہاراجہ نے اوسوقت ایسی بہادری خودداری مین دکہلائی کہ
راجہ کو ناکام بہاگنا پڑا نیپال کے رزیڈنٹ نے یہہ ماجرا شاہ اودہ کو لکہہ بہیجا شاہ نے راجہ درشن سنگہ کو معزول
کر کے قید کر دیا اور مہاراجہ پہر اپنے علاقہ پر قابض ہو گئے سمبت ۱۹۰۵ مین تلسی پور کے راجہ دگراج سنگہ کو اوسکی بیٹے
دگ نراین سنگہ نے نکال دیا وہ لکہنؤ مین حاضر ہوا واجد علی شاہ بادشاہ اودہ اور صاحب رزیڈنٹ کا حکم مہاراجہ کو
اوسکی مدد کا پہونچا اور اونہون نے اپنی فوج لیجاکر دگ نراین سنگہ کو نکالا اور دگراج سنگہ کو بٹہا کر اپنا حق مقررہ
سابقہ معہ ایک گانو کے اوس سے لی لیا سنہ ۱۲۶۳ فصلی مین امداد علی خان راجہ اوترولہ نے راجہ دیبی بخش سنگہ تعلقدار
گونڈہ کے بہکانے سے علاقہ بلرام پور مین فساد کر کے مہاراجہ سے شکست کہائی اسی سنہ کی ماگہہ مہینے مین ملک
اودہ خالصہ سرکار ہوا مستر چارلس جان وینگلڈ صاحب بہرائچ کے کمشنر ہو کر آئی مہاراجہ نے اونکی خدمت مین حاضر
ہو کر علاقہ بلرام پور کی قبولیت داخل کی صاحب نے اونکی حسن خدمت سے خوش ہو کی ایک توپ ہمراہ کر دی جو دن مین
تین وقت سر ہوا کرے سنہ ۱۲۶۴ فصلی کی جیٹہہ مین غدر ہوا مہاراجہ حسب الطلب پانسو آدمی لیکر صاحب کمشنر بہادر پاس پہونچے
بعدہ صاحب تو فوج لانے کے لئے کلکتہ کو گئے اور مہاراجہ قلعہ ٹوہان مین رہی بدمعاش مفسدون نے کئی دفعہ اوس قلعہ
کو گہیرا مگر مہاراجہ کا کچہ نکر سکے سنہ ۱۲۶۵ مین غدر دور ہوا سنہ ۱۲۶۶ مین سرکاری فوج گونڈہ مین آئی مہاراجہ افسرون کے
پاس گئے علاقہ تلسی پور جو بسبب بغاوت راجہ دگ نراین سنگہ و عدم حاضری رانی راجہ مذکور باوجود اجرای اشتہار معافی
ضبط تہا معہ علاقہ بانکی سرکار سے انعام مین ملا اور سنہ ۱۸۵۹ع کے دربار گورنری مین بمقام لکہنؤ مہاراجہ کو اول نمبر کی کرسی
پر نشست ملی سات ہزار کا خلعت اور مہاراجہ بہادر کا خطاب معہ سند بانکی و تلسی پور کے اور مہر و اختیارات دیوانی
کلکٹری فوجداری کے عطا ہوا - اوسوقت سے مہاراجہ کی نیکنامی تمام ہندوستان مین پہیلی اور جو جو کار نمایان

راجہ گم عقل نحوبی ہو جو کہلاؤں میں
کیا جانے کہاں قافلہ ہمسفران ہے

ہیں حظ دست کہ وہ ہوئی کمر ہاتھ میں ہے
یاران عدم کی نہیں آتی خبر کچھ

مٹ گئی شکل نقش پا کیسی
رد آرہی لیلی جانکر دو ہاتھ مجنوں

پس گئے چال پہ حنا کیسی
بہلا کب چادر مہتاب راجہ ہاتھ آئی ہے

قبر میں بھی دوستوں کو دشمنی مجھسے رہی
پیر اگر ڈہانے کو نقش بوریا آتی رہی

راجہ تخلص راجہ بہادر خلف مہاراجہ شتاب رای ناظم صوبہ عظیم آباد۔

یہ زخم دل ہمارے دہم تلک پہونچے
ہم اون تلک نہ پہونچے وہ ہم نہ پہونچے

راجہ تخلص مہاراجہ دگبجی سنگہ بہادر والی ریاست بلرام پور و تلسی پور وغیرہ علاقہ ملک اودہ جو داد دہش اور قدر دانی علم و ہنر میں مغتنمات روزگار سے تھے بعد تباہی سلطنت اودہ کے لکھنو کے اکثر عمائد اور ذی لیاقت اشخاص اونکی سرکار سے پرورش پاتے تھے اور سرکار دولتمدار انگریزی کیطرف سے بھی خاطر خواہ قدر اور منزلت اونکی خیرخواہی زمانہ غدر وغیرہ کی ہوئی تھی خطاب بھی (کے سی ایس آئی) بھی عنایت ہوا تہا اور دربار شاہنشاہی دہلی میں بھی اعزاز خاص اضافہ القاب سلامی وغیرہ سے بخشا گیا تہا آپ انجمن تعلقداران اودہ کے میر مجلس تھے اور امورات زمینداری اور حالات ملکی میں حکام سرکاری کو آپ سے عمدہ اور مفید مشورہ ملا کرتا تہا آپ کو شکار کا از حد شوق تہا ہمیشہ اپنے علاقہ کے جنگلات میں جو سرحد نیپال سے ملحق ہیں شکار کو جایا کرتے تھے اور اپنے مہمان انگریزوں کو بھی ساتھ لیجا کر شکار کہلایا کرتے تھے آپ کی بحیطات نشانہ بازی اور قدر اندازی کی تعریف بڑے بڑے شکار دوست اور گل چلے انگریزوں نے کی ہے اخیر عمر میں جو آپ کو پہونچا اور جس سے تندرستی میں خلل آکر باعث مرض موت ہوا وہ شکار ہی کا طفیل تہا۔ آپ قوم سے راجپوت تھے آپ کا خاندان جنوار کے نام سے مشہور ہے پہلے علاقہ چانپانیر ضلع گجرات میں آپکے بزرگوں کی ریاست تھی وہان سے راجہ برباشاہی جو مہاراجہ بیگہ دیو کے سب سے چہوٹے بیٹے تھے نقل مکان کرکے دلی میں چلے آئے تھے تاج الدین غوری نے سمت ۱۳۲۲ میں اونکو بہرائچ علاقہ اودہ میں ایک قطعہ ارض جو جنگل اور مفسدون سے بہرا پڑا تہا آباد کرنے کے لئے عطا فرمایا جہان اونہون نے بعد قلع و قمع جنگل اور باغیون کے بکونہ نام ایک شہر آباد کیا اور ایک بالگذار ریاست کی بنا ڈالی اوسوقت سے لیکر اتبک اتنے رئیس اونکی خاندان میں ہوئے ہیں (۱) راجہ بریاہے سمت ۱۳۲۵ (۲) راجہ اچلدیو سمت ۱۳۶۲ (۳) راجہ دہیر سای سمت ۱۴۰۸ (۴) راجہ رام سای سمت ۱۳۴۴ (۵) راجہ لشن سہای سمت ۱۳۴۵ (۶) راجہ گنگا سنگہ سمت ۱۴۶۱ (۷) راجہ مادہو سنگہ سمت ۱۴۹۶ (۸) راجہ کلیان سنگہ۔ (۹) راجہ بلرام سای برادر راجہ کلیان سنگہ بانی بلرام پور (۱۰) راجہ پران چند ولد راجہ بلرام سای سمت ۱۵۰۰ (۱۱) راجہ تیج سہای سمت ۱۶۰۲ (۱۲) راجہ ہرہنس سنگہ سمت ۱۶۵۵ (۱۳) راجہ چہتر سنگہ سمت ۱۷۰۲ بکرم (۱۴) راجہ نراین سنگہ سمت ۱۷۵۲ (۱۵) راجہ پرتہی پال سنگہ سمت ۱۷۹۲ (۱۶) راجہ نول سنگہ متبنی سمت ۱۸۲۸ راجہ پرتہی پال سنگہ (۱۷) راجہ ارجن سنگہ سمت ۱۸۷۲ (۱۸) راجہ جی نراین سنگہ سمت ۱۸۸۰ (۱۹) مہاراجہ دگبجی سنگہ سمت ۱۸۹۳

کہ راجہ بنارس کو بصورت ادای مالگذاری اوسکے علاقہ پر قابض رکہی ۱۷۷۰ء مین راجہ بلونت سنگہ نے وفات پائی نواب نے چاہا کہ علاقہ ضبط کرے مگر سرکار انگریزی نے مداخلت کرکے زبردستی راجہ چیت سنگہ ولد راجہ بلونت سنگہ کو مسندنشین کرایا ۱۷۷۵ء مین یہ زمینداری ہمیشہ کی واسطے بنام گورمنٹ انگریزی مستقل ہوی اور ۱۷۷۶ء مین راجہ کو از روی سند اختیار ملکی مالی اور جاری کرنے ٹکسال کا بشرط ادا کرنے ۲۲ لاکہہ ۶۶ ہزار اکیواسی روپیہ مالگذاری کی دیا گیا ۱۷۷۸ء مین لارڈ ہیسٹنگ صاحب گورنر جنرل نے راجہ کے اوپر بہت سا بار ڈالا کہ اول تو پانچ لاکہہ سالانہ تین برس تک واسطے خرچ تین پلٹن کے جبراً راجہ سے لئے گئے اور پہر یہ بہی حکم ہوا کہ راجہ اپنی سوار سرکاری کام کے واسطے دیا کرین ان باتون سے راجہ چیت سنگہ ناراض ہوکر ادای مالگذاری مین تساہل کرنے لگے اور یہ بہی ظاہر ہوا کہ وہ دشمنان سرکار انگریزی سے ملگئے ہین تب ۱۷۸۱ء مین اونکو محل مین نظربند کردیا گیا اسپر فساد ہوکر سرکاری گارد قتل ہوا اور راجہ نے بہاگ کر فوج جمع کی اور کئی دفعہ سرکار سے مقابلہ کیا مگر ہر بار شکست کہائی اور آخر سندہیہ کے پاس جاکر پناہ لی سرکار نے اونکا علاقہ ضبط کرکے اونکی بہتیجے مہیپ نراین کو بشرط ادای چالیس لاکہہ روپیہ مالگذاری بلا اختیار دیوانی فوجداری اور ٹکسال کے دیدیا وہ ۱۷۹۵ء مین فوت ہوئی اور اونکی فرزند اودت نراین اونکی جگہہ بیٹہے ۱۸۳۵ء مین اونکا بہی انتقال ہوا اور ریاست اونکی بہتیجے اور متبنی مہاراجہ ایسری پرشاد نراین کو ملی چنانچہ وہ رئیس نیکنام بنارس ہین۔

اور راجہ چیت سنگہ جو سندیہ کے پاس پناہ گزین ہوئے تہے وہ ۱۸۱۰ء ہین وہین مرگئے اونکی بیٹے مہاراجہ بلوان سنگہ سرکار انگریزی کی منظوری سے اگرہ مین آبسے اور اونکی لئے ایک معقول پنشن بنارس سے مقرر ہوگئی اور وہ بطور ایک رئیس اعظم کے اگرہ مین رہتے تہے اور وہان کے لوگون کو اونسے بڑا فیض پہونچتا تہا اور شاعری کا شوق بہی اونکو اگرہ ہی مین ہوا اور وہانکے منتخب اور نامی شاعرون مثل میر گلزار علی اسیر اور مرزا حاتم علی بیگ وغیرہ سے پیدا ہوا اور اونہین سے اونہون نے مشورہ شعر کا لیا ہے دیوان اونکا چہپ گیا ہے اور چند ہندی کتابین مثل چتر چندرکا وغیرہ بہی اونکی تصنیف سے مشہور اور مقبول عام ہوگئے ہین افسوس ہے کہ اب یہ راجہ صاحب زندہ نہین اور اونکی انتقال کو عرصہ قریب دس سال کے ہوا اونکی صاحبزادی آگرہ مین اونکی جانشین ہین ہمنے یہ چند شعر اونکی اپنے تذکرہ کے لئے منتخب کئے ہین۔

تو ہی وہ گل کہ نام تیرا باغ دہر مین
اقلیم کہنی رنگین رہتے تہے راجہ
ہائے کس ہنسی کرین یار یہ ہے کا سوال
غمزہ و عشوہ اس انداز کا دیکہا نہ سنا
حلقہ چشم ہی حلقہ زنا رہتا ہے مین ہے
آب حیوان ہوا حق مین میری آب خنجر

دو دن یہ پہر وظیفہ مرغ سحر ہوا
اب شغب ہی غالب ہے نگین پر زر کے
رہتی ہے آٹھ پہر مہر قناعت لب پر
شوخی انکہون مین ہے ظاہر ہے تبسم لب پر
تار کا چہلا ہے یا تار نظر رہتا ہے
لب عیسی کے طرح تیر کے اثر رہتا ہے

مرنے کا تو کچہہ غم نہین غم ہے یہ آجہ
کچہہ مراد نکلی جو بوسہ کے حلاوت لب سے
اوسنے عیسی سے اشارہ کیا ہے خونکا
رنگ مہندی کا نہین شام و سحر رہتا ہے
پنجہ مہر مین ہے صورت مہتاب کلف
دست مشاطہ نے لفونکو بنایا اوسی

مہمان ہے درد جگر ہی اور کوئی دم
جان دم مرگ رہیگی لب ساعت لب پر
تار سی کہلے جو انگشت حنا بستہ لب پر
پنجہ مہر سے رنگ قمر رہتا ہے
غیر کا ہاتھ ترے رشک قمر رہتا ہے
صاف پیدا کف ہوس کا اثر رہتا ہے

آیا جبکہ جلی ہر پہ ذکا نیند کہان
نقش پا خالق گیتی نے بنایا ہمکو
ہاتھہ سے جو خلق ہو تنگ ہی تو آرام کہین
جسکی قدمون سے لگی وسنی بنایا ہمکو
ہماری خاک سی گذرا جو باندہکر دامن
کچہ اپنی جی مین وہ شاید غبار رکہتا ہی
ہلی ہی ہر وی دلدار دیکہے کیا ہو
شرم سے ہوگئی پانی تری دیتے جوبن
کہان کہان جلی تلوار دیکہی کیا ہو
موج دریا ہی میر پاؤن کی زنجیر کو دیکہ

دکا تخلص پنڈت سری کرشن خلف پنڈت دیارام کشمیری امین عدالت دیوانی فرخ آباد۔

نہایت سخت جان ہون نہایت سخت جان ہوئین
نہ ٹوٹے خنجر بران کہین یہ مجکو خطرہ ہے

ذکی تخلص منشی گنگا پرشاد رئیس مہابن ضلع متہرا ایک شاعر رنگین بیان ہین مگر کوئی غزل یا شعر اونکا دستیاب ہوا

ذوقی تخلص ذوقی رام عطر فروش مراد آباد مین تہے کہتے ہین کہ ایام ہولی مین بہواؤن کی مانند کوچہ و بازار مین شعر پڑہتے تہے اور یہ شعر اونکا ہے

اگرچہ ہوا اوسکی تصویر ہے اور مین بہوان
بنے سی تصور مین کچہہ کم نہ دیکہا

راجہ تخلص مہاراجہ بلوان سنگہ بہادر خلف مہاراجہ چیت سنگہ بہادر والی بنارس جو آگرہ مین رہتے تہے اور ہندی و اردو زبان مین شعر کہتے تہے یہ قوم سے ترکرما برہمن تہے انکی مورث اعلی راجہ منسارام گنگاپور کے زمیندار تہے اونکو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے بر وقت اختلال سلطنت دہلی اور بدنتظامی صوبہ بنارس واسطے بندوبست امن وامان ملک و مال اوس ضلع کے منتخب کرکے شاہی سند مین سرکار دن بنارس جونپور اور غازی پور کی اس شرط پر بخشے تہی کہ تیرہ لاکہہ روپیہ بطور مالگذاری خزانہ دہلی مین داخل کیا کرین راجہ منسارام نے اس عطیہ شاہی سے بطور حاکم بالاستقلال بنارس مین بیٹہکر بڑی شان وشوکت کے ساتہہ آٹہہ برس تک حکمرانی کی اونکی مرنے پر اونکی بیٹے راجہ بلونت سنگہ بادشاہ کی منظوری سے سنہ ۱۷۳۹ء مین اپنے باپ کے جانشین ہوئے انہون نے اپنے اولوالعزمی سے باپ کی مالکانہ حکومت کی بہ نسبت اتنا اور بہی زیادہ کیا کہ اپنے نام کا سکہ چلایا جس سے اوس علاقہ مین اونکا اقتدار بخوبی جم گیا لیکن بادشاہ نے وہ سکہ بند کردیا تب بجائے اوسکے ایک دوسرا سکہ بادشاہ کے نام کا بنارس کے لئے جاری ہوا اور اوسکی ٹکسال کی نگرانی انہین کے اختیار مین رہی چونکہ انکی زمانہ مین سلطنت دہلی روز بروز ضعیف ہوتی گئی تہی اسلئے اونکو اپنی ریاست بڑہانے کا موقع ملتا گیا مگر جو خراج مقررہ تہا وہ سال بسال محمد شاہ بادشاہ کی زندگی تک جسکا خاتمہ سنہ ۱۷۴۸ء مین ہوا خزانہ شاہی مین داخل کرتے رہی بعد انتقال بادشاہ موصوف کے جو خرابیان پڑین اور اودہ و الہ آباد کے صوبے نواب سعادت خان کے تعلق ہوگئے تب بنارس کا علاقہ بہی جو شامل صوبہ الہ آباد کا تہا اوسکے متعلق ہوگیا اور راجہ بلونت سنگہ ایک عرصہ تک اوس سے علیحدہ رہی بعدہ جب اونی اور اوسکی باپ راجہ بنی بہادر نے اونکا اطمینان کردیا تو اوسکے شامل رہی اور بعد انتقال نواب مذکور کے سنہ ۱۷۶۴ء مین جب شاہ عالم اور شجاع الدولہ نے بنگالہ پر حملہ کیا تو یہ بہی اونکی ہمراہ گئے بعد جنگ بکسر ہمراہ شاہ عالم بادشاہ کے انگریزون کی فوج مین آئی اور اونکی زمینداری سنہ ۱۷۶۴ء مین اودہ سی گورنمنٹ انگریزی کو منتقل ہوئی لیکن یہ کارروائی بابہ پیمنٹ ولایت نے منظور نہ کی اور سنہ ۱۷۶۵ء مین اونکا علاقہ پہر اودہ کو واپس کیا گیا اور نواب شجاع الدولہ سے شرط کی گئی

دلگیر تخلص چھنولال کایتہ لکھنو شاگرد نوازش حسین خان نوازش اپنا مذہب چھوڑکر مسلمان ہوئے بیشتر مرثیہ کہتے تھے چنانچہ مرثیہ گویون کے پیر تصور کئے جاتے ہین اور غزل مین طرب تخلص کرتے تھے چونکہ اونکا تخلص دلگیر مشہور ہے اسلئے یہ اشعار اونکی دلگیر تخلص کے تحت مین ہی لکھے گئے۔

معطر اوسکی نہانے سے لبسکہ آب ہوا
حباب بحر پر یک شیشہ گلاب ہوا

باتین تیری سنا کرین اور دیکھین سر سے پاؤن
دیدہ عاشق گوش ہے یہ مدعا ہے چشم

ای طرب تیرا وہ جو خوش چشم باغمیز
نرگس کے دستہ کیجیو تو بھی فدا ہی چشم

دیوانہ تخلص رای سروپ سنگہ ہمشیرہ زادہ مہاراجہ مہانراین موزون مشاہیر شعرای اردو اور فارسی سی ہین فن شعر سے خوب ماہر تہے اکثر میل اونکی طبیعت کا فارسی کیطرف تہا چنانچہ چار دیوان فارسی اونسے یادگار ہین ریختہ کے شعر بہی کبہی کبہی موزون کرتے تہے پورب کے اکثر شاعرون نے شعر کہنا اونسے سیکہا ہے جعفر علی حسرت اور میر حیدر علی حیران اونکی عمدہ شاگردون مین سے تہے۔

جان بر آبنی ہمدم میری خاموشی سے
بات کچہ بن نہین آتی ہی اب الطاف بغیر

دل سے اتری ہی ہی امرغ بسمل کیطرح
دل ہی کہ تیری تیغ کی آگی تہی نکلجائے

بایکہ سیکہی مرغ بسمل نے تیرے دلکیطرح
رستم کا کب جگر بہی جو زہرہ نکلجائے

ذرہ تخلص مرزا راجہ رام ناتہہ بہادر نظارت بادشاہی دہلی کے پیشکار تہے

تیری کوچہ مین روز و شب پڑا پہرتا ہی یہ ذرہ
بجا ہے ایسی دیوانہ کے مطلب کو روا کرنا

ذرہ تخلص لالہ شنکر لال قوم کایتہ باشندہ لکھنو شاگرد میر علی اوسط رشک

مہندی سی رنگ لائی ہین تنک حسن کیجئے
اس سبز خط نے تیری غریب الوطن کیا

پہونچی ہین یاسمن کے گل تار دہن تلک
یہ خط مین لکہکے بہیجین تجہے اہل دکن تلک

زہرہ مصطفی و علی و حسن حسین
قامت ہے سرو لالہ ہے رخ نرگس آنکہین ہین

کیونکر نہ شوق کی ہو جہانگیر بوستان تلک
ای ذرہ مغفرت ہی انہین پنجتن تلک

نسرین کے ساعد اور گل یاسمن کے تن تلک
آتے ہین پڑنے در مین اوس سیمتن تلک

ذرہ تخلص منشی الواری لال باشندہ کلکتہ۔

دلدار کی خاطر سے دل زار بہی چہوڑا
الفت مین ہمین بوئے گل گلزار بہی چہوڑا

ذرہ تخلص لالہ جوالاپرشاد خلف لالہ رام نراین وکیل ضلع فرخ آباد

یہ عالم ہو گیا سوز جگر سے
نکلتی آگ ہے دیوار و در سے

ذکا تخلص خوب چند قوم کایتہ ساکن دہلی شاگرد شاہ نصیر کے تہے اور انہون نے ایک تذکرہ ریختہ کے شاعرون کا بہی لکہا ہے جسکا نام عیار الشعرا ہے اور یہہ صاحب اس فن مین بڑی استاد اور شاعر شیرین سخن تہے اور اب انکے پوتے مہابیر سہاے ریاست بیکانیر کی طرف سے ایجنٹی مارواڑ مین وکیل پنچایت ہین اونکی شعر تحت مین لکہے گئے ہین۔

دانا تخلص سوبہارام علاقہ دار کمسریٹ انگریزی بیشتر فارسی کہتے ہین باشندہ کلکتہ۔

راتدن کی ہے میر جسنے تکی فریاد سنی یاد
آج لیتا ہے وہ اطلس مین شہا نام ہی

دانش منشی مکندلال برادر زادہ رای پورنچند عاجز تخلص کایہ سکسینہ لکہنو۔

لعل نوشی پر سسی جسب جاہی شوخ نے
چہپ گئی ظلمات میں آب حیوان کسطرح
خم سر انس ہے قاتل تیغ پر اپنا گہنو
تیرا ارمان رہ نہ جائے میری ارمان کسطرح

دایم تخلص قیام الدولہ بخشی الملک رای بیتر چند بہادر کایہ سکسینہ کہتری خلف منشی مجلس رای جو اپنے عہد کے بڑی نامی گرامی اور چشمہ فیض شخص تہی اونکا انتقال سمت ۱۹۰۱ مین بمقام کاشی جی بیکنٹہ باشی ہوی انکا کسیقدر ذکر خیر منشی دیوی دیال عابد تخلص کے ذکر مین بہی لکہا گیا ہے جو اونکی پوتے ہوتے ہین مگر کوی کلام انکا ہمکو نہین ملا۔

دریا تخلص پنڈت رتن ناتہہ خلف پنڈت امرناتہہ شعلہ داہ باپ بیٹون نے کیا دو عنصر آبی اور آتشی سنحر کرلئے ہین قوم برہمن کشمیری باشندہ لکہنو دیوان سبحان علیخان کمبوہ شاگرد میر اوسط علی اشک اور بعضی مولانا ناطق بلگرامی کے شاگرد لکہتے ہین۔

نادیدہی ہین رقیب بدکیا کرو اینہین
دزدان خم پانی چرا ئے ہین کبہو عبث
کہینچو جو آہ سرد تو ٹہنڈہی ہون دو دل خلین
گل جہکتی ہین بہت دیدت کہینچیں میز

نظر اکہین نہ جاہی یہ شمع نظر کی لو
کم ہووےگی نہ آتش داغ جگر کی لو
دریا کی آگے پانی ہے نار سقر کی لو
کیجے چہلکے ذرا سیر گلستانون کی

دریا دلوں کے ڈرتے ہین ستمگر سے
ہے روشنی شمع مگر شعلہ زن نہین
آرزو دل مین بہری رہتی ہی پایون کے
ای میر عقدہ کشا عقدہ کشای کیجے

تہرای کیون نہ پانی مین شمع قمر کی لو
اندہا ہی وہ جو پایا ہے کوہی چشمہ تر کی لو
میری مٹی مین مگر خاک ہے میخانے کے
تار جان مین گرہین گرہین ارمانو کے

دریا تخلص نندلال محافظ دفتر محکمہ حساب دلاج کوٹہ۔

ساتہہ وہ آئے جنازہ کے مرے تا مدفن
ای اجل ہم سر آنے کو بہی اچہا سمجہے

دل تخلص دیبی پرشاد باشندہ مرشد آباد اور حال معلوم نہوا۔

امید وصل اوس سے محبت تو کہی ہی دل
جس سے کہ رسم نامہ و پیغام ہی نہو

دل تخلص منشی دوارکا پرشاد برادر منشی رام سہای تمنا خلف رای پورنچند کایتہ سکسینہ لکہنو ابہی آپ صاحبزادے ہین نو عمر ہین مگر ماشاء اللہ لیاقت اچہی ہے۔

عاشق ہے بیاز و ساما سے نہ تم ای میر ان
رشتہ الفت کو توڑ و عہد و پیمان کسطرح
ساتہہ غیرونکی نباہا جیگر ہی وہ حسن
بہت گیا دریا کا دل عاشق کے دامن کیطرح

دلخوش تخلص بہادر سنگہ کہتری نبیرہ راجہ خوشحال سنگہ عرف خوشحال رای جو محمد شاہ بادشاہ کی عہد مین بڑے امیر اور صاحب مرتبہ تہے

ہون تیری ہجر مین جون دیدہ نرگس حیران
چشم پوشی نکر آئینے کہنہ گار سی دل

دلسوز تخلص لچہمی نراین خلف آتما رام باشندہ فرخ آباد۔

دیکہتا گر جوش طوفان کا میری انکہو مین آ
اپنے کشتی کی لئے گرداب ہے لنگر مانگتا

حسین و نازک اندام و خوش اطوار	برنگ لالہ وگل تازہ رخسار	ہوئی ان حجلہ سے چار فرزند	کہ تھے دخت منور کوہ دلبند
کہوں اونکی زروی شاستر نام	کیے ماتھر دویم سکسینہ ہی عام	سوم مشہور ہے ماجین ناتار	سری بالسیت فرزند خوش اطوار
چہارم نام بہٹ ناگر ہے مشہور	ہوا چت گوپت کی لکو جو منظور	سو سر ماکی جو تھی دخت دلارام	ہوئی ماتھہ اوس سے فرزند نکو نام
سبھوں میں پہلے سورج دہج کلان ہے	کہ جسکا نام عالم میں عیان ہے	امشٹ دگوڑ میں بعد اوسکے مشہور	چہارم میں کرن ما چہرہ پر نور
دگر ہے بالمشٹ ایتھانہ ظاہر	خردمند عقیل و پاک و طاہر	دگر ہے کلرشٹ عالم آرا	پسر ہشتم انگم ہے آشکارا
ہوئی جب بارہوین فرزند ہشیار	دیا چت گوپت نے تب اونکو زنار	جو دیکھا ساعت حسب دلخواہ	سر وو درقص سی سب کا کیا بیاہ
ہوئی جب وہ جوان و لائق کار	لگے برمہا کا کرنے رفد دربار	پسر جیت گوپت کے برمہا کے خوشتر	جو دیکھے صاحب عقل و ہنرور
کیا تجویز بارائے گرامی	کہ ہے بس دہر میں بے انتظامی	انہیں بھیجوں بسوی ربع سکون	لکھیں تا یہ سیاہہ رز و افزون
لکھیں سب خلق کی خوبی درشتی	بائین خوش دنیکو سرشتی	یہ کرکے دلمیں وہ تجویز احسن	کیا چار و نظرف اونکو معین
کیا مغرب میں ماتھر کو مقرر	گئے ہمراہ دو چہوٹے برادر	امشٹ اول ہی سورج دہج ہی تانی	کہ تھے دونو سعادت کے نشانی
جنوب و غرب کے ماہین کا کام	دیا سکسینہ کو شہرہ ہو عام	کرن اور گوڑ ذی فہم و خردور	ہوئی ساتھہ اونکی یہ دونو برادر
سری بالسیت کو بھیجا سو شرق	کرے تا نظم ملک شرق کی ذرق	انگم کلمشت کو باہوشیاری	کیا ہمراہ بہر پیش کاری
جو فہم و عقل بہٹ ناگر تھی عالی	اوسی بھیجا سو ملک شمالی	برادر بالمشٹ ایتھانہ خوشتر	ہوئی وہ ہند ستی میں مقرر
غرض یون بارہوں فرزند دانا	ہوئی اقصائے عالم میں روانہ	کیا احوال عالم سب قلمبند	ہوئی مالک رزو حشمت سے خورسند
کیا وہ نظم دلکش خلق و عالم	ہوئی خوش دیکھ سر شاہان اعظم	زمین کوہ قاف و دشت و دریا	سبھوں کا عمق و عرض و طول پایا

خیالی تخلص منشی خیالی رام لکھنوی بڑی شاعر پر گو مین قوم کایتہ سری باسبت۔

دامن صحرا کو بھی دست جنون تا بخیہ دن طایر دمین ہے اثر صحبت کا آجاتا ہے عشق	چاک کرنا چاہیے میری گریبان کیطرح باتین کرتے دیکھہ طوطون کو مینا کیطرح	ناخن یاسی ہی ہم تتمہ دہی سکتی نہیں مشکبار ہے باغ عالم مین کہان ہے لائیگا	کب ہلال عید ہے ابرو ہے جانانکیطرح بل عبث کرتا ہی سنبل زلف پیچان کیطرح

داس تخلص شنکر داس مدرس مدرسہ بنڈی بھٹیان ضلع گوجرانوالہ ملک پنجاب ایک ذی استعداد شخص ہین بندہ سے تحریری ملاقات ہی اونہون نے چند کتابین بہی تصنیف کی ہین ازانجملہ ایک چہوٹی سی مثنوی نقشہ زندگی اور دوسری گلزار مغربی یعنے تاریخ جنگ روم و روس مین نے بہی دیکھے ہین اور چند غزلین بہی اونہون نے میرے پاس بہیجی تہین ازانجملہ یہ چند شعر لکھے گئے ہین۔

چہرہ ہے ماہ تابان زلفین ہین گلابان	آہو کیطرح آنکہین مونہہ مین لالہ لبان	ساقی پلادی جام می لعل ہاتہہ ہے	مطرب ہے کہو گاتی سجادہ نالیان

دانا تخلص روشن لال ولد مہتاب رای دلہ کیا نورانی نسل ہی قوم کایتہ باشندہ لکہنو شاگرد نواب عاشور علی خان۔

ای نہین جو زلف گرہ گیر ہاتہہ مین	سودائیو لپیٹ لو زنجیر ہاتہہ مین	کسدن جو رہتی ہے یہ ہی صیاد کا مزاج	کہینچے اگر کمان تو ہو تیر ہاتہہ مین

کتابیں مینے دیکھی ہیں اور اونمیں سے کچھہ کچھہ اشعار بطور انتخاب لکھے جاتے ہیں۔

اشعار دیباچہ راماین سے جو ۱۲۶۲ھ ہجری میں بعہد واجد علی شاہ بادشاہ لکھنو تصنیف ہوئے۔

خدایا نامہ کو نام آوری دے	قلم کو جلوہ بال پری دے	ریاض حمد میں تا حسب انداز	عنادل کی طرح ہو نغمہ پرداز
مضامین ثنا میں تر زبان ہو	برنگ ابر نیسان درفشان ہو	دہن غنچہ زبان گلبرگ تر ہے	یہ آب شکر کا تیرے ثمر ہے
گہر افشان جو یون میرا قلم ہے	سحاب لطف کا تیری کرم ہے	زبان بخشی ہے تونی عنبر افشان	رہے تا شکر میں تیرے غزلخوان
عطا کی چشم مانند ستارہ	کرے تا نور قدرت کا نظارہ	دئی گوش بازہ لطف و کرامت	سنے تا نغمہ عشق و محبت
رہی مانند سوسن وہ زبان لال	کرے بی شکر حق جو اور کچہ قال	رہی نرگس صفت وہ چشم بیدار	جو دیکھے غیر اوسکے سیر گلزار
رہی وہ گوش شل گوش گل کر	سنے جو نغمہ ہای نفس پرور	فزون ہو شکر سی ہر گونہ نعمت	عبادت سے تری حاصل ہی فرصت

اشعار مناجات

خدایا بادشاہا بے نیازا	خلایق پرورا عاجز نوازا	توہی ہے بادشاہ جن و آدم	توہی فرمانروائی جملہ عالم
تری خوان کرم سی پیل تا مور	ہر یک آسودہ ہے بے محنت و زور	صفا کیشان عارف چہرہ پر نور	سیہ کاران کافر سینہ پر زور
سخن سنجان عاقل صاحب حلم	جہالت پیشگان نادان بے علم	بکنج صومعہ پیران ہشیار	جوانان میکدہ مستان سرشار
جوانمردان ظالم مردم آزار	کہین پیران لاغر سخت ناچار	سبہونکو تو عطا کرتا ہی روزی	بصد لطف و سخا و دلفروزی

اشعار حمد کتاب بہاگوت منظوم خوشتر مصنفہ ۱۲۶۸ھ سے

گل افشان حمد باری میں قلم ہے	بیاض نامہ گلزار ارم ہے	بہار نامہ شکر فیض حق ہے	برنگ لالہ رنگین ہر ورق ہے
بیان شکر میں تر ہی نے خشک	سواد صفحہ میں ہی نکہت مشک	شکر کا شکر یزدان میں اثر ہے	نے خامہ برنگ نیشکر ہے
عجب ہے دولت شکر الہی	کہ جسکے فیض سے ہو بادشاہی	بزرگی شکر سے پاتی ملک نے	جگہہ دی فرق پہ اپنی فلک نے
کہا شکر خدا جو دل سی منظور	بلا خورشید و مہ کو حلہ نور	بشر کو طاعت خالق روا ہے	کہ خالق خالق ارض و سما ہے

مثنوی جیہ گیت سے جسکا بدم پوتہی نام ہے

شبی خوش صورت صبح دل افروز	دکہایا نور مہ نے جلوہ روز	رکہے گلشن میں گلہای عنبر	روان ہر سو نسیم روح پرور
عنادل نغمہ پرداز ہر چمن میں	بہار تازہ ہر سرو چمن میں	جو دیکہا جیت گوپت نے نگاہ گم	مے گلرنگ سے مملو کیا جام
جو تہین وہ دو نو محبوب پر شور	دل افگن دلبر و دلدار و دلکش	خوشی سے عین وقت بادہ خواری	لیا دونون کو بر میں بار باری
می عشرت سے دونون کو یکبار	کیا اوس ساقی مہوش نے سرشار	گرائے جرعہ مے عزت در	کیا شیشہ تہے ساغر کئی پر
رہا عشرت سے شب بہر جلوہ آرا	سحر کی شغل مے میں آشکارا	ہوئین دو نو حمل سے وہ گرانبار	برنگ نخلہای تازہ پر بار
غرض گذری جو کچہ شب سعادت	خوشی سے ہاہیان دو نو ہوئی شاد	دئی بارہ خدا نے اونکو فرزند	ہمایون طالع و اقبال پیوند

جنبیر تخلص پنڈت رتن لال خلف الصدق پنڈت نراین داس ضمیر ملک الشعرائے دہلی اردو فارسی دونو کلام انکے اچھے ہین۔
دل مضطر ہے اوسکی جدائی مین بے خبر
دخل دل اگر نہ پڑی اسکو دہر لا تم

شاید کہ غم غلط ہو غزالون ادہر کرون
جا نکلتا ہی یہ سدا جاہ زنخدان کیا

وہ گل جو ہو دے بسا تہہ چمن مین تو بلبل
دشت وحشت مین مجھے جیب و گریبان کیا
خود دساے مین اپنا سایہ بدر کا مجھے

ہاتہہ اوسکا لیکے ہاتہون جدا ہی اگر
دیکھو پہر ہاہو نا گوہی دم مین عمر یان کیا
ورنہ تم دیکھتے ہو تا ہین غزلخوان کیا

خرد تخلص بالا پرشاد قوم کہتری ساکن دہلی مرد خوش اخلاق نیک مزاج استعداد فارسی مین اقران و اماثل سے ممتاز خط نستعلیق نہایت درست اور عمدہ لکہتے ہین ہرچند طبیعت موزون ہے لیکن جب آراستہ مزاجی سے فرحت ہوتی ہے تو شعر کیطرف توجہ کرتے ہین اور جو شعر کہتے ہین لکہتے ہین اور کبہی نہین لکہتے یہ احوال اونکا تذکرہ گلستان سخن مین لکہا تہا ہم ہی نے یہان نقل کردیا اور اوسکے سوا کچہ ہمکو معلوم نہین اور یہ شعر ہی اونکا اوسی تذکرہ سے لکہا گیا ہے۔

یہ ہی پہر اور وہ ہی گلبرگ ترا ہی جو ہر ہے
کیا ہی نسبت لعل کو اوسکی لب خوشرنگ سے

خرد تخلص رام نراین پنڈت کشمیری شاگرد حافظ غلام دستگیر ہین۔

تم آپ سے نہین جاتے یہان سے گہبرا کر
یہ جبکے جذبہ دل کا اثر ہے کیا کہی

خفی تخلص راجہ بابو عظیم آبادی بہت نامی اور مشہور شخص ہو گزرے ہین۔

ہے خمک ار لبس مے ہا بزم ساقی جلد آ
اگرم صحبت ہو گی زیب انجمن ہو جائیگا
دیکہہ سنبل کو چمن مین یاد آئی اوسکی زلف
حاصل اس گلگشت سے آخر پریشانی ہوئے

خلق رائے جادو رائے حیدرآبادی شاگرد فیض
غم شیرین کے کٹورا شیر کا
ہے بعینہ کہو پری فرہاد کے

خورشید تخلص پنڈت سورج پرشاد خلف پنڈت سیتارام اور حال تو اونکا معلوم نہین ہوا مگر تخلص مقرر کرتے ہین لیکن اون کے بڑی طباعی معلوم ہوتی ہے۔

ہو لونہ بلبلو چمن بے ثبات پر
غنچون کے جو چٹک ہے وہ کوس رحیل ہے

خوش تخلص دیوان گنیش رائے باشندہ لکہنو انکی ایک تاریخ نظم فارسی مین رامائن فرحت مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ع کے خاتمہ میں درج ہے اور اوس سے اونکی خوش کلامی ظاہر ہے مگر ہمکو کوئی اردو کلام اونکا نہین ملا

خورم تخلص منشی ہرگوبند سکہنہ متہرا۔

خوشتر تخلص شمبر دیال باشندہ لکہنو قوم کایتہ بڑے بہائی جگناتہہ اطہر کے شاگرد منشی جواہر سنگہ جوہر بڑے بامذاق آدمی ہین اور صیغہ انجنیری سرکار مین بعہدہ اوورسیر ملازم۔ یہہ دو شعر اونکی خصرت جوہر نے بہیجے ہین

کم سعادت ڈہونڈہتی ہی اہمن قوم ہی بنیاد ہی
ہانئے جو شیطانکو شامل حال این ادہر
پاک رکہو نفس و نیت صاف دلکو جانکو
ہر غلط ہے مانتا ہے فرقہ جو شیطانکو

خوشتر تخلص منشی جگناتہہ ولد بنا لال قوم کایتہ سری باستب باشندہ لکہنو بڑے شاعر شیوا زبان اور شیرین بیان تہے رامائن بہاگوت اور مثنوی جیر گپت اونکی تصنیفات سے اس زمانہ مین بہت کچہہ مشہور اور معروف ہین اور انہون نے یہ تینون کتابین اردو نظم مین قابل تعریف لکہے ہین افسوس ہے کہ اب یہ صاحب زندہ نہین ہین ۱۳۰۷ ہجری مین انتقال کر گئے یہ تینون

شعر گوئی کی طرف توجہ کرنا اختلال حواس کا نتیجہ تہا اور اس تخلص کا اختیار کرنا بہی اسی پر دال ہے بیس برس کے قریب ہوی کہ قضا کی۔ ایک دوسری تذکرہ مین لکہا ہے کہ وہ ابن مقلہ کے نکالے ہوئی چہون خط کو خوب لکہتے تہے اور علم انشاپردازی مین اوستادی کا علم رکہتے تہے خربتہ الفتوح اور مینابازار انکی تصنیفات سے ہے فقط میری دلی دوست منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص نے دہلی سی جو بہت سے ہندو شاعرون کا احوال اور کلام تلاش کرکے مجکو بہیجا ہے اوسمین ان حضرت کی نسبت یہ فقرات درج مین یہ شعر گوئی اونکا بڑہاپے کا خبط تہا اور اس سی اوہنون نے اپنے نام کو بٹہ لگا لیا ورنہ نا نثر بے بدل اور ایسے زبردست تہے کہ آج کل مثل اونکی کوئی نہین ہے ٹیکچند صاحب بہار عجم کے شاگرد جو اندرمن تہے وہ انکی اوستاد تہی ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نواب جہجر کے سرکار مین نوکر ہوئے اور نواب کی طرف سے صاحب رزیڈنٹ کو خط لکہا یہان منشی سلطان سنگہ قوم کہتری تہی جنکے بیٹے اور نواسی منشی وزیر سنگہ فیاضی مین دور دور نام کرکے ابہی سات آٹہہ برس پہلے مرے مین وہ اس خط کا ایک فقرہ بہی نہین سمجہہ سکے گو لیاقت منشی گری کی اونکو بہی اچہی تہی صاحب نے فرمایا کہ منشی اسکو کیون نہین سناتے یہ کاغذ کس منشی کا لکہا ہوا ہے سلطان سنگہ نے ہاتہہ جوڑکر عرض کی کہ حضور جس منشی نے اسکو لکہا ہے مین اوسکے آگے طفل مکتب ہون اور اوسکی مدقق عبارت کو نہین سمجہہ سکتا حکم ہوا کہ نواب کو لکہو کہ آیندہ ایسے منشی سے خط لکہایا کرو کہ جسکی عبارت عام فہم ہو اسپر یہ منشی صاحب معزول ہوکر گہر آبیٹہے اور اونکے یہ بہی روایت مشہور ہے کہ جب دہلی مین فارسی دفتر تہا تو کسی تہانہ پر محرر مقرر ہوکر گئے وہان ایک خفیف سے خانہ جنگی ہوی جسکے رپوٹ لکہنے مین اوہنون نے خونکے ندیان بہائین مگر جب صاحب نے زخمی کو دیکہا تو وہان سوای ایک چوٹ لکڑی کے اور کیا دہرا تہا اسپر یہ وہان سے بہی موقوف کئے گئے وہی مثل ہوئی کہ ای روشنی طبع تو برمن بلا شدی انکی بیٹے دہرم چند نامی تہے۔ اور انکو انتقال کئے ہوئی اتبک قریب پچاس برس کے گزری ہین یہ دو شعر اونکی جو تذکرون مین درج تہے یہان لکہے گئے۔۔

جبکہ آئیگی خبر ہمنی سنی دلدار کی
پہر کبہی کانون مین تو اوس لب عنبر بار کے

ای طبیب بے مروت تو دوا سو جا کیا
چہٹ گئین نبضین یہان اہل علاج تیغ کی

حیرت تخلص پنڈت اجودہیا پرشاد کشمیری لکہنوی قلندر بخش جرات کی شاگردون مین سے تہے اونکی تصنیفات سی ایک مختصر سا دیوان اور کئی مثنویان ہین فن موسیقی مین مسلم اور تیراندازی مین قلم تہے اوہنون نے بیشتر لکہنو مین اور کسیقدر دہلی مین گذران کی ۱۲۴۳ ہجری مین کہ اوسوقت صرف ۳۵ برس کی عمر تہی عالم فانی کو چہوڑا یہ شعر اون کا تذکرہ گلستان سخن سے لکہا جاتا ہے

بسنگ نقش پا اوسکی گلی سی اوٹہہ نہین سکتا
ہوا مضمون جہان خوب اپنی ناتوانی کا

حیرت تخلص دیوتی رام باشندہ دہلی خوشباش فرخ آباد

برنگ آبلہ ای آہ کیا زندگانی ہے
کہ جبکے پانو پڑا ہمنشین اسکو سرگرانی ہے

حیف تخلص موتی لال ولد شیو سنگہ شاگرد میر سوز لکہنو مین تہے

گلشن دہر مین کہنیکو وہ ہیلا شاد ہے
راز دل جسکے لئے گہات مین صیاد ہے

حریف تخلص منشی لال باشندہ لکھنو برادر بینی پرشاد ظریف آنجہانی۔

حُسن تخلص لالہ پورنچند کایتہ سکسینہ ساکن لکھنو محلہ نوبستہ شاگرد منشی خیراتی لال شگفتہ اردو کے اچھے شاعر ہیں

حشمتی لالہ ماتا دین عظیم آبادی منصف مظفرپور شاگرد وزیر علی عبرتی بیشتر شعر فارسی کہتے ہیں۔

	دیکھیں گے حسن حور تو بسلیگا دل مرا	جنت میں بھی ہمیں تہ آرام ہے ہیرا	

حضور تخلص لالہ بالمکند قوم کہتری دہلوی میر درد کے شاگرد تہے اور علم عربی میں خوب بہرہ رکہتے تہے۔

نہ پاؤں کو جنبش نہ ہاتھوں کو طاقت یاں مجھ میں نہیں ہے آن باقی ہے پردہ دار مہر قیامت سحاب زلف جوش نہ کس بلا میں پہنسا یا حضور آہ انگلی رکہی ہوں آج دیکھا ہے کچھ جو تمہ نے	جو اوٹھ کھینچو ہیں اس اوس لب پا کا وہ آن اب یہی ہے امتحان باقی مت کھینچ اپنے منہ سے اپنی تو نقاب زلف دل چاک چشم خشک ہے ہے خراب زلف ہے آب خضر جسکے سر انگشت کے تلے مژگان سے پل نہ خط یار اے حضور	سر راہ بیٹھے صدا ہے یہ اپنی جفا کو ہم وفا سمجھے ستم کو ہم کرم سمجھے آفت بلا و فتنہ و مار سیاہ دار ٹھہرے نبض دل کی سر انگشت کی تلے اعجاز ہے کہ مگر ہی اشارہ میں کردیا مٹ جائیگی حروف سر انگشت کے تلے	کہ اللہ یاد رہے بے دست و پا کا اود ہر کچھ دلیں تم سمجھے ادہر کچھ دل میں ہم سمجھے دیتے ہیں عاشق اسکے ہی کیا خطاب زلف سیماب کب رہے ٹہر انگشت کی تلے آیا نہیں قمر سا قمر انگشت کی تلے

حضور تخلص اجی ہندلال ولد منشی گوبرسہندس ڈپٹی کلکٹر بندوبست ضلع میرٹھ شاگرد بنواری لال شعلہ

کب ڈرتے ہیں یہاں دشمن کے لات سے	ہم کاٹ لیں زبان کو قلم کی نکات سے	یہہ زلیست بہر دیکھئے یہ مرگ دیکھئے	ٹہوکر سی جی دہی تو اشارے سے مر گئے

حضور تخلص پنڈت سری کرشن لکھنوی۔

		سنتے ہی حال ارمیرا تم جو سو گئے	کیا آپنے بنایا کوئی قصہ خوان مجھے
بعد فنا پڑے ہی رہیں کوچہ آسمان یار کے گاتی دیکھی پاس سے اپنی اوٹھائی	ٹھوکر لیسی وہی زمین اگر آسمان مجھے اتنا سبک نہ کیجئے کہ گذرے گران مجھے	ڈھونڈا کہاں کہاں نہ ملا یار کا پتہ دنیا کوئی نہ جا ونگا ڈرتا ہی کہیں فلک	چلتا ہوں مجلس جو کوئی لا مکان مجھے رہتی وہی ایک دن فرنگی میہمان مجھے

خوشتر تخلص منشی دیبی چند قوم کہتری ولد منشی برج لال سکنہ دہلی اپنے عہد میں علامہ ہو گزرے ہیں مرزا آقا در بخش صابر تخلص شاہزادہ دہلی اپنے تذکرہ گلستان سخن میں لکھتے ہیں کہ دیبی چند مرد معمر اور سنجیدہ تہے خط نستعلیق اور شکستہ خوب لکھتے تہے فارسی میں استعداد کامل تہی نثر طرازی کا طرز نہایت دلچسپ تہا۔ امیر خسرو کی طرز کے پیرو تہے محسنات بدیعی خصوصاً اشتقاق اور مراعات النظیر کی طرف التفات اس مرتبہ تہا کہ با اوقات سلسلہ معنے کا ہاتھ سے جاتا رہتا تہا خزاین الفتوح کو جو امیر خسرو کا سکہ سخنوری اور متانت عبارت میں دست آویز منشیان چابک رقم ہے خلاصہ کرکے اونکے معانی کو نثر متین میں لکہا حق یہ ہے کہ خوب لکہا کہیں کہیں مراعات لفظی کے قیدنے اس نثر کو بہی حلیہ معانی سے معرا کردیا لیکن باایں ہمہ خوبی اوس نثر کے دایرہ بیان سے خارج ہے مگر مذاق شعر سے بہرہ کم رکہتے تہے اسواسطے زمین شعر میں کبہی گذر نہ کیا عمر اخیر میں خرافت اور کبر سن کے تقاضا سے یہ فکر بہی دامنگیر ہوا ازبسکہ نظم میں مہارت نہ تہی اسلئے جو کہ انشا پردازی کی قدرت سے آگاہ نہ تہے وہ اشعار سنکر نامعتقد ہو جاتے تہے اور زبان طنز کو دراز کرتے غالباً

دریا کا شور قطرہ کو ہرگز رہا نہین — منصور کی شکست تہا دعوی یہ دار کا
چشم وحشی مین تری خال نظر آتا ہے — تیرے آہو نے کیا نافہ آہو پیدا
بو یہ چشم پر ابرو کو دکہا کر یہ کہا — منع ہی صید جو کعبہ مین ہوا ہو پیدا

فرقت مین جاتا ہون کبوتر کو جو پیل — پیغام کو لیکر تو کہان جانور ہتا
رہ نہ جائین گے کسی جال مین سرو اون — تیری وحشی ہی کرینگے رم آہو پیدا
وہ جوانی کی مری لبر کم سن مین کہان — غنچہ جبتک کہ ہو گل نہ ہو خوشبو پیدا

جوہری تخلص جوالا پرشاد قوم کایتہ باشندہ شہر اٹاوہ علاقہ بریلی
بس فنا مری کیا کہا بیگانگ جان — نہ بدمان تیر عشق مان بر آس بینک

جمن تخلص جمن ناتہ قوم کایتہ متوطن دہلی شاگرد میر مہدی ایک شخص نازہ مگر کہن مشق تہے اور حال معلوم نہین —

دل جون سینہ عشق کی آتش سے جلگیا — لمک آگ کہینچتے ہی میرا دم نکلگیا

جمل قوم کایتہ سکنہ الہ آباد محافظ دفتر کلکٹری بنارس خلف منشی موتی لال میر منشی زر نیڈنٹی بدیل کہنڈ انکا ایک قصیدہ انکے بیٹے دیوکی نندن ہنر تخلص نے بہیجا تہا اوسمین سی یہ شعر منتخب ہوا —

ہوئی کیسے کیسے جوانمرد پیدا — بنائی زمین پر مکان کیسی کیسی

چمن تخلص بہاری لال ولد گنگا پرشاد شاگرد مقصود عالم سر رشتہ دار عدالت سیتاپور —

رہی بعد فنا بر باد مٹی جسم لاغر کے — نشان آرام کا ہمنے نہ زیر آسمان پایا

چمن تخلص شادی لال کایتہ نگیتہ لکہنوی برادرزادہ حقیقی منشی رام سہائے رونق اوستاد فارسی اردو کے ہین اونکا یہ مطلع عشق الہی جان طوائف مین مشتہر و زبان زد عام ہے —

سر نام صنم نام خدا ہے — الہی جان کا رتبہ بڑا ہے

حصہ الف لیلہ کی ڈہائی سو رتین انہون نے بہی نظم کی ہین اور یہ نظم بنام جلد چہارم الف لیلہ نو منظوم ۱۲۶۵ھ مین چہپی ہے یہ چند شعر ساقی نامہ کے اوس سی لکہے جاتے مین کلام انکا بہی بہت صاف سلیس اور شیرین ہے —

کدہر ہی ساقی بیکش کدہر ہے — طبیعت کچہ ہمارے جوش پر ہی
خوشی سی تیرے ساقی ہی مین کام — مذ تیا دو سادہ ای ایک ہی جام
ہزارو نکو پلائے سینکڑون جام — رکہا ایسے دور مین ہمکو نہ ناکام
الٰہی لطف کی رکہتا نہین گر

بہت جلدی صراحی بہر کے می لا — کہ تا ہو نظم تر الف لیلا
ہوس نے میلان مجکو ہی گہیرا — پہر ای ساقی ہو نہین مشتاق تیرا
چہلک ساغر کا دکہلا نا ہی ساقی — ہمین بہر جوش مین لاتا ہے ساقی
طبیعت کیون ہے مایل پہر ہنسی پر

حامد تخلص گہمنڈی لال باشندہ منگیر ضلع بہار شاگرد حافظ ضیغم —

نامہ شوق رقم کرتا ہون اوسکو حامد — کیون نہ دو دو دل مشتاق کبوتر ہے

حاضر تخلص رادہا کشن خلف منشی برج لعل مرحوم قوم کایتہ سری باستب کانپور کے پرگنہ نواب گنج مین رہتے ہین اور مختاری عدالتہای دیوانی ضلع مذکور کی کرتے ہین ایک غزل اونہون نے اپنی منشی راج بہادر زخمی کے خط مین بہیجی تہی اوسمین سے یہ چند شعر درج کیے جاتے ہین

عیش تہے مین و اب غیر کے گہر مین کیا گیا — فرق آیا میری ہلکے اثر مین کیا گیا
نام کو بہی کچہ اب ہمارا نہ ایا — جستجو وہم کی تیری کمر مین کیا گیا

سایہ بھی انکا سرخ ہی مانند برگ گل / گلرنگ اسقدر ہین تمہارے ہتیلیان
فرقت مین شعلہ خیز ہی ایسا ایاغ دل / موی سیاہ سر پہ ہین دو چراغ دل
کہولا بہک کے ہمنے نہ مستی مین راز دل / کہتے ہین ضبط اسکو نہ چہلکا ایاغ دل
نور وہ جسم ہی گیسوی عنبر سا آ / اگیا جسم کا سر پر ہے سمٹ کر سایہ
فیض پہیلا ہے اسطرح جہان مین اوسکا / گہر مین جس رنگ شجر اور ہو باہر سایہ
بزم ہمسایہ لگے کرنے وہ روشن اتنے / گہر سی آتا نہ تہا جسکا کبھی باہر سایہ
گرمیان اونکی ہین جو ہر پہ ہے تو کیا ہی عجب / سرو کیطرح سی اوڑ جای نہ پکڑ سایہ

جوہر کا دل نہ تپیہ ہو پروانہ کسطرح / شمعین ہین ہاتہ شعلہ تمہارے ہتیلیان
چمکا ہی الفت رخ رنگین مین داغ دل / روشن ہوا ہی روغن گل سی چراغ دل
فصل گل آئی داغ کہین بہر بر ہوے / لایا بہار تازہ ہمارا یہ باغ دل
تن یہ شعلہ ہی کہ ہی نور کا ہمسر سایہ / شکل شمس و قمر اونکا ہی منور سایہ
ہی سیاہ پرون سے خوبان نصاری کا مزاج / چلتے ہین خاک سی اپنا وہ اوٹہا کر سایہ
ہی تم اپنی خط شوق مین جو فرقت دل / ڈہونڈہتا پہرتا ہی گرمی سی کہیں تر سایہ
کرن کرتی یہ ہاتہ کو شعلہ خورشید روشن کے / ستارے چرخ اطلس کے دہنک گے لگن دولہن کے

ہوی خونریز عالم جابجا زہ بنی ناوک افگن کے / ہنین ہی دشنہ سوفار سی کم پلکین سجن کے

نظارہ جا بجا لگ کر اہی نظر یار کا کرتی / بنی ہو چشم بد دور آج تپلی چشم روزن کے
صف مژگان نہین ہے گرد چشم اوس شوخ چنچل کی / قواعد کو ہی سنگین جو ہی فوج لندن کے
مین ہوا ہے تر یہ کہین اور کب نصیب / نیشکر یہ آم نہین کیلہ ہی نہین
تر کہین یہ مزہ کی نہ یہ نعمت و تمیز / زیور نہین یہ ضبح نہین نارنگی نہین
جنتی ہشت کی ہی اہی سرزمین ہین یہ / ہندوستان سی جا کبھی بہتر کوی نہین
دانت ہین ہند کے گر چین یہ ہان زخم کو / خندہ دندان نما زخم دہن دار ہین
اپنی کوچہ سی جو تم نکلے تو یہ حیرت ہوے / آفتاب آیا ہے کیونکر سایہ دیوار مین
مردجری بحکم خدا الازوال ہے / شہباز ہے حرام کبوتر حلال ہے
کس گل اندام نی پای یہ معطر گیسو / سنبل باغ جنان ہے ہی ہین بہتر گیسو
پابند کر لام ہے ہو صاحب نشگر گیسو / کیون نہ ملک دل عاشق کو کرین گر گیسو
خضر کیطرح مین چشمہ ظلمت نظر آے / یاد آتین جو تمہارے لب کوثر گیسو
رخ کی آئینہ پہ لہرا تین ای مخزن حسن / ہین بگرمار طلسمات سکندر گیسو
اہ اسی مجہی جنت کا مزا دیتی ہین / ہو تو ہنر آکی ہین موج لب کوثر گیسو
دیکہکر آئینہ وہ پوچہتی ہین مجہسے ہی / سیہ تباہ دیکہ بنی کیسی ہین جو تیر گیسو
حنا سی ہاتہ رنگین ہو سہرے رنگین مین گلو نسے / اٹہایا تمنے بیڑہ برملا خون شہیدان کا
بہر رنگی اوسکی حقیقت جو ہوا اصل تجلی / جز دسی کل ہو گیا قطرہ سے دریا ہو گیا
جوہر اوٹہانی خوب کلوا دسر تو لطف / ہی قوم کا یتون کہ مزا کا نہات کا

بہ جا یہ مین ہی آج کی شب گن آیا ہے / پہیچے ہی چاند نی عکس مہ خیار پر دار کے
تجزیب حسن کہین ہی اجی نہین / تہہ ہند ہے نہین یہ پان نہین یہ سپی نہین
نی زعفران نہ جوز و نقل نہ قافلہ / کیورا یہ ہو تیا نہین یہ کیتکی نہین
شکر ترنگ یہ ترشی ابنہ یہ مرچ تیز / کہا نیکا کیا مزا ہی جہان کچہ بہی نہین
جوہری جا ہی فخر کہ ہند نژاد ہون / اس سرزمین سے چرخ کو ہی ہمسری نہین
سجدہ پر موقوف ہی یاد الہی دیکہہ لو / یاد آتی ہی خدا کی جب گرہ کا ہو درد نیز
ہندؤون کی گرچہ نکو کہتا ہے قاتل جا بجا / سو تو نکی بیل ہی کیا زخم و انداز نیز
سچہ تو ہی نہین تو عبث قیل و قال ہے / از روے شرع خون کبوتر حلال ہے
سرکی ہین سنبل و ریحان سے سراسر گیسو / روتو نہین وہ ہین پامال نو سر سر گیسو
چاندنی صاف ہے بدلی کہین گہر آئے / سبز کو نکلے ہو چہوڑے ہوے منہ پر گیسو
تمکو کہتے ہین ہی تو سر ہو فرق نہین / دونون شانون پہ عجب شان سے ہین ادہر گیسو
سر جڑ پایا ہے تمہارے یہ بنی دام بلا / بل جو کرتے ہین بہت لٹکے ہین تا بکمر گیسو
دل کو کنجی مین جو کہینچے ہتی یہ تیز ہوے / خوب ہو باف ہے باندہے کی کمر گیسو
خدا نے الذتین دنیا مین دین تم بد سمجہے ہو / نتیجہ زاہدو اچہا نہین کفران نعمت کا
لگا جانے بر جنت سی گرہے نسل آدم کے / گرز چکن نہین ای شیخ بہر جنت مین انسان کا
ہر قدم مین دور عاشق بکس خرہ نہین / ہر چاند بر گمان ہے بارہ وفات کا
خدا نے دی زبان افصح ہندوستان مجکو / عیان ہے سب پہ جوہر جو ہر تیغ مہند کا

خاندان مین ہوی ہے اور منشی رام سہائی رونق و منشی مینڈو لال زار جو نامی شعراے حال سے ہین اور حضرت میان دلگیر مرثیہ گویون کے پیر خود جوہر صاحب کے نغرا کی رشتہ دارون سے ہین خطاب رائی انکا آبائی ہے اور پہر مجدد اً بادشاہ سے بہی پایا تہا اور ابتک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات حضرت جوہر سے چہپ کر مشتہر ہو چکی ہین دیوان اول اردو موسوم تاریخی مخزن فصاحت چہاپہ لکہنو مطبع منشی نول کشور صاحب مالک اودہ اخبار دیوان فارسی موسوم تاریخی مطلع خورشید چہاپہ لکہنو مطبع منشی نول کشور صاحب مالک اودہ اخبار دیوان سیوم اردو فارسی موسوم تاریخی ارمغان ہندوستان چہاپہ پنجاب مطبع رفاہ عام سیالکوٹ دیوان چہارم اردو موسوم تاریخی نخلستان دلچسپ چہاپہ پنجاب مطبع رفاہ عام سیالکوٹ دیوان پنجم اردو موسوم تاریخی تہذیب الاخلاق و تہذیب مطلق چہاپہ بلرام پور- مثنوی ہاے قیافہ و نجوم و جوہر افلاک و جوہر ادراک وغیرہ حجم کثیر چہاپہ مطبع انجمن اودہ وغیرہ مثنوی ہاے شاہ نامہ و شکار نامہ مہاراجہ صاحب و شاہزادہ ایڈنبرا و سر جنگ بہادر نیپال و شکار فیلان چہاپہ بلرام پور دستور المکتوبات شرح آداب القاب و تعلیم نصایح کار آمد دستور الملاقات بچند جلد اور مصلح ملاقات چہاپہ مطبع علوی اور تاریخ ولادت جوہر ۱۲۴۰ہجری مطابق ۱۸۲۳ ہی اور یہ شعر اسبارہ مین خود انہون نے بطور معما نظم کیا ہے

وجود جوہر آمد ای نکو فال ز پیغمبر نخستین چاردہ سال اعداد حروف پیغمبر ۱۲۵۴ اس سے چودہ سال پیشتر ۱۲۴۰ ہجری ہوتے ہے

اشعار جوہر

مین ہے رکہتا ہون یون ہی یار جانان کی گر
کون مانع ہے جو دیتے نہین مژدہ وصل
دیکہتی پہر وہ لڑکی او دس دندان سی نگاہ
آپ سے اپنا مداوا بہی نہین ہو سکتا
پک سی جب نہ دون چار آنکہین ہو گئین
جنت ابرو بہی تہار طرح ہی عمر طاعت
جام می جب چڑہا ہی سر چہنے دو دی
آیہ ابرو کے رہتی ہی تلاوت ان دن
افضال شمار مین کب ہوا ہے دا فکر
فرما یا سرفراز تو ہو جاو حجاب
دنیا نہ دا سرمہ لگا کر غضب کیا
تیری ہاتہون شہادت ہے کسی کی دیتا

جسطرح رکہتے ہین مصحف کو مسلمان سر پر
ہین سخن گو تو کرین شوق سے گفتار آنکہین
کیا عجب انکی برس پہر ہون گہربار آنکہین
کیسی عیسی ہو کہ جب دیکہو نہین بیمار آنکہین
آٹہ آٹہ آنسو رونے کو تیار آنکہین ہو گئین
تم ہوئی عیار تو عیار آنکہین ہو گئین
رندی شام کی اجبار آنکہین ہو گئین
اب تو ای جوہر تری بیدار آنکہین ہو گئین
سودا نہ سیجہ کے مین کرے کیا شمار تہا
جسکو نہ سینہ پر سے میرا اتار بار رہا تہا
ستون کو کوئی دیتا ہے شمشیر ہاتہ مین
دہر کنا میری سینہ کا ہر گہنا تیری بازو کا

ابدار اور نکہر کر ہوئے گیسوی سیاہ
روبرو انکی کیا یوسف مصر کی بساط
شرم سے گہر مین بیٹہ رہین گو ہی نکہ نے
لمحی بحر تصور مین ہے آئی جو نظر
نشہ کے ڈورون سے کیفیت دکہائی کیسے
دیدہ ظاہر کی رہی محتاج کب روشن ضمیر
نشہ کے عالم مین کیفیت کا دیکہا انقلاب
ہو رزق کوہ مین تو وہی نشہ کے چار ہاتہ
کیا کاسہ حباب سے ہاتہ آیا موج کو
یارب ہوا اسکی زلف گرہ گیر ہاتہ مین
رنگ حنا کی گرمی سے ترپتے مین آبلے
تعجب جا مین کیون تو لمبی رہی تمہاری ہتیلیان

ہو گئے تر بال یہی ہین رگ مینان سر پر
سر بازار بکتی ہین خریدار آنکہین
نہین پیدا کرین در دیوار آنکہین
محو نظارہ کی گرد گہین ای یار سیاہ آنکہین
تم ہوئی بیہوش تو ہشیار آنکہین ہو گئین
چشم دل جب کہل گئین بیکار آنکہین ہو گئین
جام خالی ہو گئی سرشار آنکہین ہو گئین
رکہتا ہی نہی کو میرا خالق ہزار ہاتہ
پہیلا کسیکی آگے نہ تو بار بار ہاتہ
بیڑی نہ پاؤن مین ہو نہ زنجیر ہاتہ مین
ملتا ہی جب حنا بندی پیر ہاتہ مین
جہریان ہین انگلیان تو کٹاری ہتیلیان

ہمیشہ منجملہ شعرائے اعظم تمام شاعرہای اساتذہ زبان فارسی و اردو مین شریک شامل و ہم سخن رہے بعد انتقال راجہ بعلجی بہادر جرنل و بخشی الممالک اودہ کے جب کہ راجہ الفت رای بہادر الفت تخلص بجاے پدر جرنل و بخشی ہوئے جوہر بہ ساہمت برادرانہ ان برادر بزرگ سے جدا ہوکر دفتر دیوانی شاہی مین کہ انکے جدی بزرگون کا موروثی دفتر تہا اور اوسوقت بسلسلہ رشتہ داری انکے بزرگون کے شیر الدولہ موید الملک مہاراج ادہراج بالکرشن بہادر جبارت جنگ کے بانیام تہا بجاے والد بزرگوار اپنے کے مقرر ہوئے فخر الدولہ منشی الملوک راجہ رتن سنگہ بہادر ہشیار جنگ زخمی تخلص نامی فاضل متبحر میر منشی سلطنت اودہ جنکا دیوان زخمی چہپا ہوا موجود اور شرح گل کشتی فارسی اور بہت رسالی ریاضی وغیرہ مین مشہور ہین وہ بہی ان جوہر صاحب کی ماموں تہے اور رای بالک رام جنکا توپ خانہ بالک گنج مشہور ہے ماموں انکی والدہ کے تہے اور راجہ بہگوان داس صوبہ دار کہیر یعنی ملک بیلکہنڈ نانا انکی والدہ کے تہے اور نواب افتخار الدولہ فضل الملک مہاراجہ میوارام بہادر صلابت جنگ دیوان اودہ و ہم نبہ وزیر اعظم بہی انکے عزیز قریب اور راج راج راج ادہراج پیشوا بردہان راجہ مراد سنگہ بہادر منشی و مہتمم بیت الفرید سکہ شاہی انکے خالہ زاد بہائی تہے غرض یہ مختصر ذکر انکے جدی اور مادری بزرگون کا ہوا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کسقدر عالیخاندان اور حسب و نسب مین والا دودمان ہین یہ جب سنہ ۱۸۵۶ء مین انقلاب سلطنت لکہنو کا بعہد واجد علیشاہ بادشاہ ہوا جوہر نے بحکم شاہی بہ ترتیب کاغذات مال انتظام سرکار انگریزی کا کرایا اور مہاراجہ بالکرشن نے انکا موروثی دفتر انکے سپرد کر دیا ۱۸۵۶ء مین غدر ہوا ۱۸۵۷ء مین پہر از سر نو کاغذات مال درست کئے اور محکمہ اسپشل کمشنری سے انتظام سرکار انگریزی کا کرایا بعدہ بمحکمہ چیف کمشنری ملک اودہ منتظم دفتر و اہلکار پیشی و صاحب دستخط رہے بعد تخفیف دفتر فارسی صدر تحصیلدار موہن لعل گنج و ملیح آباد و صدر لکہنو چند سال تک رہے اور بعدہ اسسٹنٹ کمشنرون کے امتحان مین بہی کامیاب ہوکر اختیارات خود ل حاصل کئی اب کمال عنایت و جوہر شناسی ہز ہانی نس مہاراجہ سر ڈگ بجے سنگہ صاحب بہادر کے سی ایس آئی والی بلرام پور و تلسی پور و خردہ وغیرہ راجہ تخلص صاحب دیوان سی اونکے منشی اور مصاحب ہین اور منشی رای تارا چند صاحب خلف اکبر جوہر مصاحب و منشی انگریزی سر مہاراجہ صاحب بہادر موصوف کے بشرف و امتیاز تمام ہین اور اونکی مجہلے بیٹے منشی البیلے پرشاد کے واسطے ہی کہ بہت اچہی خط اور طبیعت دارین بہالت رعایتی عنایت ہین اور اونکی علاوہ لور فرزندون پر بہی رعایت کامل ہے اور منشی لالچند صاحب انس کہ دیوان اور انشا انکی بہی چہپی ہوئی مشہور ہے انکے بہائی کے خسر تہے اور منشی دولت رای شوق مخاطب راجہ بندا پرشاد جو خازن راجہ کندن لال اور بینی لال سی شاہ اودہ کے میر منشی تہے اور واجد علیشاہ کے ہمراہ کلکتہ کو گئے اور منشی طوطا رام شاعر صاحب دیوان مشہور و معروف انکے سمدہی ہین کہ انکی خلف اکبر رای تارا چند جی کے خسر ہوئی اونکی

باہر نہین ہے حکم سی اے جان آپکے ۔ دل سی نثار جان ہے قربان آپکے

جوہر تخلص سیوارام قوم کایتہ سکسینہ بریلی بڑے فصیح اور بلیغ شاعر ہوگزرے ہین اور علم نحو مین اونہون نے ایک نہایت عمدہ قصیدہ جوہر الترکیب نام لکہا ہے کہ مثل اوسکے اجتک دیکہنے مین نہین آیا ہے اور اوسکو طالبان علم صرف و نحو بڑی رغبت سی حفظ کرتے ہین یہ دو شعر فارسی اونکی اوسی کتاب کے ہین جو یہان بطور نمونہ کے لکہے جاتے ہین اول جلد مین سہو سی رہگئی تہے ۔

بعد حمد و نعت و مدح ظل سبحانے تمام ۔ منتظم کردم اصول نحو در فارسی کلام
خوان نے جوہر این قصیدہ جوہر الترکیب نام ۔ باہمہ تحقیق بہر مبتدی و منتہی

جوہر تخلص رای جواہر سنگہ ہندو و نین نامی شاعر اور کایتہون مین فخر خاندان ہین اور آج مثل اونکی شاعر منشی اور نکتہ پرداز اشخاص بہت کم ہندوستان مین ہین اونکی کہنہ مشقی روز نئے نئے مضمون ایجاد کرتے ہی اور اونکی شاگردون سی وقتاً فوقتاً علم سخن اور فن شعر کو ترقی ہوتی جاتی ہے اگرچہ ہم مختصر ذکر اون کا تذکرہ معیار الشعراے ہنود مین لکہہ چکے ہین مگر مزید حالات اونکی سوانح عمری کے جو بعد کو معلوم ہوی بخوشی یہان درج کرتے ہین اور وہ یہہ ہین کہ جوہر لکہنوی قوم کایتہ سکسینہ دہلوی الاصل ہین جد اعلی انکے راجہ پورنچند ہمراہ اجداد سلاطین اودہ سلطنت دہلی کی طرف سی ملک اودہ کی تسخیر اور انتظام کو آئی رای بہاری لعل صاحب دادا انکی اور رای بختاور سنگہ صاحب انکی والد ماجد کا مولد بیت السلطنت لکہنو ہے راجہ صاحب رام دہلوی انکے دادا کے بڑے بہائی اور راجا بہادر سنگہ انکے چچا مختار و منتظم املاک و ریاست شاہ اودہ واقع دہلی کے رہے اور املاک کثیر انکے نامی بزرگون کی لکہنو مین محلہ پورن ٹولہ کے نام سے مشہور رہتے جو بعد غدر ۱۸۵۷ء مین حکام انگریز نے اس اندیشہ سے گروادی کہ پہر باغی کہین اسمین متحصن ہون انکے دادا کے ایک مجہلے بہائی رائے منولال صاحب صفا تخلص بڑی عالم و فاضل عربی و فارسی کے اور شاعر اردو فارسی کے منجملہ اساتذہ ہتے ایہہ شعر مشہور عام ہے - چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین - کوئی معشوق ہی اس پردۂ زنگاری مین - اور یہ رای صاحب مہاراجہ جہاؤ لال بہادر جنرل افواج وزیر جنگ نواب آصف الدولہ بہادر والی اودہ کی داماد تہے حضرت جوہر اندک سن شعور سے اپنی دادا اور نیز اپنے حقیقی ماموں راجہ بعلمی بہادر جنرل و بخشی الممالک فوج شاہی کے ساتہ حکام اودہ کے دربار مین جاتی اور جرنیلی و بخشی گری مین ملازم شاہی ہوکر بعز و امتیاز کام کرتے تہے اوسی زمانہ سے اونکو شاعری کا شوق پیدا ہوا اور اپنے والد ماجد اور چچاؤن سی کہ سب عالم علم عربی فارسی اور ترکی وغیرہ کے تہے ہر زبان کی تحقیق کا بہی ذوق بہم پہونچا ابتدا مشق شعر اردو کی ناسخ سے کی دو ایک ہی غزل دکہانے کی نوبت آئی تہے کہ ناسخ نے قضا کی جو ملک الشعراے متاخرین اردو لکہنو مین گذرے ہین اونکی بعد چندی صحبت مشق غزل اردو کی خواجہ وزیر وزیر تخلص سی رہے جو عمدہ اور افضل شاعر ناسخ کے شاگردون سی تہے اور اول دیوان فارسی کا ملا ناطق مکرانی کے مشورہ سے کہ جو بہترین شعراے زبان ایران سی وارد لکہنو ہوئے تہے مرتب کیا

جوہر تخلص جواہر سنگہ شاگرد میان جرأت یہ حضرت اوجاگر طوائف پر عاشق تہے۔

جلوسے تیرے ہی ہوئی ہین سب اوجاگر جہان | خورشید سی ہو جیسے سب اسمان اوجاگر

جودت تخلص ہری رام مرشدآبادی شاہ عالم بادشاہ کی عہد مین نواب علاء الدولہ کے سرکار مین توسل رکہتے تہے اور وطن اونکا کٹک صوبہ اوڑیسہ تہا۔

واعظا کی بات دل سی تو مین کہنے کا نہین | پتہر کی چوٹ شیشہ دل سہنے کا نہین

جودت تخلص لالہ نیالال تلمیذ سید احمد نکہت۔

جب طلب کرتا ہون تو ہنسکے فرماتے ہین | تمکو سودا آج ای جودت مقرر ہوگیا

جوش تخلص لالہ سریرام خلف لالہ شیو سہاے برق مختار عدالت فوجداری میرٹہ یہ شعر اونکی حضرت مشتاق کی ذریعہ سی پہونچی ہے

اوسکے کوچہ مین مجہکو جانے دو | طپش دل ذرا بجہانے دو
جوش یار رنگی ہاتہہ لاکہون مین | زلف ناگن کو کاٹ کہانے دو

جوش تخلص بابو کلیان سنگہ قوم کایتہ بہٹناگر خلف لالہ دیوان سنگہ نبیرہ لالہ نونندہ رای باشندہ سکندرآباد ضلع بلندشہر ایک نوجوان علم انگریزی اور فارسی سے ماہر مولد منشا شہر اجمیر اور حال میونسپل کلرک شہر بیاور عرف نیانگر مین انہون نے فارسی میری والد سے پڑہی ہے اور اب سنا ہے کہ شعر بہی کہتے ہین مگر میری دیکہنے مین ابتک نہین آئے

جوگل کشور خلف دیوان تربہون لال متوطن بلدہ بہوپال منشی رنگین نویس اور شاعر نازکخیال ہین اور خوشنویسی مین صاحب کمال یہ دو شعر اونکی تذکرہ فرح بخش شعرائے بہوپال سے لکہے گئے اور ایک فارسی شعر بہی اونکا بطور نمونہ کے یہان لکہا جاتا ہے جو اول جلد مین لکہنے سے رہگیا تہا اور ان شعرون سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی صاحب دونون زبانونمین خوب گویا ہین۔

اشعار اردو

وہ دہی بہشتی مرا ماتم خانہ ہوا ہے | فردوس برین آج یہ کاشانہ ہوا ہے
کچہ ہمین نام خدا پردا ہے سیم و زر نہین | خاک کو ہی یار کیا اکسیر سے بہتر نہین

شعر فارسی

اونکا گل کشیدہ شانہ عاج | یا درخشید برق در شب داج

جوہر تخلص جوہر لعل شاگرد غلام عباس

جب کہ خنجر میان سے قاتل کا باہر ہوگیا | سنکر و نکلی سی تن سے جدا سر ہوگیا

جوہر تخلص پنڈت دینا ناتہہ ولد پنڈت دیبی پرشاد عرف سالیاہی باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد آغا حسن امانت

قتل کر اوقاتل بے پیر اپنے ہاتہہ سے | غیر کو دیتا ہی کیون شمشیر اپنی ہاتہہ سے
جبتلک ہوتی نہین تقدیر اجوہر ہم | زلف چہو کر اوس بتکا فرکی قید ہوئی ہم
بن نہین پڑتی کوئی تدبیر اپنی ہاتہہ سے | پانی دلمین پڑگئی زنجیر اپنی ہاتہہ سے

جوہر تخلص مادہو رام ساہوکار ولد جواہر مل فرخ آبادی شاگرد منیر۔

نیند آنکہونمین بہرے ہی کہان رات بہر ہے | کسکے نصیب تہی جگائی کدہر ہے
ہر دم خیالی نہ محبت شب وصال | جب نگاہ آپ کی وقت سحر ہے

ثابت تخلص منشی راد ہکا پرشاد شاگرد نواب عاشور علیخان متوطن قدیم شہر لکھنو۔

پھانسی ہین دام مین بند ہین ستمگر گیسو	جان لینی کو بلا ہین ستمگر کافر گیسو	دیکھین کب یوسف دل چاہ ذقن سے نکلے	رسیو لسنی تو کئی ہاتہہ ہین زبر گیسو
عنبر تر کی نہ کیون سحر سی ہو پیدا لپٹ	تنے دہوتے ہین دم غسل معنبر گیسو	اوڑ چلا یار حسینون مین پری کی صورت	طایر حسن کو گویا ہوا شوہر گیسو
خاک اوڑاتی ہی کہو کسکی عزادار ہین	گرد آلودہ جو ہین ای میری دلبر گیسو	کسکو سودا نے بنا دی تباد تو ہی	ای صنم آج سنورتے ہین کسیر گیسو
	شاہ خوبی کی ہی سرتاج تیری صورت و شکل	ادسیہ جرم ہی میری بار نیز اہر گیسو	

ثاقب تخلص لالہ جانکی پرشاد۔

	آبرو چاہے تو کہیلے قناعت حاصل	لب جو ہو بند صدف کا تو گہر پیدا ہو	

جام تخلص کنور سین سکنہ بڈہولی علاقہ دہلی انکو شرف الدین سرور نے اپنے شاگردون سے لکہا ہے۔

	خنجر ہی ہاتہہ کے گہوڑی یہ گو موج ہوا کی	نہ دعوا کرسکے گلگون سے تیری ہمعنانی کا	

جگناتہہ تخلص باسم خود قوم کایتہ کرن ولد کشن پرشاد وکیل عدالت ہزاری باغ متوطن قصبہ ٹکاری ضلع گیا ایک لایق شخص ہین اور ایک مندرجہ ذیل کتب تصنیف کرچکے ہین - کرشن ساگر بال لیلا چترگوپت بہنادلی - گنجینہ رہ گرشن اردو - کتہا ستنراین نظم اردو - دو علیحدہ علیحدہ یہ دو فوہیری دیکہنے مین آئین جوست نراین بہگوان کا اشت رکہتے ہین اونکو اسکا پڑہنا بہت ضروری ہے اور یہ چند شعر اونسے نقل ہوئے ہین

شمر سے ست نراین کو ایدل	مراد دل ہو جس سے سنکے حاصل	بظاہر گر نہان لیکن ہی ہرجا	اوسی سی یہ موجودات پیدا
فلک ہے ارض ہے شمس و قمر ہے	پرے ہی دیو ہے جن و بشر ہے	ہیم و سبزہ و شجر رونق دہندہ	پرندہ ہین چرندہ ہین درندہ

جنون تخلص چندا پرشاد ولد کالکا پرشاد باشندہ لکھنو شاگرد نواب عاشور علی خان۔

سامنے ہی سحر اکرتے ہین جادو بلفظین	جان پر کہیل گئے دیکہکے ہندو بلفظین	وصف مین صورت شاہ نہ جو اوجہا دل آئے	خود بنا دیتی ہین مضمونکا پہلو بلفظین
در ہی انکی خدا یہ دل ناشاد بچائے	افعی عقرب خونخوار ہین ابرو بلفظین	ای جنون قتل کو تیری ہی لئے مقتل ہین	بن گئی ہین رسن و تیغ دو ابرو بلفظین

جنون تخلص بابیدمال خلف منشی نوندہ رائے نائب سرشتہ دار کلکٹری میرٹھہ شاگرد شیخ محمد عبدالصمد فوق۔

مین جو شاکی ہوا مقدر کا	پہر گیا مجہسے دل ستمگر کا	بوسہ لب خیال مین جو لیا	اوڑ گیا رنگ دی دلبر کا
	کس صفائی سے ذبح کرتا ہے	دیکہین جوہر تمہارے خنجر کا	

جنون تخلص منشی کشن سہای باشندہ سکندرہ راؤ شاگرد نسیم سکنہ علیگدہ۔

سوبا کیا جو کوٹہی پہ دلبر تمام رات	لوٹا کیا مزے مہ انور تمام رات	پہلو مین کیسے بیٹہ کے دی جام می کئے	کیا چاندنی کہلی ہے ہوا ہی بہار کی
لب و دندان سی مالیدہ ہے تیری یہ ظاہر ہے	گہر کا لعل کا نیلم کا لسن نکلا یہ مرجان ہے	اوٹہا لا شیشہ می کیا ہوا کبار روشن ہے	گہٹا اوٹہی ہے ساقی ابر سیاہ تازہ جوبن ہے
گلون کا سرا اوٹہا ہی سہرا سی تکتے کیسی کے مین		چل ای سرو روان سیر ہے شاید نظارے ہی	

ونالجوی عیاں ہے اونکی بہاہی منشی دوارکا پرشاد افق اور منشی ماتا پرشاد نیسان بہی بڑے ذی شعور شاعر اور طبیعت دار آدمی ہین گویا این خانہ تمام آفتاب است کے مثل اس خاندان پر صادق آتی ہے یہہ حضرت تمنا ابتک مندرجہ ذیل کتب تصنیف و مشتہر کر چکے ہیں اور دیوان مرتب ہو رہا ہے — ۱- رام رہس پنج ادہیائی ۲ گیتا ماہاتم ۳ رسوم المتعلمات ۴ تقدیری کرشمہ (۵) مثنوی سنبلستان حیرت - اسمین مہاراجہ جنگ بہادر وزیر نیپال کی وفات اور اونکی رانیون کے ستی ہونے کا احوال درج ہے اور اس کتاب کے حسن تالیف کا صلہ سرکار نیپال سے مل بہی چکا ہے - ۶- گلگشت باغ لکھنو - حضور پرنس آف ویلز ولیعہد جناب ملکہ معظمہ کے حال مین -

۷ نظم دلپذیر اردو اسکا صلہ مہاراجہ صاحب بلرام پور نے دیا تہا ۸ مثنوی گلزار فرنگ قصہ عاشقانہ ۹ نافع صحبت ۱۰- یادگار ریاست الور- ۱۱ یادگار ریاست بہوپال ۱۲ گلدستہ کشمیر ۱۳ چمنستان میسور ۱۴ گلدستہ بستا ۱۵ احسن التواریخ نثر اردو اسمین اودہ کے تاریخ ہے ۱۶ اشتہار نامہ اسد جنگ ۱۷ گلدستہ باغ نشاط ۱۸- افضل التواریخ اودہ کے حالات مین ۱۹- اشرف التواریخ ۲۰ رام لیلا نظم اردو ۲۱ گلزار فرنگ ۲۲ رام لیلا ۲۳ بشن لیلا اور اشعار تمنا یہ ہین -

بتوں سے ہم دل لگا چکے ہین سب اونکی سختی اوٹہا چکے ہین	ہم آپ خود کو مٹا چکے ہین کہ سلسلہ رشتہ گرا چکے ہین
خمار دیرینہ جوش پر ہے پلا دے مے ساقیا کدہر ہے	ہمارے بہی کچھ تجہے خبر ہے کہ ہم بہی محفل مین آچکے ہین
وہ جان جان ہین تو ہم ہین بیجان وہ شاہ خوبان ہم اونپہ قربان	اگر لئے ہین وہ تیغ بران تو ہم بہی گردن جہکا چکے ہین
عجیب دنیا کا حال دیکہا کمال ہے کو زوال دیکہا	اونہین کو اب پر ملال دیکہا جو لطف راحت اوٹہا چکے ہین
جو عشقبازی مین ہم ہین یکتا وہ حسن مین فرد ہین تمنا	اونہون نے ہمکو بہی آزمایا ہم اونکو بہی آزما چکے ہین

ظہور صبح نے سب کا نشانہ کر دیا ابتر	فروغ شمع کا پروانہ کا ارباب محفل کا	فنا کے بعد رہتا ہے تمنا ذکر اکثر	سخندان کا سخن کا شعر کا استاد کامل کا
سر بہ چشمہ شانو نہ گرا ہونچی بکمر گیسو	بانون چہو نے چلے اب سرسی اتر گیسو	ہوگا دستہ جوہ میری لحد پر گیسو	چادر گل کی عوض بنگیں چادر گیسو
سیانپ تہے بہاگ گیا سینتی مین اک مکر	خوب پوشیدہ کئے تمنے دکہا کر گیسو	[illegible] ارسی ہی تمہر شب لغار و مین	بنگئے ہین شب معراج پیمبر گیسو
ہی عیان تا تیر خاک و آتش و آب و ہوا	سیکڑون مطلب نکلتے ہین جہان آتے جاتے	سمجہی کیونکر ہو سکے مصدر ہر امید وار	طالب بوسہ بہی آپ کی سرکار ایک
	زیر پیشانی ہی ماہ و اور وہ بہنی صاف	عوش [illegible] مین ہین [illegible] اہد مفلد	

تمیز منشی کالی راے ولد دیبی پرشاد عزیز باشندہ فتح گدہ -

ایسے ہو وہ مین جو مجہہ سے ترینی خاکراہ ہون	منشی جناب طالب گور و کفن کسی سے	اونگلی سی جیب [illegible]	[illegible] بول اوٹہا [illegible] ہاتہ مین فضل دہن کی

تمکین تخلص پنڈت بجت مل کشمیری شاگرد پنڈت لچہمی رام فدا -

	مشتاق قدم بوسی ہے خار بیابان	لاتی [illegible] مری شوریدہ سر [illegible]	

سنکر بولا اوٹہے کہ خدا تمہارا حافظ رہے
اسیری عشق کو منظور ہے تیرے میرے گرکرنہین / پہنا طوق منت کبہی جانے میرے گردن تیز

تاثیر تخلص لالہ کنہیالال ولد کیول کشن باشندہ فرخ آباد شاگرد رشید اسمعیل حسین منیر۔

تیری گلی مین آ نہ سکے ایکبار ہاتھ / شاخ خزان رسیدہ ہین ایسے گلعذار ہاتھ
کھجلائے اوسکی بیٹھہ میری سامنے رقیب / اللہ خشک ہو صفت پشت خار ہاتھ
خنجر سی دل لگی سیکڑون ٹکڑے ہو گئے / میرا کلیجہ پڑ گیا ای گلعذار ہاتھ
ہاتونکو ناچ مین جو مکرر اوٹہائے / دریا ہی حسن آپکا پڑ ہجائی چار ہاتھ

تجلی تخلص للی جی شاگرد منشی منیدولال نثار۔

مختار ہی وہ چاہے مجھے دیکھے نہ دیکھے / آنکھہ اپنی تو اوس شوق مفصل سے لگی ہے
جان بخشی کے نہین ہین وہ بلاکے کالی / چھوٹا ماشاءاللہ ذرا تو یہ سمجھہ گیسو
نرگس اوس چشم کا گل کے تو نظر گیسو / سنبل باغ جہان ہے یہی ہین بہتر گیسو
بے نمک اوسکی ہونی ہی ہی ہے مہتاب / سچ اگر کہئے تو ہین حسن کے زیور گیسو

تحسین تخلص لالہ بلدیو سہائے ساکن متہرا۔

تڑپتی ہجر مین کیون یاد دل جگم خوردہ کا / جو آغوش تصور مین ہے پردہ ربا ہوتا

تسلی لالہ ٹیکارام ولد بخشی گوپال رای برادر خورد بخشی ہولاناتھہ جو نواب وزیرالملک آصف الدولہ کے بخشی تہی اور اردو مین غلام ہمدانی مصحفی کے اور فارسی مین مرزا فاخر مکین کے شاگرد تہے وطن اونکا اٹاوہ تہا اور یہ خود لکھنو مین پیدا ہوئے تہے

دیکھی ساون جو اس مژہ اشکبار کا / ہو جائے شق جگر رگ ابر بہار کا
گو دل مین خفا ہی تو پر اسبات کو نادان / کہہ بیٹھو مت عاشق دلگیر کے مونہہ پر
کیا منہ جو چڑھی کوئی بہر تیر کے منہ پر / یہ ہم ہی تہی گلا رکہدیا شمشیر کے منہ پر
آنکھیں سحر تلک میری در سے لگی رہین / کیا پوچھتی ہو حال شب انتظار کا
اب بہی اس نیم جان مین کچہ ہے / فایدہ امتحان مین کچہ ہے

تسلیم تخلص دیبی پرشاد بن سادہو رام شاگرد اسمعیل حسین منیر۔

بیمار محبت کو شفا ہو نہین سکتی / اچھا یہ مرض ہی کہ دوا ہو نہین سکتے
بیر نگہہ یار سی کیون دلکو بچائی / کچہ آہ ضعیفی مین عصا ہو نہین سکتی
فریاد سی کیا فایدہ ہنگام مصیبت / تسلیم سے ہرگز یہ خطا ہو نہین سکتی

تمکین تخلص پنڈت گنگا داس کشمیری۔

عقل و خرد و طاقت اور صبر و شکیبائی / جب سامنے وہ آیا ہم سب یہ گنا بیٹھے

تمنا تخلص منشی کیول پرشاد سکنہ لکھنو۔

نہین ہے کوئی باغ دہر مین ایسے باغبان اپنا / چمن اپنا نہ گل اپنا نہ سرو بوستان اپنا
کہے دیتا ہی چلا کے تمنا تیر سا ہوکر / نہ ہو نحجار پر وین تک طایر وہم و گمان اپنا
رسائی مرغ دلکی ہو گئی گو دام گیسو تک / بولا جگہہ ہی گوشہ مین وہ ابرو کمان اپنا

تمنا تخلص منشی رام سہای ساکن لکھنو محلہ نوبستہ قوم کایتہ سکسینہ خلف منشی پورنچند مالک مطبع و اخبار تمنای علم فارسی و انگریزی مین صاحب استعداد ہین اور ۱۸۸۳ء سے سررشتہ تعلیم اودہ کے صدر دفتر مین ملازم اور کئے سال سی اخبار سررشتہ تعلیم کے مہتمم و منتظم ہین آدمی بہت با اخلاق اور صاحب جوہر معلوم ہوتے ہین اونکی تحریر سے جو میری نام آئے تہے طرز خوشنویسی و

پورن تخلص پورن سنگہ قوم کایتہ ساکن قدیم شہر دہلی شاگرد سعادت یارخان رنگین علم سنسکرت اور طبابت ہندی مین مہارت کامل رکہتے تہے مگر بسبب بدمزاجی کے بیمار آدمیون کی طرف کم التفات کرتے تہے اور ہدیہ و تحفہ کسیکا کبہی نہین لیتے تہے شراب کی صحبت سے بالکل اجتناب تہا حالانکہ کایتہ تہے فارسی مین بہی کسیقدر اونکو ضروری دستگاہ تہی مگر شعر زبان ریختہ مین کہتے تہے اور گو اونکی زبان بہت شستہ وصاف نہ تہی لیکن بعض شعر سے طرز معنے بندی عیان ہے اور یہ شعر اونکی تذکرہ گلستان سخن سے یہان لکہے جاتے ہین۔

ہم نام رہای سی بیزار ہین ای ہمدم — دل چاہ زنخدان مین ہے جب سے اسیر اپنا
شمشیر تو وہ ابرو اس پہ یہ چلاہٹ ہی — چہوڑا ہی نگہ ظالم تو بہی کبہی تیر اپنا
اس راہ مین جو اور ہی لازم ہے سدا ارمان — سامان سفر کبہی تیار فقیر اپنا
پیچ وخم کاکل مین بہت جاہو دل شکو — اس راہ مین تو چلکر ہووے نہ خجل شکوہ

پہیر تخلص مہاراج سنگہ برہمن سکنہ قدیم متہرا اوایل مین جوان تخلص کرتے تہے اور باوجودیکہ ذات کے چوبے تہے جو پرخوری مین مشہور ہین مگر رات دن مین ایکدفعہ سے زیادہ کہانا نہین کہاتے تہے اور وہ بہی لقمہ چند کے سوائے طبیعت کو گوارا نہ تہے اور نمکین کہانون کے علاوہ اور سب قسم کے اطعمہ سے احتراز تہا شکستہ خط بہت درست لکہتے تہے اور جلد لکہنے مین بہت تیز تہے وطن مین کبہی کبہی اور دہلی مین اکثر رہا کرتے تہے مندرجہ ذیل شعر اونکی صاحب تذکرہ گلستان سخن نے لکہے ہین وہ یہان نقل ہوتے ہین

رات کاٹی ہی تیر اشعلہ آتش زلف — داغ خورشید ہے یک اخگر سوزان میرا
اہس سے کیا تجہکو کہ ہے حال پریشان میرا — مین وہ خاکستر افسردہ ہون جون صبح
قبر پہ فرہاد یون کہے اپنی تو ہرگز نہ جا — تیرا کب سیہا چہا اس خاک دامن گیر سے

پیاری تخلص لالہ راد ہے لال سکنہ متہرا۔

لگا جب بیان پیاری کا تو ہاتف غیب کہتا ہے — بجز آہ رسا کے کون اپنا رہ نما ہوتا

بہور۔ تربینی لال قوم کایتہ پانی پتی کبہی کبہی متنجر کے شعر موزون کرتے ہین اور جسبہ اچہی شعر کہتے ہین تو صغیر تخلص لاتے ہین۔ یہہ ایک شعر ان حضرت کا نادر صاحب نے لکہا تہا سو یہان درج ہوا۔

کتنے کی کہال ایسن کے چوری نکر بہور — پہرتا ہی لٹہہ لئی بت کنجر تمام رات

تاب تخلص شتاب رای برہمن کشمیری باشندہ دہلی ایک شاعر شیرین سخن ہتی اور علم شعر مین بالغ فن چنانچہ اشعار ذیل سی ظاہر ہے

خوش ہوئے ہمیشہ سی تمہارے اگر ایسی — تو کاسیکو بنتی مری ای فتنہ گر ایسے
یا تنگ نکر ناصح نادان مجہے لیا — یا چل کے دکہا دے دہن ایکمر ایسے

تابان تخلص پنڈت مہتاب رای بارہ برس کے عمر ہتی کہ انہون نے میر درد کے مشاعرہ مین اکر غزل پڑہی جسکا مطلع یہ ہے

شعلہ بہڑکا وہمایہ اس دلکے داغ سے — آخر کو آگ لگ گئی گہر کے چراغ سے

اوسوقت وہ گلے مین ہنسلی پہنے ہوئے تہے ایک شاعر نے طنز کی راہ سے کہا کہ پنڈت صاحب کوئی شعر آپ نے اپنی طوق گلو کی شان مین بہی کہا ہے جواب دیا کہ نہین مگر اب کہتا ہون اور دو تین لمحہ کی بعد یہ مطلع پڑہا اہل شاعرہ

قدر بتان کی لکھی صفت ہمنے نظم مین
قلادہ آسمان کا زمین سی ملا دیا
ہر مہ جبین کا حسن ہے اتنک جال حد
یکدن وہ دن دکہائیگا بخت جوان مجھے
فردوس سے لطیف ہے ہندوستان مجھے
ہوگی نصیب خدمت پیر مغان مجھے

پروانہ تخلص راجہ جسونت سنگہ عرف کاکاجی ابن راجہ بینی بہادر قوم کایتہ اعاظم اراکین نواب شجاع الدولہ بہادر والی اودہ سی ایک جوان خورم دشگفتہ خوش تمثال و پری جمال تہے اور وہ اردو زبان مین صاحب دیوان گزری مین اکثر محقق لوگ اونکو سرب سنگہ دیوانہ کے شاگردون مین سے خیال کرتے ہین اور جو بعض میر حسن اور مصحفی کا شاگرد لکہتے ہین اوسپر اعتبار نہین اردو کی شاعری کو حضرت پروانہ نے اپنے عہد مین خوب ترقی دی وہ بہی اپنے اوستاد سرب سنگہ دیوانہ کے بڑے حامی اور مربی اوس زبان کے تہے اور فارسی کی شعر گوئی مین بہی بڑا ملکہ رکہتے تہے چنانچہ ایک دفعہ شیخ علی حزین اصفہانی کی ملاقات کو گئے شیخ نے نازک دماغی سے کہلا بہیجا کہ مصرعہ درین بزم رہ نیست بیگانہ را کاکاجی نے فوراً جواب دیا مصرعہ کہ پروانگی داد پروانہ را حزین اس لطیفہ فی البدیہہ کے سننے سے بہت محظوظ اور مسرور ہوا اور بلاکر نہایت تعظیم و تکریم کی مندرجہ ذیل اشعار پروانہ کے روشن بیانی سے ہین۔

نسیم آہ نے شاید کسیکے کی تاثیر
سدا ہے جام می شرمندہ چشم مست تیرے
آئینہ سان ہے صاحب جوہر کو زنگ غم
صادق نہ سمجہہ اوسکو محبت ہے جس کا ذب

شگفتگی سے تیری غنچہ دہان پرے
مراد ہی خجل ہے اس کی تصویر گردشنے
اس مہ جبین کے عیب و ہنر دونو ایک ہین
جو صبح نمط چاک گریبان نہین ہے

جو گزری عاشق حزاکی وہ تمثیر گردشنے
کیا جانئے ہمدم کہ او دیکہکے ہم تو
کہتے ہی عندلیب چمن مین پکار کے
مین ہین اور محبوب سے مجبور کہ ہونگا

نہ نکلے خون دل آجون بکر تصویر گردشنے
ہر چند سنبہالے رہی پر دل کو غش آیا
اپنی ہی ان بہرین جو بہرین دن بہار کے
وہ پیرہی تم وہ رنگ خبر کا ہوونگا

پروین لالہ انگدرای خلف پریتم رای داس متوطن فرخ آباد۔

شمشاد منفعل ہو تو تیار سی سرو باغ
وہ قد کشی جو آگے لب آب جو کرے

پری تخلص جہمن ریختی گو باشندہ دہلی شاگرد مرزا رحیم الدین حیا۔ یہ دو شعر اونکے ہین۔

ابکی تو مرد ہے وہ مین دغا باز و بیوفا
انگلے تماش بین خدا جانے کیا ہوئے
ذکو ہی آنا تہا تجہے ماہ صیام مین
در گور مرد ہے میری آنکہ قضا ہوے

پریشان تخلص منولال شاگرد شاہ نصیر اور حال معلوم نہین۔

خوبونکی ادا کوئی یک بار سی خالی ہے
ہر بات پہ جہگڑا ہی ہر حرف پہ گالی ہے
ہم آہن تو اوسپہ جادو غیر آہن تو اوسپہ
یہ وضع نئی جانان کیا تم نے نکالی ہے

پریشان تخلص پنڈت ولد پنڈت جوالا پرشاد آذر کشمیری نام نہین معلوم ہوا۔

میں وہ نہین ہون کہ مجکو بہتر ہو کچھ تماشا
ہون شمع مین لیکن جو کہتا ہون ہون ہر دم
جہان ہے رات دن سرشار فیض عام ہی جس

سناکے ساری نصیحت سنائے گا پہر کیا
ای روح پہر جاخبر آتی ہی کسیکی
کبہی ہمپر بہی کر احسان ساقی ایک جلوہ کا
گیا تہا مدرسہ عشق مین سبق پڑہنے

یہہ ہمہی تہا وہان مین یہان پریشان
رہا مدت تعلق اپنی دلکو ایک گل رو کا
زمانہ خود بخود مفتون ہے ہر عضو صفا کا
بغل مین کتاب تہا بوس کتاب کے بدلے

بہشت مین بہی اگر شیخ جائیگا پہر کیا
بہت ایسے عقبا زو مدتون ہمنے بہی خوبتو کا
تمہاری جسم کا پتلا مگر پتلا ہی جادو کا

چنچل چتر پتلی کمر کیون کر نہ من بس جاے تو | چتون چپل بہر کنی گل کیونکر نہ جیکو بہاے تو
انجن سکہے گہیرے رہے گاری سہیے دو یہ کہاے تو | عالم ہمہ یغماے تو خلق جہان شیداے تو

وان نرگس رعناے تو آور در رسم دلبری

ہونٹون پہ لالی ات ادہک کیسر کا ماتہے پہ تلک | ہنسنے مین دانتون کی چمک کانون مین کنڈل کی دمک
صورت سلونی سانوری بکہری کپولن پہ الک | تا نقش می بند د فلک کس را نہ دادہ این نمک

حوری ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

بالک بہی دیکہے اور ترن اُجل برن چنچل چتر | موہن منوہر من ہرن من موہ متواری کنور
دیکہے انہو کہے سراسر دہر دہر سرت کر دہیان بر | ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوب تر

شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

صورت وہ تیری دہیان سی ہو جیکے من مین گڈ گڈی | جس دن سی ہی گہٹ گہٹ بسن کدی ہین ہے میری لگی
رہتی ہی لسندن چت چڑہی ہوتی نہین چہن پل جدی | من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

ہے کرشن ہی جبو دہا ندن ہے نند سُت اب کر دیا | جب تون ہی میری دم مین دم جو تون ہے مجکو متادیا
ہون ایک تو برسائی مین اہی بیصبر مین اور دوسرا | خسرو غریب ست و گدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوئے غریبان بنگری

بیفکر تخلص لالہ من موہن سروپ جو رشتہ دار اور شاگرد لالہ ہری ہربنس رای بانع کے تہے

کیون بیٹہے ہو بیفکر ستے آہ نہین | تدبیر مین ہی وہ بت ہے پیر ہمارے

بیغم تخلص منشی مہتاب رای برادرزادہ منشی رام آدمین اسسٹنٹ بال ستوطن محال ٹہولکا پرگنہ و ضلع پرتاب گڈہ اودہ

خاکمین عاشق کیے کیا تاثیر دی اللہ نے | گورکا ہر نخل ترہی عشق پیچان کیطرح | بال سنبل چشم نرگس سرو قد لب شل گل | گلشن حسن صنم ہی باغ رضوان کیطرح

بینی پرشاد اور حال معلوم نہین یہہ دو شعر اونکی حضرت نادر نے کتاب مجموعہ سخن کے جلد اول سے لکہکر بہیجے تہے —

سکندر آیا جہان نا بتاجو تا لب گور | صدا یہ کان مین ہمہی پہنچی و تا تن بت سے | کہ اب نکیجیے گام درس سے پیمایش | یہانکی ہو گی مساحت جریب قامت سے

بہوش تخلص منشی گوردیال باشندہ لکہنو مختار عدالت فوجداری اور حال معلوم نہین ہوا —

دردِ ہجر یار مین از بسکہ لاغر ہو گئی
روتے روتے دیدہ عاشق مین نم باقی نہین
یا الٰہی آہ کوئی یار کس سے پوچہے

دست و پا عاشق کے آخر تمد لستر ہو گئے
اسقدر سوکہی ہین یہ ہیلی کہ کنگر ہو گئے
خضر جو ایک راہ بر تہا آپ ہی گمراہ ہے

لطف وصل اونکی غضب مین ہے ہوا جا مبدل
اوس سلیمان سے سوال بوسہ جب کرتا ہون نہین
خاموش اہل بزم ہو گئے شکل دیکہکر

دیکہکر مجکو جو وہ جامہ سے باہر ہو گئے
ہنس کے فرماتا ہی وہ جیونٹی کے بہی پر ہو گئے
سب صورتونکو تمنے ہیولا بنا دیا

صبا نے جو اونکو سحر گدگدایا / گئے لوٹ گلہای تر ہنستے ہنستے

سوز جگر یہ اپنا نہیں خود بخود ضرور / یہ آگ تو کسیکے لگائی ہوئی سی ہے

دست جنون سے باقی ہی اک آستین یہ جو / تیزاب اشک کی جلائی ہوئی سی ہے

چھوڑے جفا سمجھ کے جفا جو مجھے آپ سے / یہ بات تو کسیکی جتائی ہوئی سی ہے

تو نیا سا قد چھریرا سا تن چمپئی سا رنگ / بھولے سے صورت آنکھ بجائی ہوئی سی ہے

شب وصل ضد سے ہم جو ہم آغوش ہو گئے / ایسے مزے مین آئی کہ بیہوش ہو گئے

کمر نہیں ہے تو ذکر اوسکا مو بمو کیا ہے / دہن نہیں ہے تو پھر اوسمین گفتگو کیا ہے

گر افتخار ہے معشوق کا تو عاشق سے / نہیں جو مین تیری دیک تو تو کیا ہے

طبیعت آئی مزہ پر جو بات بیکی شراب / تو ہنسکے بولے کہ اب تیری آرزو کیا ہے

نہیں ہے صبر تو بیصبر ہے تلاش عبث / جو چیز کھو ہی گئی اوسکی جستجو کیا ہے

سنکے ذکر چشم دیوانہ ہوا / حیف افسون مجھکو فسانہ ہوا

مشکل شکست آبہی ممکن ہو کسطرح / تار بر شکستہ گریبان کا ٹوٹنا

آہ نے دل سی جب تپاک کیا / لا کہہ کا گھر جلا کے خاک کیا

در کنشت پہ کعبہ سی آ کے بیٹھے ہین / اونہیں گئے کیسے کہ قرآن اوٹھا کے بیٹھے ہین

مریض غم کو تیری تاکہ پھر نہ ہونہ دکہلا

کبھی کسیکے ستائے ہوئی سی ہے / اپنی طبیعت اب ہمین آئی ہوئی سی ہے

قاصد تو کہہ رہا ہے کہ بن آئے تیری بات / کچھ یہ تو بات اوسکی بنائی ہوئی سی ہے

کس فتنہ کی شب آگئی تم اس مین سے کہو / آنگیا تو عطر جسمین بسائی ہوئی سی ہے

رہنے لگا جو مجسے غبار اوسکی دل مین اب / یہ خاک تو صبا کی اوڑائی ہوئی سی ہے

بیصبر روتی مین یہ نکلتی نہین ذرا / رقت کچھ ایسی دل مین سمائی ہوئی سی ہے

تم کسیکو بوسہ دو ہمت یہ تمکو کب لگے / منہ میکو بکنے دو تم کسکے منہ جب لگے

وہ جوش خون نہین محتاج ہو جو نشتر کا / نہ نکلے تو رگ سے جو رگ کو وہ لہو کیا ہے

رگ کا جو گالی سی مین اونکی تو کہا مین نے / جو دے تو شوق سی دی تیری آبرو کیا ہے

دکھانہ دو لب شیرین جو اسکی لب سے اتر / ہماری زخم کو یہ حاجت رفو کیا ہے

بیصبر کے اشعار متفرق تذکرون سی،

تاک مین اپنی لگا ہے محتسب / دخت رز سے جب سے یارانہ ہوا

ہوگئے مین ناپدید ستارے قیمت صبح / پیری مین کچھ عجب نہین دندان کا ٹوٹنا

کعبہ دلمین ہے و نما مین آپ / بخدا بت نہین خدا مین آپ

اوٹھانہ پھر خدا انکو ای سگ در یار / ہزار منت دربان اوٹھا کے بیٹھے ہین

مسیح چرخ چہارم پہ جا کے بیٹھے ہین

مخمس بزبان بھاکھا بطور راشٹ پدی مسمی بہ زام بان بر غزل فارسی امیر خسرو دہلوی رحمہ اللہ

مورت چھبیلی من بسی سندر سلونی ساونری / لوچن بسال اور کھور بہال اوبن کے مال ترس بھری

ماتھے مکٹ کاندھے لکٹ جمنا کے تت مکھہ مانہ ری / ای چہرہ زیباے تو رشک بتان آذری

ہر چند وصف میکنم در حسن زان بالاتری

سانول ہرن مانو مدن کومل چرن بن بن چری / مکھہ پہ لٹک لٹکن کی تک نکہ سکھہ سے جھکرت اتری

نینون مین چہل سینون مین بل چنچل چپل چھب جگی / تو از پری چابکتری و ز برگ گل نازک تری

و ز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

نو کھنڈ ساتون دیپ مین بھرت بھر اسے لے جنم / ڈھونڈھا ادے سے است لون ہر جگ مین گراو تم گرم

ترچھے سنہنس دیکھے کنور بانکے سنہنس دس کم سے کم / آفاق را گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

جب سے وہ جانی کی گرنی اوسکی آنکہون سے
فیض عیسیٰ جی نہ پہنچا تہا کسیکو مجہسے
ہوگیا دیوانہ دیکہہ آئینہ مین اپنی وہ تمکین
جان ہی دیتے رہتے کہین بیٹہا
خط نہ بہیجا میرا اوسنی جلایا ہوگا
تجہسے گیا اوسکا گلہ کیا ترا احسان مجہپر
سگ اپنی جوش خون نے دیکہکر فصاد کو تونے
آج پہر مجہسے پہر جانے ملاقات کی بات
اوس صنم کی جلوہ گر کعبہ مین گر تصویر ہو
تم نہ بولی تو نہ بولا کوئی تب سے بصیر
محو ایسے اوسکی یاد مین ہین لگی کی آنکہہ
اوس لب پہ وصف چشم ہو کسطرح کہ ہے
بصیر روتے ہو تو پہر دل ایک آہ بہی
تیرا دیوانہ جو کہنچے ہوے زنجیر پہرے
تب شتاب جدائی مین ہوا ہون بصیر
یاد جب مجہکو یاد آتا ہے
لئے شاید خط قتل دل دیوانہ آتا ہے
قدر کچہ اوس نے نہ جانی میرے
آگیا سنتے ہی دشنام عرق
اشک تر کی درفشانی ہوگئی
کہیلتا ہون جان پر لڑکونکی ساتہہ
خضر مجہکو راہ یاس مرگ مین
مے نے بخشے مجکو عمر جاودان
ہنس کے ابصیر کاش ذکر مرگ
سر اڑ رہے مین اونکی پکی ہم راز نہان ہوچکے

روتے روتے آنکہہ مین عاشق کی جان لا رہ گیا
بعد مردن گور کے موہنہ مین نوالہ رہ گیا
اوسکی خود آنکہونکا جادو سینہ اوسکا پر گیا
جان کو مین چڑ دنکی یہ دی بیٹہا
خندہ کاغذ آتش نہ وہ بہایا ہوگا
غیر پہ تیر چلایا تہا میرے آن لگا
نکالا اوسنی پیچہی یہ نشتر خون سے نشتر نکلا
ورنہ کہدونگا سب سے مین کل آپکی بات
تم تو کیا ہو شیخ جی کافر تمہارا پیر ہو
اب کہا جاتے ہو کچہ تو سنا جاتے ہو
گر آئی خود ہی تو نہ دیکہین انکی تہا آنکہہ
اعجاز اوسکی نرگس سحر آفرین کے ساتہہ
خاک آسمان کو کرگی ہا دو زمین کے ساتہہ
تو زمین کیون نہ تنگ فلک پیر پہرے
قبر پر میرے سنیدی دم تعمیر پہرے
گریہ بے اختیار آتا ہے
الٰہی خیر کیجو بیکسے تابانہ آتا ہے
حیف مین اور ہمہ دانی میرے
آبرو ہو گئی پانے میرے
آبرو نے ابر پانی ہوگئے
نذر طفلی نوجوانے ہوگئے
میرے عمر جاودانی ہوگئے
آتش آب زندگانی ہوگئے
بار اوسکے بدگمانی ہوگئے
جہان کی سخن کو نہین ہم زبان ہوچکے

اوسکے رخ پہ عرق نہے دیدۂ جان اوسکو جو
سند گئی ایسی نہ محشر تک کہلے چشم لحد
بیکسے تربت جو نہ اٹھے تو شہید ناز تک
چلو بیٹہی رہو رقیب کی پاس
زندگی تلخ یہان تک ہے کہ بعد از مردن
نہ کچہ کام اوس سے اپنا وصل کی شب تا سحر نکلا
جب کہا مین نے اٹہو نکلین نہ در سے تو کہا
کرکے مجہکو قتل وہ مغرور بولا غیر سے
کچہ مین کہتا ہون تم کہتے مین کیا جانتے ہو
غیر کو دیکہنا بچشم عتاب
یہان کمال یہ ہی ہان نہین کے ساتہہ
کفر اپنی سرنوشت ہی شیخ کی ہی نہ شیخ
تیغ ابرو شہرۂ آفاق ہے
قیس کے بعد ہوا پہر دل نالان پیدا
رخصت وہ ہوا اشک ہماری نکل آئے
سبو غنچہ لیے لالہ لیے پیمانہ آتا ہے
ابہی تو گذری ہین دن ایکدو ابہی کیا ہے
اپنا ذلت سی ہون بار خاطر
بہیجے غالب کو وہ بصیر پیام
دہوپ مین محشر کی سایہ مین کہنا
مست ہین بن پی ہی نوجوان
شب کے پینے سے کیون دم ہو بار
میرے بر مین آیا جب وہ جان ستان
زمین سے آسمان اور آسمان سے لامکان پہنچے
وہ گہر میرے آئے سحر ہنستے ہنستے

دانہ شبنم سہی برگ گل پہ چہالا پڑ گیا
جسم لاغر کا جو تیرا اوس مین نکل پڑ گیا
اس پری کا حور کیا تجہہ پر بہی سایہ پڑ گیا
مین نے دیکہا ہے آب کو بیٹہا
خاک نے بہی تیری کشتہ کو نہ کہایا ہوگا
لعبت جنت اودہر موہنہ اوسنی کہولا ادہر دم نکلا
اسقدر ہی تجہکو اپنی ناتوانی پر گہمنڈ
تہا بہت اسکو بہی اپنی سخت جانی پر گہمنڈ
چپکے بیٹہے نہین ہتی ہوا اوٹہا جاتے ہو
دیکہنے کا بہانہ تو دیکہو
سو سو خیال ہین نگہہ شرمگین کے ساتہہ
پیدا ہوا ہے قشقہ ہماری جبین کے ساتہہ
چشم بد دور اپنی فن مین طاق ہے
مدتون مین تیرے در نالہ شبگیر پہرے
خورشید کے چہپتے ہی ستارے نکل آئے
چمن مین موسم گل کس غضب مستانہ آتا ہے
دل لا تو بیٹہا کوئی دن تو رو ابہی کیا ہے
کیسے سے ہے گرانی میرے
اور پہر وہ بہی زبانی میرے
دو دل کی مہربانی ہوگئی
نوجوانی می پرانے ہوگئے
بات جو ہونے تہے جانی ہوگئے
جان فدا ہی جسم فانی ہوگئے
تلاش یار مین دیکہو کہ تہا ہم کہان پہنچے
بس ایسی ہی جاتی ہین گہر ہنستے ہنستے

مرگی ہی ہتی ہین تشنہ خون کے جو جوانان
خنجر قاتل گیا جب ٹوٹ نشتر ہو گیا

کر سکا ہرگز نہ محرومی جگر کی ہی قبول
لگتی ہی پہر میری دو ٹکری خنجر ہو گیا

کہینچ لایا سینہ سے میری دل اوشمن کو تنک
یہ تو لڑکا ہونہار پہا دلاور ہو گیا

اشعار متفرقات

جا بٹہایا مجہی دروازہ پر اوسکے صبر
فتنہ ٹہلانا قیامت ہی اوٹہانا اپنا

بہار آئی عنادلنے مل خروش کیا
بدن مین جوش جنون نے صراحی مین مے نے جوش کیا

کہانا پڑا جو غم رخ و لب کے فراق کا
الفت کیے درد مند کو گلقند ہو گیا

علانہ ہین او سے کام ای ناتوانی خوب
پکڑنے میری تربت کی خاک جہانی خوب

تانگتے ہین خدا سی آپ کو سب
میری الفت مین دعا مین آپ

سر ہمارا خاک در اوس مسیح عالم کا ہے تک
پانو رکہی ہی ہماری اک جہان بالائے سر

کہاتے ہین اور دیتی ہین اونکو دعا
روز اک دشنام کے نوکر ہین ہم

گر پہ ہوئی سر سے سبکدوشی تو اب
زیر بار منت خنجر ہین ہم

خود اونکی چشم جادوگر ہے بیمار
پڑا ہے اونکا اولٹا اونپہ جادو

بحر خون جاری ہی کوچین دل لکیر
عمر کی کشتی روان ہے دہار پر شمشیر کے

گر ہے گنہہ قتل کا کرنا سوال
قتل گنہہ گار کیا چاہیئے

اشعار دیوان خاص سے

جب اپنی سینہ مین ذوق خدنگ شین پیدا پایا
نظر مین چشم زخم دل کے ناخن ماہ عید آیا

داہین بائین کو نکلجاتا ہے جگر چاک ہو
سینہ سوزان مین آتے جلتا ہی پر تیر کا

کرتی کی اوجہل آئی نظر آفتاب خوب
سودا تیرا ہمین سبب دید ہو گیا

خودی کی وجہ علت ہے خود بخودی
جسنے ہم ڈہونڈتے ہی ہو گئی گم جبکہ ہم پایا

زمین ہجر کی قدر اوسکے وصلہ ہوئی ہے ظاہر
ہوئی جب درد سے شادی تو ہمنے لطف غم پایا

مرتبہ یوسف و زلیخا کیا
وہ کنیز اوسکی وہ غلام اوسکا

دل اپنا قابو ہی زلف دوتا مین ڈالدیا
الہی تونے مجھے کس بلا مین ڈالدیا

صبا نے کیا یہ خطا کی کہ زلف اوسکی ہلا
ختن مین لرزہ لرزہ خطا مین ڈالدیا

بنایا یوسف جانکو عزیز مصر بدن
بقا کی نقد کو جیب فنا مین ڈالدیا ۲

کرتے کرتے ذکر اوسکے مصحف رخسار کا
خود بخود مجھکو کلام اللہ ازبر ہو گیا

میرا خون کرنیکو جب لے ہاتہ مین قاتل تیغ
طایر رنگ حنا کو تیر شہپر ہو گیا

کیا عداوت کے ہی تقصیر ستمگر سی ترے
گر بجہایا شب سحر تک خاک جلکر ہو گیا

نہ گیا مرکے بہی نظر دنمین ہمانا اپنا
گورنے مردم دیدہ مجھی جانا اپنا

ممنون مجہی کیجو اک زخم ستم کا
یا حضرت خنجر ہے یہ دستا ترے دم کا

زخم جگر نمک سے شکر خند ہو گیا
ہے جائی خندہ ہمکو نمک قند ہو گیا

زندگی ہی یک مرض نا مسیحا ہو گیا
مر گیا تیرا مریض عشق اچہا ہو گیا

بکار ہا ہی ہر یک موی تن شراب شراب
ہار اعنصر چارم ہی جائے آب شراب

گرے نظر سی نہ مہر مین تیرے آگے
گرہ ہی گنجفے کی جسطرح سے فرد بہ فرد

گر تیری وصف مژہ کے دل سنے دو چار حرف
تیر پہ پہنچے تیرا اور سنان پر چار حرف

سراہی دیدین اگر فرمائین آپ
اسپہ مرتے ہین کہ فرمانبر ہین ہم

پیش ابرو سجدہ جائز ہو گیا آفاق مین
رکھہ دو یا محراب کو سب نے اوٹہا کر طاق مین

دل سی دلکو راہ ہی عکس ایک کا ہو ایک مین
دیکھہ لو آئینہ رکہکر روبروے آئینہ

میر اور اپنی کہیچی دیکھے جو پیکر روبرو
پیچ سے دو ٹکڑی اوسنی کر دی تصویر کے

چاہین پیدا خدا کے کس سے ہم تقصیر داد
جو خدا اپنا ہی وہ ان قہر دنکا رام ہے

سر دیوان پر گر حرف توحید جید آیا
تو سب اپنا سخن تفسیر قرآن مجید آیا

قصد قتل اوسکو ہوا جب ایک نے تقصیر کا
خشک دم اور خون پانی ہو گیا شمشیر کا

آدمی کی کشتی ہی بصیر کس سختی سے غم
پیر ہونا طفل کا آنا ہی جوئی شیر کا

گلئی جلتی ہی جلتی عمر تیری عہد قاتل ہین
نہ تونی ایکدم آرام ای تیغ دو دم پایا

ہو بالائے سر خورشید داغ عشق جب تابان
تو مثل سایہ پہنچا آپ کو زیر قدم پایا

ناموس کیون نہو کلام اوسکا
کہ دہن ہی برای نام اوسکا

فتور پیری نے اگر قوی مین ڈالدیا
سحر نے تفرقہ سہام مین ڈالدیا

دوای تلخ گرا دینے سی خطا ہو گی
میر طبیب نے بہاد وامین ڈالدیا

ستم طلب مجہی دیکھا تو فرط قہر سے رحم
خدا نے اوسکی دل بیرحما مین ڈالدیا

نہ گرا مجھکو چشم بلبل سے
گل کو سر پر نہ گلعذار چڑہا

۲ عقب خدا کا پڑی اوسپہ جبنے ای بصیرہ نفاق مجھ مین اور اوس دریا مین ڈالدیا ۳

بیخود منشی جگت نراین خلف لالہ موہن لال قوم کایتھ بھٹناگر باشندہ سکندرآباد ضلع بلندشہر حال سررشتہ دار محکمہ ڈپٹی کمشنری اجمیر کہ آدمی ذکی اور ذہین ہین اور کبھی کبھی ایک آدہ شعر بھی موزون کر لیتے ہین

شب مہتاب مین گر ہو مہیا بادہ و ساغر
بغل مین ماہرو ہو تو یہی دلدار ہو جائے

مگر انکی ہوا بوسہ بجاے نقل اگر ہووے
جلین اس رشک سے اغیار سب اپنے یار ہو جائے

بیصبر تخلص منشی بالمکند ولد رای کانہہ سنگہ کایتھ بھٹناگر سکندرآباد ضلع بلندشہر اب عمر قریب ستر برس کے ہے پندرہ برس کی سن سے ابتک شعر کہتے ہین فارسی اور اردو مین مرزا غالب کے شاگرد ہین صاحب دیوان اور تصنیفات متعددہ جنکی تفصیل تذکرہ معیار الشعراے ہنود مین کہ جہان فارسی کلام انکا درج ہوا ہے قلم بند ہو چکے ہے ۱۷ برس کی عمر سے ۳۱ برس تک مناصب داروغگی و منشی گری وغیرہ سرکار انگریزی پر مامور رہکر اب پنشندار ہین اور ترکے نوکر چاکر سواے علم رسمی فارسی عربی اور کچھ سنسکرت کے جملہ فن شاعری و علم الہی و تاریخ و جغرافیہ و نجوم و منطق و مذاہب سے خیلے واقف ہین و مذہب خداپرستی موحدانہ رکھتے ہین اور ذوق مومن غالب تفتہ اور شیفتہ وغیرہ شعراے نامی کے ہمعصر اور ہم مشاعرہ ہین راقم تذکرہ سے بھی خط و کتابت ہے اور مندرجہ ذیل کلام خود اونکا اس تذکرہ کے لیے بہیجا ہوا ہے اور حق یہہ ہے کہ ہماری قوم مین غنیمت ہین اور قابل افتخار ـ

دیوان عام سے

جبکہ بسم اللہ وصف عارض جانان ہوا
مطلع خورشید اپنا مطلع دیوان ہوا

بے ہوئی سیر نہ آیا تو ہوا بن آئی ہین
تجھکو آسان تھی گل اور مشکل مجھے آسان ہوا

تنگ تن مین اپنی وحشت سے کہ صحبت کے لیے
تنگ یہان تک آگیا صحرا کہ خود زندان ہوا

دیگر

رشتہ رگ گل ہو نہ جبتلک سوزن مین
زخم سینہ بلبل کا کیسے رفو ہو گا

اتنی ہین کب ہے گا حسن جا کیونکا سا
گل مین شمع کی کیونکر گل کا رنگ و بو ہو گا

دیگر

بنایا سرو چراغان لیوط دو نیم ای عشق
بس اب تو مجھکو سراپا نہال تو نی کیا

قدم کو ہاتھ لگایا تھا ہر عضو گناہ
کچھ اور دلمین عبث احتمال تو نی کیا

کسلیے کرکے دلا وصف لب کا اب دعوی
زبان کو میری جون شمع لعل تو نی کیا

نہ آیا وہ تو بن آئی تو مر گیا بیصبر
نہو کسی سی جو کار محال تو نی کیا

مرتبہ افتادگی سی اپنا برتر ہو گیا
ابر نیسان سی گرا جو قطرہ گوہر ہو گیا

خاک سی مین زیر خاک اکر برابر ہو گیا
سیر البشر تھی وہ اب مین سکا بستر ہو گیا

اوسکو خط اپنا ہوائے شوق مین پر ہو گیا
رفتہ رفتہ نامہ بر اپنا کبوتر ہو گیا

مارنے پتھر سے اپنی سر کو صندل ہی لگا
آہ اپنا درد سر درد سر زبان ہوا

گھر ہوا ویران جب اپنا گھر ہوا ویرانہ مین
مین تو صحرا مین صحرا مین گھر مہمان ہوا

شعر سنکر جسکو دیوانہ کہا کرتے ہتی آپ
اب وہی ہے صبر دیکھو صاحب دیوان ہوا

چشم یار مین جو شخص اہل آبرو ہو گا
مثل مردم دیدہ سرمہ در گلو ہو گا

گردہ تشنہ خون کا ہی یہ پیاسا پانی کا
ایکدن تیرا خنجر اور میرا گلو ہو گا

ہو رہیگا کوئی بیصبر آج قتل وہان بیشک
تو نہو گا مین ہونگا مین نہونگا تو ہو گا

عیان جب اپنا فروغ جمال تو نی کیا
تمام کر دیا مہ کو کمال تو نی کیا

نقاب دیکھکے مجھکو بپا ذقن تک کھینچ
گھٹا کی بدر کو کافر ہلال تو نی کیا

ہوا خوشی بہی مین تیری سبب تصور یار
شب فراق کو روز وصال تو نی کیا

جو وعدہ خواب مین انکا ہی تھا خواب گمان
مگر رقیب مجھے بہی خیال تو نی کیا

دیگر

خال رخ اوسکا یہ نجوم کا اختر ہو گیا
نقطہ واحد تھا کثرت کی دفتر ہو گیا

یہان تلک اب مین مریض عشق لاغر ہو گیا
اپنا تن بستر پہ عکس تار بستر ہو گیا

نیکی نیکان ہی کا ہی بد کی انتقام
داغ خون اپنا تیری خنجر کلیجہ ہو گیا

نہین معلوم کسنے بدگمان مجھسے کیا اوسکو ۔ بلاتا تھا مجھی آتا تھا اکثر میری گہر بیٹھے
اگر سیمین بدن تجہ بزم مین جاے ساقی تو ۔ مثال غنچہ دربانون کو دیے ہین زر بیٹھے
کر دیا برہم خیال زلف نے نقشہ میرا ۔ یارو اب کس پیچ سی اوسکو جمایا چاہیے
خاک ڈالون ہون مین بہجت تنا ہے کر ۔ مجھکو طفل نے کہا ہان ستانا چاہیے

دیگر

ای تیز زبان نہین دیتا ہے یہ بول بڑا ۔ دی خدا نے ہے زبان منہ کے تو اندر چھوٹے

بہجت تخلص لکہن لال اور حال معلوم نہین اور نہ کوی کلام اونکا ملا۔

بہرت تخلص لالہ بہرت لال ساکن متہرا۔

اگر یاد خدا مین صرف اپنی وقت کو کرتا ۔ زمانہ مین بہرت لال اپنا حاصل مدعا کرتا

بیتاب تخلص لالہ شنکر لعل ولد ایسری پرشاد قوم کایتہ بہٹناگر سکنہ سکندرآباد ضلع بلند شہر جو ایک معقول خوش فکر اور باوضع شخص شاعران اجمیر سے ہین اور مدت سے شعر کہتے ہین پہلے محکمہ منصفی اجمیر کے سررشتہ دار تہے بعدہ پولس مین کچہ عرصہ تک ملازم رہے اب وکالت کرتے ہین اور اونکی چہوٹے بہائی منشی اجودھیا پرشاد جو نامی تعلیم یافتگان اسکول اجمیر سے ہین عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے مشرف ہوگا

اپنا شیدا تو ہی خود حور شمایل ہوگا ۔ آئینہ جب تری چہرہ کے مقابل ہوگا
جو نظر تجہسے چرای حور شمایل ہوگا ۔ دو قدم اوسکو اوٹھانا کئی منزل ہوگا
نشتر نوک مژہ سی اسی کہنا مخفوظ ۔ آبلہ جسکو سمجہتے ہو میرا دل ہوگا
حسرتین دل مین بہری ہین تیر بیمار بہار ۔ سنگدل تختہ تابوت مرا سل ہوگا
بند محرم کے جو دن رات کسی سے ہین ۔ بند آہین کیسے عاشق کا مگر دل ہوگا
ہم کہے دیتے ہین بیتاب تو رکہہ یاد ۔ عشق کرکے بجز افسوس نہ حاصل ہوگا

خمسہ غزل خواجہ وزیر

اوسکی گیسو سے تعلق تہا ہمارا شغلہ دلکا ۔ تماشا دلکو بہاتا تہا ہمیشہ مرغ بسملکا
مژہ کا عشق جیتے جی تہا ایک تیر شمایلکا ۔ نشانہ بعد مردن بہی رہا مین تیر قاتل کا
بنایا کرتے ہین ناوک فگن تودہ میرے دل کا

محبت ہے جو پوچہو تو دوستی عالمین سے بہتر ۔ ملے باہم رہی طرفین تجہ ہر بات مین برتر
اکسے نے سچ کہا بجتی ہی دونو ہاتہ سے تالی ۔ ادہر سر مین نے تو اقعع کی ادہر تعظیم دینے کے
جہکائی مین نے جب گردن تو اوٹہا ہاتہ قاتل کا

بیتاب تخلص سوک رام باقی حال معلوم نہین یہ دو شعر اونکی دستیاب ہوئے تہے سو لکہے گئے۔

محبت کی ہی کچہ ہوتے ہین کیا ہم ای ستمگر ۔ کہ خوبان ہوں ہمیں کہہ دین ہم اونکو مضطر
اودہر نازکہ کیا اودہر وہ مضطرب ہو کر چلا آیا ۔ عجب دن تہے کہ جن دنون کہی تہین ہم اثر

بیتاب تخلص کشن نراین قوم کہتری سکنہ بنارس جو راجہ نیپال کے کسی عزیز کی سرکار مین ملازم صاحب اعتبار رہتے ہے۔

بکہری بالو نہین ہے یون ناہی یہ پہان بکہ ۔ جیسے لب مین ہو نقشہ کرنگ شب تاب کا
پتلیان آنکہونکی جالیف ہین بحر اشک ۔ مردم آبی کو کچہ خطرہ نہین سیلاب کا

بیجان تخلص شیو سنگہ دہلی مین ایک رسال تہے اور شعر گوئی کا قریہ ہی ڈالتے تہے یہہ شعر اون کا ہے

آسمان گر نہ گرینگے ٹوٹ کی ٹکڑی ہوکر ۔ عجب کیبن آہ ہمارے مین اثر ہو دیگا

بیخود تخلص نراین داس تلامذہ میر درد سے ایک صاحب سفنحہ پرداز تہے اور یہ شعر اون کا ہے۔

می گلگون کو چشم کم سے تو مت دیکہہ ای زاہد ۔ بنایا ہے یہ اعجاز مغان نے آب آتش کا

تیرا ثانی نہیں کوئی جہان میں تجہسے کیا نسبت	پریکو حور کو غلمانکو مہ کو مہر تابان کو
جو تونے پہر مرا بلوا کبہیجا ہی یہ مژدہ ہو	خسک کو خار کو اور کوہ کو دشت بیابانکو
ہوا ہوں ابتو میں عاشق تیرا چہوڑ کر بہجت	پیمبر کو خدا کو دین کو ایمان کو قرآنکو
اوٹہایا عشق سا بار گران کو	عجب ہمت ہی جسم ناتوان کو
تلاش دلمیں جاتا ہے یہ ای چشم	نزدیک اس قاصد اشک روانکو

جو بولا وصل کی شب ایکی پہر جیتا نچہوڑونگا	موذن کو جرس زنکو اور اوس مرغ سحر خوانکو
یہی ہم عشقبازونکی ہی دولت لیچلی آخر	قلق کو یاس کو افسوس کو حسرتکو ارمان کو

دیگر

جو دیکہا زلف سی گلشن معطر	اٹہولا گل نے اپنے عطر دان کو

بیٹہی ہیں ہان در پہ بتونکے ہم اور دل دیوانے دو
کوئی خدا لگتی نہیں — کہتا ان کو اندر آنے دو
نو کر عشق کے دور ہوئی سب آتے ہیں پروانے دو
وہ مست ازل سے تہا پہر اوسکو ملی میخانے دو
پوچہو جاکر مہر اور مہ سے ہیں یہ شخص پرانے دو
کب چہوٹے ہے بہجت یہہ نادان ہے وہ ہیں ستانے دو

رخ پر اوسکی دونون طرف سے خط جو آیا کہتے ہیں
انکہون کی جانب جو گیا دل اب کیا اوٹہا پہرتا ہے -
مجنون تہا پہلے اب میں ہون نامی اس جنگل میں یارو
کاکل کے مشکین پہندونسے اور پیچون سے گیسو کے

چشم تر لب پر فغان آہ دل مگر کوئی	عشق ہے پردہ نشینونکا خبر کوئی نہو
ہے مجازی عشق میں جان و دل و دین کا خطر	بہجت ایسے راہ چل جسمین خطر کوئی نہو
نام پوچہا میرا غیرونسے جو اسنے ناز سے	ناتوانی سی مری شکل نہ پہچانی ہو
ماہر و عرش پر ہیں پر نہ سمجہہ یارونکو	ہمہ تن چشم ہے گردون تیرے نظارونکو
دیکہی کسپہ کرے لشکر مژگان شبخون	رات دن رہتا ہی پابند موی ہتیارونکو
نام اوسکا گہنہ آمرز ساہی بہجت	کیون نہو چشم کرم ہمسے گنہگارونکو
دکہی وہ شوخ اگر بادہ احمر ہمکو	پر نہو آرزوی ساغر کوثر ہمکو
تیغ قاتل نے کیا دم میں سبکدوش ہمیں	ورنہ تہا بار گران تن یہ تیرا پر ہمکو
خون رگ رگ سے روان ہے جو غم مژگان سے	اوسکی نزدیک ہوی کیا کبہین نشتر ہمکو
ہجر میں شعلہ رخون کے کہون کیا میں بخدا	گل و مل دونو ہوئی صورت اخگر ہمکو

دیگر

پہیلا ہے پانون میں میری نہنگ رواں آب	رکہیو نہ دستو میری اس چشم تر پہ ہاتہہ
اوسکی کوچہ میں سر پڑا ہے یہ	غصبابہ کا نان مزا ہے یہہ
ہو گیا تصویر سا حیران مگر بہزاد ہے	ماہ رو کی کہینچ کر تصویر لینے ہاتہہ سے
جان آتی ہے لبون پر شاید	اب جو یہہ دیدہ تر ٹہیرا ہے

دیگر

کسب کر علم و ہنر کا تاکہ ہو عزت تیری	خوار رہتا ہے سدا جسمین ہنر کوئی نہو
ایک طوفان بپا ہوئی جہان میں اشک	بحر اشک اپنا یہ جب بر سر طغیانی ہو
علم ہو خلق و مروت ہو حیا اور کرم	اوسکو انسان نکہیں جسمین نہ انسانی ہو
دلربائی میں نظر شوخ کی کیا عاقل ہے	دیتے ہیں کام یہی الرتع میں ہتیارونکو
اور ہیں مصحف رویون کے خریدار نہیں	کوئی یار دل عشاق کے بیمارونکو

دیگر

کہولدے نقطہ موہوم دہان کا مضمون	کوئی ملتا نہیں اب تو سخنور ہمکو
اوسکے کوچہ میں پڑے رہتے ہیں دن رات مدام	کبہی دیکہے سے لگا جاوے وہ ٹہوکر ہمکو
ہم کہان دام کہان اور کہان کنج قفس	کہینچ اس قید میں لایا ہے مقدر ہمکو
اسقدر ضعف سے لاغر ہیں ہوا ہون بہجت	پہرتا ہے آبلہ پا لئے سر پر ہمکو
ایا نہ ہاتہہ کچہ مری نادم ہو بہت	ڈالا جو شب کو مینے کسیکی کمر پہ ہاتہہ
یک گہٹا دلپہ چہا گئے غمکے	تیری بدلی ہوی نظر کو دیکہہ
شاید آویگا دل ہی پیچہے سے	قافلہ اشک کا چلا ہے یہہ
دل سے کہدو کہ جو چلتا ہے تو چل	ساتہ اشکونکے سفر ٹہیرا ہے
محبت میں تو نکی ماہی جانکا خطرا ہے پہلے	رکہیں ہیں پانوں ہم اس میں قلم کیطرح سر پہلے

عشق بتان مین ضایع ہوئی طفلی سے ہائے
انکو نے جکو پالتی تھی کس جتن سے ہم

زہر ہے اگرچہ مثل نبات
تیری ہر بات ناصحا شیرین

ملازم عشق کی موقوف بالکل
کہلا اوس شوخ کی خط سے یہ مضمون

لخت دل اشک کے دریا مین مرے
مثل سرخاب بہا کرتے ہین

دختر تاک کو مت تاک بہت
اس ہی سو فتنہ اوٹہا کرتے ہین

مثال ماہ کی کیونکر نہ غم گھٹا ہی مجھے
ہمیشہ ہم تری بد نظر کو دیکھتے ہین

حلقہ در گوش چاند تارے ہین
دلربا کیا ہے گوشوارے ہین

ہم تو اس گک زیست سی کہ اپنے
یک مصیبت مین آہ بیاری ہین

ایک پردہ نشین کا ہون طالب
دل ہی مین اضطراب کرتا ہون

پہنکے دو پہول جو نرگس کی سر نظر اوسنے
ایسا ہوا مین گویا اندہی پائین انکھین

دیگر

باندہی رہی ہی ظلم پہ وہ تند خو کمر
ہے یہ غلط کہین ہین کہ اوسکی کمر نہین

کیا کہین شیفتہ ہین پردہ نشینونکی ہم
کون دولت مین ہے جز نام کسیکا لیکر

دل تو ست جائیو ہرگز صف مژگان کی طرف
یعنی ہر دم لئے رہتا ہے یہ لشکر تلوار

ستمگروں سے بڑا ہے معاملہ اپنا تو
یقین ہمکو ہے اوسکی کرے صفائی تیغ

رات نہ آئی سی تیرے بزم کلعال کیا کہون
اوپر سے پڑی تہی صبح تک جام و سبو الگ

ہے زنگ نہ دلبے ہے فریاد و چشم تر
پردہ نشین ہے عشق کو کیونکر چھپائی دل

ہم ازل سے طالب دیدار بہجت مین ہین مبتلا
کسطرح ہوئے نہ یاد دیکھی بت گوکہ کل

مارہی ڈالا تہا گو چشم فسونگر نے ہمین
پر اوسی وقت جلایا لب اعجاز نے ہمین

آنا ہی جسکے ہی وہ رشک قمر چمن مین
ڈالی ہے چاک ہر گل غیرت سے پیرہن مین

چشم و لب کے شیفتہ جب سے ہوئی ہم ہین
پڑی ہین یک خرابی مین جیسے مین نہ مئے ہین

ہرگز اوس دختر زر کو منہ نہ لگا
مجھکو رسوا کرے گی ڈرتا ہون

رکہون ہین انکہو نمین اوس کی اشک اگر دیکھے تے
صنم کے دل کے کدورت اگر بہادی تو

چھپاؤن کیونکر اوس پردہ نشین کی عشق پنہان کو
غضب مین ہون مین اس سے دے اب کس کسکو دون جانکو

مین ہون بیمار اوس شکر لب کا
دیجیو تان مجھے دوا شیرین

گھر ہی خراب لگادی جو کوئی نہ اوسکو
کہڑی ہی دختر زر بی حجاب بوتل مین

ہم بتون سے ہی ملا کرتے ہین
سیر دیدار خدا کرتے ہین

اشک تہمتی نہین یار ورشک
ہیت اسیطرح کیا کرتے ہین

کام ہے نند لپر سے بہجت
اور مخلوق کو کیا کرتے ہین

تجھے ہی خواب مین دیکھین ہین آنکہ بند کئے
گلون کا چاک گریبان سحر کو دیکھتے ہین

ہے یہ طفلانہ بازی لب و چشم
دس چلائی تو بیس ہاری ہین

آج بزم شراب کرتا ہون
شوخ کو بیحجاب کرتا ہون

شوخ چشمونسے جو نرگس نے ملائین آنکھین
عمر بہر پشت قدم سی نہ اوٹہائین آنکھین

یہہ ستارے نہین عرش مین ہزارون بہجت
دید کو اوسکی فلک نے ہین بنائین آنکھین

ہے قتل عام کوچہ مین اوس فتنہ گر کے آج
کوئی تڑپ رہا ہے کسی تن پہ سر نہین

بندہ ہین بت کی پیر مغان کے مرید ہم
مذہب ہمارا عشق ہی لیکن کچھ خبر نہین

دوش پر رکھکر چلا کرتا ہی اب تلوار
ہیکو دل ہے مری کہین نہ کری گہر تلوار

کیا خوشنما ہی بابونین سر کے ہرا ہرا
دیکھا نہ ہمنے ایسا کوئی ملک رنگ سبز

کسنے کیا ہی بدگمان تجھکو مری طرف سے آگ
مجھسے رہی ہی آجکل شوخ جو تو الگ الگ

اس فصل گل مین کیا مین کہون ناصحا ہی دل
دست جنون سے چاک ہے سارے قبائی دل

دیکھ گلشن مین عجز ترو پیچ اونکا کل کے کل
صاف نکلے ایکدم مین طرہ سنبل کہیل

دیگر

صف مژگان سے جو ہم ربط بہت رکہتے ہین
آگے پامال کیا بس اوسی لشکر نے ہمین

تہی سر نگون اہی حباب اوٹہ گیا پردہ
رو رہا تہا ہچکیان لے شیشہ ہی انجمن مین

پہلا کیونکر کہو تیرا ہی اپنا کوئی جانا ہے
ہر رنگ نامہ ہر جانب سے پر دسکی کرتے ہین

اوس لب و چشم کے تصور مین
آہ جیتا ہون مین نہ مرتا ہون

کسی پہ لطف کسیکو صنم ستادی تو
ہنسا دی لوہے رنگو یعنی مجھی رولا دی تو

فغان کو سوز دل کو رنگ رخ کو چشم گریان کو
نگہہ کو ناز کو ابرو کو لب کو رخ کو مژگان کو

لاکہہ آوین گو مجھے کچھ نہین حاصل واللہ / ہی بس یہ بڑی کفایت فقط آنا تیرا

گیا اوٹھ کے جو بزم سے رات صنم / گر اشیشہ ہی جام گرا نہ رہا

سنگدون سے گلیمن گیا سو پہر نہ پہرا / عدم کو جو کہ روانہ ہوا سو پہر نہ پہرا

گیا فلک سے بہہ اوپر یقین یہہ ہوتا ہے / دہوان جو آہ کا میرے اوٹھا سو پہر نہ پہرا

مین نے اوس شوخ کو بیرہم کیا کچہ بولکے خوب / گالیان دینی لگا مجھکو وہ دل کھولکے خوب

وجد مین چرخ لگی کہانی سب اہل مجلس / شیخ جی مطرب سے ترانہ کبھی سنڈولکے خوب

شہر خاموشان کو جانا ہی جو آخر کار جب / رہتا ہون اسواسطی مین صورت دیوار جب

حق کہا منصور نے تو یہی چڑہا یا دار پر / اسلئے رہتے ہین آدم واقف اسرار جب

خامشی مین جو مزا ہی وہ نہین بکبک مین ننگ / ہے بجا رہتی مین بیحبت مردم ہشیار جب

گر ملا دے کوی اوس کان ملاحت سے مجھے / بخشدون لاہور کا ملک اوسکو مین بہمت

گل جو کہا کہا کے مرگیا ہون مین / گرد مدفن ہین خار دار درخت

دیگر

جاگی نہین ہو رآنکو جاکر میان کہین / سوتے ہو پہر دوپٹی کو کیون تا بآج

بیحبت تو بت پرست ہی مدت سے شیخ جی / سنتا ہی کب تمہاری نصیحت جناب آج

خجل ہی گرچہ گہر لعل سے ہو حیران / چاکی پان کئے اوسنے جب دندان آج

جو سرخ پوشون نے مجلس کری ہے اہی بیحبت / تا تو سرخ ردی کو کرتا تمام سامان سرخ

دیگر

ستم ہے دیکھو تو کیا کیا ہی ہمکو حرص وہوا / جہان مین ایسے بیحبت حباب کے مانند

پالنا سانپ کا نہین اچھا / دلمین اوس زلف کا مقام نکر

حشر برپا ہوا اخرام نکر / ڈر خدا سے تو قتل عام نکر

سبز رنگون کا حسن ہے مرغوب / ترک دل سی خیال شام نکر

ناہ تہوڑا تہوڑا ہو کر گھٹ گیا غیرت سے آہ / اوس سی ہی پیکر کا وہ دی درخشان دیکھکر

تیر سینہ سے گزرتا تہا دل غمناک نے / پر یخچو زادامن اوسکا تازہ مہمان دیکھکر

دیگر

نظارہ کے حسرت نہی داغون سے مجکو / ہے کون بہلا میرے سوا ماتمن چشم

دیکھہ اعجاز مسیحا بہی ہوا ہی حیران / چشم نبی مارنا اور لب سے جلانا تیرا

لگی رونے صراحی ہوا یہہ ستم / وہ سمان نہ رہا وہ مزا نہ رہا

مقابل اوسکی نہین شہسوار دنیا مین / سواری اوسکی مین گہوڑا پہرا سو پہر نہ پہرا

عزیز رکہتے ہین مہمان کو قدیم سے ہم / جو تیر سینہ مین میرے گیا سو پہر نہ پہرا

کب مقابل دروندان سے تیری ہو دینگے / گرچہ دریا نے نکالی ہین گہر دہو کے خوب

کیا کیا مین کہ ادا نیا ادسکی بیان کرون / دیتا ہے میر بات کا سیدہا نہین جواب

یہہ شب ہجران نہین ہے روز محشر سے بہی کم / جپ بی ذن جپ بس مرغ سحر گفتار جب

بت پرستی مذہب اپنا ہی خدا کیو اسطے / وعظ ہمسے عبث کرتا ہی تو تکرار جب

دیگر

کیا کریمانہ عادت وخو ہے / سبکو دیتی مین برگ وبار درخت

مدت سی ہو گیا ہے وہ پامال لیلان / بیحبت تو دلکا ڈہونڈہتے ہے نام ونشان عبث

پہر پہر اوگیا مجھے کوہ وبیابانون مین / سیری لونون کا یہہ تلوانہ کہجاتا ہے عبث

نبے کرتا ہون مین تو بزم شراب وکباب آج / مطلب یہ ہی کہ اوسکو کرون بیحجاب آج

روان ہین اشک جو اپنی بہ رنگ مرجان سرخ / عجب نہین ہے کہ اوٹہی جہان مین طوفان سرخ

فلک ہے دائی آنکہون سی اشک گلگون آج / ہوئے ہے خون سے کسکی یہ کوی جابان سرخ

مکان سرخ ہوا اور سرخ فرش قالین ہی / پیالہ سرخ ہوئی سرخ نقل ہین پان سرخ

بنا ہے جب سے قفس اپنا آشیان صیاد / ہوئی ہے ایک سے فصل گل وخزان صیاد

دیگر

طرف کا کل جو جاہے ہی اے دل / دور ہے عزم ملک شام نکر

ہوگا اندہیر خلق مین واللہ / زلف مت کہول رخ پہ شام نکر

ہو گیا سنبل پریشان زلف پیچان دیکھکر / رنگیا نرگس ہی حیران چشم فتان دیکھکر

میکدہ مین چل رہا تہا جام حق ہاہی ہوتے / محتسب شل ہی گیا شب بزم رندان دیکھکر

اوٹہہ گیا آخر کو ناامید ہو کر کے مسیح / لا دوا بیحبت بیمار در پنہان دیکھکر

گل کہلا کے ہوا مین گل خندان ہمسن چشم / جس طرح کہ ہو سر دچراغان ہمسن چشم

رہتے ہین تنگ شوخ کی فکر دہن سے ہم / ہوتی نہین ہین عہدہ برا اس سخن سے ہم

چل دئی ہوش و حواس اور طاقت و صبر و قرار — سا تہہ دل لگی کیا کہوں یک قافلہ جا بلد رہا
دیکھے چلنے میں ابھی جان تو فنی ہی سب کیا کروں — قافلہ اشکوں کا دل سے راہبر جاتا رہا
آہ کیا امید غیر از سے ہو مجھکو چھوڑ کر — جبکہ طفل اشک سا لخت جگر جاتا رہا

دیگر

گھیرے رہی ہیں سب مجھے خوابیں سے آہ — سودا ہے جب سے زلف سیاہ نگار کا
معکوس پڑا جام تھا گریان تھی صراحی — محفل میں جو شبگو وہ دلارام آیا
چشم تر تونی مجھے تو خوب ہی سو کھایا — عشق میں کہتا تھا ایک پردہ نشین کا نکیا

دیگر

برق ناظر سی تیری کوچہ میں جسن رستا تھا — کوئی تو مر گیا تھا کوئی تڑپ رہا تھا
حیف یہہ جوش جنون دشت کا خواہاں ہے — ہاتھہ میں اپنی سدا صحرا کا داماں سے رہا
کب ہوئی تقصیر بہت پر ثبوت اٹھی گمان — واقعی باد دیر رقیبوں کا تو بہتان رہا
تیری بیمار کا بینک سے ستارا اولٹا — دیکھکر جسکو پہر آیا وہ مسیحا اولٹا
ہمنے دیکھا نہ کبھی اپنا نصیبا سیدھا — نرد بازی میں سے پر تار رہا پاسا اولٹا
کیا نقطہ موہوم ہے یا اوسکا دہان ہے — افسوس کہ حل ہمسے یہ عقدہ نہیں ہوتا
تنگ ہے دست جنون سے گریبان میرا — چاک کے پانو سی پامال ہے داماں میرا
ایک طرف ان او دہاتے میں نہیں کٹتی ہیں — طفل اشک نکلی پہ اپنی تو مچلتے ہیں سدا
اوسکی دانتوں کا جو رہتا ہے تصور بہت — ہم گہر مثل صدف منہ سی اوگلتے ہیں سدا
گریبان ہے ہاتھ میں اور دل پہ ابر پہٹک گیا — برسات میں بہار تو گھر بار پہٹک گیا
وصف کسکی قد رعنا کا یہ ابتدا ہوا — اپنا جو عالی تلاش ہے تو سخن بالا ہوا
طرہ پیچاں کا کسکے ہی تصور رات دن — جو سخن لب سے نکلتا ہے پیچ اولجھا ہوا
ایک آہو چشم کا جو ہمکو سودا ہو گیا — جب سے یہہ زنجیر پا داماں صحرا ہو گیا
گرچہ چشم مست نے تیری کیا تہا مجکو قتل — خندہ لب لیکن اعجاز مسیحا ہو گیا
دیکھکر تیری ترقی حسن کی اے سیمبر — گھٹتے گھٹتے ماہ کامل اتو آدھا ہو گیا

دیگر

کوئی دشت جنون کی بعد میرے — خاک اوڑاتا نظر نہیں آتا

کوئی قاتل میں جو بہت بجھکر جاتا رہا — آخرش مثل قلم دہان اوسکا سر جاتا رہا
آج کل ہی کسقدر یار و جہاں زر عزیز — گل نے پہاڑا پیرہن جو مشت زر جاتا رہا
سر جدا میرا جو قاتل نے کیا اچھا ہوا — بار تہا تن پہ میرے بہت اگر جاتا رہا
توبہ شکن سے ابکی تو موسم بہار کا — شیشہ لئے ہے سرو لب جویبار کا
طفیل اہل گلشن ہند میں پیدا ہوئے صلح — خدا جانے تجھے کیوں قصد ہے مجھسے لڑائی کا

دیگر

کون سرو خرامان اس چمن سے اوٹھ گیا — غم میں جسکی ہر گل اپنا پیرہن پہاڑ گیا
زیر فلک جو شبکو اک ابر سا اوٹھا تہا — دود سیاہ یاروا اپنی ہی آہ کا تہا
شعلہ خون نے بہت پہا تنگ مجھے جلا — آخر کو بعد مردن بہی آگ میں گیا تہا
بزم میں تیری نہ آئی سی کہوں کیا شمع و — ہچکیاں لیلے کی ہیں اٹ گریاں سے رہا

دیگر

شاید آیا ہی لب بام وہ رشک یوسف — دیکھنے کو جسے سارا ہے زمانا اولٹا
یہہ دیدہ تر اپنا جو بہتا نہیں ہوتا — ہاں راز محبت کبھی افشا نہیں ہوتا

دیگر

یہہ شرر آہ میری سینہ سے نکلتے ہیں سدا — ہیں شہپر طایر افلاک کے جلتے ہیں سدا
عشق کا بادیہ جانکاہ ہے رہرو اسکے — سر کے بل مثل قلم اسجگہہ چلتے ہیں سدا

دیگر

خط کی آنی سی رخ اوسکا دربار ہوا — یعنی گرد ماہ کے اک خوشنما ہالا ہوا
ہو گیا سنبل پریشان جاکے کی گل تنگ قبا — باغ میں آتی ہے اوسکی حشر کیا برپا ہوا
غمزہ و ناز و ادا ہر یک جدا نا لگی ہے آہ — ایک دل تہا دیدیا کیا درد سر پیدا ہوا
دیکھہ شوخی چشم کے اور کج ادائے قد کشن — کھل گئیں نرگس کی آنکھیں سرو دیدہ ہو گیا
کیا کہوں میں صفت دہان کہ نقطہ موہوم ہے — ہمسے یہ عقدہ نہیں کہلتا معما ہو گیا
نرد بازی میں سے ہم جیتے نہ اوس عیار سے — اسجگہہ بہت مخالف اپنا پانسا ہو گیا
شوخ آتا نظر نہیں آتا — غم یہہ جاتا نظر نہیں آتا
نقش پا کی طرح کوئی مجکو — اب اوٹھاتا نظر نہیں آتا

عجب طور سے ستار بجایا کہ نہ کسی سمجھ مین آتی تہی اور تان اور سم کا کچھہ پتہ تہا اور پردے ایسی خراب خراب بنائے تہے کہ اونسے نہ سرون کی کچہہ سوجہہ پڑتی تہی اور نہ راگنی کی گت معلوم ہوتی تہی غرض دیر تک اوس ستار کے ماجرا کو اس ادا سے بیان فرماتے رہے کہ جس سے طبیعت کی گہبراہٹ اور بیزاری عیان تہی تب والد ماجد نے عرض کیا کہ صاحب ستار کیا تہا بستار تہا سرکار بہت ہنسے اونکی طبیعت خوش ہوگئی اور فرمایا کہ ہان ٹہیک بستار ہی تہا۔

آپ کو شعر کا شوق قدیم سے رہا ہے اور جبسے جب کبہی کوئی طرح لاکر دی اوسپر غزل کہدی ہے اکثر مشاعرون مین جانیکا اتفاق ہوا آپ کے صاف اور بامعنے شعر ہر مشاعرہ مین پسند ہوئے ہین ایک مشاعرہ مین جو سرکار مرحوم کے کوٹہی پر ہوا تہا مین بہی تہا اور اجمیر کے تمام شاعر اور ذی شعور آدمی اسمین موجود تہے اور طرح یہ تہی ترا بیمار نہ سنبہلا جو سنبہالا لیکر اس زمین مین سب شاعرون نے اچہے اچہے شعر نکالے تہے لیکن آپ کا ایک شعر سب سے بڑہکر رہا اور وہ اوس مشاعرہ کے تمام شعرون مین چوٹی کا شعر تہا اوسکے نقل مولوی آلہی بخش نازش ٹنک نے لی اور جو عاشق مزاج تہے وہ تو ایک ہی دفعہ کے سننے سے لوٹ پوٹ گئے دیر تک اس شعر پر وجد ہوتا رہا اور خوب خوب نعرے خوشی اور آفرین کے بلند ہوئے کہ جسسے تمام کمرہ گونج گیا اور وہ کیفیت حاضرین کو یقیناً کچہہ نہ کچہہ آجتک یاد ہوگی اور شعر مذکور یہہ ہے۔

کیا کہین شیفتہ ہین کہ دیدہ تنبولی ہم	کون دولت مین پڑے نام کسیکا لیکر

سرکار مرحوم فرمایا کرتے تہے کہ لالہ نتہن لال کو کیسی ہی مشکل طرح کیون نہ دو مگر وہ بے تامل غزل لکھہ لاتے ہین۔

سیف الدین خان سیف تخلص اور فیض محمد خان فیض اور شیخ حیات اللہ ساکنہ اجمیر و لالہ مولچند وغیرہ نے آپ سے اصلاح سخن کی لی ہے اور ستار نوازی بہی سیکہی ہے۔ ایکدفعہ کشنگڈہ سے ایک پیرزادہ آپکے صرف اس قطعہ کے سننے سے مشتاق ملاقات ہوکر اجمیر مین ملنے کو آئے تہے

ایک صورت بہی نہین دیکہتی ہین مسجد مین	شیخ جی وعظ تمہارا نہ پسند آتا ہے
ہم ازل ہی مین بتون کے طالب	بخدا اسلئے بت خانہ پسند آتا ہے

صاحبزادہ احمد خان آگہ تخلص جو سرکار مرحوم کے بہائی تہے آپ کے اشعار کو بہت پسند کرتے تہے اور نواب وزیر الدولہ بہادر والی ٹونک جب آپ کی تحریر دیکہتے تعریف فرماتے کہ بہائی صاحب کو منشی خوب خوشخط اور خوش تحریر ملا ہے اور شرح اس فقرہ کی یہ ہے کہ نواب وزیر الدولہ بہادر اور صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب بہائی بہائی تہے مگر صاحبزادہ صاحب بسبب ایک تنازع باہمی کے اجمیر مین رہتے تہے اور اونکو اکثر اوقات نواب صاحب ممدوح کو عرضیان بہیجنے کا اتفاق ہوتا تہا اور وہ آپ لکہتے تہے اسیطرح اجمیر کے سپرنٹنڈنٹ کرنیل چارلس ڈگسن صاحب بہادر بہی آپ کی خوشخطی اور تحریر کو بہت پسند کرتے تہے۔ اجمیر مین آپکی خوش نویسی اور خوشخطی اور علمی لیاقت مشہور ہے دیوان آپ کا بسبب عدم توجہی کے ابتک مرتب نہین ہوا اگر بندہ نے کچہہ کچہہ جمع کیا ہے اور اوسی مین سے یہہ چند شعر یہان بعد اجازت درج کیے جاتے ہین۔

اوٹہہ گیا وہ جو بار خاطر تہا	یہی ہوا ابتو دل ترا ہلکا
کٹ گیا سر اپنا ستمگر کے ہاتہ خوب ہوا	کہ بار تہا میری تن پہ مگر نہ ہلکا لگا

کہ وہ مسلمان نہین اگر مسلمان ہوتے مین اونہین کا مُرید ہوتا۔ آپ کو ابتدا عمر سے ہر چند کہ مسلمانون کی صحبت رہی اور مسلمانون کے مذہب سے
زیادہ تر واقفیت پیدا کرنے کا کام پڑا مگر عقاید مین ذرا فرق نہین آیا بڑے پکے ہندو اور پورے پنتھیون مین آپکا روزمرہ اکثر یہ ہے کہ صبح سے دس
گیارہ بجے تک تو طالبعلمون کو پڑہایا کرتے ہین اور پہر اشنان کرکے پوجا مین بیٹہہ جاتے ہین جب وشنو بہگوان کی پوجا اور وشنو سہسرنام کے
پاٹہ سے فارغ ہوتے ہین تو درگاہ کی کچہری مین اپنے نوکری پر چلے جاتے ہین اور شام کے قریب وہان سے آکر کہانا کہاتے ہین شام کے بعد
مندر مین درشن کرنے کو تشریف لیجاتے ہین اگر کہین کتہا ہوتی ہے بعد درشن جاکر کتہا سنتے ہین گیارس کا برت رکہتے ہین گوشت
شراب اور دوسری ممنوعات سے مطلق پرہیز ہے مزاج مین بالکل سادگی ہے دنیا کی طرف بہت کم خیال لیکن امور عاقبت کا زیادہ تر دہیان
رکہتے ہین اور ہمیشہ خوش ہشاش بشاش رہتے ہین نہ کسی بات کا افسوس ہے اور نہ کسی چیز کی ہوس سرگن اوپاشنا کا عقیدہ ہے اور شری کرشن
بہگوان کا اشٹ ہے ہر وقت اونہین کی یاد دلمین اور اونہین کا نام زبان پر ہے بلکہ ایک کتاب بہی اونہین کی حمد و
ثنا مین بطور مناجات کے تصنیف کی ہے جو بنام قصاید پر فواید مطبع منشی نولکشور صاحب مین چہپ کر مشتہر ہوگئی ہے اور اسی
مذہبی ترقی اور تزکیہ باطنی سے آپکے زبان مین بہی کچہہ اثر ہے کہ جس سے جو بات کہتے ہین وہ اکثر ہو جاتی ہے گو تہوڑا بہت کچہ
نجوم مین بہی دخل ہے لیکن عمر بہر کے راست گوئی راستبازی اور پرہیزگاری بہی تو اپنا کچہ اثر رکہتے ہے اجمیر مین چند شخص
ایسے موجود ہین کہ وہ اسبات کی تصدیق کرسکتے ہین ازانجملہ ایک محمود سلاوت ہے وہ کہتا ہے کہ جب مجکو کوئی تکلیف ہوئی ہے
اور مین نے لالہ نتہن لال جی سے پوچہا ہے اور اونہون نے کوئی مدت بتادی ہے تو اوسکے بعد ضرور مجکو فلاحیت ہوگئی ہے یہ تو
میرے سامنے کا ذکر ہے کہ ایکدن ۱۹۰۸ع مین سلاوت مذکور نے آپکی پاس آکر کہا کہ بہت دنون سے بیکار ہون اور اب
قرضہ بہی نہین ملتا تو آپ نے گرہ گوچر کا حساب کرکے کہا کہ ستائیسوین دن تم کہین نوکر ہو جاؤگے سو ایسا ہی ہوا کہ عرصہ قریب
ایک مہینے کے بعد مین ایکدن میو کالج کو جاتا تہا راستہ مین ایک کوٹہی بنتی ہوئی دیکہی اوسمین سے محمود نے پکار کر کہا کہ کنور
صاحب سلام اور جب اوس سے پوچہا تو کہا جیسا کہ لالہ جی نے فرمایا تہا ستائیسوین روز مرا یہان پندرہ روپیہ مہینا ہوگیا ہے اور اب
مین خوش ہون مجہے اوسکی خوش اعتقادی اور اوسکے موجب اوسکے عین وقت پر متمتع ہونے سے بڑا تعجب ہوا۔ آپکے
مزاج مین زندہ دلی اور حاضر جوابی بہی موجود ہے ایکدفعہ صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب نے اپنے اول کا مدار کو تو دوم اور دوم
کو اول کردیا تہا جب یہ ذکر حکیم نظام علی نے جو اجمیر کے نامی رئیسون مین سے ہتے سنا اور آپ سے بوقت ملاقات پوچہا کہ کیا
آپکے یہان کا مدار تغیر تبدل ہوگئے تو آپنے فرمایا نہین مقدم موخر ہوگئے ہین۔

صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم کے پاس میان اسد علی جو اجمیر کے پیرزادون مین سے ہین اکثر رات کے
وقت اکثر ستار بجایا کرتے ہتے ایک رات کہین سرکار ممدوح کی طبیعت حاضر نہین ہتی یا اتفاق مین میان اسد علی نے
ہی خراب طور پر ستار بجایا غرض اوس وقت مزاج مقدس ایسا بیمزہ ہوا کہ صبح تک اوسکا اثر باقی تہا اور دوسری دن جب
دربار ہوا تو والد ماجد بہی حاضر ہتے سرکار نے وہی رات کی ستار کا ذکر چہیڑا اور فرمایا کہ کل رات تو میان اسد علی نے

عدالت مین پیش نہ جاے گا بہتر ہے جو آپ مدعی کو راضی کرلین مگر کامدار صاحب تو جوابدہی کو گئے مگر جب صاحب بہادر نے
تمسک دکھلا کر پوچھا کہ مہر اور دستخط نواب صاحب کے ہین یا نہین تو کچھ جواب نہین بن آیا اور مع خرچہ ڈگری کرا کر واپس آئے اور یہ
نواب صاحب کو بدنام سوای نہین کرایا کیونکہ بروقت حکم اخیر صاحب بہادر نے کہا کہ یہہ نواب صاحب کو زیبا نہین تہا کہ اسطرح تمسک لکھکر بگڑ جاتین
اوسوقت آپ کی سچائی کی سرکار سے لیکر ادنی نوکر تک ہر ایک نے تعریف کی۔ اسیطرح حسین بخش نام ایک شخص اوسی سرکار مین ملازم تہا
بعد موقوفی وہ جب کہین روزگار کی تلاش کو جانے لگا تو آپ سے کہہ گیا کہ ایک مہاجن مین میری تین سو روپیہ امانت ہین وہ آپ لے لینا اوس
مہاجن نے وہ روپیہ تہوڑے تہوڑے کرکے دو تین برس مین دئے اور آپ کی صرف مین آگئے پانچ سات برس بعد جب وہ شخص آیا تو اوسکو تین
سو روپیہ کا سودی تمسک اوسکی رضامندی سے بعد ادائے منافع ماوجب کے لکہدیا وہ پہر چلا گیا اور اسیطرح اوس سے کئی دفعہ تبادلہ تمسکات اور تجدید
قرضہ کا اتفاق پڑا آخر مین ایکدفعہ اوس شخص نے اپنے کل تمسکات ایک شخص کو دکہلائے اون مین آپ کے ایک تمسک کے قانونی میعاد گذر چکی تہے
شخص مذکور نے اوسکو دیکھکر کہا کہ یہ روپیہ تمہارے ڈوب گئے کیونکہ تین برس سے زیادہ عرصہ اسکے تحریر کو ہو گیا اور پہر کچھ وصول بہی نہین ہوا ہے
اب اسکی کہین سماعت نہوگی مگر حسین بخش نے اسکی کچھ پروا نہ کی کہا جس شخص کا یہ تمسک ہے اوس سے مجھکو ایسی امید ہرگز نہین ہے پہر اوس شخص
کو بڑا تعجب ہوا اور اوسنے اوسکی بات کا یقین نکیا لیکن کچھ عرصہ بعد جب اوسنے تمسک جدید اوسکو لیجا کر دکہایا اور کہا کہ اسقدر مجکو وصول
بہی ہو چکا ہے تو اوسوقت اوس شخص کے تعجب کے کچھ انتہا نہ تہی کیونکہ آپ نے بلا لحاظ تمادی ایام تمسک بیبدل دیا تہا اور اوسکا سود بہی چکا
دیا تہا۔ اور بعد غدر جب کہ سرکار انگریزی نے اپنی رعایا پر انکم ٹیکس جاری کیا تہا اور اوس شخص کو کہ جسکی آمدنی دو سو روپیہ سالانہ
سے کم تہی مستثنی کرکے واسطے تخمینہ آمدنی اور انتفاع سالانہ ہر شخص کے پنچ مقرر کر دئے تہے اور وہ پنچ روزگار پیشہ لوگون پر باعتبار تنخواہ
کی اور اہل حرفہ پر اونکی آمدنی کی تخمینہ پر ٹیکس لگاتے تہے تب آپ نے باوصف اسکی کہ تنخواہ مقررہ سالبہر مین دو سو روپیہ سے کم تہی حق التحریر
کی رقم مثل دستوری وغیرہ کو جو کبہی کبہی ملتی تہی تنخواہ کے ساتہہ جمع کرکے اوسکا تخمینہ کیا تو اوسکو قابل ادای محصول سرکار کے دیکھکر
فورا اپنا نام نقشہ مین لکھوا دیا اکثر لوگون نے کہا کہ حق التحریر کے آمدنی اول تو چندان ظاہر نہین اور دوسرے ایسی ہی کہ کبہی آئے
اور کبہی نہین آئی اوسکو ماہانہ ایک قسم فرض کرکے تنخواہ مین جوڑ دینا اور اوسپر محصول دینا نقصان سے خالی نہین اور لوگون نے تو اپنے
ظاہرہ آمدنی کو بہی حتی الامکان چہپایا ہے اور آپ ایسی آمدنی خود ظاہر کرتے ہو۔ مگر آپ نے بنظر دیانتداری کچھ خیال نہ کیا اور
چند سال تک بخوشی خاطر ٹیکس دیتے رہے۔ علاوہ اسکے آپ کا چال چلن ایسا عام پسند اور مرنج و مرنجان ہے کہ تمام ہندو مسلمان
آپ سے خوش ہین اور سب آپ کا لحاظ اور ادب کرتے ہین مرض طمع یا کسی قسم کی بے اطمینانی آپ کے نفس مین نہین ہے صبر و توکل قناعت
اور شادمانی آپ کا وطیرہ ہے آپ کی کسی بات مین کذب اور ریا کا اثر تک نہین ہے ظاہر و باطن صفای کا جلوہ نظر آتا ہے
کبہی کوئی بات ایسے نہین کرتے کہ جس سے کسیکا دل دکہے اور کوئی جو کچھ سوال کرتا ہے تو حتی الوسع اوسکو مایوس نہین جانے دیتے
صلاح ہر ایک کو ہمیشہ نیک دیتے ہین اور شر کسیکو نہین کہتے آپ کی ان عمدہ عادتون کا اثر مسلمانون تک پر پڑا ہوا ہے چنانچہ صاحبزادہ
محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم کہا کرتے ہین کہ لالہ جی مین تمام اوصاف نیک موجود ہین۔ ایک یہہ ہی نہین ہے

کی سرکار مین تیئس برس سے زیادہ عرصہ تک کارپردازی کی اور وہ سرکار ہمیشہ قرضدار اور زیربار رہا کرتے تھے جس سے اکثر لوگون نے فایدہ اوٹھایا اور قرضخواہون سے مل ملکر خیانت کی لیکن آپنے اپنی دیانت اور ایمانداری سے کبھی ایک کوڑی ادہر اودہر نہین کی حالانکہ خود بھی ہمیشہ قرضدار رہے اور سرکار سے بھی قرار واقعی قدر و منزلت اوس دیانت داری کی نہین ہوئی اور جو تھوڑی سی پنشن عمر بھر کی محنت خیرخواہی اور جانفشانی کے صلہ مین ہوئی تھی اب وہ بھی نہین ہے یہ حال ہندوستانی سرکارون کا ہے جو کسی زمانہ مین پشتون تک اپنے رفیقون کی پرورش کرنے والی مشہور تھین علاوہ دیانت کے آپ کی راست گوئی بھی مشہور ہے چنانچہ ایکدفعہ صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب بہادر کے اوپر قرضداری زیادہ ہوگئی تھی اور قرضدارون کو کامدارون کی قول و فعل کا کچھ اعتبار نہین رہا تھا تب یہہ ٹھہری کہ انکو سرکار کے روبرو دیکھلین اور وہان تسلی کرادین صاحبزادہ محمد خانصاحب کہتے تھے کہ جب یہہ لوگ سرکار کے روبرو آئے تو سرکار نے فرمایا کہ کامدار سچ کہتے ہین عنقریب تمہاری قرضہ کے سبیل ہوجائیگی سو تم خاطر جمع رکھو اونہون نے عرض کی کہ سرکار کامدار تو بہت دنون سے یون ہی کہتے ہین ہان جو لالہ نتھن لال جی کہدین کہ اتنے دنون مین تمہارے روپیہ کی سبیل ہوجائیگی تو پھر ہمکو کچھ عذر نہین ہے تب سرکار نے کہا اچھا تم جاو ہم لالہ جی سے تمہاری تسلی کرادینگی اور پھر لالہ جی کو بلاکر کہا کہ تم مہاجنون سے کہدو کہ اتنے عرصہ مین تمہاری ادائگی کی صورت ہوجائیگی اسپر لالہ جی نے کچھ دیر تامل کرکے کہا کہ یہ بات کسی اور سے کہلا دیجئے اور مجھے معاف رکھئے کیونکہ اتنے مدت مین انکی سبیل ہوجانا مجھے ممکن معلوم نہین ہوتی ہے فقط

ایسی ہی ایک برہمن مسمی گنیش رام کے تین ہزار روپیہ صاحبزادہ صاحب ممدوح کے خسر میان محمد منور خان کے اوپر قرض آتے تھے اور کہین صاحبزادہ صاحب نے کسیوقت اوس کے دینے کا اقرار کرلیا تھا وہ اجمیر مین آیا اور برسون تک اوس اقرار سبیل قرضہ کا ہوتا رہا آخر اوسنے کامدارون سے کہا کہ اگر ابھی روپیہ کی صورت نہین ہے تو مجھکو تمسک کا ہی کاغذ اشٹام پر لکھدیجئے کامداران نے سرکار سے عرض کی تو فرمایا کہ جب اوسکے روپیہ دینے کرلئے ہین تو تمسک لکھدینے مین کیا ہرج ہے لکھدو چنانچہ اونہون نے اگلے ساری تمسک میان محمد منور خان کے لیکر ایک نیا تمسک تین ہزار روپیہ کا کاغذ اشٹام پر لکھدیا چندروز بعد وہ شخص بھی مرگیا اور ادہر سرکار مین محمد مستجاب خان نام کے ایک صاحب کامدار ہوئے یہہ بڑے قانونی تھے انہون نے اوس تمسک پر اعتراض کیا اور کہا کہ وہ خارج المیعاد قرضہ کا ہے اور برہمن مذکور کے وارثون کو اوسمین کچھ وصول نہ دیا اور تین برس کے قریب تک لیت و لعل کرتے رہے جب میعاد گزرنے لگی تو برہمن مذکور کے داماد نے بہت چاہا کہ تھوڑا بہت جو واسطے حفظ میعاد کے ملجائے اوسیکو کافی سمجھے مگر جب کچھ ملتا نہ دیکھا تو ناچار محکمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر مین بصیغہ دیوانی نالش کردی کامدار صاحب اسکو عین اپنے منشا کے موافق سمجھکر قانونی دلایل سے جوابدہی کو مستعد ہوئے اور تمادی ایام کے عذرون کو بڑی طمطراق سے لکھوایا اوسوقت سرکار سے کہا کہ اگر آپ تک بات آئے تو آپ بھی کہدیجیو یا نیا قرضہ ہے اور تمسک بلا مرضی ہماری کامدارون نے ناجایز طور پر لکھدیا ہے اوسوقت سرکار نے فرمایا کہ پہلے نتھن لال سے بھی تو پوچھو کہ وہ بھی ایسا کہدینگے یا نہین کیونکہ تمسک اونکی ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے اسپر جب آپ سے گفتگو ہوئی تو آپنے صاف کہدیا کہ ہم جھوٹ نہین بولینگے تمسک ہمنے سرکار کے کہنے سے لکھا ہے اور قرضہ البتہ پورانا اور میان محمد منور خان کے ذمہ کا ہے لیکن سرکار نے اوسکا دینا خود قبول کرلیا تھا اور آپکا کوئی عذر

جسکے بعد ایک مختصر سا دیباچہ مصنف کیطرف سے ہے یہہ کتاب اس علم مین بہت مستند شمار کیجاتی ہے اوسمین الفاظ کے معنے ہی نہین لکہے ہین بلکہ اونکی استعمال کا طریق بہی بتایا ہے اور ہر موقع اور محل پر وہ نادر اور لطیف اشعار استادون کے لکہے ہین کہ اگر کوئی صرف اون شعرون کو ہی یاد کرلی تو بلبل ہزار دستان اور عندلیب شیوا زبان ہوجاے یہہ بزرگوار علاوہ فارسی کے اردو زبان مین بہی شاعر تہی چنانچہ یہہ شعر اونکی اوس وقت کی شیرین کلامی کے بہت اچہا نمونہ ہین۔

وہی ایک ریسمان ہے جسکو ہم تار کہتے ہین — کہین تسبیح کا رشتہ کہین زنار کہتے ہین
اگر جلوہ نہین ہے کفر کا اسلام مین ظاہر — مسلمانی کے خط کو دیکہیہ کیون زنار کہتے ہین

بہار تخلص لالہ کالکا پرشاد ولد بہاری لال فرخ آبادے شاگرد صفدر۔ یہہ شعر اون کا ہے۔

وہ میرے گہر آئین تو کہون حال دل اپنا — تقدیر سے نکلے کوئی صورت اگر ایسے
رکہدیگا قلم ہاتہہ سے چین ہانکے مانی — ہرگز نہ کہنچیگی کبہی پتلی کمر ایسے

بہجت تخلص منشی ہنسن لال قوم کایتہہ سکسینہ والد ماجد راقم تذکرہ ہذا۔ ولادت آپ کی شہر سرونج ضلع مالوہ علاقہ ریاست ٹونک مین متی بہادون بدی ۹ ستمبر ۱۸۶۰ کو واقع ہوی اور تحصیل علم اور کسب کمال شہر ٹونک مین بطل تربیت اپنے نانا بخشی دولت رائے کے کیا اور سنہ ۱۳۰۵ ہجری یعنے سنہ ۱۸۹۰ کے بعد نواب محمد امیر خان والی ریاست کے صاحبزادہ حافظ عبد الکریم خانصاحب کے سرکار مین بعہدہ متصدی گری و پیشکاری کارپردازان سرکار ممدوح ملازم ہوئے اور سنہ ۱۳۴۶ ہجری مطابق سنہ ۱۹۲۶ تک کاروبار متعلقہ اپنا اسی دیانت و امانت اور خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے کہ علاوہ آقائے نامدار ایک ایک آدمی اوس سرکار کا خوشنود اور رضامند تہا مگر سنہ مذکور مین بعد وفات صاحبزادہ صاحب ممدوح کے جو فرزندان جناب مغفرالیہ نے بخشش مقرر کردی تو درگاہ خواجہ معین الدین چشتی کے متولیون میر حفیظ علی اور میر وزیر علی نے بنظر شہرہ حسن لیاقت کارگزاری و دیانتداری آپکے آپکو درگاہ خواجہ موصوف مین بعہدہ نائب متولی رکہلیا چنانچہ اتبک کہ عرصہ قریب چودہ پندرہ سال کے ہوتا ہے آپ درگاہ موصوفہ مین اپنے تعلق کا کام کرتے ہین اور وہان کے تمام چہوٹے بڑے آدمی بہی آپکے اخلاق و خوارق عادات سے خوش ہین اور مزید بران تمام شہر اجمیر مین کہ جہان عرصہ قریب چالیس برس سے قیام ہے آپ کی بہت کچہہ نیکنامی حسن معاشرت وغیرہ کی ہے اور آپکے علم و ہنر سے وہان کے اکثر لوگون کو فیض پہونچا ہے اور پہونچتا ہے کیونکہ آپنے اپنے وقت کا بہت سا حصہ طالبعلمون کی افادت کے لئے وقف کر رکہا ہے اوس وقت جو شخص چاہے وہ کتاب لیکر آجائے اور سبق پڑہ جائے امیر غریب کوئی ہو کسی سے انکار نہین ہے میری یاد مین بہت لوگ آپ سے لکہہ پڑہ کر اپنے مدعا کو پہونچ گئے ہین کسی نے علم پڑہا ہے کسی نے خط کی اصلاح لی ہے کسی نے حساب سیکہا ہے کسی نے مسودے لکہے ہین کسی نے شعر دکہلائے ہین کوئی ہندی پڑہتا ہے کوئی میزان منشعب کا سبق لیگیا ہے کسی نے عروض قافیہ دیکہا ہے اور یہہ چشمہ فیض فضل الہی سے آجتک بہی جاری ہے اسیطرح سے خط اور عرضی وغیرہ جو لکہانے کو آوے اوسکو مفت لکہدیتے ہین اور پڑہانے لکہانے مین کبہی کسی سے کچہہ نہین لیتے پہلے تو تمسک اور بیعنامہ و رہن نامے وغیرہ بہی مفت لوگون کو لکہدیا کرتے تہے مگر جب سے دو ایکدفعہ اس عرصہ مین گواہی کے لئے عدالتون مین جانا پڑا تو اس قسم کے کاغذون کا لکہنا چہوڑ دیا ہے مزاج مین حد سے زیادہ مسکنت اور زخارف دنیوی سے بالکل استغنا اور بے پرواہی ہے ہمیشہ قوت حلال کی کوشش رہی ہے کبہی ناجایز طور پر نہ کچہہ کسی سے لیا اور نہ اوسکا خیال کیا صاحبزادہ عبد الکریم خانصاحب

جسپر صاحب ممدوح نے اونہین کی صلاح سے ایک خط لکہکر راجہ بنی بہادر کو بڑی عزت اور بزرگی کے ساتہہ بلایا اور ملاقات کے بعد صوبہ اودہ کا کل اختیار اونکو دیدیا اور اونہون نے بہی اپنے رسای اور حسن خدمت سے طرفین کو راضی رکہا مگر صاحب نے کہا تہا کہ تم اپنے قبایل کو بلاکر صوبہ عظیم آباد مین رکہو تو ہم تمکو کل نیابت صوبہ اودہ اور الہ آباد کی دیدین مگر وہ عذرات واجب سے قبایل کے بلوانے مین تامل کرتے تہے اسعرصہ مین یہ خبر مشہور ہوی کہ نواب وزیر مہاراجہ ہلکر کو اپنے مددپر لاکر انگریزون سے لڑنے آتا ہے راجہ کو بیاس نمک اوسکے پاس جانے کا ارادہ ہوا اور وہ جیسے ہوسکا لکہنؤ جاکر معہ اپنے فوج اور قبایل کے نواب سے جاملے تب انگریزون نے دونو صوبہ کی نیابت راجہ شتاب رای کو دیدے۔

کوڑہ کی نواح مین پہر انگریزون اور شجاع الدولہ کے درمیان جنگ ہوئی اور پہر انگریز غالب ہوی مرہٹون کے سوار انگریزی قواعددان پلٹنون کی بندوقون سے ہار کر بہاگ گئی وزیر پہر روہیلون کے ملک مین آیا اور اوسنے احمد خان بنگش کی صلاح سے راجہ شتاب رای کی معرفت انگریزون کے ساتہہ صلح کی اور راجہ شتاب رای نے اس موقع پر راجہ بنی بہادر کی رفاقت کا لحاظ کرکے نواب کے عزت کا پورا خیال رکہا اور اوسکا ملک واپس اوسکو انگریزون سے دلادیا راجہ بنی بہادر کی بی بی بہی بہت نیکبخت اور فیاض ہتین چنانچہ اونکی فیض سے اکثر غریب غربا پرورش پاتے تہے اور جو محتاج اونکی پاس اپنے حاجت لیکر آتا تہا وہ ہرگز محروم اور نامراد نہین جاتا تہا راجہ جسونت سنگہ جو کاکاجی پروانہ کے نام سے بہی مشہور تہے راجہ بنی بہادر کے بیٹے تہے سو راجہ بنی بہادر شاعر بہی تہے اور اونکا کلام بہت صاف اور شیرین ہے مگر ہمکو سوای ایک شعر کے ملا اور وہ یہہ ہے اور اسسے اونکی خوش فکری اور شیوا زبانی ظاہر ہے

ساقی کی گلی دلکی آئندہ نہ گئی — ہمارے جامہ کہنہ سی میکدے پونہ گئی

بہادر تخلص بابو رن بہادر سنگہ خلف بابو فتح بہادر سنگہ شاگرد مرزا حاتم علی مہر مقیم اکبر آباد ایک خوش فکر شاعر ہین اور یہہ شعر اون کے اونکی لیاقت سخن پر گواہ ہین۔

ہم تڑپتے ہین مرغ بسمل سے
پہل یہ پایا ہے تیغ قاتل سے
ای بہادر نچھوڑیو میدان
ایکدم بہی جدا نہین ہوتا
نہ اوٹہی لاش کوی قاتل سے
کیا محبت ہے درد کو دل سے

بہادر تخلص لالہ راج بہادر مدرس اردو اسکول بلرام پور اودہ شاگرد منیر آقا حسن تخلص نامی انکا ایک تاریخی قطعہ رسالہ گلشن فیض مصنفہ نندکشور لال فروغ مین درج ہے۔

بہادر تخلص لال بہادر خلف مانکچند مرحوم انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ مثنوی مجز ہمت مصنفہ منشی جگوپال ثاقب مطبوعہ ۱۲۸۳ھ مین درج ہے اور کلام دیکہنے مین نہین آیا۔

بہار تخلص منشی ٹیکچند قوم کہتری شاہجہان آبادی مصنف لغات بہار عجم معاصر اور ہمشاعرہ خان آرزو کے تہے ہندون مین کیا مسلمانون بہی کوی مثل انکی محقق اور زبان دان فارسی کا نہین ہوا ہے آجتک بڑے بڑے عالم اور فاضل اونکی تصنیفات کو دیکہکر کان پکڑتے ہین کتاب بہار عجم مین جو فارسی اصطلاحات کے علم مین لاجواب واقع ہوی ہے اور رسالہ جواہر الحروف اور ابطال ضرورت نوادر المصادر بہار بوستان اونکی تصنیفات سے ہین بہار عجم جواب متعارف اور متداول ہے اونکا ساتوان موسوم ہی کہ جسسے تمام اگلے سودات منسوخ ہوگئے یہ عجائب نسخہ ۱۱۸۲ھ مین اختتام کو پہونچا ہے اور اندرمن نام ایک شخص نے اوسکا خطبہ لکہا ہے

سب ہی بہائی راد ہا سوامی اصل نام منشی شیو دیال سنگہ صاحب ہے تو آگرہ مین ملا ہون یہہ بہی بڑے مرتاض تہے اور ایک پنتہ انہون نے بہی چلایا ہے انکے والد منشی دلوالی سنگہ اور دادا دیوان ملو کچند اپنے شہر کے معتبر لوگون سے تہے۔ کتاب بہار بندرابن انکی تصنیف ہے اور اوسمین انکا ہندی فارسے اُردو کلام بہت کچہ درج ہے از انجملہ یہہ چند شعر منتخب ہوئے۔

کبہو صبر نہین بات یہ گہبرانی کی	اب ضرورت ہی بڑی تعلب کے سمجہانیکی
تلخی صبر کو زنہار نہ کڑوا سمجہو	جب کہ امید تجہے شیرین ہے پہل کہانیکی

بنسی دہر ولد ہیری پرشاد قوم کایتہ بہٹ ناگر سکنہ اجمیر برادر منشی شنکر لعل بیتاب تخلص نگر تخلص انکا یاد نہین رہا صرف ایک شعر یاد تہا سو یہان لکہا گیا۔

قلم ہو سو کہکر کا ہنا ساہی کو یہ چلکر	اگر لکہو نہین کچہ احوال اپنے سوز ہجرانکا

بہادر تخلص راجہ بنی بہادر قوم کایتہ باشندہ لکہنو مختار اور مدار المہام سرکار نواب وزیر شجاع الدولہ بہادر صوبہ دار اودہ کے تہے تواریخ سیر المتاخرین مین لکہا ہے۔ راجہ بنی بہادر مرجع جمیع ملازمان وزیر و مختار حل و عقد معاملات او بود و جرأتے داشت کہ مثل او در ان وقت در رفیق پروری و شرفا نوازی کسے نبود و در معاملہ رسی و سیاق فہمی و سرانجام امور و شمار و معدلات مالی و ملکی ید طولی داشت سنہ ۱۱۷۰ ہجری مین نواب وزیر شاہ عالم بادشاہ کو لیکر بندیل کہند سر کرنے کو گیا راجہ بنی بہادر کو اوسنی پیشتر سے ہی بہیجدیا تہا راجہ نے بنارس کے رئیس بلونت سنگہ کو بہی اپنے کفالت سے ساتہہ لیا تہا جو بڑا عیار جرار اور نہایت مالدار راجہ تہا اور کبہی شجاع الدولہ اور اوسکے باپ صفدر جنگ کی پاس حاضر نہوا تہا اسعرصہ مین بنگالہ کا صوبہ دار میر محمد قاسم انگریزون سے لڑائی ہار کر بندیلکہنڈ مین بادشاہ اور وزیر کے پاس بطلب مدد آیا اور بعد اختتام مہم بندیلکہنڈ کے بادشاہ اور وزیر میر محمد قاسم کے ساتہہ روانہ ہوئی بکسر مین انگریزون اور مغلون کی لڑائی ہوئی مقابلہ کے وقت راجہ بلونت سنگہ اور راجہ بنی بہادر باو زناگہ گور رہا یون نے بہت کوشش اور بہادری کی لیکن انگریزی سپاہیون کے باڑہ سے کچہ پیش نہ چلی چنانچہ بادشاہ اور وزیر شکست کہا کر واپس آئے مگر وزیر نے دوبارہ ایمان کر انگریزی فوج سے لڑائی کی اور پہر شکست کہائی اور بہاگ کر روہلون کے ملک مین چلا گیا اس لڑائی مین راجہ بنی سنگہ بہادر کے بہت سے رفیق کام آئی اور اونہون نے اپنے ملک مین رہکر جب دیکہا کہ بادشاہ وزیر کو چہوڑ کر انگریزون سے ملگیا اور راجہ بلونت سنگہ اپنے ملک مین جا بیٹہا تو ناچار انگریزونکی موافقت مصلحت سمجہی اور بروقت ملاقات اپنے آقا کی سفارش کی اونہون نے کہا کہ بشرطیکہ حوالہ کرا دینے شمرو فرنگی اور میر محمد قاسم کے وزیر سے صلح کرنا منظور ہے راجہ نے جواب دیا کہ شمرو کی پاس تو ایک جرار فوج اور جنگی توپ خانہ ہے اوسکے پکڑنے مین بہت کشت و خون ہوگا لیکن محمد قاسم کو حوالہ کردونگا محمد قاسم یہ سنکر فوراً راجہ کے قبضہ سے نکلگیا اور راجہ نے سارا حال وزیر کو لکہا مگر وزیر نے جواب دیا کہ ہم تو یہان لڑائی کی تیاری کر رہے ہین اور تم وہان رہکر انگریزون سے سازش رکہو تاکہ دونو صوبہ اپنے قبضہ مین رہین تب راجہ نے راجہ شتاب رای کو لکہا کہ وزیر نے وہ شرطین جو انگریزون نے مقرر کی ہتین منظور نفرمائین اور لڑائی کا ارادہ کیا ہے مگر مین اس لڑائی کا نتیجہ بہتر نہین دیکہتا ہون اور چاہتا ہون کہ انگریزون کے سایہ مین رہون سو آپ اسبارہ مین سعی فرماوین۔ راجہ شتاب رای جو اوسوقت انگریزون کے رفیق تہے ممنون اور ممک پروردہ راجہ بنی بہادر کے تہے اونہون نے راجہ موصوف کا کام کرنا عین سعادت سمجہکر افواج انگریزی کے جرنل برگدیر سمجر گرنگ سے کہ جسکے ساتہہ وہ تہے خوب سعی تحریک اور گفتگو کی

تم بہی کہلا دو جڑہا کر اپنے ابرو کی کمان
سہم جاۓ ماہ نو یہ دور کہنچا ہے بہت

شمع پروانہ سے ہر محفل میں تنکر جہانک کی
دیکہہ ان ہاتوں نے تیرا سر کتایا ہے بہت

یہہ چند شعر ایک قصیدہ تشبیب سے ہیں

دم مسیح کی باد صبا میں ہے تاثیر
کہ تندرست ہوئی آج نرگس بیمار

لباس ہی گل شبو نے عطر میں شب بہر
جو آج سر پہ ہزارے کے زرد ہے دستار

کہاں ہے غنچہ سربستہ شاخ میں جو صبا
فشار دے کے نکالی ہی گل سے عطر بہار

ہزار وضع کی شوخی اور ایک گل کو گر
ہزار پیچ میں سنبل کے زلف کا یک تار

مطلع دیگر

میں وہ فصیح ہوں شیوا زبان کہ بلبل نے
اوڑایا ہے مرا طرز سخن ہزاروں بار

شگفتگی ہے طبیعت میں اسقدر میرے
شگفتہ نکلے ہیں مضمون شگفتہ تر اشعار

ہلال عید کو لکہدوں تو میں کلید مراد
تو کہولے قفل در بندق م در روزہ دار

میری غزل سے دل پر الم کا غم ہو دور
میری قصیدہ سے دست کرم ہو گوہر بار

کاش وہ اپنا رخ روشن دکہا کر اوسکی آنچ
شمع کو جلوہ گری پر اپنے دعوا ہے بہت

تیرے چشم مست کا عالم میں چرچا ہے بہت
اور دہان تنگ کا ہر جا پہ چرچا ہے بہت

جہان میں نام خدا آج کل ہے یہ جوش بہار
یقین ہے بلبل تصویر کہولدے منقار

شمیم گل سی بہری ہے زمین کے جہونے
رنگا ہے رنگ سے لالہ کی دامن کہسار

کرے ہے نکہت گل عطر بیزیان کیا کیا
نسیم صبح نے کہولا ہے طبلہ عطار

ہزار رنگ کی حسرت اور ایک غنچہ گل
ہزار طرح کی حسرت اور ایک برگ چنار

گل سمن پہ تصدق ہے عالم مہتاب
سپیدہ صبح کا شبو کے پہول پر ہے نثار

بجا ہے مجہسے ہزار ابدل لے گر دستار
کہ شاخ خامہ سے جہڑتے ہیں میرے پہول ہزار

جہان میں سحر بیانی کی داد دوں اپنے
تو داد اپنی کو لب کہولے صورت دیوار

لکہوں جو سلسلہ زلف مشکبو کا شعر
مجال ہے کہ نہ دے بہر بو ہی مشک تتار

زمین طبع میری ایک باغ ہے گل خیز
ہے چرخ فکر میرا ایک ابر گوہر بار

سمند طبع کو اپنی کروں میں جب جولان
جلو میں دوڑے میں فارس کے فارسی مضمار

بلدیو لال مرحوم بن منشی کنوری لال مغفور بن منشی خوب چند ذکا صاحب تذکرہ عیار الشعرا زبان فارسی اور عربی میں مہارت رکہتے تہے اور طب سے واقف تہے قوم کایتہ ماتہر باشندہ دہلی مگر افسوس کہ جہاد نے نمجہ میں غدر کے بعد بعمر جوان انتقال کر گئے شعر ہی کہتے تہے مگر انکو نہ تخلص معلوم ہوا اور نہ کوئی شعر معلوم صرف اسقدر حال منشی مدد گار پرشاد صاحب نادر نے لکہا تہا سو بطریق یادگار درج کیا گیا

بلیغ تخلص منشی جوالا پرشاد شاگرد نسیم دہلوی۔

کسے کہتے ہیں تقوی کسکو استغفار کہتے ہیں
اوڑیدہ بلومی ہو ساغر کہ عمر زر خصت ہے

سیاہ اک دن ہے ظلمت شب تنہائی
فروغ زندگانی پر عجب انسان کو نخوت ہے

کہوں کیا میں کہ ذکر بوی گل سے سرگرانی ہے
یہہ ادنی اوس پری رخسار کا طرز نزاکت ہے

بصیر تخلص پنڈت بشیشر ناتہہ ولد بشمبر ناتہہ قوم کشمیری سکنہ دہلی جواب ساتہہ علاقہ مارڑوار میں بتقریب روزگار وارد ہیں شاگرد مرزا یوسف علی خان عزیز تلمیذ مرزا اسد اللہ خان غالب۔

نہیں کاکل کشادہ ہے پری رو تیرے عارض پر
پرستان کو نہ اوڑ جائے کہ اوسکی پر نکلے ہیں

سینے میں ہارجیت دیکہلوں کیے ہاتہہ سے
سو بار متعدد مجہسے ہی ناز وادا کے ہاتہہ

کیونکر دہان تلک ہو رسائی نگاہ کی
کچہہ دن سے ملک غیر پہ ہوا انتظام نعت

کیوں نہو عاشق می نوش کو بوسہ کی طلب

قیامت کیا کری برپا خدا جانے جوانی میں
ابہی سے ڈہنگ اوس کے زمانہ سے نرالے ہیں

ابرو کہاں کعبہ مسلمان پڑہیں نماز
کالی کی درمیان میں ہے جبیں بند نام زلف

کاکل نہیں ہے مصحف رخسار پر بصیر
طغرا کا یہہ لکہا ید قدرت نے لام زلف

ساغر مے ہی ذقن اور لب گردان عارض

بندرابن تخلص باسم خود عرف سرکار بہادر قوم کہتری دیوانی آگرہ انسپکٹر ڈاکخانجات اور یہ شعر و شاعری کے علاوہ فقیری کا مذاق بہی رکہتے تہے اور بلکہ ایک طریقہ اپنے طور پر چلایا جو بندرابنی پنتہہ کہلاتا ہے میری اونسے ملاقات نہیں ہی مگر خط و کتابت تہی اونکی

جان رخصت ہوگئی جب آپ محفل سی اوٹہے
گل ہوئی یہ شمع مہر صبح ہجران دیکھکر

قبا پہنے جو تو جھکر گریبان آستین دامن
تو میرے حق مین ہین خنجر گریبان آستین دامن

دیگر

دیگر

گریہ ہے میرے آتش غیرت ہی بجہا دے
جلتے ہین اغیار بہی دونے کے اثر سے

وہ دن ہو کہ پہر قاتل بیرحم کو دیکھون
پہر تیغ کا بوسہ لون لب زخم جگر سے

ہے وصل ہی محرومی جاوید کا پیغام
خط اوسنی جو لکہا ہیجا ہے سیمرغ کے پر سے

ہزارون مر گئے اس آرزو مین
مگر تجہسا کوئی قاتل نہ پایا

خانہ زنبور ہے اپنا بہی گہر
جب ہوا آباد غارت ہوگیا

پر عنقا جو ملے تو لکھون مضمون کمر
چشم عنقا جو ملے تو دہن اوسکا سوجھے

بوسے مانگے تو کیا اوسنے دہن بیچ ہی لب
ہائی کس پردہ اقرار مین انکار کیا

یا عجب بن مین ترے انکہونکی ایجان آئی ہے
نکلے یہ جیسا وحشت دل مجکو کہا جاتا ہے

شب وصل آتی ہی رخصت لگی تم مانگنے ہمسے
نہ جانا تہا یہ شر ہوگا تمہارے خیر مقدم سے

دلمین ہی لو نہ شمع رخون کے وصال کی
کعبہ مین روشنی ہے بتون کے جمال کی

تشبیہ کس سے دیتے ہین ابروے یار کو
ابتو کمان خم بہی ہے ہلال کی

رخ ہے تمہارا بدر کا بجلی کی ہے کمر
اور بانک کہکشان کے ہی ابروے ہلال کی

تیری کمر مین وہم و گمان کو نہین ہے دخل
وصف دہن مین تاب نہ کچہہ قیل و قال کی

دیگر

پہر کسی صورت بہی یوسف کو زلیخا نہ عزیز
اگر زلیخا کو دکہادین یار کی تصویر ہم

عشق میں جو ان کو بہی ہو جاے ہے حاصل کمال
عشق کی دولت ہوئی شیدا زبان عندلیب

عاشقون پر خار کہا کر پایگا کیا کوئی پہل
باغبان ویران کر تو آشیان عندلیب

دیگر

تمہارے قد کو ہوئی سرو دیکھکر سجدہ سے
تمہارے رخ کو جو دیکھا تو آے ہوش مین گل

پسند جب سے ہوا اوسکو ہار پہولون کا
ہوے ہین اوسکے غلامان شگفتہ گوشین گل

دیگر

دیگر

ہے خون زخم دل سی اپنا سارا پیرہن گلگون
اور اشکون سے ہین پر گہر گریبان آستین دامن

گل رنگ رخ سی تیری پسینے مین غرق ہین
شبنم کہان ہے یہ عرق انفعال ہے

یہ ہی ہے غنیمت کہ سر محفل اغیار
وہ دیکہہ مجھے لیتے ہین دزدیدہ نظر سے

بیجرم کیا تونے ہمین کشتہ شمشیر
آخر یہ ملا پہل تیری ابرو کے ثمر سے

جو رنگ نے کیا مشق ستم نے تیرے ہمکو
غمزہ سے اشارہ سے تغافل سے نظر سے

دیگر

گل اوسی دم مین ہوا شعلہ چراغ سحر
ہائی جب زخم جگر سے میری سرکی بتی

دیگر

پر سرخاب سے لکھتا ہے جواب خط وصل
اسلیے یہ معنے ہین کہ شب کو نہ ملنا ہوگا

ناصحا منع نکر عشق بتان سے مجھکو
میرے سینہ پہ ہی یہ بس تیرے سینہ پہ نہین

جب کمر کا یار کے مضمون رقم ہوتا ہے
خط مسطر شعر کو راہ عدم دکہلای ہے

دیگر

کب ہے شفق یہ وقت سحر آسمان کی
آتش لگی ہوئی ہے تمہارے جلال کی

موی میان یار کا عقدہ نہین کہلا
ہر خیمہ کہال نکالی ہے بال کی

زلف سیہ کو چہوتے ہی اندھیر ہوگیا
ثابت ہوئی ہے مجہہ پہ خطا بال بال کی

سنتا نہین ہے کوئی ہی طالعی کی اب حرف
عالم مین غیر ہم ہے تیری بول چال کی

ہوگی اعمالون کے جب ہمکو سزاو جزا
تب کرینگے پیش اپنا نامہ تقدیر ہم

دیگر

باغبان بگڑی ہے کیون ہمنی بگاڑا دیکہا
آئی ہین کچہہ دیر سننے کو بیان عندلیب

قدر ہے جنکو سخن کی جانتے ہین وجہ لق
زردی گل سی ہی ہے رنگین بیان عندلیب

عجب عالم مستی ہے آج گلشن مین
کہین ہے جوش مین بلبل کہین ہے جوش مین گل

بس شباب مین وہ شوخ لعد شوخ ہوا
کہ جیسے فصل مین ہوتا ہے اور جوشین گل

وطن مین پاہی عزت کہین ہی اہل کمال
عزیز ہوتا ہے دوکان گلفروشین گل

تیری ابرو کا جو دلمین دہیان ہتا ہے بہت
اسکمان سے ہمنا زاغ سویدا ہے بہت

دانستہ چھیڑ کرتے ہین زلف دوتا سے ہم
آفت کو مول لیتے ہین کالی بلا سے ہم

بگڑ آگیا تو ہاتھ ہی مین اوس نگار کے
یہہ ہتکنڈے ہی سیکھین گے دزد حنا سے ہم

نسخہ مین گر لکھے گا نہ تو شربت وصال
مر جائینگے طبیب تو تیری دوا سے ہم

بگڑا یہہ شب کو وہ کہ میری جان پہ آبنی
ہارے منا منا کے بت بیوفا سے ہم

کیون اب ہنسی کرتے ہین دل تنگی حریف
یہہ بت جو کہتے تہے نہین ڈرتے خدا سے ہم

ہر بزم مین ہے ذکر تری جلوہ گری کا
لیتا نہین اب نام کوئی حور پری کا

لکہتا ہون جو مین وصف تری جلوہ گری کا
ہے خامہ کی رفتار مین انداز پری کا

رہتا ہے شب و روز حسینون کا تصور
پہلو مین میرے دل ہے کہ شیشہ ہے پری کا

کیا ہوگی صبا نامہ بری تجہسے ہماری
جب حنف نہین گلگی تجہے پردہ دری کا

یک ذرہ تک نہ ہو نجاد رہا تک صبا
تونے اوڑا کے کیون میری مٹی خراب کی

تیرے چہرے پہ یہ دو صاد لگے آنکہو نکے
تجہکو خوبی مین جو خالق نے دو چند دیکہا

دیگر

جسنے دیکہا ہے زخم بسمل کا
ہاتھ وہ چومتا ہے قاتل کا

خط کہان ہے یہہ دو فرد تقصیر
آیت ابروان قاتل کا

خاکساری ہے بسکہ اپنا شعار
عطر بھی گر ملین تو ہو گل کا

دیگر

کب ہین موتی زلف مین دلدار کے
مار زلفین ہین یہہ دندان مار کے

قتل کرتے ہو جہان جاتے ہو تم
کیا چلن سیکھے ہو یہہ تلوار کے

بو ہی گل ہے تار کی سے اوسکو بار
ہار گل پہنکین نہ کیون وہ یار کے

کب گل لالہ ہین ہین یہ اتہول
زخم ہین بلبل تری منقار کے

التجا ہے آپ سے نیکی اگر ہمکو عطا کرتے
تو صبا دیکہتے انکہو نسے ہمارے ہیا کرتے

جسنے دیکہا ہے پری پیکر تجہے مفتون ہوا
جب تو مجنون ایک تہا اب ہر بشر مجنون ہوا

روز گردش شب بے خواد سکا تامان دیکہکر
ماہ پنہان ہوگیا مہر درخشان دیکہکر

باغمین خون روئے غنچے تجہکو خندان دیکہکر
ہوش بلبل کے اوڑے تجہکو غزلخوان دیکہکر

بیخود یوسف ہین خیال زلف مین اسطرح ہم
جیسے ہوتا ہے کوئی خواب پریشان دیکہکر

نکہت سے گل کے ناک مین ہے تجہہ بغیر دم
اور دلمین ہو رہی ہین خفا ہی صبا سے ہم

آفت ہی تجہہ پہ ڈہائیگی یہہ بے نیاز یان
حیف ادا نہی چاہین گے ای بت خدا سے ہم

لاتی نہین ہے اب جو تیری زلف کی شمیم
رشتے ہین ہاتھ باتہ پہ باد صبا سے ہم

آواز دل دہڑکنے کی کیا کم ہے درد سے
عادی جو ہو نکنے کے ہوان بانگ درا سے ہم

دیگر

چلنے کا سلیقہ تہا کہان کبک دری کا
یہہ طرز ادا پایا ہی اوسی کبک دری کا

خوبون نے ستایا ہے یہہ کچہہ نامہ بری کا
لیتا نہین اب نام کوئی نامہ بری کا

بازار کی مانند زمانہ ہے او راہ گیر
انسان کی عمر جیسے تماشا گذری کا

دیگر

میرے ہر درد نے عیسے کو ہراسان دیکہا
میرے ہر خواب نے یوسف کو پریشان دیکہا

اسکے تعبیر یہی تہی کہ ہوئے مجکو قتل
رات کو خواب مین جو خنجر بران دیکہا

ہے جو رکش سواد منزل کا
پردہ اوٹہا ہے اوسکے محمل کا

کیا جلایا ہے مجکو ہجر کی شب
شمع تہی یا کہ داغ تہا دل کا

سامنے اوسکے پری کے آئے جو حور
پردہ کہل جائیگے حق و باطل کا

شمع روتی تہی لوٹتی تہے ہم
تیرے بن تہا یہہ حال محفل کا

مر رہے ہین ہجر مین دلدار کے
تشنہ لب ہین شربت دیدار کے

مار لکہا جسنے زلف یار کو
بس نکالا اوسنے اوسکو مار کے

بلبلین لطف ہمین گلزار کے
پہول جہڑتے ہین زبان سے یار کے

بعد مدت اوسنے بلوایا تو ہائے
پانو ہوئے طاقت رفتار کے

اوسنے کسا ہی مجہے آج مردن ہین یارب
مری جبین سے زبان ادمکی ہین جو بہوئے

سوز سے اور نیل اپنا نالہ موزون ہوا
کیا قیامت آہ پرتاثیر کا مضمون ہوا

بحث حکمت آج زر بر ہاکہ جسکو زر ملا
وہی اسکندر ہوا اور وہ افلاطون ہوا

دلکے ستونگر ہے ہو تیغ اوسکی عریان دیکہکر
ہے عجب صد برگ بہولا برق خشان دیکہکر

باغبان اوجہی ہی کیون ہمسی ہی جائیگی
شل نگہت وہ چلے جائینگے بستان دیکہکر

خط و خال و زلف و کاکل تیرے گرد لب ہین
مار و مور افعی ہین سے انجیوان دیکہکر

ہمین وزیر اہی ہاین ہے الصاف سے اپنے
کہ لاکہون ہی ہین جمن ہگیہ غلس گردنے

پس مردن ہو اہی عشق سے یہہ ہیر دل میرا
ہنین آتا کوئی ہر دانہ میری شمع مدفن پر

علاج ہجر بتاؤ بتو خدا کے لئے
ہمین تو موت ہی ملتی نہین دوا کے لئے

تیری جفا مزے کیا کہون کہ دل نے میرے
دہان زخم سے بوسے تیری ثنا کے لئے

تیری رعنائی کا جسجا یہ پڑا تہا سایہ
ای گل اوس جا تجہے گل رعنائی خیابان اوگے

عشق مین کہا ہے تہے جو گل تو پس مردن ہی
خاک مدفن سے میری سبز چراغان اوگے

دیکہنے بناد شب جو سراپے یار کے
نقشے بگڑ بگڑ گئے صبر و قرار کے

دیگر

دیگر

یار ساقی جو بنا نگئے پس ہم دون کے
لت مین انکے مزے خوب ہی لوٹے ہمنے

تم بگڑنے مین میری تقدیر ہو
اور نہ بننے مین میری تدبیر ہو

کون کہتا ہے کہ ہے تقدیر شرط
شرط ہے تقدیر گر تدبیر ہو

دیگر

اونکے بے دیکھے نہین ہتی طبیعت میری
ابتو خوبون کی محبت ہوئی عادت میری

بے اثر اشک گئے آہ نے تاثیر نہ کی
مفت برباد ہوئی ہائی یہ دولت میری

زلف بگڑی جو ہوا سے تو گئے اپنے حواس
اتنے ہی یہ ہوئی برباد جمعیت میری

لیک دامن ہی کو کیا رہتے ہو بیٹہے ناصح
آگے کیا کیا نہ دکہائیگی یہ وحشت میری

برا نہ جانے تو تقوی ماب کیا جانے
نہ پی ہو جسنے وہ قدر شراب کیا جانے

دکہائین آپنے تن نے چہاتیان اوسکو
وگرنہ آتما اوبہرنا حباب کیا جانے

نہ آیا خواب مین تو جسکے اوسکا خواب ہی گیا
نہ سویا ساتہ تو جسکے وہ خواب کیا جانے

حریق سوز جگر ہمنرہ ہے عشق بغیر
جلا نہ جسکا ہو دل وہ کباب کیا جانے

ماہ کو دیکہہ کے وہ ماہ لقا یاد آیا
چاند کیا آیا کہ خنجر لئے جلاد آیا

دیگر

دیگر

کبہی نہ سجدہ کیا بدگمان نے میرے ساتہ
قیام اوسنے کیا اپنے جب رکوع کیا

یہان کیون دانہ ہای سبحہ مین زنار کہتی ہین
مگر دیر و حرم مین شیخ جی طفل برہمن ہے

دیگر

دیکہکر اوس کافر کو کلمہ لگا پڑہنے حریق
ایک ہندو تہا یہان وہ ہی مسلمان ہو گیا

دیگر

ہجر نے خاک مین محبوبون کو ملایا ہے بہت
کیا عجب خاک سے گر سنبل و ریحان اوگے

دیگر

مر رہے ہین ہجر مین دلدار کے
تشنہ لب ہین شربت دیدار کے

لیکے بوسہ جو جہکے پستان پر
پہول توڑا تو پہل بہی ہاتہ آیا

رات جو انکے مزے خوب ہے لوٹے ہمنے
تازہ گلشن کے مزے خوب ہے لوٹے ہمنے

دیگر

بے اثر عاشق کی ہے مستی خراب
عشق ہو تو آہ مین تاثیر ہو

کعبہ مین عشاق کی زیارت کو شیخ
بت نہو تو یار کے تصویر ہو

مری ہے مر بندی کیون نہ ہو حسرت میری
ہائے کس ناز سے ٹہکراتے ہین تربت میری

جسکے مہجور رہا مر کے تیرے قرب سے دور
جینے مرنے مین برابر رہی قسمت میری

ایک ہی بات کا پورا نہین ملتا ہے جواب
اوسکی لکنت سی بڑہی اور بہی دقت میری

اگوی کیا کہ فرشتون کو بہی شک آتا ہے
جب وہ یک ناز سے ٹہکراتے ہین تربت میری

دیگر

بغل مین جسکے نہو ایک چاند سا معشوق
وہ لطف سیر شب ماہتاب کیا جانے

جسے نصیب نہو لذت وصال صنم
بہلا وہ لذت عہد شباب کیا جانے

صنم سے انکو نہین ہوتا ہے حال دل کا بیان
زبان دیکے سوال و جواب کیا جانے

دیگر

شب کو محفل مین جو وہ شوخ پری زاد آیا
خواب سے فتنہ اوٹہا حشر کا دن یاد آیا

سیر ہو کر دیکہنے پائے نہ روئے یار ہم
جلکے لائے نہ تاب گرمی دیدار ہم

حساب بوسہ نہ آیا کبہی درست اوس سے
اودہر وہ بہولا ادہر مین نے پہر شروع کیا

دیگر

بہار آئی وہی جوشِ جنون ہی اور بیابان ہے
جو کوئی اُن آگیا وہ آجتک پہر نہین آیا
ہوئے ختم اُس معما پر دہانِ یار سخندان کے
وہ پہونچے منزلِ مقصود کو طالب جو ہو سچا
خدا توفیق دے عشقِ حقیقی کی حریق ہمکو

چشم جام شراب ہین دونون
گو نہین ہین تری سوا ہی مین
کچہہ تو کر ہمکو قتل کر یا خوش
آتشِ ہجر حریق اب توڑ
دل ہجر سخت جبا ہین ویسے پہر چہاتیان
تیرے ملکِ حسن مین ہے آمد شاہِ شباب
کیسے ہو انکو قد موزون کے ہمسر یارو ان
وہ چراغِ حسن ہین فانوس محرم مین نہان
دفن کرنا زیرِ نخل نارو یارو مجھے
دیکہکر اوس قد موزون کے نشان اندر چہاتیان
کسو حسن جہانی کی ہین یہ دو تا جو
کیا خوشی ہے ایسے انکو یا خدا جو شبل گل
غیرت ہاتہ آئینکا نہین کہیہ تیری حریق
ترے قد بالا کا باندہا جو مضمون
فرزندکا ہے عشق اب دلمین اپنے
مسیحا کب ہے دل دوا چاہتا ہے
کسی دلا بے رحمی ہے جو بیکلی سی
شفق ہوئی یارب کس غضب کے ...
نہین ہے نام کو بھی خون ہا سب ہوا اشک ہوکر
پر او حور ملین یہ نزاکت تو نہین دیکہے

وہی جنت وہ وہی تلک ہاتہ من چاکِ گریبان ہے،
زمینِ کوہ ہی جانان بھی کوئی کیا باغ رضوان ہے
وہان یار رہی کوئی مگر اسرار پنہان ہے
بہلا آب رو ان کا کون رہبر یا بہ عمان ہے
کہ عشق ظاہر مین تو زبان دین و ایمان ہے

انسے عالم خراب ہین دونون
جان و دل ہم کباب ہین دونون
یہ تو کار ثواب ہین دونون
جگر و دل کباب ہین دونون
کیا کرینگی خنجر جفا یہہ ابرو ہمسر چہاتیان
اوڑہتی ہین تعظیم کو اوسکی مقرر چہاتیان
ایسے موقع کی نہین ہین اوسکے دلبر چہاتیان
کب ہین یہ اشعر و انگیا کے اندر چہاتیان
او مارا ہے مجھے اپنی دکھا کر چہاتیان
مانگتے ہین جسے اب سرو صنوبر چہاتیان
آج پہر کیسے رکھین اپنے اپر پر چہاتیان
ہو لکر کیون ہو گئین جامہ سے یا نہ چہاتیان
کیا ہوا اگر تمنے لکہین سب سے بہتر چہاتیان
مرا بول بالا ہوا چاہتا ہے
یہ کعبہ کلبا ہوا چاہتا ہے
تیرے لب سے قاتل شفا چاہتا ہے
نہ معلوم کیا گل کہلا چاہتا ہے
کہ جس سے گب جہتا رنگ ان ...
اگر ہی قتل تو تجکو کیا تیر ہی گردان
اگر ان ہے سایہ گل ادس ... نازنین

ہجوم آہ و افغان صور کا بہرتا ہے دم آ
نہین لے مہر و مشتری سے سوا خواہان کسیکی ہم
سبد غنچہ نی توڑا اور گل نی جام اپنا
کہین نہ کیون جنت مین ہنست مرحلا ...
یہ جو چشم پر آب ہین دونون
ہم نے دیکہا جو اُنکی آنکھونکو
وصل مین فکر ہے جدائی کا
دیر مین برہمن حرم مین شیخ
ہوکر کہتے ہین میرے دلکے اندر چہاتیان
نے ہوسے کمر کی تیر سینہ کا ابہار
یہ نزاکت یہ لطافت یہ بہار او سیمین کہان
ہے شکم تیرا جو بحرِ حسن تو گرداب ناف
قبہ الماس ہے یا قوت کی ہین یہ کلس
سر اوٹہاتی ہین یہ کس وقت پہر ...
جب بہار کیسے ہی جا جاتی ہی جوشِ حسن مین
رنگ میلا اونکا ہو جاتا ہی چہو گئے لے نسیم
ہے غرور حسن سے آج عرش پر دماغ انکا
لکہا ہے جو تیرے کمر کی صفت مین
دل سوختہ کو ہے اب تیری لو
ہوس شاعری کی کبھی عاشقی تہی
مگر آسمان بھی ہے اُس قد کا عاشق
مسی بیدہ لب تیرا ہنسی ہے برگ سوسن پر
جو پہر فاتحہ او نہ آنیکی خبر ہو تجے
جلایا سر مژگان آنکہونے مثل ... ہمکو
کیا ہے گل کو جا کر گلستان مین سر ...

ہین ہنگامہ محشر سے کم یہ روز ہجران ہے
عبث تو ہیر آگی ہم خوان ماہ کنعان ہے
تیر جانے سے اگلرو یہہ ابتر بزم لبستان ہے
کہ اوس رشک پری کو آجکل شغل گلستان ہے
بحرِ غم کے حباب ہین دونون
نرگس نیم خواب ہین دونون
وصل و فرقت عذاب ہین دونون
تیرے بیچھے خراب ہین دونون
راتدن پہر مین آنکہو مین سیاہ چہاتیان
وہان ہین عنقا کہان آئی بنکر چہاتیان
ناز سے کرتی ہین کیون تشابہ اکر چہاتیان
اور ہین شبل حباب او سیمین و مرمر چہاتیان
ٹہنیان رکہتی ہین یہ اونچے چہاتیان
کیا اوٹہا لینگی زمین کو اپنے سر پر چہاتیان
ہو گئیا انگیا کے اندر وہ اُبہر کر چہاتیان
حور کی بھی ہین نہین یہ زیر و زبر چہاتیان
پاؤن رکہین پہر بہلا کیونکر زمین پر چہاتیان
وہ مضمون عنقا ہوا چاہتا ہے
یہ انگشت شعلہ ہوا چاہتا ہے
حریق اب تو کیا کیا ہوا چاہتا ہے
نہین تو مرا کیون بُرا چاہتا ہے
نگاہ شوخ چتبک نہ ہے برق ... شعلہ
تو پہر کیا کیا او دا جہاتی ہے اپنی شمع مدفن پر
ہمین گر خون کا دعوے ہے تو ہو سی ... گرد
یہ غرق نجات کب ... اوس گلشن پر

۲۵- ترجمہ نظم ساج بنت یعنے کلیلہ و دمنہ ۲۶- لطائف الظرفا منتخب از کتب تواریخ ۲۷- ہدایت الشعرا منتخب از کتب تواریخ ۲۸- حکایت عدل و انصاف منتخب از کتب تواریخ- ۲۹- تاریخہائے عجیبہ انتخاب از کتب تواریخ ۳۰- تذکرۃ الصنائع- منتخب از کتب تواریخ ۳۱- بعضے از اشعار اساتذہ- منتخب از کتب تواریخ-

دیوان راقم کا مرتب نہین ویسے ہی مسودات متفرق پڑے ہین اور اونہین مین سے یہہ چند اشعار منتخب کرکے درج کرتا ہون ناظرین سے امید ہے کہ سہو و خطا کو معاف فرماوین-

عید کو بھی نہوا ماہ ہمبر مین ہون
اسکے دلنے نگیا آہ کدورتکا غبار
ہے صنم شان خدا شان ہے تیری پیدا
دلپہ زینت ہے سواد ہنر و علم و کمال
حال دل کہتا ہون رہ و آداد نہ بنے
قتل عام اب ترے کوچہ مین ہوا کرتا ہے
ہمکو معلوم ہے جاتا ہے جہان چھپ چھپ کر
میر مانند نہین کوئی جہان مین غمگین
جوش وحشت مین جو جاتا ہون مین صحرا کی طرف
کون ہے ایسا ترے جان نثار و نمین نہین
نہ تھا باغمین نرگس ترے آنکھونکا حیران ہے
تمہارے دید کو ہر یک ہے تن چشم انجان ہے
ہر رہ ہے جو ظالم ہے ید خندان ہے
زمین عرق قلب ہے اور چرخ مین ہے گرد ونکی
بھلا نسبت ہے کیا ہندوستان نسے مصر و کنعان کو
جسے کہتے ہین روز حشر وہ مہر حشر عالم مین
جو دیکھو چشم معنی سے تو ہے مہمان سرا لبنان
ہمین یک لک اوس تما دش اجالکو ہوے
دیا کاندھا جو اس نے سنگ پر ہی آگئی آفت ہے

بخت اتنا بھی نہ چمکا وہ بد اختر مین ہون
مرگیا اور ملا خاک مین ہنسکر مین ہون
سجدہ اشو جو ہو گرا اسمین فرین تو کا ہون
خاک غربت مین چھپا صورت اخگر مین ہون
ہوگئی ہے اپنی ہستی اعتبار اندنون
چال تو ابتو قیامت کے چلا کرتا ہے
پر تو کیون ہم سے پریزاد اڑا کرتا ہے
دہن زخم بھی میرا نہ ہنسا کرتا ہے
ہر بگولا اپنے تعظیم اوٹھا کرتا ہے
بات جو تجھہ مین ہے الگی وہ ہزارون مین نہین
ترے زلف پریشان کا تو سنبل پریشان ہے
فلک انجم سے نگران ہے زمین سبب سنبلستان ہے
تماشا بلبل وگل ہی سیر سرو باران ہے
مرا اشک رواں کا بھی کوئی طوفان ساطوفان ہے
کہ یہان ہر سر مین گلے جلوہ یوسف نمایان ہے
وہ میر ہجر کی شب اور دلکا داغ سوزان ہے
روان ہیجا یہ ہر سر وان وقت ہر گو آن ہے
انہونے جب سے دیکھا باغمین خرامان تجکو
مرتا ہوت سے یک عالم تخت سلیمان ہے

پھرتا ہون در در تجھے ڈھونڈتا گھر گھر مین ہون
کی خطا آپکی ابرو کو جو خنجر لکھا
مین انہین دیکھون وہ آئینہ کو دیکھا کرین
محو آرایش رخ ہے کیون دل ہمارا اندنون
شمع سان آنسو بہی کیون عشقبازی مین دلا
مین وفا کرتا ہون گر یار جفا کرتا ہے
بیخودی کیجئے نہ پردہ کہ یک پردہ نشین
فتنہ و شر ہے جو اوس شوخ کو ہی ربط تمام
کیا نہین دیکھا ہے لعل تر پہ ڈر کی جگہہ
اٹھا کر آشنا نہ صحبت یاران دانا ہے
جو تیرے مصحف رخ پہ لکھا ہے خط ریحان ہے
چمن ایسا ہے ساقی ہے مے ہے اور غزلخوان ہے
دہن غنچہ ہی نرگس چشم ہی گل رخ ہی خط ریحان
خیال زلف و خال سے یہ عالم کو لالہ
زمین شعر مین ہول رہتا ہے خواکر نخال کا
ترے گیسوے پیچان کا جو سنتا ہے مجھے سودا
سامنے تیرے درد انکو نکی قلم ہوتے دکھاتا ہے
حسین یہ بھی ایک ہے سمن پا برخ عالم مین
سکونت ہے خانہ زنبور پر کیا کیا

کھیلتا عشق مین اسکام کی جو سر مین ہون
قتل چاہو تو کرو قابل خنجر مین ہون
اونکی حیرانی یہ کچھ اور بھی ششدر مین ہون
آئیگی کیا باغ مین انکی سواری اندنون
سر نہ کٹوائے کہین یہ خامکار اندنون
جسکا جو کام ہے وہ اپنا کیا کرتا ہے
خال دلمین مرا ابتو لیسا کرتا ہے
اس لیے عطر بھی فتنہ کا ملا کرتا ہے
جا کبھی اس غرفہ و منظر مین اگر کیجے
سدا الجھاتی ہے تیرے چرخ خضر مو دلنا
پڑا جاتا نہین اک حرف ہے یہ کیسا قرآن ہے
جو تم آجاؤ ایسے مین تو سب عشرت کا سامان ہے
ترا نقطہ بھی کیا کم ہے باغ ارم رشک بستان ہے
لب آب مین حق حون ہی گو ہے اور یہ میدان ہے
ترے رقا کا مضمون بند ہاں جیسے کہ ایجان ہے
تو بعد مرگ بھلا قبر پہ عشق پیچان ہے
یہ کاغذ مخزن دل ہے تصویر لیسا
نکوئی سرو قد تجھسا نکوئی ماہ لستان ہے
شب مین جو یہ ہو شب وہ دین ویران ہے

گلدستہ ادب۔ اسکی صلہ تالیف مین سو روپئے گورنمنٹ ممالک مغربی سے انعام ملا اور مطبع نولکشور لکہنؤ مین چھپی ہوئی ہے۔
۷۔ خواب راجستان۔ مطبع نول کشور مین چھپی۔
۸۔ سوانح عمری نوشیروان بادشاہ۔ مطبع خیر خواہ عالم دہلی مین چھپا۔
۹۔ جواہر التعبیر ترجمہ سنسکرت سپن چنتامنی " " "
۱۰۔ نفائس التواریخ۔ حالات حکمار سلف مین۔ " "
۱۱۔ تاریخ تزک ہند " " " "
۱۲۔ تعلیم النسار۔ اسکے صلہ تالیف مین بہی گورنمنٹ ممالک مغربی سے سو روپیہ ملا تہا۔ مطبع مذکورہ بالا مین چھپی ہے۔

مندرجہ ذیل کتابین تیار ہین مگر ابھی چھپی نہین

۱۔ تواریخ مارواڑ۔ اسکے صلہ تالیف مین تین سو روپیہ گورنمنٹ ممالک مغربی سے عطا ہوا ہے۔
۲۔ عجائب التواریخ۔ واقعات عالم بقید سنین ہبوط آدم۔
۳۔ احکام نوشیروانی۔ ترجمہ توقیعات کسریٰ۔
۴۔ معیار الشعرائے ہنود۔ ہندو شاعرون کی فارسی کلام کا تذکرہ۔
۵۔ ناری نورتن۔ عورتون کے پڑہانے کی ہندی کتاب۔
۶۔ مضامین دلنشین۔ متعلق ترقی و بہبود قوم کا پتہ۔
۷۔ مصائب زندگی۔ سوانح عمری راجہ کرن باگہلا والی گجرات ہمعصر علار الدین خلجی۔
۸۔ حل لغات حقائق الموجودات۔

مندرجہ ذیل کتب ناتمام ہین

۱۔ خلاصہ مہابہارت ۲۔ ترجمہ مہابہارت ۳۔ سنین ہجری۔ تاریخ عام اہل اسلام بقید سنہ ہجری سنہ ۱ ہجری سے اسوقت تک ۴۔ سنین عیسے۔ یورپ وچین کی تواریخ سنہ ۱ء سے اسوقت تک۔ ۵ سنین ہند ہندوستان کی تواریخ سست آیکرم سے اسوقت تک۔ ۶ تواریخ جے پور ۷ تواریخ ریاست سروہی ۸ تواریخ ٹونک۔ ۹۔ تواریخ ریاست اودے پور۔ ۱۰ تواریخ ریاست الور۔ ۱۱۔ تواریخ ریاست ایدڑ ۱۲ تواریخ ریاست بوندی ۱۳ تواریخ ریاست کوٹہ۔ ۱۴۔ تواریخ جہالاواڑ ۱۵۔ تواریخ بہرتپور۔ ۱۶۔ تواریخ بیکانیر ۱۷۔ تواریخ جیسلمیر ۱۸۔ تواریخ مفصل مارواڑ۔ ۱۹۔ تواریخ ریاست بانسواڑہ۔ ۲۰۔ تواریخ ڈونگرپور۔ ۲۱۔ تواریخ دیولیہ پرتاب گڈہ ۲۲۔ تواریخ اجمیر۔ ۲۳۔ تواریخ ریاست کشن گڈہ ۲۴۔ تواریخ راجپوتان متفرق جوائب رئیس نہین ہین۔

روشن ضمیری کے زمانہ ہین کوئی نہ خود کسیکی غلامی مین رہنا چاہتا ہے اور نہ اپنی قوم کا رہنا گوارا کرتا ہے
اور اسی خیال سے بعض اوقات مجبوراً اون قیدون کے اوٹھا دینے کی کوشش بہی در پردہ زبانی گفتگو
اور دربار مین عرض معروض کرانے وغیرہ سے کیجاتی تہی اور یہہ ہی امر باعث بدظنی رئیس کا ہوا جسکے ۱۹۲۵ کے
کے شروع مین دفعتاً راقم کی نسبت حکم ہوا کہ یہان سے چلے جاؤ راقم کو بہی یہہ ہی منظور تہا اسلئے بلا عذر وناملِ
وہان کاروزگار چھوڑکر اور اپنے آقا صاحبزادہ حامد خان صاحب سے نیکنامی کی چٹہی لیکر اجمیر مین چلا آیا
بعد آنے راقم کے راقم کی تمام کوششین مشکور ہوگئین اور رئیس نے حالات زمانہ سے اندیشہ ناک
ہوکر ہندؤن کو شرعی قیدون سے آزاد کردیا - دیکہو اودہ اخبار مطبوعہ ۵ مارچ ۱۹۰۹ء - یہان
صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے فرزند ارجمند صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان
جو نواسے صاحبزادہ عبد الکریم خان صاحب مرحوم کے ہین میو کالج مین بضرورت تعلیم انگریزی رہتے
تہے اور انکے اتالیق منشی رام چندر کو ایک محرر حساب دان کی ضرورت تہی اسوجہہ سے بوجہ تعارف
سابقہ کے وہان میرا روزگار ہوگیا لیکن سال بہر کے اندر ہی تنخواہ بقدر ثلث تخفیف ہوکر بہت سا
وعدہ وعید آئندہ ترقی و پرورش کے لئے ہوا وہان تنخواہ گو پہلے ہی قلیل تہی مگر راقم اس خیال سے
کہ ایک مدت تک جناب والدین کی خدمت سے مہجور رہا اور اب جو یہ سعادت حاصل ہے تو اسقدر
قلیل پر قناعت کرنا چاہئے تاکہ تلافی مافات ہو بجفا وکفا گزر اوقات کرتا رہا پر اب جو یہانتک نوبت
پہونچی تو ناچار باہر جانے اور روزگار تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی لیکن اوسی عرصہ مین میرے چہوٹے
بہائی بابو بہاری لال کے ذریعہ سے بتعارف پنڈت نراین سہائے جی و مادہو پرشاد جی کہ یہ دونو
بڑے بامروت اور باوضع آدمی ہین ریاست جودہ پور مین صورت روزگار کی ہوگئی چنانچہ
ابتک کہ چار برس ہوئے راقم یہان محکمہ اپیل مین نائب سررشتہ دار ہے اور سب لوگ بفضل الٰہی
راقم سے خوش ہین - اور ابتک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات راقم سے منطبع و مشتہر ہوچکی ہین

۱ - لطائف ہندی - پٹیالہ مین چھپی -

۲ - افسانہ خرد افروز یعنے قصۂ بہرام و بہرور - مطبع مفید عام آگرہ مین چھپی اور کئی سو جلدین اسکی سرکاری اسکولون اور کتب خانہ جات مین لی گئی ہین -

۳ - تاریخ میواڑ ترجمہ راج پرستی - مطبع منشی نولکشور لکہنؤ مین چہپی -

۴ - رسالہ جہل جواب تاریخی ایضاً ایضاً

۵ - کارنامہ نوآئین یعنے تقویم مونڈ المورخین ۔ ررمکرر

اور عجیب نشین اور بزرگوار شخص تھے راقم کو اون کے الطاف و مکارم بزرگانہ اب تک بخوبی یاد ہین اور یہ جو کچھہ نوشتہ بدہ راقم کو حاصل ہے اوہنین کی برکت سے ہے الحاصل راقم نے پندرہ سولہ برس کی عمر تک گھر ہی جناب والد بزرگوار سے لکھنا پڑھنا سیکھا اور بعد اسکے کچھہ صورت ناخن بندی کی صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب مغفور کی سرکار مین ہوگئی اور سمت ۱۹۲۱ مین کسیقدر اضافہ بھی ہوا اور سرکار ممدوح مثل والد ماجد کے راقم سے بھی خوشنود اور رضامند رہتے تھے اور اون کے صاحبزادے محمد خان صاحب اور حامد خان صاحب اور محمد سعید خان صاحب بھی بچپن سے راقم کا لحاظ اور خیال رکھتے تھے اور ان تینون لایق صاحبزادون کو نواب وزیر الدولہ بہادر رئیس ٹونک بہت پسند کرتے تھے اور مثل اپنے حقیقی صاحبزادون کے اپنے پاس رکھتے تھے اور کوئی ٹونک مین نہین کہنے پاتا تھا کہ یہہ حضور کے بھتیجے ہین اور بعد انتقال نواب صاحب ممدوح کے جو سمت ۱۹۲۰ مین ہوا اون کے جانشین نواب محمد علی خان بہادر بھی ان صاحبزادون کی بہت خاطر کرتے تھے سمت ۱۹۲۲ مین صاحبزادہ محمد خان صاحب ٹونک سے اجمیر مین آئے اور راقم کو اپنے ساتھہ لیگئے۔ شعر کی طرف راقم کو شوق تو پہلے بھی تھا لیکن یہان آکر بسبب فرمایش آقار نامدار کی طرح پر غزلین کہنا اور مشاعرون مین جانا پڑا چنانچہ یہ اتفاق پہلے پہل صاحبزادہ احمد علیخان صاحب رونق تخلص کے مشاعرہ مین ہوا طرح یہہ تھی | کچھہ بھی بن آتی نہین کیا کیجے | اسپر جو غزل راقم نے صاحبزادہ ممدوح کے اصرار سے لکھی تھی اوسکے چند شعر حاضرین جلسہ کو بہت پسند آئے اور یہ باعث حوصلہ کا آئندہ کے لئے ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے تو تخلص حریق تجویز کیا تھا مگر والد ماجد نے بشاش رکھا راقم نے تبرک سمجھکر دونو ہی تخلص بحال رہنے دئے۔ سمت ۱۹۲۶ مین صاحبزادے عبدالکریم خان صاحب تیس برس بعد حسب الطلب نواب ابراہیم علیخان صاحب بہادر رئیس حال ٹونک کی جو سمت ۱۹۲۴ مین بعد معزولی اپنے والد نواب محمد علی خان صاحب بہادر کے مسند نشین ہوئے تھے اپنے خاندان سے ملنے کے لئے ٹونک مین تشریف لائے اور ڈیڑہ مہینے بعد قضاء الٰہی سے ہیضہ مین مبتلا ہوکر جان بحق ہوئے اس واقعہ سے چند عرصہ بعد جو اونکے صاحبزادون مین تقسیم ترکہ وغیرہ سے باہم صفائی ہوئی تو والد ماجد کو تو انگلشو دیدی اور راقم کو صاحبزادہ حامد خان صاحب نے اپنی طرف لے لیا چنانچہ سمت ۱۹۳۴ تک راقم اونکے سرکار مین رہا مگر چونکہ وہان ریاست کیطرف سے بنظر تعصب مذہب جو لوازم دین اسلام سے ہے ہندوؤن کے اوپر سخت سخت قیدین لگی ہوئی تھین جیسے مندر نہ بنانے پائین اور پرانے مندرون کی مرمت نکرسکین وغیرہ وغیرہ اور اسکے سوا سے مسلمان لوگ بزعم حکومت عموماً ہندوؤن سے سختی کے ساتھہ پیش آیا کرتے تھے اس لئے راقم کو ہمیشہ وہان کے رہنے سے دل مین کراہیت رہا کرتی تھی کیونکہ اس آزادی اور

سرکار انگریزیہ بہادر نے تمام غارت گرون اور مرہٹہ سردارون کو ایک جگہہ بٹھا دیا اور ملک مین ہر جگہہ امن امان
ہو گیا اب جناب ممدوح کو البتہ ایک گونہ عسرت لاحق ہوئی کیونکہ وہ زیادہ تر پڑھے لکھے نہین تھے اور اون کا شوق
اور رجحان طبیعت اوس زمانے کے تقاضے اور منشا کے بموجب زیادہ تر سپاہگری کی طرف تھا اور اوسی عہد
یعنے جنگ پنڈارہ کے قریب سمت ١٨۶۶ مین میرے والد بزرگوار منشی نتھن لال صاحب کی ولادت شہر سرونج مین
ہوئی اور چند سال بعد اسکے جناب دادا صاحب اپنے قبائل کو لیکر ٹونک مین کہ جہان نواب امیر خان مرحوم
نے سکونت اختیار کی تھی اپنے خسر بخشی دولت راے کے پاس چلے آئے اور وہان جناب والد ماجد نے
بطل تربیت اپنے نانا صاحب کے علم کی تحصیل اور کسب کمال کیا اور بعد وفات نوابصاحب مغفور اور
بخشی صاحب ممدوح کے جو سنہ ١٢٨۵ ہجری مین واقع ہوئی صاحبزادہ عبد الکریم خانصاحب خلف اصغر نوابصاحب
مرحوم کی سرکار مین عہدہ منشی گری و پیشکاری کامداران مین نوکر ہو گئے اور عرصہ چند سال تک جناب
صاحبزادۂ ممدوح کے ہمراہ واسطے پیروی مقدمہ تقسیم ریاست کے جو جناب ممدوح نے اپنے بھائی
نواب وزیر الدولہ بہادر مبرور کے اوپر سرکار انگریزی مین دائر کر رکھا تھا بھوپال گوالیار دہلی آگرہ
متھرا اور اجمیر وغیرہ پھرتے رہے اور آخر بعد انفصال مقدمہ جب صاحبزادہ صاحب بہادر مغفور نے
اجمیر مین رہنا اختیار کیا تو والد موصوف نے بھی وہین مکان بنا کر تمام متعلقان خانہ کو سمت ١٩٠٠ مین ٹونک
سے وہان بلوا لیا سمت ١٩٠١ کی ماہ سودی ۵ کو راقم آثم کی ولادت مقام جے پور مین اپنے نانا حکیم شنکر لال جے
کے گھر ہوئی جو ایک بڑے نیک دل اور فقیر دوست آدمی تھے دادا صاحب کشن چند سمت ١٩٠۵ کے بیساکھ
مین راقم آثم کو اجمیر مین لے آئے اور سب سے پہلے اونہون نے ہی راقم کی تعلیم تربیت مین بدل توجہ
فرمائی چنانچہ الف بی تے پڑھانے کے بعد دادا صاحب گھاسی رام جی کے ہاتھہ کا لکھا کریما پڑھایا بعدہ
جناب والد بزرگوار نے اپنی اوقات گرامی کو راقم کے نوشتخواند مین صرف کیا سمت ١٩١٢ مین راقم کے نانا
صاحب نے راقم کو اپنے پاس جے پور مین بلایا اوس وقت راقم گلستان پڑھتا تھا جناب ممدوح گو
بخوبی پڑھا لکھا سکتے تھے لیکن بنظر تبرک اپنے اُستادزادون کے پاس لیگئے اور سپرد کر آئے چنانچہ راقم
نے عرصہ قریب ڈیڑھ سال تک وہان مولوی امان اللہ و حفیظ اللہ وغیرہ سے جو بڑے مہربان و ذی علم
اشخاص تھے تحصیل علم کیا اس عرصہ مین جناب نانا صاحب کا انتقال ماہ کاتک سمت ١٩١۴ مین ہو گیا اور یہ باعث
سبب اکہہ سمت ١٩١۵ مین جناب قبلہ گاہصاحب جے پور تشریف لیجا کر راقم کو اپنی ہمراہ اجمیر مین لے آئے
اوس وقت جناب دادا صاحب بیمار تھے اور اون کی بیماری طول پکڑتی جاتی تھی یہان تک کہ کوئی
دوا کارگر نہ ہوئی آخر ماہ کاتک مین وہ بھی جان بحق ہوئے۔ عمر آپ کی ساٹھہ برس سے کچھہ اوپر تھی

بشاش - تخلص - اضعف العباد دیبی پرشاد مولف تذکرہ ہذا - ہر چند کہ شاعر نہین مگر شاعرون کا نام لیوا ہے اور کبھی کبھی اردو فارسی کی بہی تک بندی کر لیتا ہے اس لئے دوستون کے اصرار سے لاچار ہو کر کچہہ حال اور کلام اپنا بہی یادگاری کے واسطے لکہتا ہے - یہ مسکین قوم سے کایتہ سکسینہ ہے وطن بزرگون کا بہوپال ہے مگر دو پشت سے اجمیر مین آب و دانہ کے تقاضے سے قیام ہے بندیکے دادا کے پردادا منشی نرسنگہہ داس ریاست بہوپال کے معزز ملازم تہے اون کے صاحبزادے منشی عالم چند بہت لائق اور عالم ہوئے اونکے صاحبزادے منشی گہاسی رام علمیت اور خوشنویسی مین اپنا جواب نہین رکھتے تہے چند کتابین اون کی ہاتہہ کی لکہی بخط نستعلیق و شفیعہ و شکستہ وغیرہ بندہ کے پاس موجود ہین اور اون سے اون کا کمال فن خطاطی مین ظاہر ہے اوسوقت چہاپہ نہین تہا اور قلمی کتابون کی بہت قدر تہی اس سبب سے آپکی خوشنویسی سے بخوبی آمدنی ہو جاتی تہی اور آپ بلا کسیکی نوکری چاکری کے خوش گزران تہے مگر بعد وفات آپ کے جو لالہ کشن چند دادا راقم کے خورد سال رہ گئے اور ریاست والون نے رشتہ دارون کی چغلخوری سے کئی بار گھر لوٹ لیا اس سبب سے دادا صاحب اور اون کے والدہ ماجدہ کی اوقات تنگی اور تکلیف سے بسر ہونے لگی نواب امیر خان جو بعد کو رئیس ٹونک اور بڑے نامی شخص ہندوستان مین ہوئے اوسوقت مالوہ مین بخت آزمائی کرتے پہرتے تہے اور اوس عرصہ مین وہ بہوپال مین تہے چونکہ دادا صاحب کی شادی اون کے بخشی دولت رائے کے صاحبزادی سے ہو گئی تہی اس لئے اسد فعہ وہ دادا صاحب کو واسطے تعلیم و تربیت کے اپنے ساتہہ لے گئے اور جنابہ دادی صاحبہ خورد کلان بہوپال مین ہی رہین - کچہہ عرصہ بعد ناگپور کے راجہ نے بہت سی فوج لاکر بہوپال کو گہیر لیا اور یہہ گہیرہ بہت دنون تک سختی کے ساتہہ لگا رہا جس سے شہر مین غلہ کی قلت یہان تک ہوئی کہ سیر بہر چانول پانچ روپیہ کو آتے تہے اور غریب لوگ بہوکون کے مارے مرتے تہے اور جنکو موقع ملتا تہا وہ شہر سے نکل بہی بہاگتے تہے آخر اسیطرح ایکدن ہماری دادی صاحبون کو بہی بے سر و سامان جان لیکر نکل جانا پڑا اوسوقت وہ گہر اور جو سامان اوس مین تہا اپنے رشتہ دارون کو سونپ آئی تہین سو وہ اون کے ہی قبضہ مین رہا مگر افسوس یہ ہے کہ اون حضرات نے کتب دستخطی جناب دادا صاحب گہاسی رام جی جو دو صندوقون مین بند تہین بیچ بیچ کر زیور بنوا لیا دادا صاحب کے پاس جو دو چار کتابین رہین وہ وہی تہین جو اونکے خسر اونکے پڑہانے کے لئے لے آئے تہے خیر دونو دادی صاحب بہوپال چہوڑ کر شہر سرونج علاقہ مالوہ مین جو اب شامل ریاست ٹونک ہے آرہین اور وہان اٹہارہ برس تک اتفاق سکونت کا رہا اور دادا صاحب کشن چند جی نواب امیر خان کے چلتے پہرتے لشکرون مین بفراغت اپنا اور اپنے متعلقون کا گزارہ کرتے رہے مگر بعد جنگ پنڈارہ جو

ملتا ہے وہ مضمون ہمین ذہن رسا سے | رہجاتا ہے جو بندش فکر شعرا سے
اُس گل کا نہ لائے کبھی پیغام ہماری | شرمندہ کبھی ہین ہوا باد صبا سے
کعبہ کیطرف نشہ مین کسطرح سے جاؤن | دشوار سنبھلنا ہے مجھے لغزش پا سے
آتا ہے نظر ہاتھہ مین اُس شوخ کے جو وقت | ہوتا ہی نہو چاک عمر از رنگ حنا سے
لایا جو شب ہجر مین اہل زبان پر | تاثیر ہم آغوش ہوئی آکی دعا سے
مارا ہی جنہین آپنے آنکھون کی حیا سے | اب انکو جلاؤ لب اعجاز نما سے
مشتاق جب الجہتا ہی تری زلف دوتا سے | ڈرتا ہے ہمارا دل صد چاک بلا سے
تاحشر جدا ہون نہ مین اُس حور لقا سے | خواہش ہے اگر ملین تو نہی ہی خدا سے
لیکر کہین جھلے کو کری مجھکو نہ بدنام | اتنا ہے فقط خوف ترے زرد حنا سے
باقی نہ رہی خواہش ہے بادہ کشی مجھکو | بیہوش کچھہ ایسے ہوئے ساقی کی صلا سے
سچ پوچھئے تو خاک در یار پہ مجھکو | آرام ہے بڑھکر کہین نقش کف پا سے

بانع - تخلص - لالہ ہرے ہربنس رائے قوم کایتھہ بھٹ ناگر ساکن گلاوٹھی ضلع بلند شہر وکیل عدالت منصفی فارسی مین اچھی استعداد رکھتے تھے دو برس ہوئے کہ گزر گئے یہ شعر اون کا ٹھاکر گلاب سنگھ مشتاق نے بھیجا تھا سو یہان درج ہوا

نام بانع کا مری فہرست مین داخل نہین ؛ | کیون نہین کرتی ہو خارج غیر سے بولادہ شوخ ؛؛

برج لال - متخلص باسم خود - وکیل کاپنور کوئی صاحب ہین جنکا ایک قصیدہ منشی ایسری پرشاد سررشتہ دار عدالت ضلع کانپور کی مدح مین دیکھا گیا اوس سے یہہ دو شعر منتخب ہوئے -

لوائے علم و ہنر کا ہے اوسکے اسکہ بلند | نہین ہے طائر فہم و خرد کا جسپہ گزار
ہزار شکر بدرگاہ حقتعالی ہے | کہ فضل اپنے سے اُسکو کیا سررشتہ دار

برق - تخلص - لالہ شیو سہای ساکن میرٹھہ وکیل عدالت منصفی شاگرد غلام محی الدین عشق و مبتلا - ابتک عمر اون کی ساٹھہ سے زیادہ ہے -

اُسکی چوٹی پہ ہاتھہ کیون ڈالا | برق نادان کو مار کہانے دو

بسمل - تخلص - پنڈت موتی لال - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ملک پنجاب باشندہ دہلی - رونق افروز لاہور ہین - قوم کشمیری انگریزی زبان کی فاضل اور فارسی مین بہی اچھے ماہر ہین اور شعر بہی موزونی طبع سے خوب موزون کرتے ہین - چنانچہ یہ شعر اون کا ہے - اور یہہ صاحب اس زمانہ کے نامبرآوردہ اور لایق فائق شخصون مین ہین

گہر پڑا ہے تیری تر یاس سے مرجاتا ہون | بس ادہر آتا ہون مین اور ادہر جاتا ہون

بسمل تخلص - پنڈت سندرلال آبجہانی سررشتہ دار پرمٹ کانپور ولد بخشی ٹیکا رام برہمن کشمیری باشندہ لکھنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناسخ -

بچہ مرجان ہین یہ دست حنائی کی جگہ | یہ بشر کی انگلیان ہین یہ شجر کی انگلیان
یہ نہین ناخون ہی طفل برہمن ہاتھہ مین | دانتونکی نیچے دبائین ین عیارانے انگلیان
گر رہا ہے مرغ دل اپنا یہ شیون ہاتھہ مین | مین جو چٹکانی لگا اُسن سیمبر کی انگلیان

برہمن تخلص - نام نامعلوم - یہ دو شعر ان حضرت کے گل و صنوبر کے اردو ترجمہ مصنفہ ہم سے لیکر لکھے گئے

یہ نہ جانو کہ مرا آنکھہ سے آنسو ٹپکا | نشتر عشق لگا جس سے کہ لوہو ٹپکا
برہمن عشق بتان کی ہو لذت معلوم | پکے پھوڑے کی طرح جب دل ابد ٹپکا

بریان - تخلص - پنڈت گنیشی لعل اور حال معلوم نہوا اور یہہ دو شعر اون کے ہین -

غیر کی پہلو مین تھا ہو نہ پہر چونسٹھہ گہڑی | ہائے قسمت یہ ستم اُٹھاؤ پہر چونسٹھہ گہڑی
شام او رخنداں پہرین ہین روز رہے بعد شب | مین بہرو یا چشم نم اٹھاؤن پہر چونسٹھہ گہڑی

ان کتابون کی عبارت بہت صاف شیرین عام فہم اور دلنشین ہے اونکی مطالعے سے ہر ایک ہندو اپنے اور مسلمانون کی مذہب کی حقیقت اور ماہیت سے واقف ہونیکا فائدہ اوٹھا سکتا ہے علاوہ اسکی بہت کچھ عمدہ ذکر اونکے خوارق عادات کا بہی سننے مین آیا ہے اور اونکا دم فی زماننا ہندوستان مین مغتنمات سے ہے اونکی تصنیفات نے بہت سے کم علم اور مذہب سے ناواقف ہندوونکو مسلمان اور کرسٹان ہونے سے محفوظ رکھا ہے سوائے کتب مباحثہ مذہب کے اور کوئی تصنیف اونکی ہمارے دیکھنے مین نہین آئی اور نہ کوئی کلام نظم قسم غزل و شعر وغیرہ سے معائنہ اور مسموع ہوا لہذا یہہ چند شعر اونکے جو خاکساری کی صفت مین مین کتاب اصول دین احمد سے بضرورت یادگار منتخب ہوکر یہان درج کیے گئے -

جو شب خاک رہ پرا تما ہین — سمجھتے خاک ہی کو کیمیا ہین — جو ہین وہ خاکسار حضرت پاک — ہوئی ہو جسطی آلودہ خاک

جو ہو وے خاک بیز کوی دلدار — اوسی ہے خاک سے ہر دم سروکار — جسے زر خاک سے حاصل ہوا ہے — ہی خاک اوسکے حق مین کیمیا ہے

تو جا کر بیا ریون سے پوچھ خود سر — کہ ہی خاک اوسکو سونے کے برابر — نہ ہرگز خاکسار و رنج ہو بد ظن — کہ ہو وے خاک سے آئینہ روشن

نہ اصلا خاک پر کر طعن بیباک — کہ دنیا اول و آخر مین ہی خاک — بباعث خاک کے ہی باغ و بستان — بدولت خاک کے ہی کاخ و ایوان

عیان ہو خاک سے لعل بدخشان — ہو ظاہر خاک سے یاقوت رمان — زر گل خاک سے آتا ہے بیرون — دیا ہی خاک ہی مین گنج قارون

ہیں صرف خاک ہوئے ہین خزاین — اسے مین دفن رہتی ہین دفاین — ہوا ہے قدسیونکا جاکے افسر — رکھا ہی جسنے اپنا خاک پر سر

بظاہر دیکھ لے ای حق فراموش — کہ دریا کی کیا ہی خاک سے جوش — طفیل خاک سے ہے روئیدگی سب — بدولت اسکی ہین چشمی لبالب

تو خود بہی خاک ہے ای خاک بر سر — غرور اتنا نہ مشت خاک پر کر — غرض ہے خاک ہی سے سب جز و کل — سمجھ ہے تیرا اسی سے بی تامل

انور - تخلص پنڈت بشمبر ناتھ لکھنوی ولد کیشو ناتھ شاگرد آغا حسین مرزا عشق و معصوم طوطی -

مجھ پر جو گزرتی ہی ہر روز شب ہے یاد — خود حال آئینہ ہے کوئی کیا خبر کری — کیون شام ہی گہبر آگئے ہو ٹہرو صاحب — شوق سے گہر چلی جائیو کچھ رات رہے

زلف کی تنی یاد دیہہ کیا ناتوان مجھے — تار نفس بہی اتنا ہے بار گران مجھے — نسبت ازل سے عاشق و معشوق کو رہی — وہ بید مین ہو گئے تو کیا بیزبان مجھے

ہے غمگسار مین ہوں ہم ہر درد مین — کب بہولتی ہین نالہ و آہ و فغان مجھے — یاد روئے وہ قافلہ سے کھلی چشم دہر مین — ستر ہوئی ہی گردش کاروان مجھے

اوباش - تخلص منشی جہنولال ریختی گو سکنہ دلی کچھ کلام انکا منشی درگا پرشاد صاحب نادر نے بہیجا تھا از انجملہ یہہ چند شعر اس تذکرہ کے لئے منتخب ہوئے

اوباش تیری چال کو گو پہچان گئے مین — کچھ میر لیط فسی اوسے سوکن نے لکہا تہا — تو رات گہر مین نہ تیرے آیا تو مین تہا — غصہ مین بہرا بیٹہا تہا اور چنین بچیز تہا

اہل - تخلص جانکی بی بی صاحبہ پردہ نشینان شہر الہ آباد سے ہین اور شاید کہ قوم کی کایتھ ہون اور بشرط صحت اس خبر کے ہم اسبات کا بہی فخر کر سکتے ہین کہ شاعرہ عورتین ہماری قوم مین بہی موجود ہین - دو غزلین انکی ہمکو ایک عنایت فرما کی معرفت پہنچی ہین اور طرز کلام سے واضح ہے کہ بی بی صاحبہ ممدوحہ بڑی خوش فکر اور صاحب ذہن سلیم ہین اور اونکو اس فن مین خوب مشق ہے -

تو نی تو رہا کر ہی دیا زلف دوتا سے — ہم جان سے جائین بہی اب تیری بلا سے

تاریخ گرفتگی غازی احمد مختار پاشا

جو بہاگا احمد مختار پاشا غازی رومی
ملا یہ سالِ تاریخ کہا بس احمد غازی لقب بہاگا

الفت - تخلص منگل سین قوم کایتھہ ساکنہ عظیم آباد جنہون نے دہلی مین آکر جرأت سے اصلاح لی تھی اور اونکے اس شعر سے مترشح ہوتا ہے کہ اچھی طبیعت رکھتے تھے -

ہار قدم پر ہے یہانتک آئینہ سوز نیاز مین
کیونکہ گہر جانے لگے شام و سحر دو چار کے

الفتی - راجہ پیارے لال عظیم آبادی ولد رای سکہن جی عظیم آباد کے مشہور صوبہ دار راجہ رام نراین موزون تخلص کے وارث ہین اور رئیس اعظم اوس ناحیہ کے ہین فارسی بہی کہتے ہین اور اردو مین بہی داد سخن دیتے ہین چنانچہ یہہ شعر اونکا اونکی کلام کی صفائی کا عمدہ نمونہ ہے -

جسجگہ بیٹھے وہین کے ہو رہے
خاکساری سے مثال نقش پا

امانت تخلص لالہ امانت راے جو محلہ دریبہ واقع دہلی مین رہتے تہے اور حال اونکا معلوم نہوا شاید یہہ وہی امانت راے ہون کہ جنہون نے راماین اور بہاگوت کا فارسی منظوم ترجمہ کیا ہے -

تشریف یہان نہ لاؤ پر نامہ تو بہیجو
مت کچھ خبر ہماری اپنی خبر تو بہیجو

امیر - تخلص جوالاشنکر ولد گنگا دت قوم کایتھہ سکسینہ باشندۂ بریلی ایک ذی استعداد اور نیک نفس آدمی ہین اونکی تصنیفات سے مثنوی کتھا ست نراین مسمّی بہ دافع عذاب یکہی ہے جو ۱۸۸۱ء مین چہپی ہے کتھا واقعی دلچسپ اور قابل دیکہنے کے ہے اوسکی نظم بہت سلیس اور شیرین ہے چنانچہ یہہ چند شعر بطور نمونہ اوسمین سے یہان درج کئے جاتے ہین

زبان پر ست نراین کا ہی نام
جمال اوسکا تماشا روبرو ہے

کہ جس سے جان کو تن مین آرام
چمن مین گل ہی گل ہین رنگ و بو کی
بیان کیا کر سکے یہہ پیکر خاک

اوسی کی ہر طرف جلوہ گری ہے
جدا ہے سب سے لیکن ہے ہر اکجا
بجز اسکے کہ ہے وہ ایزد پاک

کہین زہرہ کہین وہ مشتری ہے
دوئی سے دور ہے یکتا ہے یکتا

اندرمن - متخلص باسم خود زبدۂ محققان نو و کہن قدوۂ موحدان فخر زمن منشی اندرمن جو آج علم و فضل مین اپنے وقت کی یکتا ہین اور جنکی علمیت و فضیلت کا شہرہ تمام ہندوستان مین پہیلا ہوا ہے یہہ قوم سے مہاجن ہین اور مرادآباد کو اونکی سکونت سے شرف حاصل ہے اونکو جسقدر عبور مذہبی علوم اور کتب شاستر مین ہے اوسیقدر مسلمانون اور انگریزون کے علم دین مین بہی ہے اونہون نے مباحثہ مذہبی مین بڑی شہرت اور ناموری پائی ہے اور اب تک حسب مندرجہ ذیل کتب اردو اور فارسی مین تصنیف کر چکے ہین - ۱ - تحفۃ الاسلام - بجواب کتاب تحفۃ الہند مولوی عبید اللہ صاحب

۲ - ابطال التناسخین - بجواب اثبات الاصنام و اعجاز محمدی - ۳ - حملہ ہند - ۴ - صولت ہند -
۵ - صمصام ہند - ۶ - عماد ہند - ۷ - صوارم ہند - ۸ - پاداش اسلام بجواب خلعت الہنود
۹ - اصول دین احمد - بجواب اصول دین ہندو - ۱۰ - اندر بجر - بجواب سوط الجبار مولوی محمد علی صاحب

اور عالی طبیعت ہیں علم انگریزی و فارسی میں طاق اور طرز سخن میں شیخ ناسخ اور خواجہ وزیر کے پیرو شاگرد منشی شنکر دیال فرحت -

بہار رشتہ صد جا کی ہے زلف پریشاں میں
ہر آنسو چشم تر میں عکس ہے چشم تر ہی آنسو میں
وصل حاصل ہوا ہے بر سے سو ان باقی
کہ غم نہ سینہ بند کی جڑیا کو تھا مگر
جب زبان جاتے ہیں زخم کے منھ
اپنی حلقہ کو چھوڑا ہے میں گردش کن
چشم احول ہے وہ چندان زلف نظارہ
منزل اوس کی چلنے سے تھکا میں ناتوان
پڑی فرق سر سے ضرور اٹھائے نظر

عجب ہے جا کی گل ہو ہی کنگھی عشق بیجا میں
در غلطان صدف میں ہے صد دانے ہے در غلطان میں
دفتر عشق بتا نگی ہی یہ واصل باقی
بھولو نکا ہار او بجہ گیا گلدام ہو گیا
تیغ سے مانگ لیا کرتے ہیں
خال مرکز دورے پرکار خط کا ہو گئیں
اور چار آنکھیں ہوئیں جب چار آنکھیں ہو گئیں
قبر بیٹھی دو پٹہ سے دبانے کے لئے
اگر کو دیکھی اگر چشم ناف جانان سے

نہیں خضر گردش تلو کو چشم جانا عزیز
ہم اشک رو نہیں دو قطرہ مردم دیدہ
لکھی ہے ہجلی بجا ہمنے وصف دندان جاناں
نہیں معیوب ناک انکی نظر دو تسبیح زبانہ میں
واہ قسمت ہمنے صد کھائے ہیں ناک بنانی یہ زخم
نہ لیا بوسہ تیغ ابرو
باغ کی آب و ہوا ہوائی ہے صحت تخشر اگر
خاک زاہد سے اگر تسبیح کے دانہ بنیں
جو ہو نہیں شانہ کو تکلیف زلف پیچان سے
اوس بت کافر کی گر لو جا کر تنگی ہو ئیں

نگاہیں ہیں گھڑی اطفال ہند ات وہ جیو آئین
دریا خضر دوڑ و نوح کی کشتی ہی طوفان میں
نظر آتی فتن میں دہی جہا ہی دلوا ئین
بنا ہو حرف سا کن مطلع ابرو جانان کا
خط و گڑ ہا لیکن یہ آب تیغ سی تقدیر کا
ہم کہیں قدم پہ چڑھا کرتی ہیں
کس لئے نرگس کی بیمار آنکھیں ہو گئیں
ہولیں ہم زندہ او نگلی پر بچانے کے لئے
سنائی آ و صدائے شکست دندان سے
ہوں لیلے ڈہال ہے پہل خنجر فولاد سے

افگار - تخلص منشی اندر روپ پیشکار جلبہ رائے پردومن کشن آنریری مجسٹریٹ مراد آباد ان کا قطع تاریخ دیوان وقار مطبوعہ ۱۲۹۱ ہجری میں درج ہے -

اکبر - تخلص رام دین قوم گجراتی ابن بھگوان دین آدمی ذی لیاقت ہیں مگر مولد اور مسکن اونکا معلوم نہوا مندرجہ ذیل تاریخ ہائے جنگ روم و روس اونکی تصنیفات سے ہیں -

ترکون پہ آب ہے وقت تنگ روس سے	بیڈ سپاہی ہجان و دل پر عناد تہا	ائی صدائے غیب سے اکبر برا حال	ہی انتقام قہر کا قوم جہاد پر ۱۲ ۹۴ ھ

الیضاً صفحہ ۴ انجمن اخبار ۵ ستمبر اور مفرح القلوب ۲ دسمبر ۱۸۷۷ع سے

دیکھتی ہیں ابتک ہی اخبار وں میں لکھتے ہوے حال کی آتی ہی شرم	روسیوں نے روم کو غارت کیا ظلم ہی اسلام پہ یہ برملا	قتل کیئے مرد مسلمان تمام روح نبی نے یہ کہا بہر سال	عورتوں سی کرتے ہیں اونکی زنا خاتمہ روم بروے بیگاہ ۱۲۹۴ ھ

الیضاً

لو کانگدس سے صلح مطلب جہاں ہو گئے باقی تمام آیا تہ انتظام ہند	سب بادشاہ روے زمین دنگ ہو گئے اجا بشاہ ہند میں شکاں ہو گئے	اقلیم روم ٹکڑی ہوی حصہ ہو گئے الے خوشی سی اہل جہان واہ واہ ۱۲	سلطان ہند سپاہ سے سوا کام ان سے سلطان مطیع قیصر ہندوستان ہوئے

جنگ شپکا تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۷۷ عیسوی

ہوئی جہادی میں ہو کر کی جنگ فلک نے یہ ہجری میں سال شکست	نظر روم کو آیا روز سیاہ کہا ہو گیا کار ترک اب تباہ ۱۲ ھ ۹۴

اول سے آخر تک ایک ہی قافیہ مین کتاب ختم ہے اور پھر لطف یہہ ہے کہ لطف شاعری ہاتھہ سے نہین جانے پایا یہہ چند شعر اوسکے دیباچہ سے منتخب ہین ۔

اوس ذات کی کیا کوئی کرے سیح ثنا
کرتی ہین مقامات مین بہی طرفہ مقالات

جسجا کہ نہین وہم تصور کی رسائی
منکر ہے کوئی کوئی مقر ہے بخدائی
گر وہم جنین ہو تو وہی نکلیگا باقی

ہر ایک نے نام اسکا رکہا اپنی زبان مین
ہے ٹہیک یہی منفرد ذات ہے اوسکی
جب آ فکر کا گئی قسم خرچ مین آئی

سیر مین ہی صورتین تفریق لگائی
پر اسکی صفت جز کل نہ بنائی

احقر ۔ تخلص بلدیو پرشاد ولد بہاسکہہ راے فرخ آبادی اور حال معلوم نہوا یہہ شعر اونکا ہے ۔

فراق یار مین اس رجہ ضعف و ناتوانی ہے | کہ ایدل سخت مشکل ہے بدلنا ہمکو کروٹ کا | اگر پاتین وہ کرتا تو دہن کا بہی پتا ملتا | کیا ثابت کمر کو اوس صنم باندہکہ پٹکا

اسد ۔ تخلص گردہاری لعل بن رام دیال کایتہ کہتری سری باستب ساکن ہرہٹہ ضلع آذام المد محکمہ کلکٹری لکہنؤ
انہونے سداماں چرتر کا سمت ۱۹۲۱ مین نظم ترجمہ کیا ہے اور منظومہ فرخ نام رکہا ہے یہہ چند شعر اون کے اوس سے منتخب کئے جاتی ہین جسے اونکی نازک خیالی و شیرین بیانی ثابت ہے ۔

کہ رہتا تہا سداماں ایک برہمن
زبس تہا بیسروبرگی کا ساماں

برنگ گل جہان سے پاکدامن
غبار آسا تہا خالی ہاتھہ ہر آن
یہانتک پیرہن سے تہا سبکبار

گلستان قناعت کا تہا وہ گل
سراپا شکل سوزن تہا وہ عریان
کہ رکہتا تہا فقط ایک تار زنار

بہار گلشن صبر و توکل
تعلق سے جہان کی پاکدامان

اشعار در صفت چشمہ

گوارا مثل آب زندگانی ؛ | کہ شکر شرم سے ہو جسکے پانی | غبار راہ سے دہویا بدن کو | اوتارا تن سے خاکی پیرہن کو

ارمان ۔ تخلص راجہ جنمی جی متر نبیرہ راجہ پتمبر متر شاگرد حافظ اکرام احمد ضیغم حوالی شہر کلکتہ مین بمقام سونتری رہتے ہین اونہون نے ایک تذکرہ بہی اردو کے شاعرون کا بنایا ہے یہہ دو شعر اوسکے ہین ۔

کام اپنا نہ کبہی تجہسے میری جان نکلا | تن سے جان نکلی مگر دلکا نہ ارمان نکلا | رات بہر نالہ کیا کرتا ہون گریہ دن کو | آہ حسرت کیا مین حقیقت مری اوقات کی

اظہر ۔ منشی جگناتہہ خلف منشی گردہاری لعل شاگرد منشی جواہر سنگہ صاحب جوہر تخلص پہلے چہاؤنی جکردتہ مین بعہدہ سب اورسیر ملازم تہے بعد سررشتہ تعلیم چرچ مشن اسکول لکہنؤ مین ملازم ہوکر وہین امتحان منشی لاہور یونیورسٹی کالج کا پاس کیا اور اب بہی لاہور مین ہی مقیم ہین اکثر شعر خوب کہتے ہین ۔

میرے سینہ مین ہوا میدان ابلیس کیطرح
نطق سے ہیر طبع سا مسعہ عاشق ہے طرح
چاہئی کب دلدار کی کیونکہ سو قسم

سر سودا ہے سر زلف حسینان کیطرح
شوخیان مضمون ہین ناز حسینان کیطرح
ہاوہ مضمون سے اوڑا جاتا ہی اظہر کا غذ

درس حسن شہطان ہی دیتا کیا ہے دیدۂ عشق
دلربا کہتا ہے نامہ کبوتر لائے
لتیان مین ہیں تنگ تا رتو سیب ان خنا زنخ

شاہدان طبع کو تعلیم نسوان کیطرح
جذبہ شوق نے پیدا کری خود کا غذ
اور باغ حسن کی کرو قرق گسترشی مری یاد

افق ۔ تخلص منشی دوارکا پرشاد لکہنوی خلف منشی پورن چند مالک مطبع و اخبار رہنمائی نوجوان خوش فکر

اونکی جو ہم ہونچے تہی درج تذکرہ کیئے گئے جن سے اونکی عاشق مزاجی اور نازک خیالی عیان ہے -

پوچھتے کیا ہو کہ شب آشفتہ کیونکر مر گیا / اور یہین باقی رہا تھا بندہ پرور مر گیا
جان دی عاشق نے تیرے شب کہ اک بار گیا / آدمی تھا آخرش صدمہ اوٹھا کر مر گیا
ہو جدائی مین بسر آشفتہ جینے سے تنگ / عشق ہی ہو گی اک نہ اک دن ہو کر تمام سر گیا
سمجھتا نہین ہے جو کہ ہے بیمار عشق کا / یارب نہ ہو کسیکو یہ آزار عشق کا
تیرا شکوہ کبھو لب پر نہ آیا / پہ تجھکو ہم سے کافر نہ بنایا
کو دعا کی ہی لیئے ہو دے خدا کا تو خیال / کیا بنی گی گر کبھی تو بدگمان ہو جائیگا
ہائے غیروں سے یہ کہنا سکا کیونکر آپ سے / مجکو مت چھیڑو کہین یہان آشفتہ آجائیگا
بالکل ہی اوسنے کہدیا یہ آزار عشق / کس طرف اپنی دیدۂ گریان کو کیا کہون
زلفون سے بھی یاد رخ نے دل لیا / کیا وجہ تہی سو تہی یہ مسکراتا کیا کہون
ایک آسکی دیکھنے نے کر دیا عالم کو قتل / یہ تیرا ابرو ہے یا عید الضحی کا چاند ہے
رکھا سر پانون پر اوسکے تو بولا / کہ تو بہی بے سر و پا کسقدر ہے
دم کا مہمان ہی اور آشفتہ / بیخبر تجھکو کچھ خبر بھی ہے

آشفتہ - تخلص پنڈت امرناتھ کشمیری شاگرد تنویر ایک مرد نوجوان وجیہہ اور خوش فکر ہین غدر سے پہلے تو دہلی مین رہتے تھے مگر اب لاہور مین کسی علاقہ پر ممتاز ہین کلام انکا بہت پاکیزہ اور ہر مضمون ہموار سنا گیا کہ انہون نے بہت کچھ کہا ہے مگر ہمکو جتنے اشعار اونکے ایک تذکرہ سے ملے وہ سب یہان لکھے جاتے ہین -

غیر ممکن ہے کہ چھوٹ جاوے یہ آشفتہ دل / حلقۂ دام بلا حلقۂ زلف یار کا
زخم مین دیدار جاتا انکا میسر ہو گیا / اپنا مرنا مجکو جینے کے برابر ہو گیا
کونسی روز رلایا نہ غم یار نے ہای / کون ہے روز مری چشم پہ دامان نہوا
تن پہ جب پنجۂ وحشت نے پہاڑا آنکا / تو دیا دشت جنون نے مجھے دامان اٹھا
اندنون تم جو ہو آشفتہ پریشان خاطر / کسنے ہوش آپکے کہوئے ہین ان ایام دل
بجلی مین ہے ادا اوسکی ہنسی کی ہی شرارت / اور ابر ہو نہ ہے مرے دیدۂ تر کا
آشفتہ بزم یار مین ساقی بنا ہے غیر / کیونکر نہ ہون کباب ہی ٹکڑے جگر شراب
کی ہوگی اونسے بادہ کشی ہم نے غیر مین / تلخی رہی جو میری زبان تمام رات
یاد آگئی جو جنبش ابرو تو کیا کہون / رگ کہلی گلی پہ رات کو بے اختیار تیغ
ہے سجدہ خاک پر شہیدون کے / چھینکتی کیون ہو فرش خواب کے پہول
درمان نہین ہے مرض محبت کا اے طبیب / جیتے حشر تک کبھی ہو دوا ہم سے نہ لگے
میرا بھی دل ہی زلف کو ہمیشہ گہو لئی / زلفونکی طرح دل ہی بجا ہے بچھ کہین
جنکی باعث سے انکی نظرون سے گری / اونکی کچھ بھی ہم نہ آئی دھیان مین
دیکھکر ہوگا اوس آفت جان کو گیا حال / جسکے دیکھی ہی بیتاب ہوا جاتا ہو دل
لگا یہ ہاتھ او عدو کی شب جانان لطف یار / جلائی آتش غم نے مرے دل کی تمنا کو
دلمین شیفتہ ہے تو ہونکا خیال / لب پہ باتین ہین پارسائی کی

آگہ - پنڈت جوالا ناتھ خلف وتا رام برہمن فارسی بہی کہتے ہین اور کلکتہ مین رہتے ہین -

جان جاتی ہی ترپتا ہون پڑا / دیکھتی کیا ہو تماشا کیا ہے
تیرا دیدار میسر ہووے / اس سوا اور تمنا کیا ہے

اثر - پنڈت نرنجن ناتھ لکھنوی اور حال معلوم نہوا یہہ شعر اونکے ہاتھ آئے ہین سو درج کیئے گئے -

گر رقم وصف قد موزون دلبر ہو گیا / طول اشعار مین آیا صنوبر ہو گیا
ہم اثر محروم قسمت کے سبب سے رہ گئے / اوس پری کا وصل غیرونکو میسر ہو گیا

احسن - تخلص منشی شیام سندر متوطن لکھنؤ شاگرد منشی دیا کرشن صاحب ریحان -

[illegible] ہر وقت قضا کہیلتی ہے / کالی ناگن ہی نہین یار کے گیسو
یار کی زلف کی تعریف لکھی کیا احسن / سنبل باغ جنان بھی ہی یہ بہتر گیسو

اصغر - تخلص منشی سیتل پرشاد نامی شعرای لکھنؤ سے تھے اونہون نے سریمد بھاگوت کی بارہوین سکند کا اردو منظوم ترجمہ کیا ہے

آذر - تخلص لالہ لچھمی نراین خلف لالہ ہر سکھہ راے قوم کایتھہ سکنہ سکندرہ ٹونک راقم تذکرہ کے رشتہ دارون سے ہین اور اونہون نے اصلاح مولوی سعید احمد سعد تخلص سے لی ہی اور کبھی کبھی بندہ کو بھی اپنا کلام دکھلایا ہی

شور و غوغا ہی عشق کا ... نہین
...لف بیچا لگا ہے مجھے سوچ جب دل
محبت مین تعشق ہندو مسلمان کا خیال
تصویر ...
...یا کرین کچھ اگر تری غنچہ لب

ہای ملامت دل پر نالہ و شیون نہین
ایک ہی تار گریبان مین گر دم نہین
عشق مین رہتا نہین ہے دین و ایمان کا
مین ہون مشتاق تیری خندہ گفتار کا
کمر اونکی نظر نہین آتی

چارہ گر کیسے مرے زخمون کو رفو ...
تیری تیغ ابرو کی اپنا ہی ظالم
نامہ شوق ایک دم فرقت ہے
کہین بیٹھہ جاتی بنیاد گردون
کچھ عدم کی خبر نہین آتی

جو مجھے چاہیے لذت ہی نہین
ہوی نہچان نوجوان کیسے کیسے
ہوش اوڑ جائے گا کبوتر کا
کر انشکون سے طوفان اٹھا چاہتا ہے

آذر - تخلص پنڈت جوالا پرشاد برجباشی ولد منشی پنڈت کشن چند ابن کشنچند بن جیتا من خلف آتما رام قوم برہمن کشمیری سمت ١٩٢٠ مین بکیٹھہ باشی ہوئے عرصہ تک متھرا کے کوتوال اور تحصیلدار رہے تھی اور پھر دنیا کو چھوڑ کر خطہ برج مین گوشہ پکڑ بیٹھے تھی - کہتے ہین کہ اونکو حبس نفس اور مشاغل تصفیہ قلب سے روشن ضمیری حاصل ہوگئی تھی چنانچہ اونہون نے اپنے مرنیکی ساعت اور تاریخ پہلے سے بتادی تہی وہ شاعر بہی تہے اور اردو فارسی مین شعر کہتے تھی فارسی کلام تو اونکا تذکرہ معیار الشعراے ہنود مین درج ہو چکا ہی اور اردو یہہ ہے

رباعی

دنیا مین غم و عبث سے چھوٹے | عقبی مین بہ بے حسابی سے چھوٹے
ہر چار طرف کی شگفتے وہم و خیال | ہم عشق مین فکر شش جہت سے چھوٹے

آرام - تخلص کھن لال قوم کایتھہ باشندہ دہلی ایک مرد زکی ہین اور یہہ شعر اونکی افکار نادر سے ہی -

ہم جو مجھ سے کہتے ہو نہ تو یار سے مل | اوسکو سمجھاؤ ذرا یہہ نہ اغیار سے مل

آرام - تخلص پریم ناتھہ راے کہتری باشندہ دہلی تیراندازی و خوشنویسی مین اچھا دخل رکھتے تھی اور صاحب دیوان گزرے ہین یہہ شعر اونکا ہی

خون آنکہون سے نکلتا ہی رہا | دل کا فوارہ اوچہلتا ہی رہا

آزار - تخلص رام سنگہ باشندہ دہلی جو بعد تحصیل علم اندھے ہوگئے تھی مگر فن شعر مین بڑی مہارت رکھتے تھے چنانچہ یہہ شعر اونکا اونکی روشن سوادی علم شعر پر دال ہے -

اندنون یار تری طرز تکلم اور ہے | طور چشمک اور ہے وضع تبسم اور ہے

آزار - تخلص لالہ جوالا پرشاد فرخ آبادی ال متھرا -

منغص کس لئے بیٹھے ہو دل کیا کدورت ہے | اجی یک جام مے صاحب مرا خاطر لیا ...

آسان - تخلص لالہ سہج رام باشندہ الہ آبادی بہ سعداد شاعر دن تہی مگر انکو سواے اس شعر کے اور کوئی کلام اونکا نہین ملتا

مرنیکے بعد یہہ حسرت آنکھین جو رہ گئی وا رہ گئین | مجکو تو کچھ خبر نہین کسکا یہ انتظار تھا

آشفتہ - تخلص گلاب سنگہ کہتری شاہجہان آبادی عین عالم شباب اور ایام نوخاستگی مین خنجر عشق کے ...ہیت تھے آخر اسی مرض لاعلاج مین اپنا سر کاٹ کر مرگئے مرزا قادر بخش صابر تخلص شاہزادہ دہلی اپنی کتاب گلستان سخن مین لکھتے ہین کہ اونکی مرگ کو چھبیس ٢٦ برس گزرے گر ابتک دلون پر وہ صدمہ تازہ ہے یہہ چند شعر

جوہر فرحت وقار اور وہبی وغیرہ کے دلکش اور دلپسند شعرون کو سُنکر داد دیگا ہم اس بیان کو زیادہ طول دینا نہین چاہتے ناظرین آگے چلکر خود دیکھہ لینگے کیونکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ہان اتنا ضرور ہے کہ مسلمانون کی بہ نسبت ہماری قوم مین عمدہ شاعرون کی تعداد کم ہے سبب اسکا یہہ ہے کہ پچاس برس اوّل تو ہماری قوم کے لوگ معاش کی ضرورت سے اُردو کی بہ نسبت فارسی کو زیادہ پسند کرتے تھے اور اب انگریزی بہت پسند کرتے ہین پس اُردو کی شاعری جسقدر ان پچاس برسون مین ہم لوگون کے اندر مروج ہوئی گو کافی نہتی پر اسقدر تو ضرور تھی کہ پچاس برس اوّل جو مسلمانون کا خیال ہندؤن کی اُردو شاعری اور زباندانی کی نسبت تھا وہ اوس سے بہت کچھہ بدل گیا تھا یا تو ایک وہ دن تھا کہ انشا اللہ خان نے اپنی کتاب مین ہندؤن کے کلام کو خالی از فصاحت لکھا ایکدن ایسا آیا کہ مرزا غالب جیسے اوستاد مسلم الثبوت نے پنڈت دیا شنکر کی مثنوی گلزار نسیم کو بلاغت کہا اور نسیم کے بعد جو نامی ہندو شاعر ہوے وہ فصیح بھی تھے اور بلیغ بھی۔

اس مجموعہ مین پانسو اکیس شاعرون کا کلام ہے گو قیاس چاہتا ہی کہ یہہ تعداد باعتبار کثرت اور لیاقت علم و فضل ہندؤن کے جو آج دیکھنے مین آتی ہے بہت کم ہے کیونکہ اس سے زیادہ تو اسوقت ہندو شاعر موجود ہون گے لیکن جب صرف اسقدر کی محنت تلاش اور دشوار یابی پر خیال آتا ہے تو بے اختیار یہہ شعر زبان حال سے نکل جاتا ہے ؎ یون لا اوسکی گوچہ سے دل ڈھونڈھکر اپنا دیکھا جہان پڑا کوئی ٹکڑا اوٹھا لیا ہر شاعر کے خاندانی حالات اور اوسکی تصنیفات کی تحقیقات جہانتک ممکن تھا کی گئی اور پھر بھی جو باقی رہگئی وہ باقی ہے بشرط دریافت طبع ثانی مین شامل کردی جایگی۔ اخیر مین ہم اون علم دوست محض خیر اور سراپا کرم اشخاص کے نام کہ جنھون نے اس نسخہ خود پیراکی تالیف مین لاثانی اور بیش بہا مدد دیہی بکمال شکرگذاری لکھتے ہین اور اس دیباچہ کو اون کے ذکر خیر پر ختم کرتے ہین اور وہ نام نامی یہہ ہین — منشی درگا پرشاد صاحب نادر قوم کہتری سکنہ دہلی منشی کیول رام صاحب ہشیار قوم کایتھہ مدرس مدرسہ چاندپور۔ منشی رائے جواہر سنگہ صاحب جوہر لکھنوی۔ منشی گوکل پرشاد صاحب رسا باشندہ کانپور۔ لالہ لال بہادر صاحب زخمی سکنۂ کانپور۔ منشی اندرمن صاحب مرادآباد۔ ٹھاکر گلاب سنگہ صاحب مشتاق اور سیر نہر جمن۔ منشی شنکر دیال صاحب فرحت لکھنوی۔ منشی دیوکی نندن صاحب ہنر باشندۂ الہ آباد۔ منشی لچھمی نراین صاحب آذر سکنۂ ٹونک۔ پنڈت بشیشر ناتھہ صاحب بصیر دہلوی۔ پنڈت جانکی ناتھہ صاحب ناظم محکمۂ اپیل ریاست جودہ پور۔

آثم	تخلص لالہ رگھبر دیال باشندۂ متھرا اور حال معلوم نہین یہہ شعر اوسکا ہے۔
۱	اگر تیری طرح گلشن مین گر میرا صبا ہوتا ‖ گلا ہر شخص کے ... توڑ دیتی ہاتھہ گلچین کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبل شیراز پرا ترانہ آشنا گلستان
گو زبان فارسی شیرین مثال قند ہے

ہین بلا کی طوطیان ہند بہی شیوا زبان
پر جو ہندی مین نمک ریزی ہے وہ اوسمین کہان

شائقین سخن کو مژدہ ہو کہ یہہ **دوسرا حصہ تذکرۃ الشعرای ہنود** کا اونکی خدمتمین پیش کیا جاتا ہی اور مؤلف کا مقصد اسکی تالیف سی سوای بقای نام ابنای جنس کے اور کچھہ نہین ہے ہندؤنکی فارسی شاعری کا احوال تو **اوّل حصّہ** مین حوالہ قلم ہو چکا ہے اور اس جلد مین اونکی اردو شاعری کا بیان ہے اوّل اردو شاعر ہندؤن مین منشی ولی رام ولی تخلص قوم کایتھہ ہوئے ہین یہہ حضرت شاہجہان بادشاہ کے عہد مین تہے اونکے بعد رای انند رام مخلص اور مہاراجہ رام نراین موزون نے اس شاعری کو کچھہ وسعت دی مگر جو ترقی اور سرسبزی اوسکی رای سرب سکھہ دیوانہ اور کاکاجی پروانہ کی ذات سی ہوئی وہ بہت عجیب اور لاثانی تھی کیونکہ رای سرب سکھہ دیوانہ نے تو اپنی اوستادی سے اسکی اثر کو بذریعہ اپنے شاگردون کے کہ ازانجملہ ایک جعفر علی حسرت میان قلندر بخش جرأت کے اوستاد تھے دور دور پہونچایا اور کاکاجی پروانہ نے اپنی قدردانی اور فیاضی سے اوسکی مربّی گری کی پھر تو یہانتک نوبت پہونچی کہ اسکا جابجا رواج ہو گیا اور دلّی و لکھنؤ دو بڑے مرکز اوسکے قرار پائے جہان بادشاہون کی سرپرستی اور صلہ بخشی سے بڑے بڑے اوستاد اہل زبان پیدا ہوئے جنکی سحر طرازی اور نکتہ پردازی سے اردو کی شاعری نے وہ فروغ پایا کہ تمام ہندوستان مین اوسکا آفتاب اوج اقبال پر چمک رہا ہی اور گانون تک کے لوگ مثل ذرون کے اوسکے جمال باکمال اور نور لایزال سے فیض پائے ہوئے ہین چنانچہ آج صرف ہندون مین بہت ایسے شاعر شیوا زبان موجود ہین کہ جنکی شاعری کو ہندو اور مسلمان دونو پسند کرتے ہین بہلا کون ایسا ہوگا جو بصیر

نمبر عام	نمبر حرف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۵۱۲	۱۶	۱۴۱	ولی	ولی رام	.	کایتھ	دھلی	۵ سنہ ہجری	-	۲	
۵۱۳	۱	۱۴۴	ہرچند	ہرچند کنور	نبیرہ راجہ جگل کشور	.	دھلی		دیوان ہرچند	۳۰	
۵۱۴	۲	۱۴۵	ہمت	لالہ آنند من	سیتارام	.	بہالی	.		۱	
۵۱۵	۳	۱۴۵	ہمت	بنسی دھر	.	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القایم	داسوختن	۹	
۵۱۶	۴	۱۴۵	ہنر	بابو دیوکی نندن	.	.	الہ آباد	ایضاً	-	۳	
۵۱۷	۵	۱۴۵	ہندی	رائے لالہ کنہیا لال اکزیکٹیو انجنیر بہادر	.	.	لاہور	ایضاً	گلزار ہندی بندگی نامہ یادگار ہندی تحقیقات یا اخلاق ہندی وغیرہ	۵	
۵۱۸	۶	۱۴۵	ہوس	سوبہار لال	.	.	میرٹھ	-		۵	
۵۱۹	۷	۱۴۶	ہوش	منشی لگن رام	.	.	.	.	دیوان	۳	
۵۲۰	۸	۱۴۶	ہوشیار	منشی گرو رام	منشی سکھ لال	کایتھ سکسینہ	دھلی	چاندپور بجنور	قریب اسی کتب	۳	
۵۲۱	۹	۱۴۶		ہیرا لال	.	.	میرٹھ	ناظر سب جج کورٹ میرٹھ	-	۳	
۵۲۲	۱	۱۴۶	یاد	لالہ کاشی رام	.	.	بہالی	شاہجہانپور مین رہین	.	۱	
۵۲۳	۲	۱۴۶	یاس	تلکہ رائے	رائے لکھمی پرشاد		.	.	.	۱	
۵۲۴	۳	۱۴۷	یقین	لالہ بلدیو سنگھ	-	.	دہلی	.	.	۲	

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۹۱	۳۰	۱۳۴	نور	بنسی دھر	لالہ چھتر چند	بقال	پورہ ضلع سہارنپور	دہلی میں ہیں	.	۳	
۴۹۲	۳۱	۱۳۵	نہال	لالہ جنیدی سہائے	راجہ جیالال	.	میرٹھ	.	.	۱	
۴۹۳	۳۲	۱۳۵		نہال چند	.	.	لاہور	.	گل بکاولی اردو	۴	
۴۹۴	۳۳	۱۳۵	نباض	لالہ راجا رام	جگناتھ	.	بھگونت نگر	.	.	۱	
۴۹۵	۳۴	۱۳۵	نیسان	ماتا پرشاد	پورن چند	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	فسانہ عجائب نظم	۷	
۴۹۶	۳۵	۱۳۵		نیم چند	.	.	.	.	گل و صنوبر نظم	۲	
۴۹۷	۱	۱۳۵	وصف	لالہ لال سنگھ	.	.	میرٹھ	.	.	۱	
۴۹۸	۲	۱۳۵	واصف	لال سنگھ	.	ٹھاکر	.	روڑکی میں ہیں	.	۵	
۴۹۹	۳	۱۳۵	واصل	درگا پرشاد	گنگا پرشاد	.	کول	فتحگڈھ میں ہیں	.	۱	
۵۰۰	۴	۱۳۶	وال	.	.	.	فیض آباد		.	۲	
۵۰۱	۵	۱۳۶	وحدت	جمعیت رائے	.	کایتھ	میرٹھ	.	.	۱	
۵۰۲	۶	۱۳۶	وحشی	بشمبر ناتھ	گوپی ناتھ	.	دہلی	.	.	۱	
۵۰۳	۷	۱۳۶	وحشی	لالہ کنہیا لال	منگل سین	کایتھ	دہلی	ملازم ریل ہیں	.	۱	ہیں حکیم سکھانند رقم کی داماد
۵۰۴	۸	۱۳۶	وحشی	پنڈت بشمبر ناتھ	بیتیشر ناتھ	کشمیری	دہلی	سانبھر میں ہیں	.	۳	
۵۰۵	۹	۱۳۶	وسعت	بنسی دھر	ہولچند	.	.	.	.	۱	
۵۰۶	۱۰	۱۳۶	ومقی	رائے سیوا رام	دیبی پرشاد	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	.	.	۳	
۵۰۷	۱۱	۱۳۶	وفا	راجہ نول رائے	.	کایتھ سکسینہ	.	انجہانی	دیوان	۲	نائب نواب صفدر جنگ سمت ۱۲۰۶ میں روہیلوں کی لڑائی میں کام آئے
۵۰۸	۱۲	۱۳۷	وفا	شنکر لال	.	.	الہ آباد	.	.	۲	
۵۰۹	۱۳	۱۳۷	وقار	بختے نوندہ رائے	.	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	چند کتب	۲۰	
۵۱۰	۱۴	۱۳۷	وقار	راجہ کشن کمار	برج کشن	کایتھ سری باستو	مرادآباد	ایضاً	دیوان	۲۵	رئیس اور بڑے آدمی ہیں
۵۱۱	۱۵	۱۴۱	وہبی	منشی گنگا پرشاد	سوبھا رام واصفی	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	منیجر اودھ اخبار ہیں	کلیات وہبی، ۶ قسم مرقع اور زیب	۴۹۹	

کیفیت	تعداد اشعار	تصنیفات	زمانہ	سکونت	قومیت	ولدیت	نام	تخلص	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۲	.	.	-	کھتری	.	سنو لال	نازؔ	۱۳۰	٦	۴٦…
	۱	.	.	بوڈل	برہمن		چھاجو رام	ناصح	۱۳۰	۷	۴٦…
	۱	.	.	.	.	لالہ لالجی	جگناتھ	ناطق	۱۳۰	۸	۴٦…
	۵	.	.	لکھنو	کشمیری	نانک چند	پنڈت شو پرشاد	ناظم	۱۳۰	۹	۴٧…
	۱	.	.	شمس آباد	.	چھوٹے لال	درگا پرشاد	ناظم	۱۳۰	۱۰	۴٧…
	۱	.	بہرت پور میں ہیں	لکھنو	کشمیری	بدری ناتھ	کاشی پرشاد	ناظم	۱۳۰	۱۱	۴٧…
	،	.	دہلی میں ہیں	پوہانہ	مہاجن	موہن لال	دولا رائے	نالان	۱۳۰	۱۲	۴٧…
	۱	.	.	دہلی	کھتری	.	سنو لال	نالان	۱۳۰	۱۳	۴٧…
	۱	.	.	دہلی	کایتھ	.	لالہ موہن لال	نامی	۱۳۰	۱۴	۴٧…
	۲	.	اپنے وطن میں ہیں	دہلی	کھتری	نہال چند	منشی بدری داس	نامی	۱۳۰	۱۵	۴٧…
	۱۰	دیوان اردو فارسی	انجہانی	الہ آباد	کایتھ	منشی سیتل پرشاد	منشی سدا سکھ	نثار	۱۳۱	۱٦	۴٧…
	۱	.	فتح گڈھ میں ہیں	آراولی ضلع مین پوری	۱	رام سروپ	شنکر سروپ	نجات	۱۳۱	۱۷	۴٧…
	۲	.	.	شاہ آباد	.	.	رگھناتھ پرشاد	نسبت	۱۳۱	۱۸	۴٧…
ناظر دربار شاہی تھے	۳	.	انجہانی	دہلی	.	راجہ مہاراجہ بہادر	کنور ناتھ بہادر مرزا راجہ	نسیم	۱۳۱	۱۹	۴۸…
	۷	.	.	اکبر آباد	.		پنڈت برج ناتھ	نسیم	۱۳۱	۲۰	۴۸…
	۵۳	مثنوی گلزار نسیم	انجہانی	لکھنو	کشمیری	گنگا پرشاد	پنڈت دیا شنکر	نسیم	۱۳۲	۲۱	۴۸…
	۱۳		انجہانی	دہلی	کایتھ	سندر داس	ایسر سنگھ	نشاط	۱۳۳	۲۲	۴۸…
	۱	.	.	فرخ آباد	.	پرشاد اکبری	لالہ اجودھیا پرشاد	نشاط	۱۳۳	۲۳	۴۸…
	۱	.	انجہانی	حیدر آباد	.	.	.	نشاط	۱۳۴	۲۴	۴۸…
	۳	.	.	.	.	.	بالو گوبند سہائے	نشاط	۱۳۴	۲۵	۴۸…
	۱	.	انجہانی	دہلی	کایتھ	.	لالہ گوبند رائے	نصرت	۱۳۴	۲٦	۴۸…
	۱	.	داروغہ توپخانہ راجہ سمتھر میں	.	.	بدھ سنگھ	ارجن سنگھ	نصیر	۱۳۴	۲۷	۴۸…
	۱	.	.	.	.	.	پنڈت بسنت رائے	نظیر	۱۳۴	۲۸	۴۸…
منشی رام سہائے تمنا کی بیاض میں ہیں	.	.	حی القائم	لکھنو	کایتھ سکسینہ	.	منشی ماتا پرشاد	نکہت	۱۳۴	۲۹	۴۹۰

نمبر مسلسل	نمبر ردیف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۴۵	۴۸	۱۲۳	منشی	عجائب رام	.	.	مرشدآباد	آنجہانی	.	۱	
۴۴۶	۴۹	۱۲۳	منشی	مول چند	.	کایستھ ماتھر	دھلی	ایضاً	دیوان و شاہنامہ	۱۸	
۴۴۷	۵۰	۱۲۴	منشی	بنایک پرشاد	.	.	بنارس	سررشتہ دار سول جج لکھنو میں	.	۴	
۴۴۸	۵۱	۱۲۴	منشی	کرشن لال	.	کایستھ سکسینہ	الہ آباد	حی القائم	.	۳	
۴۴۹	۵۲	۱۲۴	منعم	موہن لال	.	.	.	.	.	۲	شاگرد شاہ نصیر
۴۵۰	۵۳	۱۲۴	منعم	مکند لال	.	کایستھ	دھلی	.	.	۱	
۴۵۱	۵۴	۱۲۴	موجد	منشی کالکا پرشاد	بھگوان داس	کایستھ	لکھنو	۱۲۶۹ھ میں قضا کی	.	۲	
۴۵۲	۵۵	۱۲۵	موجی	موجی رام	دیوان حیرت	کایستھ سری باستو	لکھنو	آنجہانی	دو دیوان اردو و فارسی	۹	
۴۵۳	۵۶	۱۲۵	موزون	مہاراجہ رام نرائن	.	کایستھ	عظیم آباد	ایضاً	دیوان فارسی	۱	ناظم عظیم آباد تھے
۴۵۴	۵۷	۱۲۵	موزون	چھتر سنگھ	نبیرہ منشی ساہو رام صاحب [illegible]	کایستھ	دھلی	آنجہانی	.	۱	
۴۵۵	۵۸	۱۲۶	موہن	پنڈت موہن لال	.	برہمن [illegible]	.	.	.	۱	
۴۵۶	۵۹	۱۲۶	مہاراج	راجہ بلاس رائے	.	.	.	.	.	۱	دیوان نواب حشمت خان کے تھے
۴۵۷	۶۰	۱۲۶	مہجور	منشی شیو پرشاد	.	کشمیری	دھلی	آنجہانی	.	۱۷	میر منشی ایجنٹی راجپوتانہ
۴۵۸	۶۱	۱۲۶	مہجور	رای ملا چند	.	.	مرہٹہ	.	.	-	
۴۵۹	۶۲	۱۲۶	مہجور	منشی جواہر لال	.	.	.	.	.	۲	
۴۶۰	۶۳	۱۲۶	مہر	مہر چند	.	.	فرخ آباد	.	.	۱	
۴۶۱	۶۴	۱۲۶	مے نوش	منشی شیو سہائے	منشی دیبی پرشاد عزیز	.	.	.	.	۴	
۴۶۲	۱	۱۲۷	ناتوان	منشی ستارام	لکھپت رائے	کھتری	دھلی	آنجہانی	چند مذہبی کتب کا ترجمہ اردو نظم میں و سنگھاسن بتیسی کا ترجمہ	۶	
۴۶۳	۲	۱۲۷	نادان	منشی کالکا پرشاد	دیوی لال	کایستھ سکسینہ	دادو گنج ضلع ایٹہ	گوالیار میں ہے	مجنس کرامات، بے نقط ہفت گل، بہارستان نادان	۲	
۴۶۴	۳	۱۲۸	نادر	منشی درگا پرشاد	منشی رام نرائن	کھتری	دھلی	اپنی وطن میں ہیں	قریب پچاس سال ہٹ تسخیر جنات لطیفہ وغیرہ	۱۲	
۴۶۵	۴	۱۲۹	نادر	گنگا سنگھ	.	.	لکھنو	.	.	۱	
۴۶۶	۵	۱۲۹	نادم	رام دیال	سیدی لال	.	آگرہ	آنجہانی	.	-	برادر منشی میڈو لال زار

			تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۲۲	۲۵	۱۲۰	مشتاق	منشی رام غلام	.	.	سکندری	.	.	۲	
۴۲۳	۲۶	۱۲۱	مشتاق	لالہ بہاری لال	دل سکھ رائے	.	فتحگڈھ	.	.	۴	
۴۲۴	۲۷	۱۲۱	مشتاق	لالہ بھگوان لال	سنتو بہاری لال	.	دھلی	راقم اکمل الاخبار	.	۳	
۴۲۵	۲۸	۱۲۱	مشتاق	لالہ ... لال	.	کایتھ سکسینہ	سہسوان	بھائی	.	۵	نواب امیر خان والی ٹونک کے نوکر تھے۔
۴۲۶	۲۹	۱۲۱	مشتاق	گلاب سنگھ	.	ٹھاکر	بسواڑہ اودھ	ملازم مہاراجہ جہان ہیں	.	۹	
۴۲۷	۳۰	۱۲۱	مشہور	پنڈت رادھا کشن	.	کشمیری	دھلی	.	.	۳	
۴۲۸	۳۱	۱۲۱	مشہور	.	.	کایتھ	بریلی	.	.	۱	
۴۲۹	۳۲	۱۲۱	مشفق	راجہ جادو کشن بہادر	.	.	.	.	.	۲	
۴۳۰	۳۳	۱۲۱	مصاحب	پنڈت مصاحب رام	روپ چند	.	دھلے	.	.	۱	
۴۳۱	۳۴	۱۲۱	مضطرب	درگا پرشاد	.	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	.	.	۱	
۴۳۲	۳۵	۱۲۱	مضطر	لدّیتی پرشاد	بنسی لال	.	فرخ آباد	.	.	۱	
۴۳۳	۳۶	۱۲۲	مضطر	رام نراین	شیو پرشاد	کشمیری	دھلی	.	.	۱	
۴۳۴	۳۷	۱۲۲	مضطر	کنہیا لال	کشن پرشاد	ایضاً	ایضاً	.	.	۱	
۴۳۵	۳۸	۱۲۲	مضطر	کنور سین	.	.	لکھنؤ	.	.	۳	
۴۳۶	۳۹	۱۲۲	معصوم	لالہ رام سہب	.	.	.	.	.	۳	
۴۳۷	۴۰	۱۲۲	مفتون	پنڈت لچھمی نراین	گوردھن داس	کشمیری	فرخ آباد	.	.	۴	
۴۳۸	۴۱	۱۲۲	مفتون	لالہ گنگو پرشاد	پربھو دیال	.	ایضاً	.	.	۱	
۴۳۹	۴۲	۱۲۲	مقبول	جیسکھ رائے	چھنی لال	.	لکھنؤ	.	دیوان	۷	
۴۴۰	۴۳	۱۲۲	مقبول	جگیسر پرشاد	.	.	.	تحصیلدار سیوبل راجی ہیں	.	۱	
۴۴۱	۴۴	۱۲۲	مقبول	منشی چھوٹی لال	.	.	.	مالک مہتمم مطبع بوستان نعائم الفیض ہیں۔	.	.	
۴۴۲	۴۵	۱۲۳	ملک	بابو جگناتھ	.	.	کلکتہ	.	.	۱	
۴۴۳	۴۶	۱۲۳	منظر	پنڈت شیو پرشاد	دیوان شنکر ناتھ	.	لاہور	.	.	۶	
۴۴۴	۴۷	۱۲۳	منشی	مہر چند	.	.	فرخ آباد	اکرہ میں منشی ہیں	.	۴	

نمبر عام	نمبر حرفی	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۹۸	۱	۱۱۸	مایل	لالہ لالن پرشاد		کایتہ	لکھنؤ	.	.	۶	
۳۹۹	۲	۱۱۸	مبتلا	لالہ چھیدی سہای	.	.	اودھ پرتاب گڑھ	الہ آباد میں ہیں	.	۲	
۴۰۰	۳	۱۱۸	مبتہج	لالہ ملوکچند	.	.	.	.	.	۲۰	
۴۰۱	۴	۱۱۸	متھرا ناتھ	متھرا ناتھ	.	.	متھرا	.	.	۲	
۴۰۲	۵	۱۱۸	مشغو	لالہ متھو لال	.	.	متھرا	.	.	۲	
۴۰۳	۶	۱۱۸	مجذوب	گوری شنکر	خیراتی لال	.	.	پنشکار تحصیل ہزارہ ہیں	.	۱	
۴۰۴	۷	۱۱۸	مجروح	منشی کشن چند	.	کشمیری	لکھنؤ	.	.	۱	
۴۰۵	۸	۱۱۹	مجروح	لالہ دوارکا پرشاد	بختاور لال چودہری	.	فرخ آباد	.	.	۱	
۴۰۶	۹	۱۱۹	مجنون	لالہ شنکر لال	دولی لال	.	ایضاً	.	.	۲	
۴۰۷	۱۰	۱۱۹	محبوب	محبوب سنگھ	گلاب سنگھ	کھتری	دہلی	حی القایم	.	۱	
۴۰۸	۱۱	۱۱۹	محروم	لالہ انگد رای	.	.	فرخ آباد	.	.	۱	
۴۰۹	۱۲	۱۱۹	مخلص	انند رام	.	کھتری	دہلی	آنجہانی			محمد شاہ بادشاہ کی عہد میں بڑی امیر ہوگذری ہیں
۴۱۰	۱۳	۱۱۹	مخلص	بابو بنسی دھر	.	.	.	.		.	
۴۱۱	۱۴	۱۱۹	مدار لال	مدارای لال	.	.	لکھنؤ		اندر سبھا	۳	
۴۱۲	۱۵	۱۱۹	مدہوش	منشی کنوجی	برج لال	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	موجود ہیں	دیوان مسمی بہارستان [illegible]	۲	
۴۱۳	۱۶	۱۱۹	مدہوش	پنڈت کامجی داس	پنڈت گلاب سنگھ	گوڑ برہمن	دہلی	ایضاً	.	۲	
۴۱۴	۱۷	۱۲۰	مدہوش	ابنی پرشاد	.	.	.		پوتھی گوپی چند	۱	
۴۱۵	۱۸	۱۲۰	مروت	ناسکرن جو ناتھو جی	پنڈت وستی رام	پنڈت دکھنی	لکھنؤ	.	.	۹	
۴۱۶	۱۹	۱۲۰	مریخ	جانکی پرشاد	جوگل کشور	.	فرخ آباد			۹	
۴۱۷	۲۰	۱۲۰	مست	.	.	کھتری	پنجاب موضع گوجرانوالہ		.	۲	
۴۱۸	۲۱	۱۲۰	مسرت	عوض رای			.	.	.	.	
۴۱۹	۲۲	۱۲۰	مسرت	شنکر ناتھ	.	کایتھ	دہلی	.	.	۱	
۴۲۰	۲۳	۱۲۰	مسرور	گردہاری لال	.	.	حیدر آباد	.	.	۱	
۴۲۱	۲۴	۱۲۰	مشتاق	ٹھاکر راو دہاریا کیشو [illegible]	.	راجپوت	[illegible] مراد آباد	.	.	۱	

نمبر عام	نمبر حرف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۷۴	۴	۱۱۴	گشتہ	جگت نراین	.	کشمیری	دھلی	لاہور مین رہے	.	۵	
۳۷۵	۵	۱۱۴	گلشن	بالوگنج چند گھوسس	.	.	کلکتہ	. .	.	۱	
۳۷۶	۶	۱۱۵	کنور	راجہ اپوربے کشن	راجہ جکشن	.	رئیس کلکتہ	موجود ہین	دیوان	۲	
۳۷۷	-	۱۱۵	کنور	جگردری سنگھ	راجہ بلوان سنگھ	برہمن	اکبرآباد	ایضاً	.	۱	
۳۷۸	۸	۱۱۵	کوکب	رای مکند رائے	راجہ [illegible]	.	حیدرآباد	.	.	۱	
۳۷۹	۱	۱۱۵	گرداب	رام چرن	.	.	.	.	.	۵	
۳۸۰	۲	۱۱۵	گلچین	منشی لالچند	.	کایتھ ماتہر	جودہ پور	انجہانی	.	۵	
۳۸۱	۳	۱۱۶	گلزار	لالہ جگناتہ	.	.	.	:	.	۳	
۳۸۲	۴	۱۱۶	گلشن	گلشن رائے	.	.	حصار	.	.	۳	
۳۸۳	۵	۱۱۶	گلشن	رای ہیرج	منیر لعل جی بخشی	کایتہ	لکھنؤ	-	.	۱	
۳۸۴	۶	۱۱۶	گنیشی لال	گنیشی لال	رام کشن	ڈھوسر	.	سنہ ۶۲ ۶۱	.	۱	
۳۸۵	۷	۱۱۶	گنیشی لال	.	.	ایضاً	.	.	.	۴	
۳۸۶	۸	۱۱۶	گنگا	گنگا پرشاد	گنیشی لال	کھتری	لاہور		.	۲	
۳۸۷	۹	۱۱۷	گوہر	پنڈت برہتی ناتہ	.	کشمیری	.		.	۹	
۳۸۸	۱۰	۱۱۷	گوہر	منشی گیند لال	.	کھتری	لکھنؤ		-	۲	
۳۸۹	۱۱	۱۱۷	گہربار	منشی رام سیوک	.	.	حیدرآباد	.	.	۱	
۳۹۰	۱	۱۱۷	لالہ	بہوانی پرشاد	.	.	دہلی	صاحب مطبع	-	۷	
۳۹۱	۲	۱۱۷	لالہ	انندی پرشاد	.	.	حیدرآباد		-	۱	
۳۹۲	۳	۱۱۷	لایق	لالہ رام پرشاد	.	.	متہرا	.	.	۱	
۳۹۳	۴	۱۱۷	لطیف	لالہ سیو سہائے	دیوی پرشاد	.	.	.	.	۱	
۳۹۴	۵	۱۱۷	لطیف	دولت سنگھ	.	کھتری	.	.	-	۱	
۳۹۵	۶	۱۱۷	لوذعی	منشی بہگوان دیال	.	کایتہ سری باستب	.	.	ہردولنامہ	۳	
۳۹۶	۷	۱۱۸	لیق	منشی بدلتا پرشاد	.	.	.	کانپور مین ہین	دیوان و مثنوی	۸	
۳۹۷	۸	۱۱۸	لیق	رام سروپ	.	.	.	.	.	۲	

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۵۰	۱۱	۱۰۹	فرحت	لالہ نیتیا شنکر	.	.	الہ آباد	.	.	۱	
۳۵۱	۱۲	۱۰۹	فرحت	کیدار ناتھ	بستی رام	پنڈت دکھنی	لکھنؤ	.	.	۳	
۳۵۲	۱۳	۱۰۹	فرحت	اندر پرشاد	.	پنڈت کشمیری	.	.	.	۵	
۳۵۳	۱۴	۱۱۰	فرحت	لالہ کشور چند	.	.	متھرا	.	.	۱	
۳۵۴	۱۵	۱۱۰	فرحت	شنکر دیال	منشی پورن چند	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	راماین منظوم و بہت سا اردو نثر چند کتب عمدہ	۵۲	
۳۵۵	۱۶	۱۱۲	فرحت	دیبی پرشاد	ٹھاکر پرشاد	کشمیری	لکھنؤ	.	.	۳	
۳۵۶	۱۷	۱۱۲	فروغ	نند کشور لال	.	باستو کایستھ سری	.	بلرام پور میں ہیں	.	۴	
۳۵۷	۱۸	۱۱۲	فریاد	صاحب رائے	رائے سندر	کایستھ	لکھنؤ	انجہانی	.	۲	
۳۵۸	۱۹	۱۱۲	فصیح	پنڈت سکھن لال	بیچے لال	کشمیری	فرخ آباد	.	.	۱	
۳۵۹	۲۰	۱۱۲	فصیح	بچو لال	.	.	.	بلرام پور میں ہیں	.		
۳۶۰	۲۱	۱۱۲	فضا	منشی گوبند پرشاد	.	.	لکھنؤ	حی القائم	بکثرت قصص و نثر تصنیف بوستان اردو	۱۹	
۳۶۱	۲۲	۱۱۳	فقیر	منشی گوکل پرشاد	.	.	.	.	.	۱	
۳۶۲	۲۳	۱۱۳	فقیر	منشی اندر من	.	.	.	.	.	۲	
۳۶۳	۲۴	۱۱۳	فگار	پنڈت دیا شنکر	.	کشمیری	.	۱۸۸۶ء تک بلرام پور میں رہے	.	۱۱	
۳۶۴	۲۵	۱۱۳	فہیم	پنڈت سندر لال	بدری ناتھ	ایضاً	لکھنؤ	.	.	۸	
۳۶۵	۲۶	۱۱۳	فیض	ہری کشن	.	ایضاً	لکھنؤ	.	.	۱	
۳۶۶	۱	۱۱۳	قدیر	منشی برج لال	.	.	لکھنؤ	.	.	۱	
۳۶۸	۲	۱۱۴	قدیم	لالہ جواہر لال	.	.	دہلی	.	.	۵	
۳۶۹	۳	۱۱۴	قیصر	گوری شنکر	بن بہاری لال	کایستھ	دہلی	حی القائم	.	۱	
۳۷۰	۴	۱۱۴	قیصر	رائے ہری کرشن چند مالک مطبع قیصر مطبع	.	.	لکھنؤ	ایضاً	.	۴	
۳۷۱	۱	۱۱۴	کامل	شاگرد اسیر	.	کشمیری	.	.	.	۱	
۳۷۲	۲	۱۱۴	کامل	لالہ سنتو لال	سادھو رام	.	.	.	.	۶	
۳۷۳	۳	۱۱۴	کاشی	لالہ کاشی پرشاد	.	.	.	الہ آباد میں ہیں	.	۲	

نمبر عام	نمبر خاص	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۲۸	۴۴	۱۰۶	عیش	جوالا پرشاد	کالکا پرشاد	·	فرخ آباد	·	·	۳	
۳۲۹	۴۵	۱۰۶	عیش	رای عزت سنگھ	·	کایتھ	دھلی	آنجہانی	·	۳	بعد غدر ایک مسلمان عورت کے عشق مین مسلمان ہوکر مرگئی
۳۳۰	۴۶	۱۰۶	عیش	بیاری لال	·	·	سنبھل	·	·	۶	
۳۳۱	۱	۱۰۶	غافل	رای سنگھ	·	·	·	·	·	۱	حساب دانی مین یکتا تھے
۳۳۲	۲	۱۰۶	غافل	تجاور سنگھ	·	·	مراد آباد	آگرہ مین رہتے ہین	دیوان و مثنوی ہر سوز	۳	صاحب اکسیر تقی میان بسمل و شگفتہ و نیر غافل انکے شاگرد ہین
۳۳۳	۳	۱۰۷	غالب	خوشی رام	گنیشی لال مالک اخبار جلوہ طور	ڈہوسر	ریواڑی	میرٹھ مین ہین	·	۵	
۳۳۴	۴	۱۰۷	غبار	کنہیا لال	تنسکھ رای	·	بلند شہر		·	۱	
۳۳۵	۵	۱۰۷	غریب	بہادر لال تاج	·	·	·	سمت ۱۹۲۲	·	·	
۳۳۶	۶	۱۰۷	غلام	راجہ گوپال ناتھ	مرزا راجہ رام ناتھ ذرہ	·	·	آنجہانی	·	۲	مصاحب مقرب شاہ عالم بادشاہ کے ہین
۳۳۷	۷	۱۰۷	غنا	رای بہاری لال کنور	راجہ بہادر سنگھ ابن راجہ صاحب رام	کایتھ سکسینہ دہلوی	لکھنو	زندہ ہین	·	۱	
۳۳۸	۸	۱۰۷	غم	مہتاب سنگھ	·	کایتھ	دہلی	لاہور مین مرے	·	۴	
۳۳۹	۹	۱۰۷	غمگین	منشی بیاری داس	منشی کشن لال	کھتری	دھلی	زندہ ہین	·	۱۰	
۳۴۰	۱	۱۰۸	فارغ	مکند سنگھ	·	·	دھلی	آنجہانی	·	۲	آخیر عمر مین مسلمان ہوکر بریلی مین رہتے تھے۔
۳۴۱	۲	۱۰۸	فارغ	منشی منی لال	·	·	·	ڈپٹی انسپکٹر مدارس پٹیالہ ہین	·	۴	
۳۴۲	۳	۱۰۸	فایز	منشی تجاور سنگھ	دہرم داس	·	دھلی	فرخ آباد مین محصن	·	۴	
۳۴۳	۴	۱۰۸	فدا	لچھمی رام	·	·	دھلی	آنجہانی	·	۲	شاگرد سودا کے تھے
۳۴۴	۵	۱۰۸	فدا	پنڈت دیا رام	·	کشمیری	آگرہ	۱۲۴۵ ہجری	·	۱	
۳۴۵	۶	۱۰۹	فدوی	مکند لال	·	بقال	لاہور	آنجہانی	·	۷	
۳۴۶	۷	۱۰۹	فدوی	لالہ سیوک رام	·	·	عظیم آباد پٹنہ		·	۲	
۳۴۷	۸	۱۰۹	فراقی	پریم کشور	جگل کشور نبیرہ راجہ	بادروس ستس	دھلی	·	·	۱	
۳۴۸	۹	۱۰۹	فرح	چوبے پدر داس	کنج لال	چوبے	·	·	·	۱	
۳۴۹	۱۰	۱۰۹	فرحت	بشن پرشاد	گوبند پرشاد بن راجہ کنول نین شاد	کایتھ	دھلی	·	·	۳	

نمبر عام	نمبر خاص	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۰۵	۲۱	۱۰۳	عاصی	گھنشام رائے	منشی موہن چند مترجم شاہنامہ	کایتہ ماتھر	دھلی	بعد غدر انتقال ہوا	.	۴	
۳۰۶	۲۲	۱۰۳	عاصی	لالہ سالگرام	.	.	.	ناظر عدالت فوجداری لکھنؤ تھے	.	۱	
۳۰۷	۲۳	۱۰۳	عاصی	منشی جمعیت رائے	لالہ امیری داس	.	اوگرپور	.	.	۱	
۳۰۸	۲۴	۱۰۳	عاصی	منشی مہتاب رائے	-	.	لکھنؤ	بملازم مطبع اودہ اخبار	.	۴	
۳۰۹	۲۵	۱۰۳	عاصی	منشی طوطا رام	.	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	آنجہانی	.		اوستاد منشی نیڈہ لال نزار
۳۱۰	۲۶	۱۰۴	عاقل	لالہ لکھن لال	.	.	الہ آباد	اہلمد کلکٹری ہیں	.	۳۰	
۳۱۱	۲۷	۱۰۴	عبرت	دولت رام	رای ہیرا لال	کایتہ	دھلی	قضا کی سنہ ۱۲۹۰ ہجری میں	.	۴	
۳۱۲	۲۸	۱۰۴	عزیز	بھکھاری لال	.	.	الہ آباد	سنہ ۱۱۹۶ ہجری	.	۷	شاگرد خواجہ میر درد
۳۱۳	۲۹	۱۰۴	عزیز	شیو ناتھ	.	مہاجن	دھلی	.	.	۱	
۳۱۴	۳۰	۱۰۴	عزیز	مہاراج سنگھ	-	کایتہ	دھلی	آنجہانی	.	۷	انھوں نی اپنے اوستاد شاہ نصیر کے کلام کو جمع کیا ہے۔
۳۱۵	۳۱	۱۰۴	عزیز	دیبی پرشاد	مکھن لال	.	شاہجہانپور	فتحگڈہ میں ہیں	.	۱	
۳۱۶	۳۲	۱۰۴	عزیز	منشی کنور سین	نرہی لال	کایتہ	دھلی	قضا کی سنہ ۱۲۶۰ء میں	حاشیہ گلستان	۱	
۳۱۷	۳۳	۱۰۵	عزیز	رام سہای	.	کایتہ سری باستب	لکھنؤ	.	.	.	
۳۱۸	۳۴	۱۰۵	عزیز	منشی تلسی رام	.	.	سلطانپور	سنہ ۱۲۰۳ ہجری	مثنوی مخزن عشق	۹	
۳۱۹	۳۵	۱۰۵	عشاق	.	.	.	.	زمانہ سابق	.	۱	
۳۲۰	۳۶	۱۰۵	عشرت	پنڈت بھونت سنگھ	.	برہمن قنوج جیہ	میرٹھ	سنہ ۱۲۶۰ء	.	۱	
۳۲۱	۳۷	۱۰۵	عشق	برج موہن لعل	جوالا پرشاد	کایتہ	ٹونک	حی القایم	.	۲	
۳۲۲	۳۸	۱۰۵	عطارد	راجہ بالکرشن	.	.	.	.	.	۳	
۳۲۳	۳۹	۱۰۵	علم	منشی چھنو سہای	لالہ بہاگ پرشاد	.	الہ آباد	غازی پور میں [illegible]	.	۴	
۳۲۴	۴۰	۱۰۶	عمدہ	جیتا رام	.	کشمیری	دھلی		.	۲	
۳۲۵	۴۱	۱۰۶	عندلیب	گوبند سنگھ	.	.	دھلی	کلکتہ میں ہیں	نغمہ عندلیب	۱	
۳۲۶	۴۲	۱۰۶	عیاش	خیالی رام	.	کایتہ	دھلی	.	.	۱	
۳۲۷	۴۳	۱۰۶	عیاش	رگھبر نراین	.	.		.	چمنستان بہار	۱	

نمبر عام	نمبر خاص	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۸۵	۱	۹۳	عابد	منشی دیبی دیال	.	کایتہ سکسینہ	قنوج	حی القایم	دیوان و عابد کریم وغیرہ ۱۲ کتب اردو و فارسی	۳	
۲۸۶	۲	۹۳	عاجز	منشی لچھمی نراین	.	کایتہ	قنوج	حی القایم	.	۷	برادر عابد
۲۸۷	۳	۹۳	عاجز	رای پورن چند	.	ایضاً	لکھنو	ایضاً	.	۱	
۲۸۸	۴	۹۳	عاجز	رای پورن چند	جھمن لال	.	خیر آبادی		چند پوتھیان نظم	۱	
۲۸۹	۵	۹۳	عاجز	لالہ موہن رام	.		دھلی	.	.	۲	
۲۹۰	۶	۹۳	عاجز	زور آور سنگھ	.	کھتری	ایضاً	.	.	۲	انند رام مخلص کے پوتے ہین
۲۹۱	۷	۹۳	عاجز	لالہ گردھاری لال	.	کایتہ	دھلی	.	تاریخ غدر وغیرہ چند کتب	۲	
۲۹۲	۸	۹۴	عاشق	سمت لال	.	.	فیض آباد	.	.	۱	
۲۹۳	۹	۹۴	عاشق	پنڈت دیا نراین	رام نراین	کشمیری	دھلی	.	.	۱	
۲۹۴	۱۰	۹۴	عاشق	منشی عجائب رای	.	.	.	.	.	۱	
۲۹۵	۱۱	۹۴	عاشق	دیارام	پنڈت روپ چند	کشمیری	دھلی	.	.	۱	
۲۹۶	۱۲	۹۴	عاشق	سداسکھ	.	.	.	آنجہانی	.	۱	
۲۹۷	۱۳	۹۴	عاشق	بانکی بہاری	.	.	.	فرخ آباد مین ہین	.	۱	
۲۹۸	۱۴	۹۴	عاشق	بخشی بھولا ناتھ	راجہ گوپی ناتھ	کشمیری	.	.	.	۲	
۲۹۹	۱۵	۹۴	عاشق	رام سکھ	.	کھتری	.		.	۱	شاگرد شاہ نصیر
۳۰۰	۱۶	۹۴	عاشق	سوامی برہمہ نند سرسوتی	.	سوامی	سیالکوٹ	.	.	۱	
۳۰۱	۱۷	۹۴	عاشق	تونگر سنگھ	.	.	فتح پور ہنسوا	.	.	.	
۳۰۲	۱۸	۹۴	عاشق	پنڈت کنہیا لال	ٹھاکر داس	کشمیری	دھلی	میر منشی ریاست گدوہ امیٹھی تہین	دیوان عاشق، باغ عاشق، [illegible]، بحر العروض منظوم، بغاوت ہند ترجمہ، عہد نامجات وغیرہ	۱۲	
۳۰۳	۱۹	۹۵	عاشق	مہاراجہ کلیان سنگھ	مہاراجہ شتاب رای	کایتہ سکسینہ	عظیم آباد	آنجہانی	دیوان	۱	مہاراجہ شتاب رای کے سوانح عمری بھی شامل ہین
۳۰۴	۲۰	۱۰۴	عاشق	گھمنڈی لال	کیول کشن	کایتہ	حصار	جی پور مین ہین	.	.	

نمبر عام	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد انتخاب	کیفیت
۲۱۹	۱۴	۷۷		شاد بلبل	.	کایتھ سری باستب	لکھنؤ	حال میں وفات کی	.	۰	
۲۲۰	۱۵	۷۷	شاعر	موہن لال	بخشی سلطان سنگھ	کایتھ سکسینہ	دہلی	حی القائم	مخزن نغمہ ہندی لغات اردو فارسی ہندی میں	۳	علم فارسی سنسکرت انگریزی طبابت موسیقی اور طرح طرح کی دستکاریوں میں شہرت رکھتے ہیں ایک ساز بھی نیا ایجاد کیا ہے۔
۲۲۱	۱۶	۷۸	شاگرد	منشی طوطا رام	.	.	.	کوٹہ میں ہیں	.	۱	
۲۲۲	۱۷	۷۸	شایان	پنڈت رتن رام	رام نراین	کشمیری	دہلی	منصف مہوبا ہیں		۱	
۲۲۳	۱۸	۷۹	شایان	منشی طوطا رام	منشی آتما رام	کایتھ سری باستب	لکھنؤ	آنجہانی	طلسم شایان العجائب منظوم بہار بہار منظوم تاریخ سانڈے واسوچنت وغیرہ	۷۰	
۲۲۴	۱۹	۸۰	شایق	لالہ فتح چند	لالہ رستی رام	ایضاً	ایضاً	ایضاً	صاحب دیوان	۱۶	
۲۲۵	۲۰	۸۱	شایق	بھاگیرت لال	.	.	.	علیگڈھ میں ہیں	.	۲	
۲۲۶	۲۱	۸۱	شایق	شام لال	.	.	متھرا	.	.	۲	
۲۲۷	۲۲	۸۱	شرر	پنڈت موہن کشن	.	کشمیری	لکھنؤ	.	.	۱	
۲۲۸	۲۳	۸۱	شریر	جوتی پرشاد	.	.	.	.	.	۱	
۲۲۹	۲۴	۸۱	شعلہ	منشی نول بلبل	.	کایتھ	حصار	.	.	۵	شاگرد حضرت بصیر
۲۳۰	۲۵	۸۱	شعلہ	امر ناتھ	.	کشمیری	لکھنؤ	آنجہانی	.	۴	
۲۳۱	۲۶	۸۱	شفق	منشی بلتا پرشاد	بیچے لال	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	بہار شفق	۳	
۲۳۲	۲۷	۸۲	شفق	دولت رام	.	گاڑ روش	دہلی	ایضاً	.	۳	
۲۳۳	۲۸	۸۳	شفق	تلسی رام	.	.	.	.	.	۳	شاگرد منشی کیول رام ہشیار
۲۳۴	۲۹	۸۳	شفیق	منشی رام نراین	.	.	کول	.	.	۰	شاگرد بابو بینی پرمخلص
۲۳۵	۳۰	۸۳	شکر	رادھا کشن	.	.	مرادآباد	.	.	۱	
۲۳۶	۳۱	۸۳	شکر	بسیم رائے	.	.	.	.	.	۰	
۲۳۷	۳۲	۸۳	شگرفی	رام سروپ	.	برہمن قنوجیہ	اونا ضلع اودھ	ایلچپور ملک برار میں ہیں	تاریخ دکن و سین مختلف	۲	
۲۳۸	۳۳	۸۳	شگفتہ	بدھ سنگھ	.	لوہار				۱	

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۹۷	۱۱	۷۳	سخنور	دیوا سنگھ	رای جیسکھہ	کایتہ	دھلے	انجہانی	•	۱	
۱۹۸	۱۲	۷۳	سرشار	لالہ ملوکچند	•	•	لکھنو	•	•	۱	
۱۹۹	۱۳	۷۴	سرشار	پنڈت رتن ناتھ	•	کشمیری	لکھنو	اڈیٹر اودھ اخبار لکھنو ہین	فسانہ آزاد	•	
۲۰۰	۱۴	۷۴	سرور	لالہ ٹیک رام	لالہ کرم سرکرشن	•	فتح گڈہ	فرخ آباد مین ہین	•	۱	
۲۰۱	۱۵	۷۴	سرور	•	•	کایتہ	•	جی پور مین ہین	•	•	نام نہین معلوم ہوا
۲۰۲	۱۶	۷۴	سعد	لالہ جوالا ناتھ	•	کایتہ ماتھر	اجمیر	نائب وکیل ریاست جیپور حاضر باش رزیڈنسی راجپوتانہ			
۲۰۳	۱۷	۷۴	سعید	لالہ کنور بہادر	لالہ گنگا پرشاد	•	فرخ آباد	•	•	۱	
۲۰۴	۱۸	۷۴	سلیم	لالہ منوہر لال عرف مادہو رآے	•	•	بھوپال	حی القایم	•	۴	
۲۰۵	۱۹	۷۵	ساجت	لالہ بخت بہادر	منشی مہر رحمت	کایتہ	لکھنو	•	•	۵	
۲۰۶	۱	۷۵	شاد	منشی منولال	ذوقی رام	کایتہ	دھلی	پٹیالہ مین ہین	•	۱	
۲۰۷	۲	۷۵	شاد	منشی کنہیالال	بسنت رام	کایتہ سکسینہ	اجمیر	سمت ۱۹۲۱ مین قضا کی	رسالہ علم تصوف	۲	
۲۰۸	۳	۷۵	شاد	منشی رام پرشاد	•	•	سہارنپور	•	•	۳	
۲۰۹	۴	۷۵	شاد	منشی منوہر پرشاد	•	•	-	-	-	۱	
۲۱۰	۵	۷۵	شاد	•	-	برہمن	•	•	•	۱	
۲۱۱	۶	۷۶	شاد	منشی رام پرشاد	•	•	دھلی		صاحب دیوان	۱	
۲۱۲	۷	۷۶	شاد	رائی بہج پرشاد	•	•	حیدر آباد	•	•	۱	
۲۱۳	۸	۷۶	شاد	منشی البیلی پرشاد	رائی چہدا سنگھ	کایتہ سکسینہ	لکھنو	بلرامپور مین ہین	-	۲	
۲۱۴	۹	۷۶	شاداب	رنگین لال	•	•	کانپور	اپنی وطن مین ساکن ہین	•	۵	
۲۱۵	۱۰	۷۶	شادان	منشی شادان لال	•	کایتہ کہتری	بلگرام	سنہ ۱۲۵۲ ہجری مین قضا کی	امیرنامہ و مثنوی	۴	
۲۱۶	۱۱	۷۷	شادان	بہار لعل	•	کایتہ	•	•	•	۱	
۲۱۷	۱۲	۷۷	شادانی	خاتم عصر مہاراجہ چندو لال	لالہ [illegible] داس		رای بریلی ضلع لکھنو	•	•	۲	دیوان و وزیر حیدر آباد دکن تھی اور اب ان کی پوتے نرندر پرشاد دیوان ہین
۲۱۸	۱۳	۷۷	شادان	خوشوقت رائی	•	•	جاندور	•	•	۱	

نمبر شمار	نمبر حرف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۷۵	۲۵	۶۷	رند	گنگا پرشاد	.	کشمیری	لکھنؤ	.	.	۶	شاگرد جرات تھے
۱۷۶	۲۶	۶۷	رند	کھیم نراین	.	کھتری	لکھنؤ	آنجہانی	.	۲	طبیب بھی تھے
۱۷۷	۲۷	۶۷	رنگین	پورن لال	.	کایتھ سکسینہ	دھلے		.	۱	
۱۷۸	۲۸	۶۸	رنگین	رنگیلے لال	.	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القایم	سنگھاسن بتیسی نظم	۱	
۱۷۹	۲۹	۶۸	رونق	لالہ رام سہای	حکیم منا لال	کایتھ	لکھنؤ	آنجہانی	.	۴	
۱۸۰	۳۰	۶۸	رونق	رائے گنگا پرشاد	بھوانی پرشاد	.	بریلی	ڈپٹی کلکٹر ہیں	.	۱	
۱۸۱	۳۱	۶۹	ریحان	دیا کشن	.	کایتھ سریباستو	لکھنؤ	آنجہانی	دیوان باغ ریحان	۴۲	
۱۸۲	۳۲	۷۰	رئیس	بابو بینی پرشاد	.	.	خیرآباد	.	.	.	
۱۸۳	۱	۷۰	زار	لالہ [illegible]	لالہ شنکر لال	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	آنجہانی	تصنیفات کا نام نہیں معلوم ہوا	۵	
۱۸۴	۲	۷۰	زار	منشی لالہ خندو لال	لالہ مہدی لال	کایتھ	لکھنؤ	آنجہانی	انشا گلزار فصاحت	۳	
۱۸۵	۳	۷۰	زاہد	برہم چاری	.	برہمن	دھلے	حی القایم	.	۵	
۱۸۶	۴	۷۱	زخمی	پرملند جی راج [illegible]	.	کایتھ سریباستو	کاکوری علاقہ اودھ	ایضاً	.	۳	
۱۸۷	۱	۷۱	ساقی	منشی شنکر لال	منشی جیو چند	کایتھ سریباستو	سکندرآباد	سہارنپور میں ہیں	.	۴	
۱۸۸	۲	۷۱	سالگ	سالگرام	دیپ رائے	کھتری	دھلے	موجود	.	۲	
۱۸۹	۳	۷۱	سایل	منشی بنو پرشاد	.	.	.	بلرام پور میں ہیں	.	.	
۱۹۰	۴	۷۱	سبز	بکرت رائے	.	کایتھ سکسینہ	مچھریٹہ ضلع اودھ	.	.	۲	
۱۹۱	۵	۷۱	سچدانند	منا لال	راجہ درگا پرشاد	.	لکھنؤ	.	.	۴	
۱۹۲	۶	۷۲	سحاب	کنور گوپال سنگھ	راجہ سالگرام	مہاجن	دھلے	وکیل دہلی ہیں		۲	
۱۹۳	۷	۷۲	سحر	اجودھیا پرشاد	رام دیال	.	لکھنؤ	.	.	۴	
۱۹۴	۸	۷۲	سحر	منشی دیبی پرشاد	.	.	بداؤن	.	رسالہ قیافہ	۱	
۱۹۵	۹	۷۲	سحر	دیبی پرشاد	.	.	.	ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بداؤں ہیں	.	۱۵	
۱۹۶	۱۰	۷۳	سخن	رام دیال	پریم سکھ	.	لکھنؤ	آنجہانی	قصاید	۱۵	

نمبر عام	نمبر خاص	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۵۴	۴	۶۲	راجہ	راجہ راج کشن	راجہ بن کشن	.	کلکتہ	.	.	۱	
۱۵۵	۵	۶۳	راجہ	.	.	.	.	.	.	۱	
۱۵۶	۶	۶۳	راحت	بھگونت رائے	دیندیال	.	کاکوری ضلع لکھنو	.	زہرہ و بہرام و نلدمن	۱	
۱۵۷	۷	۶۳	راحت	پنڈت کشن لال	.	کشمیری	متھرا	تحصیلدار ضلع فرخ آباد	.	۱	
۱۵۸	۸	۶۳	راحت	رام دیال	.	کایستھ سری باستب	لکھنو	.	.	.	
۱۵۹	۹	۶۳	راضی	دیوان جانی بہاری لعل	.	برہمن ناگر	آگرہ	وکیل بھرت پور حاضر باش [illegible] راجپوتانہ	نگار راضی در ترجمہ نظم انوار سہیلی	.	
۱۶۰	۱۰	۶۴	راقم	بندرابن	.	.	متھرا دہلی	تخمیناً بچاس برس قبل تھے	دیوان	۵	
۱۶۱	۱۱	۶۴	رام پرشاد	رام پرشاد	.	کایتھ	لکھنو	پانچ چھ برس اول [illegible]	.	۴	
۱۶۲	۱۲	۶۴	رام چندر	رام چندر پروفیسر علم ریاضی	.	کایتھ	دہلی	قریب [illegible] فضائی	تذکرۃ الکاملین عجائبات درگاہ اعجاز قرآن وغیرہ	۲	
۱۶۳	۱۳	۶۵	رسے	شیو سہائے	.	بہاٹ	لکھنو	آنجہانی	.	۱	
۱۶۴	۱۴	۶۵	ربط	منشی درگا پرشاد	موہن لال	کایتھ ماتھر	مراد آباد	حی القائم	.	۲۰	
۱۶۵	۱۵	۶۶	ربط	رائے بالا پرشاد	.	.	چندر آباد دکن	ایضاً	.	۱	
۱۶۶	۱۶	۶۶	رحمت	پنڈت گنگا پرشاد	موتی لال	کشمیری	لکھنو	.	.	۴	
۱۶۷	۱۷	۶۶	رخصت	لالہ موہن لال	.	.	.	.	.	۴	
۱۶۸	۱۸	۶۶	رسا	منشی گوکل پرشاد	.	کایتھ	کانپور	حی القائم	ترجمہ مجمع البحرین سیر المتاخرین و عجائب المخلوقات دستکنہ رسا	۶	
۱۶۹	۱۹	۶۶	رسا	دہستدیال گو ابنا پرشاد	پرشاد چندی	کایتھ	لکھنو	.	.	۱	
۱۷۰	۲۰	۶۶	رسوا	رای زور آور سنگھ	رای بہاری لعل	کایتھ سکسینہ	لکھنو	آنجہانی	چند کتب عربی و فارسی و ترکی	۱	
۱۷۱	۲۱	۶۷	رسوا	آفتاب رائے	.	جوہری	دہلی	ایضاً	.	۲	محمد شاہ بادشاہ کی عہد میں تھے
۱۷۲	۲۲	۶۷	رسوا	پنڈت گنگا پرشاد	.	.	بھلے	.	.	۳	
۱۷۳	۲۳	۶۷	رشید	پنڈت گنج بہادر	گنیش پرشاد	کشمیری	فرخ آباد	.	.	۱	
۱۷۴	۲۴	۶۷	رقم	حکیم سکھانند	.	کایتھ	دہلی	آنجہانی	.	۱	طبیب بہت بڑے تھے

نمبر عام	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۳۵	۶	۵۴	دریا	پنڈت رتن ناتھ	پنڈت اجی ناتھ سطلہ	کشمیری	لکھنؤ	·	·	۸	
۱۳۶	۷	۵۴	دریا	نندلال	·	·		محافظ دفتر راج کوٹہ ہیں	·	۱	
۱۳۷	۸	۵۴	دِل	دیبی پرشاد	·	·	مرشد آباد	·	·	۱	
۱۳۸	۹	۵۴	دِل	دوارکا پرشاد	رای بودھ چند	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	حی القایم	·	۲	
۱۳۹	۱۰	۵۴	دلخوش	بہادر سنگھ	نبیرہ راجہ خوشحال رای محمد شاہی	کہتری	دہلے	انجہانی	·	۱	
۱۴۰	۱۱	۵۴	دلسوز	لچھمی نراین	آتما رام	·	فرخ آباد	·	·	۱	
۱۴۱	۱۲	۵۵	دلگیر	چھنولال	·	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	انجہانی	·	۳	یہ مرثیہ مین تو دلگیر تخلص کرتے تھے اور غزل مین طرب اور آخر عمر مین مسلمان ہوگئی تھے
۱۴۲	۱۳	۵۵	دیوانہ	رای سرب سنگھ عرف سرب سکھ	·	کایتہ	عظیم آباد	انجہانی	چار دیوان فارسی	۳	
۱۴۳	۱	۵۵	ذرہ	مرزا راجہ رام ناتھ بہادر	·	·	دہلے	انجہانی	·	۱	
۱۴۴	۲	۵۵	ذرہ	لالہ شنکر لال	·	کایتہ	لکھنؤ	·	·	۵	
۱۴۵	۳	۵۵	ذرہ	تواری لال	·	·	کلکتہ	·	·	۱	
۱۴۶	۴	۵۵	ذرہ	لالہ جوالا پرشاد	لالہ رام نراین	·	فرخ آباد	·	·	۱	
۱۴۷	۵	۵۵	ذکا	خوب چند	·	کایتہ ماتہر	دہلے	انجہانی	تذکرہ عیار الشعرا	۵	
۱۴۸	۶	۵۶	ذکا	پنڈت بسر کشن	پنڈت دیارام	کشمیری	·	فرخ آباد مین ہین	·	۱	
۱۴۹	۷	۵۶	ذکی	گنگا پرشاد	نراین لال	کایتہ سریباستہ	مہابن ضلع متہرا	سعد آباد مین ہین	·	·	
۱۵۰	۸	۵۶	ذوقی	ذوقی رام	·	عطر فروش	مراد آباد	انجہانی	·	۱	
۱۵۱	۱	۵۶	راجہ	راجہ رام سنگھ مہابلوان	مہاراجہ جیت سنگھ والی نارنول	برہمن	اگرہ	انجہانی	دیوان	۱۸	
۱۵۲	۲	۵۶	راجہ	راجہ بہادر	مہاراجہ شتاب رای	کایتہ	عظیم آباد	انجہانی	·	۱	شاید نام انکا بھوانی سنگھ تھا
۱۵۳	۳	۵۹	راجہ	مہاراجہ دگ وجی سنگھ بہادر رئیس بلرام پور اودہ	راجہ ارجن سنگھ بہادر	راجپوت بریاز	بلرام پور اودہ	۱۸۸۲ع مین انتقال ہوگیا	دیوان	۲۳	

نمبر شمار	نمبر الف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۱۴	۸	۴۹	حضور	پنڈت سری کرشن	.	کشمیری	لکھنو	.	.	۵	
۱۱۵	۹	۴۹	خوشم	منشی دیبی چند	منشی برج لال	کھتری	دھلے	تخمیناً ۵ برس اول قضا کے	جنگنامہ	۲	بڑی عالم فاضل خوشنویس اور نازلا ثانی تھے -
۱۱۶	۱۰	۵۰	حیرت	پنڈت اجودھیا پرشاد	.	کشمیری	لکھنو	.	دیوان اور چند نموے	۱	فن موسیقی و تیراندازی بھی خوب جانتے تھے
۱۱۷	۱۱	۵۰	حیرت	ذوقی رام	.	.	دھلے	۱۲۳۲ سنہ ہجری میں قضا کی	.	۱	
۱۱۸	۱۲	۵۰	حیف	موتی لال	شیو سنگھ	.	لکھنو	.	.	۱	شاگرد میر سوز
۱۱۹	۱	۵۱	خبیر	پنڈت رتن لال	پنڈت نراین داس ضمیر ملک الشعرا دھلے	کشمیری	دھلے	حی القایم	.	۵	
۱۲۰	۲	۵۱	خرد	بالا پرشاد	.	کھتری	دھلے	.	.	۱	
۱۲۱	۳	۵۱	خرد	رام امین	.	کشمیری	.	.	.	۱	
۱۲۲	۴	۵۱	خفی	راجہ بابو	.	.	عظیم آباد	.	.	۲	
۱۲۳	۵	۵۱	خلق	جادو رائے	.	.	حیدر آباد	.	.	۱	
۱۲۴	۶	۵۱	خورشید	پنڈت سورج پرشاد	آتمارام پنڈت	.	.	.	.	۱	
۱۲۵	۷	۵۱	خوش	دیلون سنگھ رائے	.	.	لکھنو	.	.	.	
۱۲۶	۸	۵۱	خورم	منشی ہرگوبند	.	.	متھرا	.	.	.	
۱۲۷	۹	۵۱	خوشتر	بشمبر دیال	.	کایتہ	لکھنو	حی القایم	.	۲	
۱۲۸	۱۰	۵۱	خوشتر	منشی جگن ناتھ	.	باست کاینہ سری	لکھنو	آنجہانی ۱۲۷۹ سنہ	راماین و بھاگوت و مثنوی چت گوپت	۷۰	
۱۲۹	۱۱	۵۳	خیالی	منشی خیالی رام	.	ایضاً	ایضاً	حی القایم	.	۴	
۱۳۰	۱	۵۳	داس	شنکر داس	.	.	پنڈی دادنخان ضلع گوجرانوالہ	حی القایم	جنگنامہ پدم ورد مثنوی نقشہ زندگی	۲	
۱۳۱	۲	۵۳	دانا	روشن لال	مہتاب رائے	کایتہ	لکھنو	.	.	۲	
۱۳۲	۳	۵۴	دانا	سوبھا رام	.	.	کلکتہ	علاقہ داکرسٹ میں	.	۱	
۱۳۳	۴	۵۴	دانش	منشی مکند لال	.	کایتہ سکسینہ	لکھنو	.	.	۲	
۱۳۴	۵	۵۴	دایم	نایم الدولہ بخشی الملک رای امیر چند بہادر	مجلس رائے	ایضاً	ایضاً	سمت ۱۹۱۱ میں قضا کی	.	.	

نمبر عام	نمبر ردیف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۹۰	۵	۴۲	جنون	منشی کشن سہائے	.	.	سکندرآباد	.	.	۵	
۹۱	۶	۴۳	جواہر	جواہر سنگھ	.	.	.	انجہانی	.	۱	شاگرد میاں جرات
۹۲	۷	۴۳	جووت	ہری رام	.	.	اٹک	ایضاً	.	۱	شاہ عالم بادشاہ کے عہد میں تھے
۹۳	۸	۴۳	جودت	پنالال	.	.	.	.	.	۱	
۹۴	۹	۴۳	جوش	سریرام	شیو سہائے	.	.	تحصیل عدالت میرٹھ	.	۲	
۹۵	۱۰	۴۳	جوش	بابو کلیان سنگھ	دیوان سنگھ	کایستھ ماتھر	سکندرآباد	بیانگر میں ہیں	.	.	
۹۶	۱۱	۴۳		جوگل کشور	دیوان بہاری لال	.	بھوپال	حی القایم	.	۱	
۹۷	۱۲	۴۳	جوہر	جواہر لال	.	.	.	.	.	۱	
۹۸	۱۳	۴۳	جوہر	پنڈت دیا ناتھ	پنڈت دیبی پرشاد	کشمیری	لکھنؤ	.	صاحب دیوان	۳	
۹۹	۱۴	۴۳	جوہر	مادھو رام	جواہر مل	ساہوکار	فرخ آباد	.	.	۳	
۱۰۰	۱۵	۴۴	جوہر	سیوا رام	.	کایستھ سکسینہ	بریلی	.	جواہر الترکیب	۲	
۱۰۱	۱۶	۴۴	جوہر	جواہر سنگھ	نہال سنگھ	ایضاً	لکھنؤ	مصاحب راجہ بلرام پور	دیوان و مثنویات وغیرہ کتب متعددہ	۸۰	
۱۰۲	۱۷	۴۸	جوہری	جوالا پرشاد	.	ایضاً	رامپور	آنجہانی	.	۱	
۱۰۳	۱۸	۴۸	جھمن	جھمن ناتھ	.	کایستھ	دہلی	ایضاً	.	۱	شاگرد میر درد
۱۰۴	۱۹	۴۸	.	جمیل	موتی لعل	ایضاً	الہ آباد	ایضاً	.	۱	
۱۰۵	۱	۴۸	چمن	بہاری لعل	گنگا پرشاد	.	سیتاپور	.	.	۱	
۱۰۶	۲	۴۸	چمن	شادی لال	.	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القایم	الف لیلہ منظوم	۸	
۱۰۷	۱	۴۸	حامد	گھنشی لال	.	.	[illegible]	.	.	۱	
۱۰۸	۲	۴۸	حاضر	رادھا کشن	برج لال	کایستھ ماتھر	کانپور	مختار عدالت ہیں	.	۲	
۱۰۹	۳	۴۹	حریف	منی لال	.	.	لکھنؤ	.	.	.	برادر حقیقی پرشاد ظریف
۱۱۰	۴	۴۹	حسن	لالہ پورن چند	.	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	محلہ نوبستہ میں رہتے ہیں	.	.	
۱۱۱	۵	۴۹	حشمتی	لالہ [illegible]	.	.	.	منصف مظفرپور سے تھے	.	۱	
۱۱۲	۶	۴۹	حضور	لالہ [illegible]	.	کھتری	دہلی	آنجہانی	.	۱۱	شاگرد میر درد تھے
۱۱۳	۷	۴۹	حضور	[illegible] لال	منی [illegible]	.	.	دہلی کلکٹر بلند شہر ضلع میرٹھ	.	۲	

نمبر شمار	نمبر ردیف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
٦٧	٥	٣٨	پریشان		پنڈت جوالا پرشاد آذر	کشمیری	.	.	.	٧	نام نہین معلوم ہوا
٦٨	٦	٣٩	پورن	پورن سنگھ	.	کایتھ	ڈھلے	آنجہانی	.	٤	عالم علم سنسکرت بیدک بھی ہے
٦٩	٧	٣٩	بیر	مہاراج سنگھ	.	چوبے	متھرا	ایضاً	.	٣	
٧٠	٨	٣٩	پیارے	لالہ پیارے لال	.	.	متھرا	.	.	١	
٧١	٩	٣٩	بھوڑ	تربینی لال	.	کایتھ	پانی پت	دہلی مین ہین	.	١	اکثر شعر تمسخر آمیز کہتے ہین
٧٢	١	٣٩	تاب	شتاب رائے	.	برہمن کشمیری	ڈھلے	آنجہانی	.	٢	
٧٣	٢	٣٩	تابان	پنڈت مہتاب رائے	.	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.	٢	ہمعصر و ہم مشاعرہ میر درد
٧٤	٣	٤٠	تاثیر	لالہ کنہیا لال	کیول کشن	.	فرخ آباد	.	.	٤	
٧٥	٤	٤٠	تجلی	للی جی	.	.	.	سنہ ١٨٥٦ء	.	٤	شاگرد منشی بیدھو لال زار
٧٦	٥	٤٠	تحسین	لالہ بلدیو سہائے	.	.	متھرا	.	.	١	
٧٧	٦	٤٠	تسلی	لالہ ٹیکا رام	بخشی گوپال رائے	کایتھ	اٹاوہ و لکھنؤ	سنہ ١٢	.	٥	نواب آصف الدولہ والی لکھنؤ کے عہد مین تھے۔
٧٨	٧	٤٠	تسلیم	دیبی پرشاد	سادہو رام	.	.	.	.	٣	
٧٩	٨	٤٠	تسکین	پنڈت گنگا داس	.	کشمیری	.	.	.	١	
٨٠	٩	٤٠	تمنا	منشی کنول پرشاد	.	.	لکھنؤ	.	.	٣	
٨١	١٠	٤٠	تمنا	منشی رام سہائے	بورن چند	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	مہتمم اخبار رشتہ تعلیم	قریب ٢٥ کتابون کے	١٤	
٨٢	١١	٤١	تمیز	کالی رائے	دیوی پرشاد عرف [illegible] مالک مطبع تمنائے	.	فتح گڈہ	.	.	٢	
٨٣	١٢	٤١	تمکین	پنڈت دکھنامل	.	کشمیری	.	.	.	١	
٨٤	١	٤٢	ثابت	منشی رادھیکا پرشاد	.	.	لکھنؤ	.	.	٧	
٨٥	٢	٤٢	ثاقب	لالہ جانکی پرشاد	.	.	.	.	.	١	
٨٦	١	٤٢	جام	کنور سین	.	.	بڑہولی ضلع ڈھلے	.	.	١	
٨٧	٢	٤٢	جگناتھ	جگناتھ	بشن پرشاد	کایتھ کرنا	[illegible] ضلع [illegible]	وکیل عدالت	کرشن ساگر، بال لیلا وغیرہ	٤	
٨٨	٣	٤٣	جنون	چندا پرشاد	کالکا پرشاد	.	لکھنؤ	.	.	٢	
٨٩	٤	٤٣	جنون	مائی دیال	لونڈہ رام	.	.	نائب سرشتہ دار کلکٹری میرٹھ ہین۔	.	٣	

نمبر شمار	نمبر [illegible]	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد انتخاب	کیفیت
۴۶	۱۷	۲۲	بہادر	لال بہادر	مانکچند	.	.	سنہ ۱۲۰۶ ہجری	.	۰	
۴۷	۱۸	۲۲	بہار	منشی ٹیکچند	.	کھتری	دہلی	سنہ ۱۱۸۲ ہجری	جواہر الحروف، ابطال ضرورت، نوادر المصادر و بہار بوستان، لغات بہار عجم۔	۲	بڑے عالم اور محقق ہو گذرے ہیں۔
۴۸	۱۹	۲۳	بہار	لالہ کالکا پرشاد	بہاری لعل	.	فرخ آباد	موجود	.	۲	
۴۹	۲۰	۲۳	بہجت	منشی تن سن لال	لالہ کشن چند	کایتھ سکسینہ	اجمیر	مدظلہ العالی	فوائد بر فوائد، دیوان [illegible]	۱۸۱	
۵۰	۲۱	۳۲	بہجت	مکھن لال	.	.	.	.	.	۰	
۵۱	۲۲	۳۲	بہرت	لالہ بہرت لال	.	.	متھرا		.	۱	
۵۲	۲۳	۳۲	بیتاب	شنکر لال	بیری پرشاد	کایتھ بھٹناگر	سکندر آباد	وکیل اجمیر تھا	دیوان	۹	
۵۳	۲۴	۳۲	بیتاب	سیوک رام	.	.	.	.	.	۲	
۵۴	۲۵	۳۲	بیتاب	کشن نراین	.	کھتری	.	آنجہانی	-	۲	
۵۵	۲۶	۳۲	بیجان	شیر سنگھ	.	.	دہلی	ایضاً	.	۱	رمال بھی تھے
۵۶	۲۷	۳۲	بیخود	نراین داس	.	.	دہلی	آنجہانی	-	۱	میر درد کے شاگرد تھے
۵۷	۲۸	۳۳	بیخود	منشی جگت نراین	موہن لال	کایتھ بھٹناگر	سکندر آباد	سررشتہ دار عدالت	.	۲	
۵۸	۲۹	۳۳	بیصبر	منشی بالمکند	رای کان سنگھ	ایضاً	ایضاً	سیر بہرہ مند پنشن پاتے ہیں	دیوان عام حاضر وغیرہ چند کتب	۱۶۴	شاگرد غالب و ہمعصر شعرائے متاخرین کے ہمعصر و ہم مشاعرہ
۵۹	۳۰	۳۷	بیفکر	لالہ سمپورن سروپ	.	کایتھ بھٹناگر	گلاوٹھی	آنجہانی	.	۱	شاگرد ہربنس رای یا رنج
۶۰	۳۱	۳۷	بیغم	مہتاب رای	.	.	سونکا ضلع پرتاب گڈھ	.	.	۲	
۶۱	۳۲	۳۷	.	بینی پرشاد	.	.	.	.	.	۳	
۶۲	۳۳	۳۷	بیہوش	منشی گردیال	.	کایتھ	لکھنو	سنہ ۱۲۸۶	-	۹	
۶۳	۱	۳۹	پروانہ	راجہ جسونت سنگھ عرف کاکا صاحب	راجہ بینی بہادر	کایتھ	لکھنو	آنجہانی	صاحب دیوان	۸	دیوان نواب شجاع الدولہ والی اودھ شاگرد سرب سنگھ دیوانہ
۶۴	۲	۳۸	پروین	انکد رای	پرمیشری سہای	.	فرخ آباد	.	-	۱	
۶۵	۳	۳۸	پری	جھمن لال	.	.	دہلی	.	.	۲	ریختی گو
۶۶	۴	۳۹	پریشان	منو لال	.	.	دہلی	آنجہانی	.	۲	شاگرد شاہ نصیر

نمبر عام	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۳	۲۳	۷	الفتی	راجہ پیارے لعل	راے لکھن ہے	کایتہ	عظیم آباد پٹنہ	حی القایم	•	۱	راجہ رام نراین موزون کے وارث ہین۔
۲۴	۲۴	۷	امانت	امانت راے	•	•	دہلی محلہ دریبہ	آنجہانی	•	۱	شاید مصنف امائن و بہاگوت فارسی سے ہین۔
۲۵	۲۵	۷	اسیر	جوالا شنکر	گنگادت	کایتہ سکسینہ	بریلی	۱۲۸۳ھ	کتابیات زراین نظم بدائع عذاب	۵	
۲۶	۲۶	۷	اندرمن	منشی اندرمن	•	اگروال مہاجن	مرادآباد	حی القایم	تحفۃ الاسلام وغیرہ چند کتب مباحثہ مذہبی	۹۹	
۲۷	۲۷	۸	انور	پنڈت بشمبر ناتھ	کیشو ناتھ	برہمن کشمیری	لکھنؤ	ایضاً	•	۷	
۲۸	۲۸	۸	اوباش	منشی چھنو لال	•	•	دہلی	ایضاً	•	۲	یہہ صاحب ریختی گو مشہور ہین
۲۹	۲۹	۸	اہل	جانکی بی بی صاحبہ	•	•	الہ آباد	ایضاً	•	۱۲	یہ نیکبخت پردہ نشین شاید عورات قوم کایتہ سے ہین۔
۳۰	۱	۹	بالغ	لالہ ہرسرن راے	•	کایتہ بہٹناگر	گلاوٹھی	دو برس ہیشتر گذر گئے	•	۱	
۳۱	۲	۹	برج لال	برج لال	•	•	کانپور	کانپور مین وکیل ہین	•	۲	
۳۲	۳	۹	برق	لالہ شنبھو سہاے	•	•	میرٹھ	وکیل عدالت ہین	•	۱	
۳۳	۴	۹	بسمل	پنڈت موتی لعل	•	کشمیری	دہلی	میر منشی نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب ہین	•	۱	
۳۴	۵	۹	بسمل	پنڈت سندر لال	بخشی منگارام	برہمن	لکھنؤ	آنجہانی	•	۳	شاگرد ناسخ
۳۵	۶	۹	برحق	•	•	برہمن	•	•	•	۲	
۳۶	۷	۹	بریان	پنڈت گنیشی لال	•	•	•	•	•	۲	
۳۷	۸	۱۰	بشاش	دیبی پرشاد عرف [illegible] مہتمم رسالہ ہذا	منشی رتن لال بہٹ	کایتہ سکسینہ	اجمیر	خوش باش، نائب سرشتہ دار پہلی جودھپور	گلدستہ ادب، خواب، راجستان، تعلیم النساء، تحفہ معویۃ المومنین وغیرہ	۲۲۲	
۳۸	۹	۲۰	•	بلدیو سہاے	کنور بلعل	کایتہ ماتہر	دہلی	بعد غدر سنہ مین انتقال ہوا	•	•	یہہ خوب چند ذکا صاحب تذکرہ عیار الشعرا کے بیٹے تہے۔
۳۹	۱۰	۲۰	بلیغ	منشی جگل کشور	•	•	•	لکھنؤ مین ہین	•	۲	
۴۰	۱۱	۲۰	بصیر	پنڈت بشیشر ناتھ	نشمبر ناتھ	کشمیری	دہلی	اب سانبہر مین ہین	•	۷	شاگرد اسد اللہ خان غالب
۴۱	۱۲	۲۰	بندراین	بندراین عرف سرکار بہادر	منشی [illegible] سنگہ	کہتری	آگرہ	چند سال ہوے کہ انتقال ہوگیا	بندراین [illegible] بندراین	۲	انہون نے بندراین ایک شہر بھی چلایا ہے۔
۴۲	۱۳	۲۱	•	منشی [illegible]	[illegible] پرشاد	کایتہ بہٹناگر	سکندرآباد	اجمیر مین ہین	•	۱	
۴۳	۱۴	۲۱	بہادر	راجہ [illegible] بہادر	•	کایتہ	لکھنؤ	آنجہانی قریب سنہ [illegible] ہجری	•	۱	نواب شجاع الدولہ والی اودہ کے دیوان تہے۔
۴۴	۱۵	۲۲	بہادر	بابو کرن سنگہہ	بابو فتح بہادر سنگہہ	•	آگرہ	•	•	۳	
۴۵	۱۶	۲۲	بہادر	راج بہادر	•	•	•	مدرس مدرسہ لاہور مین	•	•	

نقشہ فہرست شعرائے مندرجہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
نمبر تمام	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱	۱	۲	آثم	لالہ گھبر دیال	۰	۰	متھرا	حی القایم	۰	۱	
۲	۲	۲	آذر	لچھمی نراین	ہر سکھرائے	کایتہ سکسینہ	ٹونک	ایضاً	۰	۹	
۳	۳	۳	آذر	پنڈت جوالا پرشاد	پنڈت [illegible] ابن گنجند	برہمن کشمیری	متھرا	سمبت ۱۹۲۰ مین انتقال ہوگیا	۰	۲	
۴	۴	۳	آرام	لکھن لال	۰	کایتہ	دہلے	تخمیناً بیس سال پہلے انتقال ہوگیا	۰	۱	
۵	۵	۳	آرام	برہم ناتھ [illegible]	۰	کھتری	دہلے	ایضاً	کتاب دلون	۱	تیراندازی و [illegible] دیسی مین اچھا دخل رکھتے تھے
۶	۶	۳	آزاد	امر سنگھہ	۰	۰	دہلے	آنجہانی	۰	۱	
۷	۷	۳	آزاد	لالہ جوالا پرشاد	۰	۰	فرخ آباد	متھرا مین ہین	۰	۱	
۸	۸	۳	آسان	لالہ سہج رام	۰	۰	الہ آباد	آنجہانی	۰	۱	
۹	۹	۳	آشفتہ	گلاب سنگھہ	۰	کھتری	دہلے	آنجہانی	۰	۱۲	تخمیناً چالیس برس ہوا جنون عشق [illegible] مر گئے
۱۰	۱۰	۳	آشفتہ	پنڈت امرناتھ	۰	برہمن کشمیری	دہلے	لاہور مین ہین	۰	۱۸	
۱۱	۱۱	۴	آگہ	پنڈت جوالا ناتھ	داتارام	برہمن	۰	کلکتہ مین ہین	۰	۲	
۱۲	۱۲	۴	اختر	پنڈت برجن ناتھ	۰	کشمیری	لکھنو	حی القایم	۰	۲	
۱۳	۱۳	۴	احسن	منشی شام سندر	۰	کایتہ	لکھنو	ایضاً	۰	۲	شاگرد منشی دیا کرشن ریحان
۱۴	۱۴	۴	احقر	منشی [illegible] پرشاد	۰	۰	لکھنو	آنجہانی	بھاگوت منظوم اردو	۵	
۱۵	۱۵	۵	احقر	بلدیو پرشاد	مہا سکھرائے	۰	فرخ آباد	۰	۰	۲	
۱۶	۱۶	۵	اسد	گردھاری لعل	رام دیال	سری باستب کایتہ [illegible]	[illegible] ضلع [illegible]	اہلمد کلکٹری لکھنو ہین	[illegible] منظوم [illegible]	۷	
۱۷	۱۷	۵	ارمان	راجہ [illegible] متر	نبیرہ راجہ پتمبر متر	کایتہ بنگالے	شہر کلکتہ	موجود ہین	تذکرہ شاعران اردو	۲	
۱۸	۱۸	۵	اطہر	منشی [illegible] ناتھ	منشی گردھاری لال	کایتہ	لکھنو	لاہور مین ہین	۰	۶	شاگرد منشی جواہر سنگھہ جوہر
۱۹	۱۹	۵	افق	دوارکا پرشاد	پورن چند	کایتہ	محلہ نوبستہ لکھنو	موجود ہین	۰	۱۹	شاگرد منشی شنکر دیال فرحت
۲۰	۲۰	۶	افگار	منشی انند سروپ	۰	۰	مراد آباد	سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین موجود ہین	۰	۰	
۲۱	۲۱	۶	اکبر	رام دین	بھگوان دین	گجراتی	۰	سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین موجود تھے	۰	۱۳	لکھنو [illegible] تاریخی انقلابات جنگ [illegible] دس کے جو بند لکھے ہین۔
۲۲	۲۲	۷	الفت	منگل سین	۰	کایتہ	عظیم آباد پٹنہ	آنجہانی	۰	۱	شاگرد جرات شاعر معروف

نوٹ

علاوہ غلطی ہاے مندرجہ نقشہ حالات مذکورہ بالا کے اور بہی کئی غلطیان ہین چنانچہ صفحہ ۲۱۷ مین سحر کے آخیر بند کی ٹیپ کا یہہ شعر "سینہ اوبہر اتہا
الخ" صفحہ ۲۱۷ کی سطر ۲۳ مین لکہا گیا ہے سو اسکو صفحہ ۲۱۳ کے سطر ۱۲ کے متعلق سمجہنا چاہیئے۔
۲ صفحہ ۱۲۱ مین مشتاق کے یہہ دو شعر "دو گر آشیان ہا الخ" اوسی صفحہ مین مشہور کے شعر ونکی شامل لکہے گئی ہین سو انکو مشتاق کے شعرونکے متعلق سمجہنا چاہیئے

غلطی کاتب

کاتب نے افسوس ہے اکثر جگہ بلا استصواب مولف بطور خود کمی بیشی بہی کر دی ہی چنانچہ صفحہ ۷ کی ۲۲ اور ۲۵ سطر مین مولوی عبید اللہ و مولوی محمد علی کے نام صاحب
بڑہا دیا ہے۔ ۲ صفحہ ۹۳ مین تاب تخلص پنڈت شتاب رائے کے شعرون پر یہہ حاشیہ چڑہا دیا ہے "کہ یہہ شعر مفتی صدر الدین مرحوم کے مشہور ہین" حالانکہ
وہ شعر دہلی و لکہنو کے چند مشہور تذکرون مین تاب کے نام پر ہی لکہے ہین اور بلکہ یہہ تیسرا شعر بہی اونکا ہی جو لکہنے سے رہگیا تہا "نکہت ادہ عقدہ
زلف دہوان دہار یہہ کا فرید کیا خاک جیئے کوئی شب ایسی سحر ایسی"۔ ۳ صفحہ ۷ سطر ۲۴ مین "موزون کیا" کے آگے یہہ عبارت تہی "
چراغ کعبہ روشن ہے ہیں بیتاب کے قفس بد بہاگا بہلا کیا خاک تو بیتاب سے گنگا مد ہر چند کہ اسطرح کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہی مگر یہان بسبیل
تذکرہ زبان قلم پر آگیا ناظرین انصاف پسند معاف فرماوینگے" مگر کاتب نے اس تمام کو اوڑا کر یہہ لکہدیا مگر چونکہ اس قسم کا کلام سراسر بے تہذیبی مین
داخل ہے اسلیئے یہان لکہنا اوسکا قلم انداز کر دیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گذرے" اسمین یہہ اتنا ہوا کہ جو اہل اسلام کو ناگوار ہو تا وہ تو
نہ رکہا اور جو اہل ہنود پر ناگوار ہوا وہ رہنے دیا از روئے انصاف تو وہ بہی نکال دینا چاہیئے تہا۔ اور مین کل اس ماجرہ کو ہی قلم انداز
کرتا ہون تاکہ کسیکی دل شکنی نہو۔ ۴ صفحہ ۸۲ سطر ۲ مین آغا علی شمس کے نام لفظ صاحب ایجاد بندہ ہے۔

اضافہ

صفحہ ۱۳۹ مین مندرجہ ذیل عبارت متعلق حالات منشی درگا پرشاد نادر تخلص کے ایزاد کیجاتی ہے کہ بعد تالیف تذکرہ ہذا انہون نے اپنا خانہ
آباد کیا اور خداوند تعالے نے اولاد بہی عطا فرمائی چنانچہ اب ایک لڑکی سالہ اور ایک لڑکا جو اسی سال مین پیدا ہوا ہے موجود ہے
لڑکے کا نام راد ہا موہن ہے حافظ حقیقی انکو حوادث زمانہ سے محفوظ رکہکر عمر طبعی کو پہونچاوے۔

یادداشت

مولف نے اس تذکرہ کی تالیف ابتک جاری رکہی ہے چنانچہ جو حالات اور اشعار ہنود شاعرونکے بعد تذکرہ ہذا بہم پہونچے وہ تو ضمیمہ مین
اور جو بعد چہپ جانے کے دستیاب ہوے وہ یہان لکہے جاتے ہین اور اس سے بعد کو جو آوینگے وہ بر وقت طبع ثانی کے شامل کر دیئے جاوینگے
امین تخلص امن سنگہ ولد کشن سنگہ اگروال جینی مذہب رئیس قصبہ سونی پت ضلع دہلی اردو اور فارسی مین اوایل عمر سے شعر
انہون نے کچہہ کلام اپنا اسعرصہ مین میرے پاس بہیجا تہا اوسمین یہہ چند اشعار منتخب ہوکر یہان ثبت ہوئے۔
خوشی ہوتی گی تجہہ بشیر از مین بہی روح سعدی کو ہہ ہمین منظور اوس گل گلستان کا پڑہانا ہی کہ ہین زیر تعلیم اندنونکے تابع تخلص مین ہر ایک شعر آپ کا
خوشدل تخلص بابو گوری شنکر خلف بادہو رام اوحال معلوم نہوا یہہ چند شعر اونکے رسالہ رقعہ نگار ماہ فروری ۱۸۹۸ سے منتخب ہوئے
ہوسی کو نہ مطلق رہے پہر تاب نظارہ ہو دکہلا دو انکو ہی اوسکو جو دیدار تمہارا ۔ گو آپکو ہو مد نظر یار نہ خوشدل ہو ہہ بندہ بیدام یہہ سرکار تمہارا
شاد تخلص منشی دوارکا پرشاد باشندہ گورداسپور ضلع پنجاب سے مرتے ہوئے ای شاد کرواونکی وصیت ۔ ہو قبر پہ بہی سایہ دیوار تمہارا

تمت

الحمد اللہ والمنت کہ کتاب مسمی تذکرۃ الشعرائے ہنود مطبع رضوی دہلی مین سید محمد میر حسن کے اہتمام سے چہپا

ماہ جنوری [illegible]ء

نمبر	صفحہ فہرست	صفحہ تذکرہ	سطر	غلط	صحیح
۳	"	۲۱	۱۲	لعفات	قطعات
۴	۲	۲۸	۵	چنولال	چہنولال
۵	"	۳۴	۵	سسند لعل	سسندر لعل
۶	"	۳۵	۴	بہرجن	بہرہمن
۷	"	۴۱	۵	سرکا بہادر	سرکار بہادر
۸	"	۴۵	۹	لاہور	رامپور
۹	۳	۴۹	۱۰	بہرلوایہ	بہرنراتیہ
۱۰	"	۶۴	۵	انکہ رائے	انکہ رائے
۱۱	۵	۹	۱	عالم	عامم
۱۲	۶	۲۸۱	۴	باسبت	باسلب
۱۳	"	"	۱۰	جت گوئی	جتہ گیت
۱۴	۷	۱۳۸	۶	رائے بود چند	رائے بوربھنچند
۱۵	"	۱۵۱	۶	ناہمن	بہارسی
۱۶	۹	۱۸۴	۵	نیسی	ننشی
۱۷	۱۰	۲۰۱	۱۱	نقطہ	۲
۱۸	"	۲۱۵	۵	نشادن	بسادن
۱۹	۱۲	۲۵۶	۵	وزیر	مرزا
۲۰	۱۳	۲۶۳	۶	موہن لال	موہن لال
۲۱	۱۳	۲۶۴	۳	۸۸	۸۹
۲۲	"	۲۶۵	۳	۸۸	۸۹
۲۳	۱۴	۲۹۲	۵	سمبت لعل	سمپت لعل
۲۴	۱۹	۴۰۹	۱۱	۰	۱
۲۵	۲۰	۴۲۴	۵	بندے لعل	بہاری لعل
۲۶	"	۴۴۴	۶	بنسے لعل	بنسی لعل
۲۷	۲۱	۴۵۴	۶	جرنت	جہتہریت
۲۸	"	"	۱۰	نہ دیوان	سات دیوان
۲۹	"	۴۶۲	۵	منارام	منسارام
۳۰	۲۲	۴۷۳	۸	لوہانہ	لونہ ہانہ
۳۱	۲۳	۵۰۳	۱۲	اولاد	رشتہ داران
۳۲	"	۵۱۱	۱۰	مرمع اورنگ	مرقع ارزنگ
۳۳	۲۴	۵۱۷	۱۰	یاورگار	یادگار

صحت نامہ فہرست ضمیمہ تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	صفحہ فہرست	صفحہ تذکرہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۲۲	۳	جسنوجی	جنوجی
۲	۲	۳۲	۲	علم	حلم
۳	۴	۳۶	۳	رلارام	دلارام
۴	۲	۶۲	۳	کنبت رائے	گنپت رائے
۵	۴	۸۵	۳	جہو بنلون	جہوٹے لعل
۶	۵	۹۲	۳	بہو نجند	بہوک چند
۷	۵	۱۰۲	۶	جیابانشن	جیلوبائن
۸	"	۱۱۱	۳	کنور سنگہ	کنورجی سنگہ
۹	۶	۱۳۱	۳	تیواڑی	نراین
۱۰	۶	۱۳۲	۶	ہلکنہ	ہلکنتہ

صحت نامہ فہرست کتب مولفہ و مصنفہ منشی دیبی پرشاد مندرجہ فہرست ضمیمہ تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۶	۳	گلدستہ اخلاق	گلدستہ ادب
۱	۶	۴	مشکل مشکل شرح	مشکل مشکل سوالو نکا منتخب
۲	۶	۷	لفنتہ جات وایام	نفغظات تفاوت ایام
۳	۶	۷	وغیرہ کی	وغیرہ کے درج ہین
۴	۶	۱۳	لکچر	۲۰ لکچر

نمبر	صفحہ	شعر	سطر	غلط	صحیح
303	137	5	5	خوش قدری	خوش خوری
304	"	4	9	سکل	شکل
305	"	1	10	تکمدر	تلمذر
306	"	0	21	بردامن	بردومن
307	138	0	2	بردامن	بردومن
308	"	1	24	می	پی
309	139	1	23	دہ گمر	وہ نگر
310	139	4	25	بل	پل
311	140	2	4	اورنگ ثانی کی	ارژنگ مانی کی
312	"	2	16	سگ	شک
313	"	4	18	ہا	ہار
314	141	0	5	اودہ	اردو
315	141	0	11	دیبی	دہبی
316	"	0	14	منی	لنی
317	"	0	16	اورنگ	ارژنگ
318	"	3	25	جیٹھے	چھینٹے
319	142	3	3	ہستی کی ہوگس	ہستی کی گرہوس
320	143	3	10	ہودہی	ہودہیے
321	"	2	11	مجھے	مجھے
322	144	0	12	کیسے	ایسے
323	"	1	15	مصور کے شبیہ	مصور ہے شبیہ
324	"	1	16	دصحف	مصحف
325	"	3	22	باکرو	پاک رو
326	145	0	3	بہاتی	پنہانی
327	"	3	6	شعبہ	مشعبد
328	"	0	15	بہادر	قوم کایتہ
329	"	4	19	اشتر الحبون	اشتر ذی الحیوان
330	"	2	24	حولدار	حوالدار
331	"	3	24	لب	اب
332	146	0	15	مصیدہ	معیدہ
333	"	0	"	نثر	نشتر
334	"	0	"	بہی	لیے
335	147	0	7	تجلی صنعت	تجلی صنعت
336	"	0	7	منجلی ہوی	منجلی ہوی
337	"	0	12	سحر کابل	بحر کابل
338	"	0	12	سحر دافر	بحر وافر
339	"	0	14	ایک بہہ عرصہ	ایک عرصہ
340	"	0	23	گفتار	گفتار حالات عنقا دامن زن استغنا
341	148	0	10	لسی نی	لسی نے
342	"	3	23	طرہ دوستار	طرۂ دستار

صحت نامہ ضمیمہ تذکرہ آثار الشعراے ہنود

نمبر	صفحہ	شعر	سطر	غلط	صحیح
1	1	0	2	جبسکا	جینکا
2	2	0	14	دلدا	دلد
3	3	3	1	کیا	کیسا
4	5	2	15	دو آہو کی	دو آہو مین
5	"	4	16	گل	گل تر
6	7	0	2	اوہون	انہون
7	5	2	11	سقر	سفر
8	8	1	2	اذر ربانمین	اردو زبان مین
9	8	3	7	راسی	اسی
10	"	2	18	جبتا	جنتا
11	9	1	4	توبہ یہ	ہر توبہ
12	9	3	17	کافر	گل
13	10	3	21	کالیہ	کاینہ
14	"	0	22	مین	ختن
15	11	0	1	مانجرہ	رنجرہ
16	"	4	6	ملونکی	ہتونکی
17	11	3	9	حسرتکی	حسرت کے
18	"	0	8	ملال	لال
19	11	3	16	حوروںکا	جوروںکا
20	12	0	2	جودنی لال	جھوٹے لال
21	12	4	21	یہ جہی	اجہی
22	"	3	25	عزتکی	عزت کی
23	13	4	7	مہر مدفن	میرے مدفن
24	13	0	12	ااستعداد	بااستعداد
25	"	0	14	ہنر دہلوی	ہنر دہلوی
26	14	3	7	سمجھکے	سمجھیے
27	16	0	23	اندہین	انڈہن
28	"	0	19	بلکنہ	بلگنبہ

صحت نامہ فہرست تذکرہ شعراے ہنود

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
1	1	1	5	کہیر دیال	کہیر دیال
2	"	9	12	بتا	اپتا

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۱۰۰	۰	۷	داورِ دست	دورِ دست
۲۲۱	〃	۰	۲۱	مسندکو	مسند
۲۲۲	〃	۰	۲۴	سکراورمع	سکرمعہ
۲۲۳	۱۰۱	۰	۶	او نکے	اونکو
۲۲۴	〃	۰	۹	ناور	اور
۲۲۵	〃	۰	۱۴	قوام ملدین	قوام للدین
۲۲۶	〃	۰	۲۳	سرہون	غریبون
۲۲۷	۱۰۲	۰	۱۳	ملیا	لمبا
۲۲۸	〃	۰	۱۴	یارون	بازارون
۲۲۹	〃	۰	۱۹	کلیان رائے	کلیان سنگھ
۲۳۰	〃	۰	۲۴	کہ صوبہ	اور صوبہ
۲۳۱	۱۰۳	۰	۹	کیا جاتا ہے	کیا گیا
۲۳۲	۱۰۳	۰	۲۴	سے ہے	سے تھے
۲۳۳	〃	۰	۲۵	نامور	نامور
۲۳۴	۱۰۴	۳	۷	سنی مین	عشق مین
۲۳۵	۱۰۴	۳	۱۹	جھٹوا	جھٹرا
۲۳۶	۱۰۴	۱	۲۲	ضعف	ضعف سے
۲۳۷	۱۰۵	۰	۵	نام	نام جو
۲۳۸	۱۰۵	۲	۲۵	گدا	گدا کسنے
۲۳۹	۱۰۶	۲	۱۷	کول	کو دل
۲۴۰	۱۰۷	۰	۱	ہرسوز	پرسوز
۲۴۱	۱۰۸	۳	۱۶	نوتو	نورتو
۲۴۲	〃	۴	۱۸	حال	حال
۲۴۳	〃	۱	۱۹	سکتہ	شکنہ مین
۲۴۴	〃	۰	۲۵	فدائی	فدوی
۲۴۵	۱۰۹	۰	۱۸	کاتھن	ناتھن
۲۴۶	۱۱۰	۰	۹	قایدہی	فایدے
۲۴۷	۱۱۰	۰	۱۹	منتخب	صفت
۲۴۸	۱۱۱	۱	۳	رام چندررام	رام چندمرام
۲۴۹	۱۱۱	۳	۴	اونگ آتشرالیش	اونگ آتشرالیش کی
۲۵۰	۱۱۱	۳	۵	جو ہے درپے	جوپے درپے
۲۵۱	۱۱۱	۳	۶	تو نبی	تو تی
۲۵۲	〃	۱	۷	شبونمین	شبومین
۲۵۳	〃	۳	۱۴	ادٹے	اوٹھے
۲۵۴	۱۱۲	۱	۱	مراحال برہم	مراحال دل برہم
۲۵۵	〃	۰	۱۹	ابر	آمد
۲۵۶	〃	۰	۱۹	می	نئے
۲۵۷	〃	۰	۲۰	کستیر احکا	کستطرح کا
۲۵۸	۱۱۳	۰	۱۶	سرخ	موج
۲۵۹	۱۱۴	۱	۱	خنجر	حلقہ
۲۶۰	〃	۳	۲۳	زنانی	زبانی

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲۶۱	۱۱۴	۱	۲۵	کہنے	کہلے
۲۶۲	۱۱۵	۳	۱۳	ہوئے ہین	ہوتے ہین
۲۶۳	۱۱۶	۰	۱۷	جیون	چیون
۲۶۴	〃	۲	۲۳	بہوار	رہوار
۲۶۵	〃	۳	۲۳	جب نہین	چپ جنہین
۲۶۶	۱۱۷	۰	۱۱	داد سخن	خاد سخن
۲۶۷	۱۱۷	۰	۱۷	جان ہر	جان پر
۲۶۸	۱۱۸	۴	۳	گاہی	کاہے
۲۶۹	۱۱۹	۱	۳	محرذم	مجروح
۲۷۰	۱۲۰	۱	۵	تانہ حسر	تابہ حشر
۲۷۱	۱۲۰	۴	۱۳	کتنی	کرتی
۲۷۲	〃	۱	۲۴	سالکین	سالکین سنہ سفیدی
۲۷۳	〃	۱	۲۵ ۲۲	مشتاق سوق	مشتاق عشق
۲۷۴	〃	۳	〃	زند	رند
۲۷۵	۱۲۱	۱	۲۱	بینا یالی	بنا یالو
۲۷۶	۱۲۱	حاشیہ	۲ حاشیہ	مست خر	مفت خر
۲۷۷	۱۲۲	۱	۱۶	بجازہ	جنازہ
۲۷۸	۱۲۳	۴	۶	جانا	چاہا
۲۷۹	〃	۱	۱۷	چکا	رخ کا
۲۸۰	〃	۱	۲۳	بیعان	جہان
۲۸۱	〃	۳	۲۳	بیابان دوست جشے	بیابان دوست وحشی
۲۸۲	۱۲۵	۰	۱۰	عظیم	عظیم آباد
۲۸۳	〃	۰	۱۶	سورج دہن	سورج دیکھ
۲۸۴	۱۲۶	۰	۱۳	نہلا	بذیل
۲۸۵	〃	۳	۱۶	حیات	جہان
۲۸۶	〃	۰	۱۷	جہنجی	جہنجہی
۲۸۷	〃	۰	۲۱	نویسی کرتے	نویسی کرلیتے تھی
۲۸۸	〃	۰	۲۵	سۂ	معہ
۲۸۹	۱۲۷	۰	۷	ایسی	ایسے
۲۹۰	۱۲۷	۰	۸	اسم	وسم
۲۹۱	۱۲۹	۲	۷	الافکار	الاذکار
۲۹۲	۱۳۰	۲	۴	بندہ ممنون	بندہ ہون ممنون
۲۹۳	۱۳۰	۲	۱۷	نجھے	تجھے
۲۹۴	۱۳۱	۴	۲	ضدا	فدا
۲۹۵	〃	۰	۱۵	متین	متین شخص
۲۹۶	۱۳۲	۰	۱۵	جوانمرگی ہے	جوانمرگی
۲۹۷	〃	۰	۱۶	سنحن کی	سخن نے
۲۹۸	۱۳۳	۳	۱۹	جنونمین	جنونمین
۲۹۹	۱۳۴	۱	۴	نگین	نگین کا
۳۰۰	۱۳۴	۰	۹	حیدرآباد	حیدرآباد مین
۳۰۱	۱۳۷	۱	۲	نہے	نہ ہے
۳۰۲	〃	۰	۳	راز	نزار

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۶۴	۷۵	۱	۶	ہندہتے	ہندہتے ہین
۱۶۵	″	۰	۱۲	ہیب رام	ہیت رام
۱۶۶	۷۶	۰	۱۷	خورشیدوقمر	خورشیداورقمر
۱۶۷	۷۶	۰	۱۱	کانپور	کانپورمین
۱۶۸	″	۰	۱۴	شجاع	شعاع
۱۶۹	۷۷	۰	۴	مہاراجہ رائے چندلعل	مہاراجہ چندولعل
۱۷۰	۷۷	۰	۸	دزان	روزن
۱۷۱	″	۰	۱۸	چھڑا	چیڑہا
۱۷۲	″	۰	۱۹	سرہی سیب	سرہی باسبب
۱۷۳	″	۰	″	عمد	عمدہ
۱۷۴	″	۰	۲۵	کئے ہین	کیے گئے
۱۷۵	۷۸	۳	۱۵	سپہر	سپر
۱۷۶	۷۹	۴	۲	رائے	رائی
۱۷۷	۷۹	۲	۱	بڑا	پڑا
۱۷۸	″	۱	۱۳	بہیہ	بہیہ
۱۷۹	″	۲	۲۰	چہاتاہے	چہپاتاہے
۱۸۰	۸۰	۲	۱۳	جاہ	چاہ
۱۸۱	″	″	″	″	″
۱۸۲	″	۲	۲۵	مت	منت
۱۸۳	۸۳	۰	۱۱	پرورمن	پردومن
۱۸۴	۸۳	۰	۱۱	ہجری کے ساتھ	ہجری مین
۱۸۵	۸۳	۰	۱۶	ترجعہ	ترجمہ
۱۸۶	۸۴	۰	۷	تلانی	ضلع ملانی
۱۸۷	۸۴	۰	۱۵	ستمبر	بند
۱۸۸	۸۵	۰	۱۷	راز	زار
۱۸۹	۸۵	۱	۲۵	سجدمین	سجدے مین
۱۹۰	۸۶	۱	۷	اکبر	اکثر
۱۹۱	۸۸	۰	۲	صغیر	صفر
۱۹۲	۸۹	۱	۱۴	کچھہ ہی کچھہ ہی	کچھہ بہی کچھہ ہی
۱۹۳	۹۲	۰	۱۴	بخشی املاک	بخشی الملک
۱۹۴	″	۰	۱۹	بہاری	بناری
۱۹۵	۹۳	۰	۳	قالیر	گوالیر
۱۹۶	″	۰	۵	عابالترکیب	عابدالترکیب
۱۹۷	″	۱	۲۴	شب ستاب	شب مہتاب
۱۹۸	۹۴	۲	۲	جگر	جگرپیر
۱۹۹	″	۱	۱۲	لیس	لیس
۲۰۰	″	۰	۱۳	راجہ منشی	منشی
۲۰۱	″	۰	۱۹	عاشق بہادر	عاشق بہا
۲۰۲	″	۰	۲۵	سانکہہ	سانکہہ
۲۰۳	۹۵	۳	۳	آلے	آتی
۲۰۴	۹۵	۰	۱۹	جاب	جب
۲۰۵	″	۰	۲۰	سناب رائے	ستاب رائے
۲۰۶	″	۰	۲۲	مہتاب رائے	ستاب رائے
۲۰۷	۹۶	۰	۱۹	″	″
۲۰۸	″	۰	۲۳	نبسی بہادر	بنی بہادر
۲۰۹	″	۰	۲۴	نایب	نواب
۲۱۰	۹۷	۰	۹	مہتاب	ستاب
۲۱۱	″	۰	۱۹	فرخ آباد کو	فرخ آباد وزیر کو
۲۱۲	″	۰	۲۵	کام کہاتے	کام کرتے تہے
۲۱۳	۹۸	۰	۱۵	جب	جب اسطرح
۲۱۴	″	۰	۱۶	متاب	ستاب
۲۱۵	″	۰	۲۳	پسندنہ کرکے	پسند کرکے
۲۱۶	۹۹	۰	۴	اعمال بحکام	اعمال و حکام
۲۱۷	″	۰	۱۰	مستفید	شیفتہ
۲۱۸	″	۰	۲۵	بادشاہ کا وزیر	بادشاہ وزیر
۲۱۹	۱۰۰	۰	۲	اورسہولت	توسہولت

نمبر	صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صحیح	نمبر	صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۸	۵۵	۰	۶	مہانراین	رام نراین	۱۳۶	〃	۰	۱۹	دل ہی	دل بہی
۱۰۹	۵۶	۱	۱	جبکہ	جب کہ	۱۳۷	〃	۱	۲۲	جیت لے	جیت لی
۱۱۰	۵۶	۰	۱۳	بخشی آکی	بخشی تھی	۱۳۸	〃	۲	۲۴	کہا	گدا
۱۱۱	۵۶	۰	۲۲	باپ	نایب	۱۳۹	۷۰	۰	۲	راز	زار
۱۱۲	۵۷	۰	۳	مستقل	منتقل	۱۴۰	〃	۰	۵	پیرن	بہرن
۱۱۳	〃	۰	۹	ہیبت	مہی پت	۱۴۱	〃	۰	۱۲	آپکا	آپکو
۱۱۴	〃	۰	۲۴	نارسے	نازسے	۱۴۲	〃	۰	۱۵	مشکل گرہ	مشکل
۱۱۵	۵۸	۱	۱	بخوبی	بجومی	۱۴۳	〃	۰	۱۷	ہیر ہفتہ	ہر ہفتہ
۱۱۶	۵۸	۱	۵	وہم	مرہم	۱۴۴	〃	۰	۲۲	یہہ	جو
۱۱۷	〃	۰	۲۰	سمت ۱۲۸۱	سمت ۱۲۸۲	۱۴۵	〃	۰	۲۳	اوسوقت	اوسوقت مین
۱۱۸	〃	۴	〃	سمت ۲۳۴۵	سمت ۱۴۴۵	۱۴۶	۷۱	۴	۲	بھرے تھے	بھری تھے
۱۱۹	۵۹	۰	۴	ناظم	ناظم بہرائچ	۱۴۷	〃	۰	۱۰	منشی بافی جو نخبند	منشی خوب چند
۱۲۰	۶۰	۳	۲۱	ہو	ہو کہ	۱۴۸	〃	۴	۱۴	طفلکے	محمل کے
۱۲۱	۶۱	۳	۱	کبھی	شبھی	۱۴۹	〃	۰	۱۵	جھیجے	جنبجی
۱۲۲	۶۱	۲	۴	کاہل	کامل	۱۵۰	〃	۴	۲۰	ہبرذے	ہووے
۱۲۳	۶۲	۳	۱۶	خم	صنم	۱۵۱	〃	۰	۲۵	حضرت	حضرات
۱۲۴	〃	۱	۱۷	بیان	بتان	۱۵۲	۷۲	۲	۴	اوبدہ	ادبدہ
۱۲۵	۶۳	۱	۹	بکچے	بکچے مر	۱۵۳	〃	۱	۵	بالمیک	بالمیک
۱۲۶	〃	۲	۱۰	رخ کا	رخ سے	۱۵۴	〃	۱	۶	جب	خمہ
۱۲۷	۶۴	۰	۱	قواعد کی	نوکری کی	۱۵۵	〃	۲	۱۸	حال	جال
۱۲۸	〃	۰	۲	مہاراجہ	مہارانا	۱۵۶	۷۳	۲	۸	تمہاری	ساری
۱۲۹	〃	۲	۱۲	سحاب باران	سنجات یاران	۱۵۷	۷۴	۰	۴	مکہتم	مکھیم
۱۳۰	۶۵		۳	جسقدر	حضور	۱۵۸	〃	۰	۷	سلامت	سلاست
۱۳۱	۶۵	۱	۲۸	پیرروزن	ہیرروزن	۱۵۹	〃	۰	۱۴	باشی	باش
۱۳۲	۶۶	۱	۱۵	پیرمال	ہیرپال	۱۶۰	〃	۱	۱۸	جہان	جان
۱۳۳	۶۷	۱	۳	فلق	خلق	۱۶۱	〃	۴	〃	لند	الند
۱۳۴	〃	۰	۲۰	بندہ	نبیرہ	۱۶۲	〃	۲	۲۱	لیے	لیئے
۱۳۵	۶۸	۰	۲	کہنے گئی	گئی	۱۶۳	〃	۰	۲۴	بماہم یار	بیماہم یارہ

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۳۱	۳	۱۵	اور	دورمین	۸۱	//	۱	۱۷	وہ دی	دہ روی
۵۴	۳۲	۳	۱۰	جونظر	جونظر	۸۲	۴۳	۰	۱۷	شعر مشہور	شعراونکا مشہور
۵۵	۳۲	۳	۱۹	مضطرب ہوکر	مضطر ہو	۸۳	۴۴	۰	۱۸	افواج وزیر	افواج ووزیر
۵۶	۳۳	۱	۱۶	نہ جبتک ہو	جب تلک نہ ہو	۸۴	۴۵	۰	۱۰	مشاعرہاے	مشاعرہ ہاے
۵۷	۳۵	۲	۴	پیرون کے	پیڑون کی	۸۵	۴۵	۰	۸	مالک گنج	بالکل گنج
۵۸	//	۲	۷	پیچھے پیشتر	نیشتر	۸۶	۴۶	۰	۵	لکھنو مطبع	لکھنو ومطبع
۵۹	//	۱	۱۱	ہین	ہین ہم	۸۷	//	۰	۲۵	ستری	سترے ہاتھون شہان قیر تیے سترگی تنی بیدیتا
۶۰	//	۴	۱۱	سوسوخیال	سوشوخیان						
۶۱	//	۱	۱۶	باد	یار	۸۸	۴۷	۰	۳	کہین	کہین
۶۲	//	۴	۱۸	سیکھے	سیکھی	۸۹	۴۷	۳	۱۰	جبرتر	چترہند
۶۳	//	۲	۲۰	ابرولی	ابروکی	۹۰	۴۷	۴	۲۵	تیغ ہند	تیغ مہند
۶۴	//	۳	۲۰	رکہنا	رکہا	۹۱	۴۸	۳	۳	میری	مزے
۶۵	//	۱	۲۵	بیکی	بینکے	۹۲	۴۸	۴	۴	ہمان	ہما
۶۶	//	۴	۲۵	لبس	لبس	۹۳	۴۸	۰	۷	جٹمل	جیمل
۶۷	۳۶	۳	۷	شترکا	نشترکا	۹۴	۴۸	۰	۷	بدہیل گہنڈ	بگہیل گہنڈ
۶۸	۳۶	۱	۱۸	تت	نٹ	۹۵	//	۳	۱۹	ساغز کا	ساغز کی
۶۹	۳۸	۰	۳	نبی بہادر	بنبی بہادر	۹۶	//	۱	۲۰	ارنوی	ارادے
۷۰	۳۸	۰	۶	اپنے	مثل اپنے	۹۷	۴۹	۵	۱	منشی لال	چنے لال
۷۱	۳۸		۲۱	پنڈت جی ولد	پنڈت ولد	۹۸	//	۲	۹	بہرے ہے	بہرے ہے
۷۲	۳۸	۰	۲۳	یہہ کہنا	یہہ ہی کہنا	۹۹	//	۰	۲۵	جوکہ	جولوگ
۷۳	۳۹	۱	۷	اس راہ مین رواروی	اس راہ مین بلوا رواہے	۱۰۰	۵۰	[illegible]	۲۱	قلم	علم ہے
۷۴	۴۰	۴	۳	گلعذار	گل ہزار	۱۰۱	۵۱	۰	۶	فرحت	فرصت
۷۵	۴۰	۴	۲۱	ذہن	دہن	۱۰۲	۵۱	۰	۱۳	ہواہے بزم	ہوائے بزم
۷۶	۴۲	۰	۱۱	بہناولی	بنہاولی	۱۰۳	۵۲	۳	۱۷	ماہی	ہائے
۷۷	۴۲	۰	۱۱	گنجیدر	گنجیندر	۱۰۴	۵۲	۳	[illegible]	رکہے	کہلے
۷۸	//	۱	۱۴	سمرسے	سمرسی	۱۰۵	۵۳	۰	۱۲	کجازرق	بے زرق
۷۹	//	۳	۱۷	اولجہا	اولجھتا	۱۰۶	۵۴	۱	۴	لعل پوشی	لعل نوشین
۸۰	۴۳	۰	۱	جوہر	جواہر	۱۰۷	//	۲	۲۵	آہنی	اپنی

صحت نامہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	۴	۴	موسے	ہوسئے
۲	۵	〃	۱۰	جس سے	جن سے
۳	۵	۲	۲۳	مضمون ہین	مضمون مین ہین
۴	۵	۲	۲۴	اور مضمون	زور مضمون
۵	۶	۴	۱۱	لیکے	لین گے
۶	۶	۱	۱۶	وقت تنگ	وقت بہت تنگ
۷	۸	۱	۲۱	گئے ہین	گرئے ہم
۸	〃	۲	〃	رات گہر	رات جو گہر
۹	〃		۲۳	دولو	دو
۱۰	۱۶	۳	۴	بنیے	بٹھیے
۱۱	〃	۴	۱۱	آکبر	اکثر
۱۲	۱۷	۲	۵	رعنائی گے	رعنا گے
۱۳	〃	۳	۱۱	مستی خراب	مٹی خراب
۱۴	〃	۳	۱۳	ذرا	فدا
۱۵	〃	۱	۱۵	کیئے	گئے
۱۶	〃	۴	۲۰	دیکے	دل کے
۱۷	〃	۴	۲۳	جلکے	جلگئے
۱۸	۱۸	۳	۶	ذری کو	ذری کا
۱۹	〃	۴	۶	کیک دری کا	رشک پری کا
۲۰	〃	۴	۲۰	جہوٹ کہوتی	جہوٹ ہو
۲۱	〃	۳	۲۴	ہمسے یہان	ہم یہان سے
۲۲	۱۹	۱	۱۴	لونہ	لوجو
۲۳	۱۹	۴	۱۷	تیری	یہہ تیری
۲۴	۱۹	۴	۲۱	زنگین تر	رنگین تر
۲۵	۱۹	۴	۲۵	بسمنا	سیمنا
۲۶	۲۰	۳	۲	جرچا	غوغا

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲۷	۲۰	۴	۹	اپنے	دینے
۲۸	۲۰	۴	۱۲	فارسی	فارس
۲۹	۲۱	۰	۷	بنی بہادر	بینی بہادر
۳۰	۲۱	۰	۱۳	بطلب دو	بطلب مدد
۳۱	۲۱	۰	۱۴	گورہالون	گوشائیون
۳۲	۲۲	۰	۱۲	ساہی	سیاہی
۳۳	۲۲		۲۲	مسلمالون	مسلمالون مین
۳۴	۲۲		۲۳	بہار عجم مین	بہار عجم
۳۵	۲۴	۰	۷	یہہ ٹہرنی	یہہ بات ٹہرنی
۳۶	۲۴	۰	۱۵	تمسک کا	تمسک
۳۷	۲۶	۰	۲	پیبنون	بیشنو
۳۸	۲۷	۰	۱	تان	تال
۳۹	۲۸	۳	۵	گلشن	انگلش
۴۰	۲۸	۱	۵	خوابمین ہے	خوابمین بہی
۴۱	۲۸	۴	۱۰	مین	مینا
۴۲	۲۸	۳	۱۸	اور ہی	اور بہی
۴۳	۲۹	۴	۳	سولری	سواری
۴۴	۲۹	۱	۱۵	لعل ہے	لعل بہی
۴۵	۲۹	۳	۱۹	چاہیے	جائے
۴۶	۲۹	۲	۲۱	شام	سیام
۴۷	۲۹	۴	۲۳	لادو	لادوا
۴۸	۳۰	۲	۱	جنن	جتن
۴۹	۳۰	۲	۶	بدلے	بدلی
۵۰	۳۰	۲	۲۱	چشم و لب	کسیکے چشم و لب
۵۱	۳۱	۴	۱	جرس انکو	جرس زنگو
۵۲	۳۱	۱	۸	اوہ	وہ تو

شبیہ منشی دیبی پرشاد مصنف تذکرہ ھذا

باشندہ قدیم بھوپال حال سردفتر محکمہ خاص لہ ماوڑ

Debi Prasad

تذکرۂ آثار الشعراء ہنود

Tazkirah-i asar al-shuara-e Hunud

ہندو شاعروں کا اردو کلام

مرتبہ

منشی دیبی پرشاد صاحب بشاش خلف منشی جمن لال صاحب [illegible]

قدیم بھوپال حال سررشتہ [illegible]

مصنف کی [illegible]

مطبع رضوی دہلی میں چھپا

سنہ ۱۸۸۵ عیسوی

قیمت فی جلد .... [illegible]

PK
2167
D42
1885

LIBRARY
MAY 30 1969
UNIVERSITY OF TORONTO

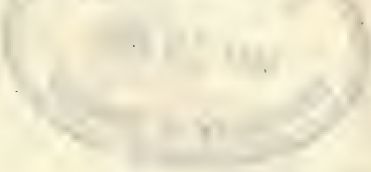

PK 2167 D42 1885

Debi Prasad
Tazkirah-i asar al-shu'ra'e Hunud

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY